

وہابی مذہب

کی ابتدا

وہابی

وہابی مذہب کی ابتدا
میں محمد صالح بن عبد الوہاب
ابن عبد الوہاب بن عبد الوہاب
ابن عبد الوہاب بن عبد الوہاب
ابن عبد الوہاب بن عبد الوہاب

ابن عبد الوہاب بن عبد الوہاب

قادیانی کتب خانہ

قادیانی کتب خانہ

سائے پانچو مستند کتب کے حوالہ جات سے

وہابی مذهب کی حقیقت

حسب الارشاد

نبوی یہ طوئیت حضرت سیدنا و امیر محمد شفیع صاحب قادری نور اللہ مرقدہ
زیب سجادہ دربار عالیہ غوثیہ ٹنڈو ڈاسٹ لیت ضلع گجرات

مستندہ

کاشف السدود و ہدایت مولانا امیر محمد صفی الرحمن قادری ٹولوی علیہ الرحمۃ
نظیب مرکزی جامع مسجد غلامیہ بوہڑ ٹکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ہمشہ

قادری کتب خانہ
جامع مسجد غلامیہ عبدالحمیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب — دینی مذہب کے حقیقتے
 تالیف — منظر اسلام، فرانسسٹ بلانا، علامہ الحاج
 ابوالخالد محمد ضیاء اللہ قادری اشرف علی الزہری
 باہتمام — صاحبزادہ محمد حامد ضیاء قادری منوی
 ناشر — قادری کتب خانہ
 تحصیل بازار ۹۰ سیٹلی پلازہ سنیا کورٹ
 ترمین خٹا — محمد شریف قادری چٹوڑی موم سنیا کورٹ
 اشاعت بارالوا — ۱۹۶۸ء
 اشاعت دوازدہم — فروری ۲۰۰۵ء موم حرم الحرم ۱۴۲۶ھ
 ضخامت — ۳۶ صفحات
 قیمت — ۳۰۰ روپے

ایسا ہے

ایسا ہے جس کو سیرت حسنہ کے مستند و مجددات اعلیٰ مرتبہ
 ۶۱ء عیسوی میں پڑھیں و پڑھیں علامہ حافظ
 ۸۰ء محمد اسرار رضا خان قادری بریلوی مدظلہ
 ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء
 ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء
 ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء
 ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء

۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء
 ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء ۱۰۰ء

تقریباً ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 بیادلوٹ

ماخذ کتاب

این کتاب که تخریب و تالیف من مندرج در این کتاب است اخبار است که منسوخ و برپا شده که گمان است

کتاب تفاسیر

و قرآن پاک

۱. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۲. تفسیر اربعی از امام محمد بن جریر طبری علیه السلام
۳. تفسیر صمدی از امام جمال الدین سید علی
۴. تفسیر مشهور از . . .
۵. تفسیر شبلی از امام محمد بن محمد بن ابی طاهر
۶. تفسیر سراج المیزان از امام محمد بن محمد بن ابی طاهر
۷. تفسیر سلیمان بن ابراهیم از امام محمد بن محمد بن ابی طاهر
۸. تفسیر کماله از امام محمد بن محمد بن ابی طاهر
۹. تفسیر شریف از امام محمد بن محمد بن ابی طاهر
۱۰. تفسیر حیات الدین از امام محمد بن محمد بن ابی طاهر
۱۱. تفسیر فتح العزیز از امام محمد بن محمد بن ابی طاهر
۱۲. تفسیر سبکی از امام محمد بن محمد بن ابی طاهر
۱۳. تفسیر طبرستان از امام محمد بن محمد بن ابی طاهر
۱۴. تفسیر موضح از امام محمد بن محمد بن ابی طاهر
۱۵. تفسیر بیاضی از امام محمد بن محمد بن ابی طاهر
۱۶. تفسیر شامی از امام محمد بن محمد بن ابی طاهر

۱۷. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۱۸. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۱۹. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۲۰. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۲۱. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۲۲. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۲۳. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۲۴. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۲۵. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۲۶. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۲۷. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۲۸. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۲۹. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۳۰. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۳۱. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام
۳۲. تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیه السلام

مسند محدثین که کتاب اسناد است

۱. مسند احمد بن محمد بن حنبل
۲. مسند ابی یوسف
۳. مسند ابی داود
۴. مسند ابی حنبل
۵. مسند ابی حنبل
۶. مسند ابی حنبل
۷. مسند ابی حنبل
۸. مسند ابی حنبل
۹. مسند ابی حنبل
۱۰. مسند ابی حنبل
۱۱. مسند ابی حنبل
۱۲. مسند ابی حنبل
۱۳. مسند ابی حنبل
۱۴. مسند ابی حنبل
۱۵. مسند ابی حنبل
۱۶. مسند ابی حنبل
۱۷. مسند ابی حنبل
۱۸. مسند ابی حنبل
۱۹. مسند ابی حنبل
۲۰. مسند ابی حنبل
۲۱. مسند ابی حنبل
۲۲. مسند ابی حنبل
۲۳. مسند ابی حنبل
۲۴. مسند ابی حنبل
۲۵. مسند ابی حنبل
۲۶. مسند ابی حنبل
۲۷. مسند ابی حنبل
۲۸. مسند ابی حنبل
۲۹. مسند ابی حنبل
۳۰. مسند ابی حنبل
۳۱. مسند ابی حنبل
۳۲. مسند ابی حنبل

۱. مسند ابی حنبل
۲. مسند ابی حنبل
۳. مسند ابی حنبل
۴. مسند ابی حنبل
۵. مسند ابی حنبل
۶. مسند ابی حنبل
۷. مسند ابی حنبل
۸. مسند ابی حنبل
۹. مسند ابی حنبل
۱۰. مسند ابی حنبل
۱۱. مسند ابی حنبل
۱۲. مسند ابی حنبل
۱۳. مسند ابی حنبل
۱۴. مسند ابی حنبل
۱۵. مسند ابی حنبل
۱۶. مسند ابی حنبل
۱۷. مسند ابی حنبل
۱۸. مسند ابی حنبل
۱۹. مسند ابی حنبل
۲۰. مسند ابی حنبل
۲۱. مسند ابی حنبل
۲۲. مسند ابی حنبل
۲۳. مسند ابی حنبل
۲۴. مسند ابی حنبل
۲۵. مسند ابی حنبل
۲۶. مسند ابی حنبل
۲۷. مسند ابی حنبل
۲۸. مسند ابی حنبل
۲۹. مسند ابی حنبل
۳۰. مسند ابی حنبل
۳۱. مسند ابی حنبل
۳۲. مسند ابی حنبل

۱. مسند ابی حنبل
۲. مسند ابی حنبل
۳. مسند ابی حنبل
۴. مسند ابی حنبل
۵. مسند ابی حنبل
۶. مسند ابی حنبل
۷. مسند ابی حنبل
۸. مسند ابی حنبل
۹. مسند ابی حنبل
۱۰. مسند ابی حنبل
۱۱. مسند ابی حنبل
۱۲. مسند ابی حنبل
۱۳. مسند ابی حنبل
۱۴. مسند ابی حنبل
۱۵. مسند ابی حنبل
۱۶. مسند ابی حنبل
۱۷. مسند ابی حنبل
۱۸. مسند ابی حنبل
۱۹. مسند ابی حنبل
۲۰. مسند ابی حنبل
۲۱. مسند ابی حنبل
۲۲. مسند ابی حنبل
۲۳. مسند ابی حنبل
۲۴. مسند ابی حنبل
۲۵. مسند ابی حنبل
۲۶. مسند ابی حنبل
۲۷. مسند ابی حنبل
۲۸. مسند ابی حنبل
۲۹. مسند ابی حنبل
۳۰. مسند ابی حنبل
۳۱. مسند ابی حنبل
۳۲. مسند ابی حنبل

۳۳. مسند ابی حنبل

[illegible][illegible][illegible]

۱۳۹۱ هـ ش ۱۰ - ماه ذی قعدة - عايدية شادي عليه السلام
 ۱۳۹۰ هـ ش ۱۰ - ماه ذی قعدة - عايدية شادي عليه السلام

- ۳۳۳- ترجمه الحوائج از مولوی میرزا ذوالکمال طبریزی
 ۳۳۴- جنگ آشوری از محمد الیاب کاردی
 ۳۳۵- مولانا محسن الحسنی از ...
 ۳۳۶- رشید مصلحت شد از حاجی اماد الله
 ۳۳۷- ...
 ۳۳۸- خلافت پیشین و جدید از ابو یزید محمد
 ۳۳۹- ...
 ۳۴۰- معاد فیض از محمد امین حقیق
 ۳۴۱- ...
 ۳۴۲- ...
 ۳۴۳- ...
 ۳۴۴- ...
 ۳۴۵- ...
 ۳۴۶- ...
 ۳۴۷- ...
 ۳۴۸- ...
 ۳۴۹- ...
 ۳۵۰- ...
 ۳۵۱- ...
 ۳۵۲- ...
 ۳۵۳- ...
 ۳۵۴- ...
 ۳۵۵- ...
 ۳۵۶- ...
 ۳۵۷- ...
 ۳۵۸- ...
 ۳۵۹- ...
 ۳۶۰- ...

تجدید
 اخبار از محمد بیست امر

- ۳۵۴- ...
 ۳۵۵- ...
 ۳۵۶- ...
 ۳۵۷- ...
 ۳۵۸- ...
 ۳۵۹- ...
 ۳۶۰- ...

- ۳۶۱- ...
 ۳۶۲- ...
 ۳۶۳- ...
 ۳۶۴- ...
 ۳۶۵- ...
 ۳۶۶- ...
 ۳۶۷- ...
 ۳۶۸- ...
 ۳۶۹- ...
 ۳۷۰- ...
 ۳۷۱- ...
 ۳۷۲- ...
 ۳۷۳- ...
 ۳۷۴- ...
 ۳۷۵- ...
 ۳۷۶- ...
 ۳۷۷- ...
 ۳۷۸- ...
 ۳۷۹- ...
 ۳۸۰- ...
 ۳۸۱- ...
 ۳۸۲- ...
 ۳۸۳- ...
 ۳۸۴- ...
 ۳۸۵- ...
 ۳۸۶- ...
 ۳۸۷- ...
 ۳۸۸- ...
 ۳۸۹- ...
 ۳۹۰- ...
 ۳۹۱- ...
 ۳۹۲- ...
 ۳۹۳- ...
 ۳۹۴- ...
 ۳۹۵- ...
 ۳۹۶- ...
 ۳۹۷- ...
 ۳۹۸- ...
 ۳۹۹- ...
 ۴۰۰- ...
 ۴۰۱- ...
 ۴۰۲- ...
 ۴۰۳- ...
 ۴۰۴- ...
 ۴۰۵- ...
 ۴۰۶- ...
 ۴۰۷- ...
 ۴۰۸- ...
 ۴۰۹- ...
 ۴۱۰- ...

- ۱۰۹ شیخ ابوالدین کے تعلق جس کے بھائی
 شیخ سلطان کا بیٹا ۱۸۳
 ۱۱۰ دینا میں کے مقام سے چھین کر اہلیت ۱۸۴
 ۱۱۱ پٹنہ کے درہیں میں ایک مکتب ۱۸۵
 ۱۱۲ عظیم الشان دارالعلوم بنیاد ۱۸۹
 ۱۱۳ پٹنہ میں دینی مدارس کو سمجھا ۱۸۹
 ۱۱۴ جہاں تھیں سرین و پٹنہ کا توپ نامہ ۱۹۰
 ۱۱۵ دینا میں کے مکتب کو ستم کی کہانی اور ۱۱۵
 شہادت علی کی کہانی ۱۹۲
 ۱۱۶ قرآن ایک اور کتب احادیث کو ۱۹۱
 تہذیب اور تہذیبوں میں پٹنہ ۱۹۳
 ۱۱۷ پٹنہ کے شہیدوں کو شہیدوں کے شہداء ۱۹۵
 ۱۱۸ پٹنہ کے شہداء اور ان کے شہداء ۱۹۸
 ۱۱۹ کے افسانہ ۱۹۹
 ۱۲۰ دینا میں کے کفار کو غور و خیر میں ۱۹۹
 ۱۲۱ مسلمانوں کی حقارت سے دفاع کی ۱۹۸
 ۱۲۲ پٹنہ کے شہداء اور ان کے شہداء ۱۹۸
 ۱۲۳ پٹنہ کے شہداء اور ان کے شہداء ۱۹۸
 ۱۲۴ پٹنہ کے شہداء اور ان کے شہداء ۱۹۸
 ۱۲۵ پٹنہ کے شہداء اور ان کے شہداء ۱۹۸
 ۱۲۶ پٹنہ کے شہداء اور ان کے شہداء ۱۹۸

- ۱۰۹ شیخ ابوالدین کے تعلق جس کے بھائی
 شیخ سلطان کا بیٹا ۲۲۵
 ۱۱۰ دینا میں کے مقام سے چھین کر اہلیت ۲۲۸
 ۱۱۱ پٹنہ کے درہیں میں ایک مکتب ۲۱۹
 ۱۱۲ عظیم الشان دارالعلوم بنیاد ۲۲۹
 ۱۱۳ پٹنہ میں دینی مدارس کو سمجھا ۲۲۹
 ۱۱۴ جہاں تھیں سرین و پٹنہ کا توپ نامہ ۲۳۰
 ۱۱۵ دینا میں کے مکتب کو ستم کی کہانی اور ۲۳۰
 شہادت علی کی کہانی ۲۳۰
 ۱۱۶ قرآن ایک اور کتب احادیث کو ۲۳۰
 تہذیب اور تہذیبوں میں پٹنہ ۲۳۰
 ۱۱۷ پٹنہ کے شہیدوں کو شہیدوں کے شہداء ۲۳۱
 ۱۱۸ پٹنہ کے شہداء اور ان کے شہداء ۲۳۱
 ۱۱۹ کے افسانہ ۲۳۱
 ۱۲۰ دینا میں کے کفار کو غور و خیر میں ۲۳۱
 ۱۲۱ مسلمانوں کی حقارت سے دفاع کی ۲۳۱
 ۱۲۲ پٹنہ کے شہداء اور ان کے شہداء ۲۳۱
 ۱۲۳ پٹنہ کے شہداء اور ان کے شہداء ۲۳۱
 ۱۲۴ پٹنہ کے شہداء اور ان کے شہداء ۲۳۱
 ۱۲۵ پٹنہ کے شہداء اور ان کے شہداء ۲۳۱
 ۱۲۶ پٹنہ کے شہداء اور ان کے شہداء ۲۳۱

۲۶۶. ہم کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت ۳۸۱
 ۲۶۷. انگریزوں کی وفاداری کی حکومت چلانے
 سے تائب ۳۸۲
 ۲۶۸. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۸۳
 ۲۶۹. خواب صدیق حسن بھٹو کی آمد کو
 ادبیات کے دور سے تیار کرنا ۳۸۴
 ۲۷۰. انگریزوں کے سلسلہ میں شریعت کا خطاب ۳۸۵
 ۲۷۱. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۸۶
 ۲۷۲. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۸۷
 ۲۷۳. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۸۸
 ۲۷۴. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۸۹
 ۲۷۵. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۹۰
 ۲۷۶. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۹۱
 ۲۷۷. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۹۲
 ۲۷۸. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۹۳
 ۲۷۹. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۹۴
 ۲۸۰. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۹۵

۲۸۱. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۹۶
 ۲۸۲. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۹۷
 ۲۸۳. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۹۸
 ۲۸۴. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۳۹۹
 ۲۸۵. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۰۰
 ۲۸۶. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۰۱
 ۲۸۷. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۰۲
 ۲۸۸. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۰۳
 ۲۸۹. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۰۴
 ۲۹۰. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۰۵
 ۲۹۱. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۰۶
 ۲۹۲. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۰۷
 ۲۹۳. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۰۸
 ۲۹۴. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۰۹
 ۲۹۵. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۱۰
 ۲۹۶. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۱۱
 ۲۹۷. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۱۲
 ۲۹۸. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۱۳
 ۲۹۹. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۱۴
 ۳۰۰. انگریزوں کی حکومت کے سلسلہ میں شریعت کا
 خطاب ۴۱۵

- ۲۹۳۔ کوئٹہ کے محکمات ہے
۲۹۶۔ حاکم دہلی کا تختہ پوربکستان کی حفاظت کے لئے
۲۹۷۔ بلخانی کی کتاب کا کتبہ پر حملہ
۲۹۸۔ قازان کا قتل فرما دیا گیا ہے
۲۹۹۔ احمد درویش کی کتاب کے خلاف تھے
۳۰۰۔ پاکستان کو کسپ کوئی نہیں بن سکتا
۳۰۱۔ پاکستان کو کھینچا؛ بلخاری حاکمیت
۳۰۲۔ پاکستان پر کسپ کوئی نہیں ہے
۳۰۳۔ پاکستان میں کسپ کوئی نہیں ہے
۳۰۴۔ پاکستان کو کھینچا؛ بلخاری حاکمیت
۳۰۵۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۰۶۔ مسلمانوں کیلئے قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۰۷۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۰۸۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۰۹۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۱۰۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۱۱۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۱۲۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۱۳۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۱۴۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۱۵۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۱۶۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۱۷۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۱۸۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۱۹۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے
۳۲۰۔ قزوین کا کسپ کوئی نہیں ہے

- ۳۲۱۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۲۲۔ ایف۔ آئی۔ کے قتل کے خلاف تھے
۳۲۳۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۲۴۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۲۵۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۲۶۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۲۷۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۲۸۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۲۹۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۳۰۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۳۱۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۳۲۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۳۳۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۳۴۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۳۵۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۳۶۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۳۷۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۳۸۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۳۹۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۴۰۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۴۱۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۴۲۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۴۳۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۴۴۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۴۵۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۴۶۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۴۷۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۴۸۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۴۹۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۵۰۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۵۱۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۵۲۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۵۳۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۵۴۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۵۵۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۵۶۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۵۷۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۵۸۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۵۹۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا
۳۶۰۔ غلام محمد خان کو قتل کر دیا گیا

۳۸۹۔ اللہ تعالیٰ کے ذات کو محدود کرنے کی ممانعت
 ۳۸۹۔ خوش محفل پر ہرگز نہ ہے
 ۳۹۰۔ اللہ تعالیٰ کے عرش کے لیے چاہیے
 ۳۹۱۔ اللہ تعالیٰ کے عروج ہے
 ۳۹۲۔ اللہ تعالیٰ کے قبضہ ہے
 ۳۹۳۔ اللہ تعالیٰ کے اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے
 ۳۹۴۔ اللہ تعالیٰ مخلوق سے بڑی نہیں ہے۔
 ۳۹۵۔ اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر سے انکار
 ۳۹۶۔ اللہ تعالیٰ کے جہت اور مکان سے پاک نہیں
 ۳۹۷۔ اللہ تعالیٰ کے صفات
 ۳۹۸۔ عبادت میں
 ۳۹۹۔ اللہ تعالیٰ کے وجہ الٰہ ہے
 ۴۰۰۔ آخرت میں وہی الٰہی کا شکر
 ۴۰۱۔ اللہ تعالیٰ کے علم غیبی غائی کا انکار
 ۴۰۲۔ اللہ تعالیٰ کے انسانیوں کے کا دل کی خبر نہیں
 ۴۰۳۔ اللہ تعالیٰ کے عیون و عیون

۴۰۴۔ اللہ تعالیٰ کے وفا ہے
 ۴۰۵۔ اللہ تعالیٰ کے دیکھ کر رکھنے کا ممانعت
 ۴۰۶۔ اللہ تعالیٰ کے طاق کرنا ہے
 ۴۰۷۔ اللہ تعالیٰ کے واپس ہے
 ۴۰۸۔ اللہ تعالیٰ کے مالاز ہے
 ۴۰۹۔ اللہ تعالیٰ کے مکار ہے
 ۴۱۰۔ اللہ تعالیٰ کے وقت میں پیدا کر سکتا ہے
 ۴۱۱۔ اللہ تعالیٰ کے شان ہے
 ۴۱۲۔ اللہ تعالیٰ کے جس سمت میں چاہے
 ۴۱۳۔ اللہ تعالیٰ کے کامل و مختار نہیں
 ۴۱۴۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب اولیٰ کر سکتا ہے
 ۴۱۵۔ اللہ تعالیٰ کے افعال کر سکتی ہیں
 ۴۱۶۔ اللہ تعالیٰ کے ہی کر سکتا ہے
 ۴۱۷۔ اللہ تعالیٰ کے عیب و نقص پر کر سکتا ہے
 ۴۱۸۔ اللہ تعالیٰ کے جس عی اور شراب خوری ہو سکتا ہے
 ۴۱۹۔ اللہ تعالیٰ کی قہر اور شہادت
 ۴۲۰۔ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی سے خود غلطیاں کر سکتی ہیں
 ۴۲۱۔ اللہ تعالیٰ کے اولیٰ و اولیٰ کا نہیں
 ۴۲۲۔ اللہ تعالیٰ کے

۴۲۳۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۲۴۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۲۵۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۲۶۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۲۷۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۲۸۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۲۹۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۳۰۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۳۱۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۳۲۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۳۳۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۳۴۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۳۵۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۳۶۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۳۷۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۳۸۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۳۹۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۴۰۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۴۱۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۴۲۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۴۳۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۴۴۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۴۵۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۴۶۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۴۷۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۴۸۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۴۹۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۵۰۔ اللہ تعالیٰ کے

۴۵۱۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۵۲۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۵۳۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۵۴۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۵۵۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۵۶۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۵۷۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۵۸۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۵۹۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۶۰۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۶۱۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۶۲۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۶۳۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۶۴۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۶۵۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۶۶۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۶۷۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۶۸۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۶۹۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۷۰۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۷۱۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۷۲۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۷۳۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۷۴۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۷۵۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۷۶۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۷۷۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۷۸۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۷۹۔ اللہ تعالیٰ کے
 ۴۸۰۔ اللہ تعالیٰ کے

۴۸۴۔ بھائی محمد حسن اللہ علیہ السلام نے جو حالت
 عرب کے ان پڑھ باریہ شریکان اور
 ۴۸۵۔ بڑی ہیں
 ۴۸۶۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی
 کی وجہ سے عام تھے
 ۴۸۷۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم کی بڑی
 مہمزد تھے
 ۴۸۸۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک
 سے جو آوازیں آتیں وہ شیطاں کی
 چالیں تھیں
 ۴۸۹۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم کا انسانی
 فعل میں مدد فرما شیطاں کا مدد کرنا
 ہے
 ۴۹۰۔ حضرت بکر بن عبد اللہ علیہ السلام کو خدا
 کے نور سے ملنا کفر ہے
 ۴۹۱۔ نور محمد کی کچھ شےیں ہوتی ہیں
 جس میں خدا پر نہیں آتیں
 ۴۹۲۔ سیلا و شریعت کے واقعات کذاب
 شخص اور حجاب کے کھڑکے پر بھی
 ۴۹۳۔ حضور بکر بن عبد اللہ علیہ وسلم کا دنیا
 میں کچھ نہ تھا
 سب لہو اور پیر ہے
 ۴۹۴۔ سیلا و شریعت مانا جائے تو بکر بن عبد

۴۸۵۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۸۶۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۸۷۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۸۸۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۸۹۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۹۰۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۹۱۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۹۲۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۹۳۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۹۴۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۹۵۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۹۶۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۹۷۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۹۸۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۴۹۹۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار
 ۵۰۰۔ بھائی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کے جرات
 کا انکار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
كُنْهَدُهُ وَفَقْدُهُ دَسْتُهُ عَلَيَّ دَسْتُهُ لِي الْكَرِيمِ

عرض حال

توحید و رسالت کا انکار کرکے قرآن میں سب سے نقصان دہ لوازمات کے ساتھ منافقان سے گروہ پائیت میں داخل ہو کر ایک کٹہر بن گئے ہیں۔ ان دونوں کے یہی ہیں سب سے بڑی اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ سے تعلق نجدیت اور کفر اسلام سب پر حرف نکالنا اور حرم کی سب سے بڑی اذہر کی اذہر کی ہے۔

اس سلسلہ میں مشہور سابقہ مولوی شاہ احمد انصاری علیہ الرحمۃ ایک خواب بھی دیکھا تھا۔ سب سے پہلے مولوی فخر علی صاحب ترمذی علیہ الرحمۃ دیکھ کر اس کا نقشہ لکھا۔ میں نے اسے دیکھا تھا۔ علماء بریلوی مولوی حامی خان غازی صاحب شتائی احمد صاحب پیشوا حامی خان کا یہ اس سے کہیں زیادہ غیر متعلق ہیں۔ انہوں نے بحث سہارن پور میں ملت مفتوحین سے منع کر رکھا تھا۔ ان اتفاق زیادہ دور کی تھی۔ حضرت سید صاحب نے ان دونوں کا نقشہ مجھے اس طرح دکھایا کہ مجھے یہ خیال آیا کہ غیر متعلق ہی جب حدیث مولیٰ اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہیں تو ان کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے اور فکر میں ہی کہ اس کے متعلق مجھے جتنی پر معلوم ہو جاوے اسے اس قدر اصرار یہ شب یہ خواب دیکھا کہ ایک صاحب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رون افروز ہیں۔ اس معاملہ میں حضرت ایک دروازہ ہے۔ گروہ اور دروازہ ہے۔ دیوار کے باہر نصاریٰ بھی کھڑے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نصاریٰ کی پشت ہے اور میں نے سید صاحب سے دیکھا کہ اس طرح۔ ان کا چہرہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ دانی کے صفحہ

صاحب احمد صاحب مان کر توحید کا اقرار تو کر لیا مگر اس کی صفات کے بارے میں کتب باری تعالیٰ جیسے شیعہ شخصوں کے انتہائی دانت آتے تو ہم خاص نقص و فضائل سے انہیں محال دیکھ دے سے زیادہ نہ مانا۔ کہیں قدر غصہ ہے۔ اس معاملہ میں شبہ کرے اور انتہائی پستہ بھی ہے۔ عرض ہو جاوے۔ اسلام کے دور آغاز میں ہیں۔ جو کچھ تھی ایمان کا دعویٰ ہے۔ یہ سب سے پہلے ہیں اور انصار یا مدینہ حبیبہ میں شادی کے بعد۔ دور انہوں کے ایمان نہ کر کے ان کا نقشہ قرآنی الفاظ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ إِنَّا لَنُؤْمِنُ بِاللَّهِ
رَبِّنَا وَلَئِنَّ اللَّهَ لَيَشْهَدُ بِأَنَّا

اس میں منافق آتے ہیں کھتے ہیں ہم
اول اللہ ہیں اور اللہ جاننا ہے جب
اول اس بات کو مان فی حشر و جمع ہیں
اس میں کہ وہ توحید و رسالت کا زانی یا اقرار
کرتے ہیں۔ ان ہی میں منافق کیا
کرتے ہیں۔ ان ہی میں منافق کیا

صاحب احمد صاحب نے ایک کھڑے ہیں اور
صاحب احمد صاحب نے ایک کھڑے ہیں اور
صاحب احمد صاحب نے ایک کھڑے ہیں اور

تھکانہ جسم کا بدترین گڑھا ہے۔ کہ **وَالْمُتَفِيقِينَ فِي الدَّوَالِ الْأَسْفَلِ**
بِالْأَقْبَارِ پت

حقیقت یہ ہے رعنا تک دنیاوی عرفان رسول پر ہے جس نے انہیں
 چھاننا اس لئے خدا کو بھال لیا اور جو ان سے پھر وہ خدا سے پھر
 اعلیٰ عہدیت بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
 مومن اُن کا کیا ہوا خلق خدا اس کی جوتی
 کافر اُن سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا
 بلکہ مومن اُن کا کیا ہوا اللہ اُس کا ہو گیا
 کافر اُن سے کیا پھرا اللہ اُس سے پھر گیا
 مشکوٰۃ شریف میں اس کی آئندہ بڑے واضح انداز میں آئی ہے۔
وَالْمُتَفِيقِينَ فِي الدَّوَالِ الْأَسْفَلِ

ان منافقین کا طرز فکر یہ ہے کہ ہم کے ساتھ ساتھ درجہ پہنچا گیا ہمیں اس
 لئے خاصیت کا لیا ہوا اور ہمیں اعتدال وغیرہ کا بھی اس کا طریقہ اپنی تعبیر تھا
 اور یہی محمد بن عبد الوہاب سب سمجھ کر گویا ایک ہی غلطی مختلف ادوار میں مختلف
 اشکال میں سمجھتی رہی حقیقت ایک ہی رہی افغان بدلتا رہا منافقین بدلتے رہے اپنی
 تمام چیز و دستوں کے باوجود کتاب و سنت کو اپنی آئینہ میں دیکھ کر کہنے سے
 قاصر رہے کہ انہیں یہ عجرات جوتی نہیں سکتی تھی مگر ترقی یافتہ منافقین نے
 بزرگ ترین غلطی رسول تعالیٰ کے لیے ایات و روایات کے خود کو پیش کر
 دیا کہ اس کا سامرا لیا اور اسے تنگ سے رہے ہیں کہ فہمی ان کی فطرت اور کوشش
 ان کی عادت ہے رعنا سے اعمال ہمک معاشرت سے سیاست ہمک شاذ و
 نادر ہی نندگی کا ایسا شعبہ جو کجاہاں انہیں سمجھو مسلمانوں سے اتفاق پر یہ رعنا
 میں گستاخ اعمال میں سے نہیں اور نہ ہی مخالف معاشرت میں معصہ دیکھ کر پورا اور
 سیاست میں نہ آریں۔ غرض یہ ہے کہ دنیا کا عرصہ کی ایک صبح بنائے

یہ آوازوں و دواؤں سے اُمت مرحوم کی عظیم اکثریت کر
 شہادتاً کہ میں شہنائے ان کے ہاں مذہب کے فروغ و
 دل نہ درجہ میں ہیں ان کی توحید ہے یہی عبادت ہے
 ثابت ہے۔

دینی مذہب کی حقیقت یہ ہے مومنوں کے امتبار سے
 جو شہادت میں ہیں کجاہوں کے عقائد انکا زاحمال اور اطوار
 اور ان سے اور انہیں کی ولادت ہے مساوت و عزت
 الہی مل آج پر یہی بحث کی گئی ہے کتاب کے مختلف
 ابواب میں ان کا رد کیا کہ کثرت حوالہات میں اپنی مثال
 اور خدا اس میں ایسی ہیں ان کا ہر نہیں دیکھا و نشان
 ان کے ماننے میں اور وہ بڑے دور تک انہوں میں
 دوا خاتہ ہیں۔ یوں سمجھو وہ مطلق مصطفیٰ کے

کے ہیں۔ یوں ہیں جیسے ہوتے ہیں کے
 ان سے نہ بڑا نہ منکر عام ہر نے آئینہ میں
 ان کے ان کی وقت نگاہ پر انہیں بخوان

۵۔ حوالہ

۱۔ حوالہ کی نہ کرنی کے لیے پیدا
 ۲۔ حوالہ ہے اور کہ ہے ہیں
 ۳۔ ادب و سنت کی عظمت
 ۴۔ حوالہ کرنا کہنے والی

۵۔ حوالہ کرنا عرصہ و اسیر کے

اُن جہاں شادوں کے طفیل محفل نے ہر دو میں گشتا جان رسولی کا منہ بند کر کے
عشق رسول کے تقاضے پورے کر کے ہر گئے اپنے دلیک و مملی کو راضی کیا جس پر
مرفقا کی اس سعی کو مشکور فرماتے اور اُن کے علم و فضل پر جس بخت و سے تین
و آتشزد ہو انا ان المحفل یلہ سرت العلماء و الصلوة
و السلام علی سید المرسلین و علی آئیم الطاہرین
و اصحابہ المظہرین ۔

عبد المصطفیٰ

ساتھری

۱۰۰ - ۱۰۱

وَجِزْءُ الْبَقِ

کی اپنی ویس نے مسک جی بھینٹ دیا وجامت کے ملال اور
 دویارہ قاعدہ قرار دیتے ہوئے اس مذہب ہندو
 مذہب کے شائع کیے اور اسے دن کی تقدیر میں مسک
 قاعدہ اور ان کے ابراہیم کے خلاف زہر ڈھکے رہتے
 اپنے مقام اور انداز سے گورنر رہتے ہیں، ان
 مذہب کے شائع ہوئے ہیں۔

روانی و ملی سیرتین ملائقت حضرت قبلہ عالم
ہادی سوار و شیشین ہادی عالمی خوشی و سوار شریف
۱۰ ملائی تہذیبی تجارت و دیگر ہادی
۱۱ ابن بزرگ ابن جمیعہ ابنی قیم بخندین
۱۲ احمد انور استہدی و تہذیبی ہادی
۱۳ ہادی باطلہ کعبہ حقیقہ سمیعہ ابنی آسی
۱۴ ہادی و تہذیبی ہادی ابنی ہادی ہادی
۱۵ ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی
۱۶ ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی
۱۷ ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی
۱۸ ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی
۱۹ ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی
۲۰ ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی

۱۱۔ زبانوں کے پیشرو گر رکھا ہے

کولہا باہر منت و جماعت مسلمانوں کو کہ فرماتے ہیں بکراؤں سے کفر کی نشانی چلائی
 ہوتی ہے۔ مالاکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اسے سوا باقی صلب کو یہ کافر اور
 مشرک گردانتے نہیں تھکتے بلکہ کفر و مشرک کے فخر و دل سے ان کے اکابر میں
 فتح کے حصول کے عالم عبدالرحمن نے فرمایا کہ دینی مروجوں نے اپنی تقاریر اور
 تحریروں میں توحید کی آواز کے عظمت پر ایک حصے کیے ہیں بلکہ کفر و مشرک
 کی گستاخیاں کیا ہیں جس کے کفر یہ ہوئے ہیں کسی قسم کے شکوک و شبہات باقی نہیں
 رہتے۔ فقیر نے حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق وہابیہ کی خود ساختہ توحید
 کو اپنی کہے کے عقائد سے ہمیشہ کر کے اس حقیقت سے پرہیز کیا
 ہے کہ وہ دینی حضرات کا خداوند کہیم جل جلالہ کی توحید پر اس طرح کامیابی نہیں
 جیسا قرآن و حدیث نے بیان فرمایا ہے بلکہ ان کی اپنی ہی خود ساختہ توحید ہے۔
 اور دیوبندی غیر مقلد و پیروں نے اسلٹ و جماعت کے خلاف جو کتابیں لکھی
 ہیں ان میں کثرت و بیہوش اور کذب و بہتان سے کام لیا ہے۔ جنہو فقہان عالم علیہ السلام
 نے فرمایا ہے کہ وہابیوں کی ترویج میں ایک ایسی بیوقوفانہ کتاب لکھی جاتے جو دینی
 مذہب کا اٹل سنگلاخ بنی ہو۔ ان کے عقائد کی مکمل جہالت ہمیشہ کی حمایت کریں
 وقت بھی کوئی حق کا متلاشی کتابوں کی افروغی کوئی کرے تو اس کی کشتی و شکنجی
 ہو جائے۔

الحمد للہ رب العالمین اپنے شیخ کا مکمل کے حکم کے مطابق اس کتاب کی ابتدا
 کی اور شیخ کے ارشادات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کتاب کو ترتیب دیا۔
 انشاء اللہ العالیٰ حق کا متلاشی اگر عدل و انصاف کا دامن ہاتھ میں لے کر
 اویں صلب و عقاد کو ڈر رکھتے ہوئے اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو اس پر
 اس مذہب کی حقیقت آشکارا ہو جائے گی۔
 فقیر نے اس کتاب کی ترتیب کے وقت اپنے شیخ کا مکمل کے ارشاد سے
 مطابق کرتا دینی جماعت کے حضرات اپنا مسلک اور مذہب بیان کیے ہیں جو صحیح

ہو گئے ہیں۔ کہ مذہب ان سے پوچھا جائے تو کہتے ہیں
 اس وقت فتنے فتنے نہیں رہتے۔ حالانکہ سب سے زیادہ
 یہ ہے ان کے یوں میں ہے۔ اگر وہ کوئی کتاب پڑھیں گے
 تو اس میں گمراہی کی کتاب کے پڑھنے کی گنجین کریں گے
 لیکن یہ یقین نہیں کریں گے۔ سب سے پہلے کے لیے فتنہ کے
 ان کے ایمان کی تلاش کی تو قرآن کسی کے پاس سے نہیں چلے
 اس صاحب نے کہ کسی مسجد میں ڈیرہ نکالیں گے تو قرآن پاک کی
 دل دلیلی نصیب ہی پڑھیں گے۔ یہ ہے ان کی

بولہ۔ یہیں تو اس میں اکثر مقامات پر بڑے
 قدامت الہی بانی مدرسہ دیوبند مولوی رشید احمد
 علی قادری، مولوی ادریش و شیری وغیرہم کے
 یہ سب سوال کیا جائے اسے اسلام اور
 دینہ والے گروہ جو یہ تو بتاؤ جب تمہارا نظریہ
 باطنی نہیں ہے ہم اختلافات سے
 اس میں مولوی اشرف علی تھانوی اور دیگر
 اس میں ایک مختصر ملاحظہ
 لانا سید فیض الدین و آقا دای
 اور لانا علیہ السلام
 یہ حقائق علی شاہ علیہ
 ہمارے فضل و مدد۔ مذکورہ
 یہ لانا اور ہمارے حضرات
 بہت لیا ہے۔

مسائل کو قطعاً نہیں بنائیں گے۔ تو وہ دیر دیر کو جواب دے رہے ہیں کہ اگر وہ اس سے
خیر ہے اس کتاب میں جو کوئی صاحبِ کتاب سے ان کے عقائد کا بظاہر مذاکرہ
فائدہ کو بھی ورنہ کر دیا ہے تاکہ مسلمانوں پر ان کا خود ساختہ کسبِ نام و شمع
نہ ہو جائے۔

اس حقیقت سے کسی کو بھی انکار نہیں کہ پاک و ہند میں اسلام اولیاد اللہ
کی تقلید کی خوشنودی اور ان کے قدمِ مہنت و زہم سے پیدا ہے۔ خواجہ غلامحسین
خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین شیخ علی ہریرہ رحیم کوٹکڑا سلام کا سامنے
تو درست مبلغِ اسلام کے عجب سے یاد کیا جائے تو سبھا۔ ہادی گمشتگانِ امان
جائے ترویج ہے۔ وہ جنوں نے تو سے لاکھ کافر خلیفہ پر حکم سلیمان کیا ہے۔ ان کا
تویر عمل اور قیدہ ہو کہ وہ اچھے برے دیت سے چلیں بھڑکے سوتیلی رشتہ کر کے
لاہور آئیں تو سرت داتا جلی علی رنجبری کے مراد نواز پر حاضری دیں اور چلیں
بلان وہاں پر بیٹھ کر چل کرین۔ اور شاخہ ولایت سے دیکھ کر عرض کریں
عجیب بخش فیضِ عرب و مغربہ نور و ہند
ما قصداں ما پیر کامل کا ملاں دارِ مہنت

مکتوب دوسری طرف تمام ہندوؤں کے اسلام پانی جماعت اسلامی مولوی
مورودی صاحب کی کراؤٹھ پٹری میں انچھو میں رہتے ہوئے کبھی انانچھو پٹری میں
غلیہ الرحمۃ کے مزار پر انوار پر حاضر نہیں ہوئے، ہم یہ سوچتے ہیں کہ جو مولوی
صاحب کا اسلام درست ہے یا خواجہ غریب نواز عین الدین چشتی امیرین کا
عزل سلیم والا خواجہ عین الدین چشتی امیرین کے اسلام کو بھی جمیع اسلام
کے گاہکوں اور دعویٰ کے ساتھ ہے، جو حضرت خواجہ غریب نواز عین الدین چشتی
امیرین رضی اللہ عنہ کے حلقہ کا کامل ہوا، محمد علی بطل حضرت، کا بطلان
اسلامت، بلکہ اسلام، علامہ مرزا احمد دہلوی دوست، کا تاجم القیام حضرت مولوی

وہاں سے ایک نیا دیوانہ دست پر کاظم علی پور اور
 محمد ناصر الدین چشتی امیری ملے اور کچھ عرصہ
 وہاں سے رہے۔ پھر پٹنہ میں آکر اور پھر
 بہار میں حضرت علی حجازی کی گودا میں بیٹھ گئے
 اور پھر گودا صاحب اور مولوی صاحب عارف
 صاحب اور دیگر اس کا نام لے کر اپنے وطن
 اور صاحبان میں اپنے وطن کو اپنے وطن
 میں لے کر آئے۔ پھر مولوی صاحب عارف

[illegible]

۱۔ خاں صاحب نے اپنی قیادت میں
۲۔ ایک لاکھ سولہ ہزار سپاہیوں کے
۳۔ ساتھ ساتھ ایک ہزار سولہ سو
۴۔ سپاہیوں کے ساتھ ساتھ ایک ہزار سولہ سو
۵۔ سپاہیوں کے ساتھ ساتھ ایک ہزار سولہ سو

یہ کہ وہ اولیاء کا ملین کی نگاہ میں بھی درست نہیں۔ وہ اپنی کئی تاریخ کے ساتھ ساتھ اس کے ان کے آداب کی سیاست، انگریز کی کینٹن، ہندو سکھ، لڑائی اور پاکستان دشمنی کو جس ان کی ہی مستند کتب سے پیشوں کے لیے ثابت کیا ہے۔ یہ کہ وہ یہی یہ مسلمانوں کے خلاف سسر گرم عمل رہتے ہیں۔

بانت و اصل یہ ہے کہ جو لوگ برصغیر العظیمین طبع المذہبین جہنم فیہ ان فیہ ان
 امام ابو یوسف، مالک، جہود و سار و دار و رب العلامہ شہب سے ملنے کے دو لکھا، اس
 کتابت کے علیا و ماویٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام کے
 نیاز مند تھے وہ لوگ ملک و ملت اور مسلمانوں کے کچھ خیر خواہ جو کہتے ہیں۔ یہی
 وجہ ہے کہ اس گروہ کے آداب کی تمام تر کوششیں مسلمانوں کے خلاف اور اسلام
 کے خلاف ہیں۔ گفتار کے حق میں مائل شدہ آیات مسلمانوں پر امنوں نے یہاں
 کہیں۔ آگہ پر نہ کہ جب ان کی ذہنیت کو جس اور ان سے غرض رسول کی فرعونوں
 کی تو اس نے ان کو نہ دیا۔ ان درپردہ مولویوں کی غیرت کا جنازہ منسل کیا۔ تو
 پھر انہوں نے سب عام انگریز کی حمایت کی اور آگہ پر نہ کہ خلاف مسلمانوں کو برسرِ پیکار
 ہونے کو نہ ساز کر اور اسے کرفوت سے نشان کیا جسے اگر کسی جہاد میں شہید ہونے والوں
 کی شہادت کو غیر اسلامی یعنی حرام موت قرار دے کر انہیں روک کر کھینچ لیا۔ بڑے بڑے شہداء
 آگہ پر نہ کہ بہت بڑے حضرات کی تصدیق میں قرآن کا پرست بناؤ آخر پر جس ثابت ہوگا
 اور ان سب مخالفانہ کوششوں کے خلاف حجت کی روشنی میں عوام کے سامنے پیش کیا ہے
 پہلی کتاب میں حوالہ جات دے کر کہتے ہوتے ان کے حضرات پر سی انگلیاں کھینچ کر
 غرض اس پانچویں ایڈیشن میں حضرت قبلہ خاتم علیہ الرحمۃ کے ارشاد مبارک کی روشنی میں
 مکمل حجابات تغلیف کی ہیں۔ بعد ازیں ان کے عقائد کا قرآن و حدیث سے رد کر کے
 کتاب و سنت کے خلاف ثابت کیا ہے۔ اللہ کریم سبحانہ و تعالیٰ انہیں علیہ افضل الصلوٰۃ
 و التسلیم قبول فرماتے۔ آمین۔

فقیر قادری حضرت

باہر ۱۰۰۰ جو سر چرچہ کر بولے

۱۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۲۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۳۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۴۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۵۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۶۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۷۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۸۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۹۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۱۰۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔

۱۱۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۱۲۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۱۳۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۱۴۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۱۵۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۱۶۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۱۷۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۱۸۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۱۹۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔
 ۲۰۔ انہیں سب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن ہے۔

درج کیے ہیں۔

ان کے عقائد اور نظریات کے مطالعہ سے خاص و عام یقیناً پکارا آئے ہیں کہ یہ مسلمانوں کی تحریریں نہیں بلکہ

پہلے ایڈیشنوں میں وہابی مولویوں کے عقائد کو رد کر کے وقت زیادہ بچانے کی عبارتوں کے مندرجہ درج کیے گئے تھے۔ اس ایڈیشن میں پوجی عبارت درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم کسی بگڑ زیادہ طویل عبارت ہونے کی بنا پر مضمون درج کرنے پر اکتفا کر لیا گیا ہے جو کہ وہابیوں کے دیگر مضمونوں نے اپنی دیگر کتابوں میں منہوی عقائد درج کیے ہیں۔

لہذا فقیر کی انعامی پیشکش اس ایڈیشن کے متعلق ہے۔ اور پیشکش بھی دوسرے نظام سے فارغ انجیل سنہ ۱۸۷۵ء مولویوں کے لیے ہے۔ اگر کوئی وہابی مولوی قانونی چارہ جوئی کرنے کی جرأت کرے تو اس شہر کی عدالت میں رجوع کرے جہاں سے یہ کتاب ہے اور ادارے شائع کی ہے۔ یہ قیید اس لیے لگائی گئی ہے تاکہ عدالت میں وہابی مولویوں کے علم اور ان کی تحقیق ناقصی کھل جائے۔

کتاب کی تصحیح میں بہت احتیاط کی گئی ہے۔ کتابوں اور عبارتوں کے تاویلات بشرط ادا میں درج ہیں اس لیے ہو سکتا ہے کہ کسی کتاب یا عبارت کا ترجمہ درج کرنے میں سچ، سن، تاریخ، کا اندراج غلط ہو جائے لیکن فقیر کتاب یا عبارت سے احوالہ مالی کروانے کا ذمہ واچھے۔

آخر میں مستند حوالہ جات بھی سے یہ ثابت کیا ہے کہ غایتیت، امامیت، پیغمبریت اور افاضیت کا وہابیت میں کہ اوائل ہے۔

فقیر قادری محمد منیر اذہن فرما

خطیب برکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ

حاجی احمد بن عبدالحق

۱۔ سنہ الفاضلین بالمعین والصلوات
۲۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۳۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۴۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۵۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۶۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۷۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۸۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۹۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۱۰۔ سنہ الفاضلین والصلوات

۱۱۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۱۲۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۱۳۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۱۴۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۱۵۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۱۶۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۱۷۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۱۸۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۱۹۔ سنہ الفاضلین والصلوات
۲۰۔ سنہ الفاضلین والصلوات

احمد بن عبدالحق

کمال رتے ہیں

۱۱۔ سنہ الفاضلین والصلوات

۱۲۔ سنہ الفاضلین والصلوات

۱۳۔ سنہ الفاضلین والصلوات

۱۴۔ سنہ الفاضلین والصلوات

۱۵۔ سنہ الفاضلین والصلوات

۱۶۔ سنہ الفاضلین والصلوات

۱۷۔ سنہ الفاضلین والصلوات

۱۸۔ سنہ الفاضلین والصلوات

۱۹۔ سنہ الفاضلین والصلوات

۲۰۔ سنہ الفاضلین والصلوات

ان کے حوالے میں نہ چھینسو۔ ان کی باتیں مست نہ کرو۔

حضرت وزیر اعلیٰ نے ۱۹۵۷ء میں ایک قرارداد منظور کی کہ جس کے تحت ہر مذہبی جماعت کو اپنے مذہبی تعلیمی اداروں کے لیے زمین کی ایک ایکسٹنشن دی جائے گی۔

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء

ادب خواہیم توفیق ادب

سے اب محروم گشت از فضل و رب

اس مذبذب میں سب سے بڑا دلی اور بزرگ دینی شمار کیا جاتا ہے جو سرور کائنات فرم جو روایات طریقت و الصلوٰۃ و التہیات کی شان و اقتدار میں بڑھ چڑھ کر گئی تھی کہے گیا کہ کتاب ہذا میں اس مذبذب کے اکابر کی عبادات سے ملنے دشمن کی طرح واضح ہوا ہے۔

تاریخ کا مطالعہ کرنے سے ہمیں انگریزوں کی دشمنی ہے کہ وہ بڑی بڑی چیزیں
نے مسلمانوں پر وہ مظالم کئے جو ایک کافر بھی نہیں کرتا اس کتاب میں
باب ۱۲ میں ان کی کئی شکایات اور اقتباسات انشاء اللہ المورثے جمع کر دیں گے۔

انٹرنیٹ، ٹیلی فون، ریڈیو اور ٹیلی ویژن

ادرزدگان دین کی توہین کرنا ہے۔ جس کی گواہی ایہ عمریت و اہمیت
مولوی محمد یوسف صاحب کلکتہ کی خود اپنے آرگن چند روزہ "الاشیاب ویر"
کراچی جس کے ایڈیٹر جی پرتو بھائی اہل حدیث کل پاکستان "لکھا ہوا ہے
ان الفاظ میں دے رہے ہیں کہ:

”اہل حدیث کی موجودہ نسل میں وہ خرابیاں ہیں جو اس کے آباء

۴۔ من ذقہ بندی اور ترک جہاد کا مرضی
۵۔ صلہ میں جو ان کی اور سارے مسلمانان

وہ اپنے لڑائی ہیں:

۱۹۵۵

ابن ابی ابراہیم صاحب میرسیا کوئی کی سند ہے
اس کی تائید کرتی ہے۔ ابراہیم میرسیا کوئی
ابن ابی ابراہیم صاحب میرسیا کوئی کی سند ہے

۱۰۰ "اے خداوند! ہمارا انتقام کو جو غلام

ہذا میں اپنے شائع ہونے کے

۲۸۰ • قرآن میں تفسیری معنی

ان کے لئے ہے

یہ سب کچھ دیکھ کر

سب بات کی

کے لیے اس طرح کے بیرونی

١٠٠٠

والله اعلم بالصواب

نہیں سمجھتے ہیں کہ

دریاد ان کے

جہ ساتھ فاضلہ

١٠٠٠ محمد بن عبد الله بن عبد الوهاب

اٹھائی ہے۔ راول حضرت امیر خسرو ۲۹ جنوری ۱۹۱۱ء

حافظ عبداللہ روپڑی کا حال اسکے بارے میں سچا جان حافظ عبد اللہ روپڑی کے تعلق میں دیکھ کر مشہور مولوی محمد دہلوی فرماتے ہیں کہ عبداللہ روپڑی اپنی اسی پرانی کاسہ لکھی پر قائم ہے۔ اور اسی ملک بازی اور بہت طرازی پر نگاہ ہوا ہے۔ اسی سے ناظرین اندازہ لگائیں کہ وہ آگے کی خصوصیت اور حسدنی افادہ ہے یا نہیں؟ (انجیل محمدی دہلی طبع ۱۹۲۹ء)

سردار ابوبکر مولوی شہار اللہ امرتسری اپنی جماعت کے حافظ عبداللہ روپڑی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

آپ نے جب سے بکوشش نہیں کیا ہے۔ میسر نہ ہوئی مخالفت کرنا اپنا مذہبی فریضہ مانتے ہیں۔

(انجیل حضرت امیر خسرو کا لکھنؤ جنوری ۱۹۲۳ء)

ابام الدین مولوی عبدالوہاب دہلوی دیکھ کر مولوی رفیع خاں روپڑی کے استاد بھی ہیں۔ ان کے شاگرد مولوی محمد دہلوی کے اعتبار محمدی دہلی میں دہلی مولوی ابوبکر دہلوی محمد خلیل آف بمبئی نے اپنے دیباچوں کو تقریر ڈالنے اور زبان کو سوا دہشتے میں مشاق کرنے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

روپڑی صاحب نے برسوں سے الجھڑی میں نزار اور تقریر کی آگ لگائی ہے۔ اور یہ ہے وہ اور ان کے کرائے دار مدعوں سے ہوا دے دے ہیں۔ جہاں جھنجھنے کو آتی ہے کہ لوگ

چکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اس میں کھڑیاں جھونکنے لگتے ہیں۔

(انجیل محمدی دہلی طبع ۱۹۲۹ء)

دہلی میں جمیعت کے امیر ادران کی جماعت کی مشہور و معروف شخصیت مولوی داؤد غزنوی کی (کی بارے میں شہادت ملاحظہ فرمائیے)

۱۱۔ کے مسئلہ میں پہلے ہی اچھی اور اعلیٰ مقام تک فائز ہوا۔ ۲۹ جنوری ۱۹۲۹ء

۱۲۔ مولوی ابوبکر دہلوی کے مولوی شہار اللہ امرتسری سے جو سنے لکھتے ہیں کہ

ہیں مولوی عبداللہ روپڑی کو جو

میں ہیں۔ جب تک چاندنی

نہ ہو۔ مولوی ابوبکر دہلوی ۲۹ جنوری ۱۹۲۹ء

۱۳۔ مولوی عبداللہ روپڑی کو مخاطب کرتے ہیں ان کا جواب

۱۴۔ مولوی عبداللہ روپڑی کا حال

۱۵۔ مولوی عبداللہ روپڑی کا حال

۱۶۔ مولوی عبداللہ روپڑی کا حال

۱۷۔ مولوی عبداللہ روپڑی کا حال

۱۸۔ مولوی عبداللہ روپڑی کا حال

۱۹۔ مولوی عبداللہ روپڑی کا حال

کی کیفیت ہمارے انیل مولانا محمد حسین صاحب ثانی کی ہے

(۱) طبعیت اور تہذیب ۱۲۵۵ھ ۵ اپریل ۱۹۱۲ء

وہ پڑھنے کے لیے مولوی محمد حسین صاحب کی کڑی سولوی علیہ الرحمہ کی کتاب
"تہذیب و تمدن" کی ابتدا میں ہی مولوی شاداد علی کی تحسین کی شریک بن گئے ہیں کہ
مولوی شاداد علی صاحب کی وجہ سے جماعت میں جو اختلاف برپا ہے کرتی
شخص اس پر مستعد اور شادمانی کا رنگ نہیں رکھتا بلکہ وہ پیش کے حالات اور
عام مفاہیم اسلامی کے لحاظ سے پرچیز آسانی کی وجہ سے اس وقت
جو مشکلات اور مصائب ہر طرف سے ہمارے غمزدگی کے لیے آئے ہیں ان کے اچھے
اثرات سے محفوظ رہنے کے لیے آپ میں جماعت و الفت کے رشتے استوار
کرنے کی سخت ضرورت ہے اور اس میں کوئی شک نہیں رہا تھا وہ اتفاقاً ملنے لگے
خاص مولوی میں سے ہے لیکن کوئی شخص اور کوئی جماعت اور کوئی ہندو نہ جب بکرت
جو مسکا ہے نہ کامیابی اور غرور و املان سے بہرہ ور ہو سکتا ہے جس کی ہر
اعمال اور فطرت پر نہ ہو جو خود اسلام کا حامل اور مال میں چھٹے صحابہ کرام
آکر دین اور مہر میں کرام نے بے شمار مصائب و تکالیف کے یہ اشت کرنے
کے بعد زندہ رکھا اور داخل و خارج ہوا کر کے منتظر اور دوسرے فرقوں
کے گمراہ کن خیالات و عقاید سے محفوظ کر کے ہم تک پہنچا دیا۔

افتخار تہذیب و تمدن

آپ کی کرامت آپ نے دہلی اکابر کی تقریر بازی کے دایرے ان کے فرقہ
نئے اکابر میں کی کتب اور اخبارات کے حوالہ جات سے پڑھ لیے ہیں لیکن
اثر و پیشہ کا امت پر آپ نے ان حضرات کو تشکر کرتے ہوئے دیکھا چکا
تو یہی کہتے ہیں کہ ہم فرقہ بندی اور افتخار کو بالکل پسند نہیں کرتے ہم تو سلیپ
ہیں ان حضرات کا یہ کہنا کوئی نیا نہیں زمانہ نبوی کے شائق بھی یہی کہتے
ہیں جیہ کہ قرآن پاک میں ہے

لَا تَقْسِبُ زَانِیَ الْمَظْهَرِ قَاتِلُوا

لَقَدْ

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

۱۲۵۵ھ میں فائدہ کر کے کہتے ہیں ہم تو سوار

نے اپنی کتاب اجمالیہ میں اپنے دہائی حکام کو خبردار کرتے ہوئے دیا ہے کہ:

جماعت اہل حدیث اپنے ناقص النظر اور غیر متاواضع و متواضعانہ علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ ان میں سے بعض تو بڑے خارجی اور بے علم غرض اور بعض چمٹے کانٹے جیسی ہیں جو کانگریس کا حق نمک ادا کرنے کے لیے ایک ہنایت گہری زمین (UNDER GROUND) جھریز کے تحت انگریزی پالیسی (DEVIDE AND CONQUER) تفرقہ ڈالو اور خنجر کرو سے مسلمانوں کو اختلافی مسائل میں مشغول کر کے باہمی اتفاق میں رکھاؤ اور مسلمانوں میں خصوصاً اجمالیہ میں تعصب پیدا کرنا چاہتے ہیں! (اجمالیہ ص ۱۲)

مندرجہ بالا تحریر سے مدبر دشمن کی طرح عیاں ہے کہ تفرقہ اور انتشار کا انگریزوں کی ایک ہنایت گہری زمین و دسازش ہے۔ اور عوام خاص پر یہ بھی پوشیدہ نہیں کہ اہل سنت و جماعت بریلی حضرات میں سے کانگریس کوئی بھی نہیں اگر کانگریسی ہیں تو وہ صرف اور صرف دہائی دیوبندی مولوی ہیں۔ لہذا تفرقہ اور انتشار کے بس یہی ذمہ دار ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی شہادت

صاحب تھانوی دہلوی دہلویں پر گواہی دیتے ہیں کہ:

یہی حال ثانی غیر متعلقین کا ہے خصوصاً بدگمانی اور بددعائی کا مرض ان میں نہ وصیائت سے ہے بلکہ شیعوں کی طرح تہذیب ان کا بھی شعار ہے۔ دروگوں کی شان میں کشتی کرتا۔ ان کے پیالے بھی ذرا مستحباب ہے۔ ایسی غیر متعلقہ ہیچ چیز کی پہلی پیشگی

صاحب تھانوی دہلوی دہلویں پر گواہی دیتے ہیں کہ:

یہی حال ثانی غیر متعلقین کا ہے خصوصاً بدگمانی اور بددعائی کا مرض ان میں نہ وصیائت سے ہے بلکہ شیعوں کی طرح تہذیب ان کا بھی شعار ہے۔ دروگوں کی شان میں کشتی کرتا۔ ان کے پیالے بھی ذرا مستحباب ہے۔ ایسی غیر متعلقہ ہیچ چیز کی پہلی پیشگی

جماعت اہل حدیث

میں انہوں نے

گواہی دہائیوں نے

جماعت اہل حدیث

جماعت

جماعت اہل حدیث

اور شاہ ولی اللہ اور مولوی اسماعیل دہلوی کو دین کا حیدر بنا رکھا ہے۔ چنانچہ کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا۔ ایسے اس کے پیچھے پر دھنسنے بڑا عیبلاکنے لگے۔ بھائی اور افرور کر۔ اور انصاف کو۔ جب آپ نے ابو حنیفہ اور شافعی کی تقدیر جوئی تو اپنی تمیز۔ اپنی تہم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں ان کی تقدیر کی کیا مدت و مدت سے۔ (حیات و حیدر انان علیہ السلام ۲۶ و حیدر اعلیٰ)

ابن ابی حنیفہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کا علم مفتی ترمذی شریف علیہ السلام

تمام مذاہب کے علماء و شہرہ و حزب سے ہیں عبد الوہاب کے رو کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اور بعض نے اس کے رویں امام احمد علیہ الرحمۃ اور ان کے اقوال کا التزام کیا۔ اس سے ایسے اسماعیلی ہو چکے جن کو اسنے درجے کے طالب نظر جانتے ہیں۔ ان میں سے ایک جو اب اس سے نہ بن پڑا۔ اس لیے کہ اسے علوم کی استعداد ہی نہ تھی۔ صحت ان عرفات کو جانتا تھا جو شیطان سے مزین کر دی تھیں۔ (الدرر السنیہ ص ۲۸)

وہابیہ کے تین اکابر کا علمی مقام

وہابیہ کے مولوی فقیر اللہ مدنی اسی ہے

عبد العزیز بن سید آبادی اور شہداء اللہ امرتسری کے علمی مقام کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ

اصحاب ثلاثہ کشمیری و شہداء اللہ غازی پوری و عبد اللہ حیدر کوی و عبد العزیز شتر عالم ہیں کہ ان کو عالم کہا جاسکتا ہے۔ در او راست ہر جہں کہ ان کو ہندست میں داخل کیا جاسکتا ہے

(درالمنظر فی سیرۃ محمدیہ و شہداء اللہ حیدر کوی و عبد العزیز شتر عالم)

وہابیہ فرقہ کے مولوی خاندان کے چشم و چراغ

امام عبد العزیز غازی کے شاگرد و شاگرد مولوی

عبد اللہ غازی پوری کے متعلق ان کے علمی مقام

سب امتیازات کے ساتھ ساتھ ہیں۔ بلکہ

وہابیہ کے مولوی ہیں کہ اور اپنی راستہ

وہابیہ کے مولوی ہیں کہ اور اپنی راستہ

وہابیہ کے مولوی ہیں کہ اور اپنی راستہ

وہابیہ کے مولوی ہیں کہ اور اپنی راستہ

وہابیہ کے مولوی ہیں کہ اور اپنی راستہ

وہابیہ کے مولوی ہیں کہ اور اپنی راستہ

وہابیہ کے مولوی ہیں کہ اور اپنی راستہ

وہابیہ کے مولوی ہیں کہ اور اپنی راستہ

وہابیہ کے مولوی ہیں کہ اور اپنی راستہ

وہابیہ کے مولوی ہیں کہ اور اپنی راستہ

وہابیہ کے مولوی ہیں کہ اور اپنی راستہ

پر ماری اُمت متفق ہے۔ کبھی آیت کی تفسیر میں غلطی پر ہوں
اور ہم اس میں مصیبت ہوں۔ تو کوئی بعید ام نہیں گویا ان کے
خود ایک قرآن مجید کا ظاہری مطلب بھی ایسا مشکل ہے کہ ایک
ایہ نہیں۔ دو اہم نہیں بلکہ ہزاروں آیت اس سے غفلت کر جاتے
ہیں۔ پھر قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر بھی ایمان ہے۔
یا للعجب و حنیفۃ الاحدب۔

سرگودہ اس فرقہ کے مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں۔ انہوں نے
اس امر کی شہادت کے لیے ایک تقریر بھی ہے۔ جو تقریر انہوں نے
بکلام ارمان کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں انہوں نے بتلایا
ہے کہ سلف نے غلال غلال آیت کے اصل مطلب سے غفلت
کی ہے۔ (روایت تفسیری علامہ صفحہ عبداللہ روپڑی)

من گھڑت اور حدیث کے خلاف تفسیر | حافظ عبداللہ صاحب
روپڑی و نظار ہیں کہ
مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری من گھڑت اور حدیث کے خلاف
تفسیر کرتے ہیں! (روایت تفسیری صفحہ ۵۶)

تفسیر نہیں بلکہ تحریف ہے | روپڑی صاحب اپنے فرقہ کے اہم اور
شیر پنجاب امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے
کہتے ہیں کہ اگر

آپ کی تفسیر القرآن بکلام الرحمن کو آپ ہی تفسیر کہتے ہوں گے
وہ تو کیا تو اس کو تحریف کہتی ہے۔ (دعا شہنائی اہم حدیث صفحہ مبدل اول)

مٹ بدو لا احکم کے حوالہ سے مسلم جو آجے کہ اس کے گرد خواب میں جن بہادر ہیں
تفسیر قادری موشیا۔ (مٹ غفلت)

مولانا | مولانا عبداللہ امرتسری کے علمی شانکار
ہیں۔ ان سے کہتے ہیں کہ وہ قرآن کے
کوئی کیا ہے وہ ہے
امرتسری اس تفسیر کے حامی
ہیں۔ جتنا ہوا پھر ہے۔

مولانا | اپریل ۱۹۱۲ء
مولانا جہانگیر قادری مولوی ثناء
اللہ کی تفسیر کے بارے میں

اصل - دارالمنیر
روایات کا پیش
ہر اہمیت پر
مطالعہ طافہ انجیل

ان کے بوجھ
ان کے بوجھ

مولانا | مولانا عبداللہ
روپڑی کے ساتھ
مولانا | مولانا عبداللہ
ان کے بارے میں

مولوی شہناز اللہ کو منطق کا بہت شوق ہے۔ اور اُس کو اپنا
محبوب ترین علم بتایا کرتے ہیں۔ اسی لیے ان کی یہی کوشش ہوئی
ہے کہ منطق پر پڑھیں سبھائیں غرض کہ ان کے ہاتھ سے نالان
فرماؤ گناں ہے۔

مولوی شہناز اللہ بیمار سے منطق میں تہم ہیں۔ ان کی تربیت
مذہب دہلوی چاہیے بلکہ غریبیت میں ہی آگئے۔ اور میں کجاعت
اور غریبیت کے لیے ہڈائی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ یہی بنا
پھر کسی وقت ان کو بد مذہب و عمامہ دہلی میں داخلہ کی فضا نہ راستہ
دی گئی تھی جس کو انہوں نے بڑا منایا۔ پھر ان کی مرضی
دولتیت تفسیری مد مظاہر شامی پر لکھا۔ اخبار المحدث شامی ۱۹۴۲ء
فیہ تعلیم کے سہرا شہناز اللہ تہری نے اپنے اخبار المحدث میں خور
بدعا ہے کہ

وہیں کہیں نہیں ملتا کہ معاذ کر اسم نے کبھی مستند میں غلطی کر لی ہے
قول کو شامی جنت کے پیش کیا ہو، اخبار المحدث شامی ۱۹۴۲ء
وہاں یہ تجدید کی مرکزی جمعیت میں شامی کے سیکرٹری مولوی عبدالحکیم صاحب
کہتے ہیں کہ،

مولوی شہناز اللہ صاحب کے فرسودہ لیکچر اور بے عمل اشعار اور
آٹمی سید علی گناہ توں ستوں ہزار ہونے لگے ہیں۔ وہ ایک
اسب حافظ عبد اللہ دہلوی کا بھی متاثر ہو کر پڑھ لیں۔ حافظ عبد اللہ دہلوی
دہلوی یہ نہ کہتے پھر کہ میں سے چھپا کے تمام علمی پرکشی دہلوی نے تحقیق نہیں
کی۔ پڑھنے اور دہلوی محدث کا علمی مقام دیکھئے۔

حافظ عبد اللہ دہلوی کا علم | سہرا اور پتہ مولوی شہناز اللہ تہری مد مالہ
اللہ تعالیٰ رحمہ اللہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے

اللہ علی اصحابہ وسلم پر نظر کر کے ثابت

میں قابل نہیں ہیں۔

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

مولوی شہناز اللہ

پڑھائی کا علم | امرتسری اور ایسم

شہناز اللہ عبد اللہ دہلوی

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

شہناز اللہ تہری

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء

مولوی عبدالستار دہلوی کا علمی مقام
مولوی رفیق خاں پسروری کے استاد
خود غرض اور محدث اور امام بھی ہیں کے متعلق ان کے پاس عبدالغنی صاحب دہلوی کے
شاگرد رشید مولوی محمد جونا گڑھی اپنے اخبار محمدی کی دہلی میں
مولوی عبدالستار صاحب صدیقی کی امامت سے پوری علیحدگی کی شہرت
کے کہ مولوی عبدالستار صاحب دہلوی کا سب سے بڑا کارنامہ یہ بیان
کرتے ہیں کہ

مید سے ساد سے جلا برسا کین سے جویت لی اور جہیز میں ان کا
نام دے کر کہے اُن کے اُنکوتے گھوڑے ہیں اللہ اللہ خیر سدا۔
مسند امامت زندہ ہو گیا۔ موشہدوں کا ثواب مل گیا سیاست
دکی اہلیت کو بھی اڑایا نظامت کو مٹایا۔ جہلا کو مفتی بنایا۔
علماء دہلی نے، اللہ دہشت کی تحفہ اور تو ہیں کہ ایشا شمار بنایا۔
اخبار محمدی دہلی منڈا ۱۲۹۳ھ

اسی اخبار محمدی میں علمی امامت مولوی عبدالستار دہلوی جواب دیں
کی شہرتی دے کر ان کو مخاطب کرتے ہوئے دہلی مولوی عبدالصمد مدرس
مدیر شعبہ محمدی جو دہلیور لکھتے ہیں کہ

کتاب کی قلم بازیوں اب حد سے تجاوز کر چکی ہیں۔ جناب نے
قرآن مجید و احادیث و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی
تاویلات و تفسیر و اہل کورداں و اہل کفر نے اس قدر کلمہ حاصل کر لیا
ہے کہ مرزا غلام احمد دہلوی کے بھی کان کتر لیے ہیں۔

اخبار محمدی دہلی منڈا ۱۲۹۳ھ
دہلی انہوں نے شہور اخبار محمدی دہلی کے ناشرین کے لئے لکھی
اعلیٰ احقر | دہلی انہوں نے شہور اخبار محمدی دہلی کے ناشرین کے لئے لکھی

ماہنامہ عبداللہ دہلوی کی شان میں ہیں جو کہ درج ذیل کیے جاتے ہیں
۱۔ اعلیٰ احقر کی ضرورت ہو تو اس پھولی گھوڑی
۲۔ مابستی عبداللہ دہلوی کو دیکھ لے
۳۔ اخبار محمدی دہلی منڈا ۱۲۹۳ھ
۴۔ مولوی محمد دہلوی حافظ عبداللہ دہلوی کی قرآن وانی کا تذکرہ

نہ ماہ جب قرآنی بیان کرتے ہوئے دہلیوں اور
دہلیوں اور پاکستانیوں کے تمام پھولے
خبر محمدی دہلی منڈا ۱۲۹۳ھ

دہلیہ کا یہی اخبار محمدی دہلی اپنے
قرآن کے مشور و معروف مولوی
محمد بلوچ صاحب دہلوی کے
شاگرد رفیق خاں پسروری کے ہاں سے

سے تو وہ ہیں جو امامت کے کٹوں

جہالت کے پتے اُن سے جو

۱۔ راہو جو عبداللہ دہلی میں غلبہ

۲۔ یے پاسے پر سے جا رہے ہیں

۳۔ دہلی منڈا ۱۲۹۳ھ

۴۔ مولوی رفیق خاں پسروری

۵۔ دہلی انہوں نے شہور اخبار محمدی دہلی کے ناشرین کے لئے لکھی

۶۔ دہلی انہوں نے شہور اخبار محمدی دہلی کے ناشرین کے لئے لکھی

ان عبدالمطلب اور دہری کے ایک شخص نے مولوی شیخ غلام صاحب
پہر سبزی رسالہ لکھ کر اسے عہد سے جان کیا کہ وہ اردو کتب و
رسائل سامنے رکھ کر غلامین کا انتخاب کرتا ہے۔ چنانچہ ان کا دور
دیتا ہے جس کا انہوں نے دیا جوتا ہے۔ (دعوتِ اسلامیہ ص ۱۹۱)
استاد کی گواہی | وہابیوں کے مولوی عبید اللہ شامی حجازی
شاگرد مولوی عبدالمطلب اور دہری کے متعلق لکھتے ہیں
مولوی عبدالمطلب اور دہری نے حدیث یا عقل فی سواد کا ترجمہ کیا
کہ وہ راست کو ہی لکھا تا اور دیتا ہے۔ اور راست کو ہی دیتا ہے
ہے۔ اور راست کو ہی دیتا ہے۔ کیا خوب ہے۔
(الجہل فی حدیث ص ۱۱)

عقل کا اندھا | مولوی عبدالمطلب دہری کے شاگرد رشید مولوی محمد دہری
نے اخبار میں پورے انداز دہری سابق نائب مدیر معین الدین علی
کا ایک مضمون دہلی کا ایک رسوائے عالم عیسیٰ علی شری سے شائع کیا ہے
جس میں وہابی مضمون شائع کرنے مولوی عبدالمطلب اور دہری کا عقل کا اندھا اور
کا گندہ بھلاست : (اخبار محمدی دہلی شمارہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء)
وہابیوں کے روپڑی نمائندہ ان کے سردار مولوی عبدالمطلب روپڑی کے
اخبار میں وہابیوں کے مولوی عبدالمطلب اور دہری کو غلط کرتے ہوئے لکھا
ہوئے کہ :

لا تعبد کا ترجمہ اور تفسیر جو بڑے بڑے اکابر محدثین اور
آئمہ دین نے کی ہے۔ جو آپ نے لکھا ہے کہ کائنات میں یہی رکھتا
کی رکعت کی حرص کو زیادہ کرے۔ یہ شخص من گھڑت ترجمہ اور
ٹوکسلا ہے۔ جو قابلِ سزا ہے۔
تذللیم بعد حدیث روپڑی نمائندہ کالم تکمیل فروری ۱۹۳۵ء

وہابیہ شیعہ کی بحیثیت کے
| وہابیہ دہری اسٹیشن
وہابیہ دہری اسٹیشن
وہابیہ دہری اسٹیشن
وہابیہ دہری اسٹیشن

۱۰۱۱
۱۰۱۱
۱۰۱۱
۱۰۱۱
۱۰۱۱
۱۰۱۱

۱۰۱۱
۱۰۱۱

۱۰۱۱
۱۰۱۱
۱۰۱۱
۱۰۱۱

۱۰۱۱
۱۰۱۱

اور اگر کوئی دیگر اساتذہ سے متعلم یا گروا بھی ہے۔ تو وہ آپ سے متعلق نہیں۔ اور نہ آپ کو اس پر کچھ وثوق اور بھروسہ ہے پھر ایسے تلامذہ پر کیا فخر۔ جو فارغ التحصیل ہو کر اپنی حاصل کردہ سند بھی بے مورد ترجمہ سبوتاژ کرتے ہوں۔ (موسیٰ علیہ السلام) دہلی کے مشہور واعظ مولوی یحییٰ صاحب حافظ آبادی کی بھی کوادی اپنے فرقہ کے مولوی غلامیہ اللہ اثری کے متعلق درج کردہ نامزدی کہتا ہوں۔ کیونکہ یہ گواہی خود مولوی غلامیہ اللہ صاحب اثری گروائی سے اپنے کتاب میں درج کی ہے۔ وہ یہ ہے۔

مولوی یحییٰ حافظ آبادی نے جو سے ذکر کیا کہ ہماری جماعت کے بعض روایت آپ (علیہ السلام) کریں اعلیٰ ولیدین الطاہرین (العلیہ السلام) کہتے ہیں۔ (العلیہ السلام) (۲)

خود کا نام جنوں دیکھ دیا جنوں کا خود جو چاہے آپ کا حق کر شہر سنا کرے

اکابر و بابائے جاہل اور گمراہ ہیں
مولوی قحیر اللہ بلہ اسی کی گواہی
اپنے رسالہ ابی ظفر سید کے شروع

میں لکھتا ہے کہ صاحب علامہ کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ) غازی پوری دعوۃ اللہ آری دہلی علیہ السلام تو عالم ہیں کہ ان کو عالم کہا جاسکتا ہے۔ شہادہ و راست پر ہیں۔ کہ ان کو اہلسنت ہیں داخل کیا جاسکتے ہیں۔ بلکہ بعضا حتیٰ وہ سب استدعا دی و گمراہی و گمراہی ان کو بہت دور سے قابل مجتہدین صادقین آئمہ دین کے ہونے کا دعویٰ کیا۔ لہذا ان کا تلامذہ

۱۰۱ اور ان کو جاہل مضال

۱۰۲ من ماران کے القاب و

۱۰۳ ان کا لیا کتاب و سنت و

۱۰۴ ہاں ہر وہی ہے:

۱۰۵ ہاں ہاں ہاں

۱۰۶ ہاں ہاں ہاں

۱۰۷ ہاں ہاں ہاں

۱۰۸ ہاں ہاں ہاں

۱۰۹ ہاں ہاں ہاں

۱۱۰ ہاں ہاں ہاں

۱۱۱ ہاں ہاں ہاں

۱۱۲ ہاں ہاں ہاں

۱۱۳ ہاں ہاں ہاں

۱۱۴ ہاں ہاں ہاں

۱۱۵ ہاں ہاں ہاں

۱۱۶ ہاں ہاں ہاں

۱۱۷ ہاں ہاں ہاں

۱۱۸ ہاں ہاں ہاں

۱۱۹ ہاں ہاں ہاں

۱۲۰ ہاں ہاں ہاں

۱۲۱ ہاں ہاں ہاں

۱۲۲ ہاں ہاں ہاں

وہابیوں کے شیخ الحدیث مولوی اسماعیل سلمیٰ
کو دعائے قنوت صحیح نہ آنا
مولوی غنایت اللہ اثری

کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ ایک روز دُوروں کے بعد میں نے مولوی اسماعیل صاحب کو بلا کر کہا کہ آپ مجھے دعائے قنوت سنائیں کہ اس میں ایک لفظ آپ پر روزِ قنوت پڑھتے ہیں۔ چنانچہ مصروف اسماعیل سلمیٰ نے اس طرح پڑھا جیسے روزِ پڑھنا کرتے تھے۔ یعنی کہ بعض اور بیدل کو بعض پیش سے پڑھنا تو میں نے خطہ اذہر لکھا۔ جسے آپ نے قبول فرمایا۔ (الحمد للہ علی کل حال)

مولوی غنایت اللہ صاحب اثری گجراتی تھے جس کے کہ مولوی اسماعیل سلمیٰ نے آف زہرِ اواز کی بعض افلاطون پر کا ذکر ۱۹۲۲ء میں کیا ہوا اور بعض کا ۱۹۲۵ء میں ذکر کر دیا ہے۔

(الحمد للہ علی کل حال)

مولوی غنایت اللہ اثری گجراتی کی تفسیر میں افلاطون
در نظر آ رہی ہے کہ:

۱۳۳۵ھ نومبر ۱۹۱۶ء کو جمعیت اہل حدیث اور تہذیب کا گول بارغ میں جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی عبداللہ صاحب ثنائی کی دعوت پر میں بھی شامل ہوا۔ ۴ نومبر کو بعد نماز تہجد پر میری تقریر ہوئی میرے بعد مولانا محمد ابراہیم صاحب بنارس نے ہوئے۔ اور انھوں نے تقریر میں فرمایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر قرآن

۱۳۱۰ھ سے اللہ صاحب وزیر آبادی
۱۳۱۰ھ سے مولانا کرام
۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب
۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے
۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے
۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

۱۳۱۰ھ میں اور حافظ صاحب اپنے فرقہ کے

صدق ہیں یا نہیں؟ (اخبار اہل حدیث اور ترمذی ۵ روزہ نمبر ۱۹۱۵ء)
مولوی شمس الحق کی گواہی
۱۹ روزہ نمبر کے خط میں فرمایا ہے کہ مولوی فقیر اللہ صاحب میں ایسی سختی و
ورشتی ہے کہ وہ حد سے بچتا رہے۔ ان کا ہر دور سال میرے پاس
پہنچا ہے۔ ان کی قلم سے ایسی عبارت نکلتی ہے۔ جو کشان اہل علم نہیں
سب و شتم کا بہت بڑا جھنڈا میں موجود ہے!

(المجلیہ حدیث اور ترمذی ۷ فروری ۱۹۱۳ء)

اخبار المجلد حدیث اور ترمذی پڑھنے والے
احتمق ہیں، بٹ لوی کی تحریروں
کی نیر ادا رست شائع ہوتا ہے کہ اسے میں اخبار المجلد حدیث اور ترمذی ۷ فروری ۱۹۱۳ء

مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء پرچہ نمبر ۱۲ جلد نمبر ۱۲ کا لکھنؤ میں ایک محفل پر
صاحب المجلد اہل حدیث نے نقل کیا ہے جس میں تمام مآثرین المجلد حدیث کو خواہ
مچھوڑا دیا بڑا۔ عالم ہوا آئی مولوی چوہا مولوی دیر کا مسلمان۔ وکیل دیرا برسر
ایٹ لار سب کو مولانا صاحب بشا کوئی دیکھ نہیں اسے الحق کا خطاب
عطا فرمایا ہے! (اخبار اہل حدیث اور ترمذی ۵ روزہ نمبر ۱۹۱۵ء)
قاری فیض عظام ایہ تحریریں شخصیت کی ہے وہ دہائیوں کے نزدیک
جہت دینی جیہ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ترمذی نے اپنے اخبار اہل حدیث
اور ترمذی میں خود ان کے مجتہد ہونے کا اقرار کیا ہے
اور اخبار اہل حدیث اور ترمذی ۷ فروری ۱۹۱۳ء ہوتا تھا قریباً دہائی مولوی جن کی کابر
اور اصغر سب شامل ہیں۔ اس کو پڑھا کرتے تھے پس دہائیوں کے مجتہد

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔
۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔
۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

۱۹۱۵ء لوی الحق ہوئے۔

سے فار ہے اور خود مجھ سے سخت اور تمام دنیا سے اپنی تقدیر کے
 اُمیدوار ہیں۔ یہ خود غمی اور غم غلی کی بات ہے۔ تمام دنیا کے
 عقلی کر بھی غمناک کی چیزوں کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ مرنے میں
 تیل تو ہے سو بیل کے پٹنے کا مگر ارادہ کر دیا دو سو بیل کا۔ ایسی
 ہی مثال ان لوگوں کی ہے۔ اپنے پر دوسروں کو قیاس کرنا کر وہ
 بھی ایسے ہی بے دلیل مکر دیا کرتے ہیں۔ سخت ادائی
 ہے۔ ان حضرات پر اعتراض کرنے کا کیا بھی کام ہے۔

اس کو مولانا دوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 کار پا کاں را قیاس از خود کشید
 گر چه ماند در کوشش شیر و شیر

(افاضات الہیہ ج ۹ ص ۱۵)

مناظرینے حضرات سے ادائیگی کی بھی تائید کا جائزہ آپ نے ان کے
 اپنے ہی اکبر کی غریبوں سے دگا لیا۔ یاری و جہان میں بزرگان دین کی کشتی بے ل
 اور توہین کا مادہ بدرجہ اتم پایا جا آئے۔ سلسلہ بزرگان دین تو ایک طرف رہے
 انہوں نے تو اپنے فرقہ کے اکابر کی توہین و تخریب کرنے میں بھی کوئی دقیقہ
 نہیں چھوڑا جس کا ثبوت ان کی ہی کتابوں سے اور ان ہی کے حوالوں سے پیش
 کیا جا آئے۔

بین بزرگان دین

۱۰۔ دہریوں کا شمار ہے جن حضرات
 جو یہ بھی عالم انکسوفات و انفیسات کی
 ۔۔۔ دیکھ کر مقلدین انبیاء و مریدین

۱۱۔ اسے اپنے فرقہ کے مولوی عبدالستار

۱۲۔ یہ بھی دیکھ کر انہوں نے کہا ہے

۱۳۔ یہ بھی دیکھ کر انہوں نے کہا ہے
 ۱۴۔ یہ بھی دیکھ کر انہوں نے کہا ہے
 ۱۵۔ یہ بھی دیکھ کر انہوں نے کہا ہے

۱۶۔ یہ بھی دیکھ کر انہوں نے کہا ہے
 ۱۷۔ یہ بھی دیکھ کر انہوں نے کہا ہے
 ۱۸۔ یہ بھی دیکھ کر انہوں نے کہا ہے

۱۹۔ یہ بھی دیکھ کر انہوں نے کہا ہے

تو توکر کے خطاب | دہلیوں کے مولوی ابو محمد حسین محمد حسن علی گڑھ
کی بدنامی اور توہین سمیٹنے کے لئے کا ذکر ان الفاظ میں کر سکتے ہیں کہ
’دہلیوں کے مولوی انشاء اللہ جو اس کے دادا کے برابر ہیں
انہیں تو توکر کے خطاب کرنا ہے یہی رکش مولانا محمد شیب
کے ہارے میں ہے۔‘ (انشاء اللہ دہلی ملازمین کا رجسٹر ۱۹۳۲ء)
دہلیوں کے مشہور اخبار ’الاعتماد‘ میں دہلیوں کی مشہور و معروف شخصیت
کے متعلق درج ہے کہ:

’پچھلے دنوں مجھے اہل حدیث کو اچھی میں اہل حدیث اہل توحید کو
اعلام کے عنوان سے مولانا عبدالحلیم صاحب سامری کا
ایک چند سطری مضمون شائع ہوا تھا اس مضمون میں مولانا انشاء اللہ
صاحب امرتسر کے ... برائے الفاظ میں تنقید کی گئی تھی۔
مجھے پڑھ کر برفرس کو ذہنی و قلبی گرفت ہوئی تھی۔‘

(’الاعتماد‘ لاہور، ۸ فروری ۱۹۳۵ء)
دہلیوں کی تندرست شخصیت مولوی ابو محمد حسین محمد حسن علی گڑھ کی اس حقیقت
کو تسلیم کرتے ہیں کہ دہلی سب ادب اور مستشرقین ہیں کیونکہ جب انہوں نے
اپنی مسجد کے لیے خطیب کی کابل کی۔ تو اس میں مستشرق اور سب ادب نے
ہارنے کی قید لگائی تھی۔ اصل اہل درج ہے۔

استغابندہ ضعیف بنجرت علمائے اہل حدیث

مجھے ایک ایسے جامع معقول و منقول اہل حدیث اہل علم کی ضرورت
پڑھی جو میرے سامنے یہاں پرچہ نعت قیام کرے۔ تاکہ
لوگ بھی اس سے مانوس ہو جائیں۔ اور وہ بھی فکر کے حالات

و حسب اہانت و کارگزاری
و اہل ماسکی و ادراخلاق
و اہل صحت و ستردی و شراط
و صاحب ہمت اہل علیہ کے
و اہل کاسمے و ذوق سے آشنا
و اہل آب و مکر و کھنے والا
و اہل نہ ہوتے۔

و مارچ ۱۹۳۲ء بمقام ۱۹۳۲ء

و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں

و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں

و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں
و اہل نہ ہوتے و اہل خط و کتابی ان میں

وہابی ائمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں کہنا درست ہے
 [اجبیعت وہابیہ کے
 غزوہ کے لئے ساز و مال کے خطبہ جمعہ میں واضح طور پر سامعین دجو اکثر و بیشتر
 وہابی تھے، کو سخت الفاظ میں تنبیہ کی کہ وہ کسی لوگوں کی یہ شکایت کا بغیر یہ
 حضرات آئمہ اربعہ کی توہین کہتے ہیں۔ بلاوجہ نہیں ہے۔ اور میں دیکھ رہا
 ہوں کہ سامع سے ملحقہ میں عوام کس کو راستی میں مبتلا جو رہے ہیں۔ اور آئمہ
 اربعہ کے اقوال کا ذکر و عقارت کے ساتھ کر رہے ہیں۔ یہ بڑھائی سخت
 گواہی اور خط ناک ہے۔ اور یہیں سختی کے ساتھ کس کو رد کرنے کی کوشش
 کرنی چاہیے۔
 (داؤد غزنوی ص ۸۹)
 امیر جماعت داؤد غزنوی کے خطبہ کے ان الفاظ کو بار بار دہن کرنے کے
 بعد اب تو کسی کو وہابیوں کے بے ادب اور گستاخ ہونے میں کوئی شبہ
 نہیں رہتا۔

فحی طغی جوائی پیسری آئی!
 کراب بھی جو شس اسے نادرین گستاخ

وہابیوں کو سنی امام اعظم علیہ الرحمۃ کی بدعتا ہے
 [وہابیوں کے امیر
 مولوی داؤد غزنوی
 کا خیال ہے کہ اپنے شاگرد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ،

”مولوی اسحاق سے جماعت المجربہ کو حضرت امام ابوحنیفہ
 رحمۃ اللہ علیہ کی رسائی بدعتا ہے کہ بیٹھتے تھے۔ بڑھٹھس ابوحنیفہ
 ابوحنیفہ کہہ رہا ہے۔ کوئی بہت ہی عزت کرتا ہے تو امام
 ابوحنیفہ کہہ رہا ہے۔ پھر ان کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے
 کہ وہ تین حدیثیں ہانتے تھے یا زیادہ سے زیادہ گیارہ۔ اگر
 کوئی بہت بڑا احسان کرے تو وہ انہیں سترہ حدیثوں کا عالم

صحابہ ائمہ امام کے بارے میں یہ
 [احادیث دیکھ کر جو کہ حدیث کے
 (داؤد غزنوی ص ۱۲۲)
 وہابیوں کے ہی مولوی
 بے فکر تھے جو جانا
 (داؤد غزنوی ص ۱۲۲)
 مال جیتے ہیں کہ

بے ادب حضرت دالہ بزرگوار
 جوائی میں ایب طالب علم نے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے

[وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے

[وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے
 [وہابیوں کے

کو کھلی چھٹی لکھتے ہیں، اس کھلی چھٹی کو مولوی شاد اللہ صاحب اہل حق سے
 اپنے اخبار المہدیہ میں اہل حق میں شائع کیا ہے۔ وہ کھلی چھٹی یہ ہے :
 "اس رسالہ دو ایقانہ شخصیات میں آپ کے مولانا حافظ عبد اللہ
 غازی اور میر تقی میر کے مخلص فرشتہ صفت بزرگ مرزا جان مرزا
 گوشت فحش کو جس جرم میں مولانا حسین سنانی اور غلام تھیں
 سب وقت تم کو نشانہ بنایا۔" اخبار المہدیہ میں اہل حق نے مولوی شاد اللہ
 الامان قمر الہی سے یہ فقرہ اس کا
 آج قاتل نے نہ اٹھایا نہ پراہن کیا
 مولوی شاد اللہ اہل حق سے اپنے استاد بھائی فقیر اللہ صاحب مدد اسی
 کے متعلق یہی فقرہ لکھا ہے کہ :

اسی گفتگو پر شاہ ولی اللہ نے اس کے دوران میں دربار میں
مشہور زبان فقیر اللہ بول پڑا۔ جس نے ایک چور و زانیہ کو کہا
میں میں مولوی محمد حسین صاحب کی حمایت میں حسب ماہرہ قدیمہ
جو محکمہ کو کہا لیکن میں نے بھی وہی تو حکمت ازمانہ کی غیبت
تو یہ کیا کہ رافضیوں کی طرف اصحاب شیعہ کو بھی نہیں چھوڑا
انہما را جلیب است اور شیعہ مذہب کو بھی شیعہ (شیعہ)
مولوی شہداء اور شریعت سے اپنے ساتھ لے جانے والی مولوی شیعہ اور اسی کے
مستحق ہیں ان کا یہی شمار ہے ان کو غائب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ
جس سے خلعت میں باقی دارالافتاء والحدائق کے فتوے اہل قبلہ
پر لگائے جاتے اور سب کو شکر و خرافات کا صولک بنو آپ فرماتے
ہیں مقتضائے علم و شرافت نہیں۔

دعا خوارا علی حضرت امیر مومنان ۵۰ (نمبر ۱۹۱۵ء)

[illegible]

۱۔ کتب خانہ کی سرپرستی سائنس دانوں اور

الحمد لله الذي جعل العلم من أجل النعم

۵۰ کانالہ شہر محمود علی

۱۰ مولانا مسافر

خود لڑکر نکلا ہے!

۱۴۹۱

۱۶۴۱

۳۔ اس کے متعلق

۱۹۱۵

۱۰۸

" كى سەن دە ئۇلارنىڭ

۴. «ایستاد محترم»

۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹

۱۰۰ : ہمارے ساتھ غریبوں کو

عقشب کے شعلے بجھ گئے ہیں۔ اور دیکھنے والے کو سخت پریشان کر رہے ہیں۔

عزیز جان صاف طور پر گواہی دیتا ہے کہ جس دماغ سے یہ مضمون برآمد ہوا ہے۔ اس میں غلطی و سرسختی و سیرت سادگی کی کوئی بھی نہیں باقی۔ ادب و تحفظ مراتب کے کوچ میں قدم بھی نہیں رکھا گیا۔

ازمنا خواہیم توفیق ادب ہے ادب خود نکست اور عقلیت
 «اہل حدیث اور قریش ۳۱۔ جنوری ۱۹۱۱ء»

وہابی علوم اور ان کے مولوی یہ اقرار کرتے ہوئے کہ قطار ان ہیں کہ
 «مولوی ثناء اللہ اور قسب کی شان میں مولوی حافظ عبد اللہ مدظلہ
 نے نہایت کدو کا است گئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے سینوں کو چاک
 کر دیا ہے۔»

اہل حدیث اور قسب
 یہ غصہ ہے ہیں رہنما دین کے اسب!

عقشب ان کا وارث ابلیا اسب

اخبار اہل حدیث اور قسب میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور قسب کے دادا
 اساذ اور فرقہ واپانہ کے مجتہد مولوی محمد حیدر صاحب ثناء اللہ کے متعلق تحریر
 ہے کہ

مولوی محمد حیدر ثناء اللہ صاحب نے جلد ۲۱ اشاعت میں تمام
 علماء اراک کو بڑے درجے سے گواہ ہے۔ اور خوب جی کھول کر
 حسب عادت شریعہ سے غلط کھائی ہیں!

اہل حدیث اور قسب کے کالم ۲۲۱ درجہ ۱۹۱۱ء
 واپانہ نجدیہ کی ہرادی محبت اہل حدیث بندہ لاہور کے جنرل سیکریٹری عبد العزیز
 صاحب اپنے فرقہ کے مولوی ثناء اللہ صاحب اور قسب کے متعلق رقمطراز ہیں

۱۔ سال ۱۹۱۱ء

۲۔ سال ۱۹۱۱ء

۳۔ سال ۱۹۱۱ء

۴۔ سال ۱۹۱۱ء

۵۔ سال ۱۹۱۱ء

۶۔ سال ۱۹۱۱ء

۷۔ سال ۱۹۱۱ء

۸۔ سال ۱۹۱۱ء

۹۔ سال ۱۹۱۱ء

۱۰۔ سال ۱۹۱۱ء

۱۱۔ سال ۱۹۱۱ء

۱۲۔ سال ۱۹۱۱ء

۱۳۔ سال ۱۹۱۱ء

۱۴۔ سال ۱۹۱۱ء

۱۵۔ سال ۱۹۱۱ء

۱۶۔ سال ۱۹۱۱ء

۱۷۔ سال ۱۹۱۱ء

۱۸۔ سال ۱۹۱۱ء

۱۹۔ سال ۱۹۱۱ء

۲۰۔ سال ۱۹۱۱ء

۲۱۔ سال ۱۹۱۱ء

۲۲۔ سال ۱۹۱۱ء

۲۳۔ سال ۱۹۱۱ء

۲۴۔ سال ۱۹۱۱ء

سے اس کیفیت کی گواہی ملتی ہے کہ دہائی مولوی اپنے بزرگوں کی بھی تائید سے باز نہیں رہتے۔ وہ نصیحت یہ ہے :
 دُنیا کہاں سے کہاں بھگ گئی ہے۔ اور اس کے سامنے لکھو نظر
 کے تنے تنے دروازے کھل گئے ہیں لیکن آپ ہیں کہ انہیں
 ہم انہیں مباحث میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ اور حالات سے
 سبق اُردو اور واقعات سے عبرت پزیر ہونے کے پیچھے کی طرف
 دوڑ رہے ہیں۔ آپ کی پرتغیہ کرتے ہیں۔ تو نہایت محنت و کوشش
 کے ساتھ اور کسی کا تعاقب کرتے ہیں تو بے حد مناسب الفاظ
 کے ساتھ۔ خدا را۔ بس باب میں اپنے بیچنے کو تو بچا بیٹھے
 اور کھٹکرتے وقت یہ تو دیکھ لیا بیچنے کہ آپ کا مخاطب کون
 ہے اور آپ کس کے متعلق کیا کہہ رہے ہیں۔

(انعام لاہور ص ۸ روبر ۱۹۱۵ء)

دہائیوں کی کتابیں موجب فتنہ و فساد ہیں | سائنس الیہ سائنس

ہی بظاہر ہیں کہ

مولوی فقیر اللہ صاحب اللہ رحم فرماوے۔ ان کے رسالہ سے ہم
 سبقت بیزار ہیں۔ ایسے یہ وہ رسالوں سے جن قدر فتنہ و فساد پھیل
 ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔

اہل حدیث و تفسیر کا لڑائی لڑا کر ۱۹۱۲ء

ابراہیم علیہ السلام کی گواہی | فرقہ واریت و تفریق کے مولوی اور ائمہ صاحب تفسیر
 سب بھگتی کی بھی اسی قسم کی ایک گواہی
 دے گا کہ اندر سے خالی نہ ہوگا۔ میر سید سلیمان نے اس کی شرحی دیکھ
 گئے ہیں کہ

الوح پر ہر لے کے عنوان سے
 ۱۱۔ پنجاب اور سرحد کے
 ۱۲۔ اور اوقات میں
 ۱۳۔ مائے کرپٹ ہیں
 ۱۴۔ سب کہ توڑ کر گواہی
 ۱۵۔ گواہی میں سب بھگتی مولوی
 ۱۶۔ انہیں جب واپس چاہتا تو
 ۱۷۔ یا دغا سب کو گواہیوں
 ۱۸۔ "۱۱" ۱۲ روبر ۱۹۱۵ء

۱۹۔ سب کا کسے کہ فرقہ واریت
 ۲۰۔ نہ صاحب ہیں لیتے استاد
 ۲۱۔ اہل حدیث
 ۲۲۔ اہل کی بڑا دل
 ۲۳۔ اہل حدیث
 ۲۴۔ اہل حدیث کی
 ۲۵۔ اہل حدیث سے

۲۶۔ اہل حدیث
 ۲۷۔ اہل حدیث
 ۲۸۔ جو ہیں نامور شمس

۲۹۔ سب ہیں جن کی کشتی
 ۳۰۔ اہل حدیث کی

زمزم کی گڑاڑ اور درو کو تلافی مانگت کرنا، لیکن حضور امیر امتی سال
کی عمر میں ہی جوانی پر پڑے ہیں:

ادعی مادیت سے شرعی استقامت (۲۸)

تاریخ سے کرشمہ اور بائبل سے جس انداز سے اپنے اکابر کی توہین ہے اور
اور گستاخی کی ہے۔ ان کو ان کی ہی کتابوں سے پیش کیا ہے جس فرقہ
مروئی اپنے بزرگوں کی بے ادبی، توہین اور گستاخی سے رو نہیں آتے ا
سے انبیاء کو علم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کبار کا علم علیہ السلام کی بے ادبی
گستاخی کو اپنی بات نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے کہ یہ ان کو انبیاء علیہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگان دین علیہم السلام کی توہین اور بے ادبی
کرنے کا جملہ طرز ہے عارف روئی علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے
گو خدایا خواہد کہ پروردگار کس درو
میلش از طاعت پاکان کند!

وہ ہمیشہ تجدید کو ہے ادبی اور گستاخی کی دوسری سزا یہ ہے کہ کس
فرقہ کے اکابر خود اپنے فرقہ کے مرویوں کے فتوؤں سے محفوظ نہیں رہتے
خود کو مبلغ مسلمان کہلاتے والے اپنے ہی فرقہ کے مولوی کے فتوے سے اور
ضلالت کی تبلیغ کرتے والے قرار دیئے جاتے ہیں، اس حقیقت کو درو
روشن کی طرحت عیاں ان کی ہی کتابوں کے بیان سے پیش کیا جاتا ہے

نوائے بازی

مردوں کی بوجھ کر گناہوں کا مجرب مسئلہ
اور اسے نوجوانوں کو ان کو اپنے اور بچانے
کی عیش و تمت مروی ایسا ہو جو ان کے
موت میں عیش و راحت ہو مروی وحید الزمان
سے ملنے کی شہادت کافی اور کافی ہوگی
ان کے اکابر کے فتوؤں کی بوجھ کر منظر

وہ دس ہزار سالہ جبردار سے اپنے
مردوں کے تعلق صریح الفاظ میں

ہذا ہم ملکر ہیں بہت ترش
وہ ان دونوں نے شک کر دیا
وہ کہا ہے پس
ہم مل کر سے

وہ نہ ہنسا
وہ غافل

وہ دروہا کی

وہ صدی میں

وہ اہل اسلام ہی اور اہل اسلام

مولوی اجازتیم صاحب پیرسب یا کوٹھے کی ای کی آئند میں دوسری گاہ
پیش کرتا ہوں

مولوی اجازتیم صاحب کی گواہی
الہدیت علیہ السلام جو چھوٹے چھوٹے اردوں پر جو سے بڑھتے رہنے کے لئے
ہیں۔ کہ وہ قرآن کریم کی ایسی صاف تفسیرات اور ایسے واضح اور غیر غلط
اور ایسی سست و سہل کے مقابل میں بھی اڑتے رہیں۔ اور پست و سطح
حکم قرآنی کے موافق کرنے کی بجائے اسے توڑ موند کر اپنے خیال و خواہش
اپنی اپنی آکاہیوں کی قرار داد کے تحت مسلمانوں کو خدا کی مقرر کردہ کتاب
سے گمراہ کر لیا جائیں۔ اور اسلام کی تباہی کو پہنچانی سے آگاہ کیا جائیں؟

ایضاً ہم جانتے ہیں
اخش پتہ بخدا کی گواہی بھی پڑھ لیجیے۔ اور یہ اخبار مولوی محمد صاحب
جوناگڑھی کی زیر ادارت شائع ہوا ہے۔ اس میں وہابی فرقہ کے مولوی علی
اور مولوی عیسیٰ صاحب اہل حدیث کے مقتدرین اور مریدین کے متعلق
لکھا ہے کہ:

مؤلفہ انامید و پندیر کا دین ایمان بہت کرسبت اسی میں لگا ہے کہ ان
کے گرد کے ہاتھ پر حقیقت کر کے جو اس کا چلہ چڑھاتے۔ اور ان کو تین ان کی
محبوبی میں مانگر ہر سال ذوالحجہ کے روز ان کے تہنیتے ہوتے ہیں کہ وہ ان
ایمانی سے ہرگز کہ سنتر سے بوقت ضرورت دیکھو۔ یہی حوالہ جو ایک بار
سبک دینیہ وہ وہ مسلمانوں میں دارش حقیقت اور جان کی چوکھٹ ہے جو نے
ان پر چڑھا دیا وہ چڑھائے وہ کیا ہی تباہی و زور و داریوں نہ ہو۔ ان کے
نزدیک جانیت کی مرست مرستے والا۔ اسلام کے پیٹے کو اپنے گلے سے
نیکال پیٹھنے والا ہے۔ (اخبار پتہ بخدا دہلی ص ۱۵۱ رجب ۱۳۳۵ھ)

دریست کرتے ہوئے

اگر خدا ملامت
وال ہیں سے
نے ہادی ہیں
بیت ہے

۱۔ سے ہادی
۲۔ سے ہادی
۳۔ سے ہادی
۴۔ سے ہادی

۵۔ سے ہادی
۶۔ سے ہادی
۷۔ سے ہادی

۸۔ سے ہادی
۹۔ سے ہادی
۱۰۔ سے ہادی
۱۱۔ سے ہادی

دوئی شہداء اللہ صاحب سے قاطعہ کریں اور حکام کا یہ فرض ہے
 کہ اس کی زبردستی کریں، اگر ایسا ہو تو یہ کہہ کرے کہ تو اس
 کو سلام کیا جائے اور نہ اس کے ساتھ نشست پر خواست کی
 جائے اور نہ اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے اور اس کی قبر پر
 دعا کے لیے کھڑا ہو۔ (فیضانِ محمد ۲۰۱)

شیخ حسن بن یوسف دمشقی
 مدرس حرم شریف کافولے
 حرم شریف کے مدرس شیخ حسن
 بن یوسف دمشقی نے بھی لکھی
 کے متعلق کوئی مادی فرما ہے کہ
 دوئی شہداء اللہ بہت برا آدمی ہے

جز خرابش کا بندہ بغیر انار کا ظلم اور بدعتی انسان ہے۔

فیضانِ محمد لا ینظر اہل جاہلیت روپوشہ را پر ۱۳۹۲
 عبد اللہ بروپڑی کافولے
 چاندیہ سنگھ کے روپوشے خاندان کے شرم
 چاندیہ حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی
 اپنے فوج کے سردار اور شیخ صاحب دوئی شہداء اللہ صاحب اور شریف
 کے متعلق فوجوں سے دہشت کر رہے ہیں کہ

بہم دشمن اللہ کو مہنی مبتدلی بلکہ کافر بلکہ خبیث جانتے ہیں مولوی
 شہداء اللہ سے دوستی نہ کرھو کیونکہ وہ پہلے دین آدمی ہے۔
 عقلمند روپڑی و سرطاسم جو علامہ توفیق الرحمن روپڑی ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء
 اخبار المجمعیت اور شریفہ دارالمؤرخین لکھنؤ

روپڑی کے اخبار محمدی دہلی میں دوئی اور شہداء اللہ قادیان سے لکھا ہے کہ
 حافظ عبد اللہ روپڑی کے کہہ رہے ہیں کہ شہداء اللہ تو خطا آدمی ہے۔
 وہ میرٹھ کو رہتا ہے نہیں۔ (اخبار محمدی دہلی ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء)
 حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی سے اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ

چند چار روپڑی
 دوئی شہداء اللہ صاحب ہیں۔

(اہمیت قادیان ۱۹۳۶ء)

دوئی شہداء اللہ کے آفتاب

اور دعوت اور غور و فکر کا گہری

دیکھیں اور

میرٹھ دوئی ۱۹۳۶ء مطبوعہ

ادبیت خود لکھتے ہیں کہ

۱۰۰۰ روپوشے مولوی

۱۰۰۰ روپوشے شائع کر رہے

۱۰۰۰ روپوشے

۱۰۰۰ روپوشے

۱۰۰۰ روپوشے

۱۰۰۰ روپوشے

۱۰۰۰ روپوشے

۱۰۰۰ روپوشے

۱۰۰۰ روپوشے

۱۰۰۰ روپوشے

۱۰۰۰ روپوشے

۱۰۰۰ روپوشے

۱۰۰۰ روپوشے

۱۰۰۰ روپوشے

دعا ہے کہ قاضی عبداللہ صاحب مدظلہ سے اہم الہامیہ پر فوٹو کی جیسا
کی ہے۔ اب صرف ایک فوٹو درج کرتے ہوئے وہ اپنے کے دوسرے
مولویوں کے فوٹو سے دست کرنا چوں وہ فوٹو سے ہے۔

میں نے اپنی کتاب اخبار کو شائع کیا ہے کہ وہ تمام کفار روئے زمین سے
بہتر ہے۔ خواہ وہ مشرکین بہت پرست ہوں۔ جیسے ابو جہل وغیرہ
یا کوئی اور کفر ہو۔ ان سب سے زیادہ کفر ہے۔ وہ فیصلہ انجلی پر مطلق
مولوی فقیر اللہ راسی کے فوٹو

اور مسک مولوی فقیر اللہ صاحب مدظلہ کے فوٹو سے ہی ملاحظہ فرمائیں
وہ فقیر صاحب مولوی شمس اللہ ناول اولی و خلافت بیانی کے
فقی ہیں یہ جلدی رکھتے ہیں۔ (تقریر السلف ص ۱۰)
مولوی شمس اللہ ملاحظہ و چال بازی دایہ فریبی کے ہنر کے استاد
کابل ہیں۔ (تقریر السلف ص ۱۰)

مولوی شمس اللہ (اہل حق اہل حدیث نہیں ہو سکتا۔ اس میں جو بحث
کفر و ملامت ہونے میں کوئی شک نہیں۔) (تقریر السلف ص ۱۰)
ناظرین حضرات! مولوی شمس اللہ صاحب مدظلہ کے بعد وہ اپنے
نجدیہ کے دو پرچے خاندان کے سربراہ حافظ عبداللہ صاحب مدظلہ
پر اکابر و دینی نے جو فوٹو کی یہ چھاپا کی ہے اس کا منظر بھی دیکھ لیں۔

حافظ عبداللہ مدظلہ پر فوٹو

اخبار حسدی کا فوٹو
دعا ہے کہ قاضی عبداللہ صاحب مدظلہ سے اہم الہامیہ پر فوٹو کی جیسا
کی ہے۔ اب صرف ایک فوٹو درج کرتے ہوئے وہ اپنے کے دوسرے
مولویوں کے فوٹو سے دست کرنا چوں وہ فوٹو سے ہے۔

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ

مولوی شرف الدین صاحب کا فتوے | اوپایتوں کے مولوی صاحب

یہ کہ:

والی اسلام و فہرہ و مسائل حدیث کہ ان حافظ و عبد اللہ روپڑی صاحب کی طرف بالکل توجہ نہ کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ وہ پائل و او راست سے شرف ہو کر ایسے فتوے دیتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔

۱۰۔ حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی سے اپنے اہل علم و اہل حدیث روپڑی عزیز ۲۹ ربیع الثانی ۱۲۳۷ میں ایک نظر شائع کی تھی جس میں پیار سے مختصر احمد مجتبیٰ فی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت کا تذکرہ تھا۔ دہلی مولویوں کو شاہن محمدی راکس نے آئی نو روپڑی صاحب کے خلاف واپایتوں نے ایک مہم اٹھایا۔ اور اپنے مولویوں سے استفادہ کیا تو دہلی اکابر نے عبد اللہ روپڑی صاحب کے خلاف فتوے کی جو جہاد کو دی ہیں کرام الوپایتہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مظالم روپڑی میں شائع کیا ہے۔ وہ فتوے دہلی میں ہیں۔

مولوی احمد اللہ دہلوی کا فتوے | اوپایتہ نجدیہ کے مولوی احمد اللہ صاحب دہلوی سے

رجحانہ نے فتویٰ دیا ہے کہ:

یہ شخص مذکور حافظ عبد اللہ شریک ہے اس سے پرہیز کرنا لازم ہے جو پرہیز نہ کریں گے وہ دوزخی ہیں۔

مولوی محمد یونس دہلوی کا فتوے | اوپایتہ کے مرکزی دہلیاں صاحب

مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

کون سے قطع تعلیق

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

۱۰۔ مولوی صاحب سے ہی حافظ عبد اللہ

جاری کر دیا کہ

سب سے شک ایسا شخص لائق امامت نہیں۔ ہاں اگر توبہ کرے تو مسلمان ہے۔
(مظالم روپڑی ص ۱۷)

مولوی عبداللہ لائل پوری کا فتوے
عبداللہ لائل پوری کے فتوے کا مجموعہ ہے کہ:

مواقعی ایسا مولوی رہا حافظ عبداللہ، بلکہ ہے۔ ایسے مولوی کی بابت کا اعتبار باطل نہیں۔ اس سے ایک کٹ کر نائد دریافت دین سے ہے۔
ورنہ ارباب میں غلط ہے۔ مظالم روپڑی ص ۱۷

مولوی نور محمد فیروز پوری کا فتوے
نور محمد فیروز پوری نے بھی غرضی صادر فرمایا ہے کہ:

مفتی صاحب مذکور حافظ عبداللہ، اپنے عقیدہ مذکور سے برسر اعلان اپنی تحریر اور تقریر سے توبہ نہ کرے۔ اس لئے پیچھے نماز پڑھتی ہے۔ اس کا لغوی تحریر یا جو تقریر یا اذکار اس کا وعظ و غیرہ مستحب یا مکروہ نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا شخص مثل داخل آپ گمراہ ہوا اور سنے ملے کو گمراہ کیا۔ اور ایسا شخص بلا توبہ کیے مر جاوے تو اس کا جنازہ بھی ممنوع ہے۔ مظالم روپڑی ص ۱۷

مولوی یوسف تنجاوری کا فتوے
مدرسہ اوڈان کا مدرس دوم مولوی یوسف تنجاوری کے فتوے

دیکھتے ہیں کہ:

بلا شک و شبہ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص حافظ عبداللہ، غیر توبہ غیر مخرج عن الاسلام ہے۔ اور پچھا مشرک ہے۔ اس پر جنت

ہو ادا قبول نہیں۔

۱۱۱۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۱۲۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۱۳۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۱۴۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۱۵۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۱۶۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۱۷۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۱۸۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۱۹۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۲۰۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۲۱۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۲۲۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۲۳۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۲۴۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۲۵۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۲۶۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۲۷۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۲۸۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۲۹۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

۱۳۰۔ مولانا محمد رفیع دہلوی

مولوی محمد دہلوی کا فتوے

روپے کے متعلق جامع فتوے دیے جاسکے کہ

دوسرے حقیقی مہاجرت۔ مذکورہ دو اداریہ جو پڑھ کر ہی ہر دلواریہ میں
منافقت، مہاجرت، بے وفائی، بے وفائی، سب سے جتنی مراد دی۔
نامروی، بدوی، ڈرو کی اور بے ایمانی و بددلی و چوڑی روکش ہے
(اخیر محمدی ولی عالم ۱۵۴۲ھ کو پڑھ کر)

نادر ہے! محدث الہابینہ عبداللہ محمد پڑھ کر پانچوں کے فتوے کی برآمد
کے بعد فرقہ واپانہ کے لہام۔ محدث اور غفر مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی اور
ان کے بیٹے مولوی عبدالستار دہلوی سے صحیفہ محمدیہ و ابوالیہ پر اکابر و واپانہ
کے جس انداز سے فتویٰ بازی کی ہے۔ اس کا فائدہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

وہ حقے اور بول کے جن کو شکر نیندا آتی ہے
زہد اسٹو کے کاپی اسٹو کے شکر و استان ان کی

امام عبدالوہاب اور عبدالستار دہلوی

شکر کے دروازے کھولنے والا

پس پڑے کے اسٹار ہی ہیں کے متعلق حرمین الشریفین کے نجدی علماء نے
فتوے دیے جہاں دہلیوں نے فیصلہ حرمین الشریفین کے نام سے کتابی شکل
میں شائع کیا ہے اس میں درج ہے کہ:

اس عبدالوہاب دہلوی کا استدلال کرنا چاہتے کہ غلطی، بدعتی اور
کنڈہ یعنی کافیتہ ہے۔ یہ شخص یعنی عبدالوہاب سے کس قدر بائیں اور کتنا

پیدا ہوئی تو اس کا اہمیت کرنے والے

اس کا اور اسباب شرک

اس کا استدلال کرنے والا

اس کا اہمیت کرنے والا

ان کے مالیاتی میں باطل القہر

نہایت میں شہیدین و

کے لئے اپنی قبر کے امام عبدالوہاب

وہاں ہیں کہ

الغیہ والی حقیقت و جزوں

اس کا دور یہ کہ افراد امت

منہ انساب کے منظم

وہاں جو یہ ہے کہ

یہ الہامیت ہے

وہاں ایک قابل اعتراض

وہاں شہادہ پڑی ہے

۱۱۴ھ جولائی ۱۱۴۲ھ

وہاں یہ صاحب اپنے فرقہ

۱۱۴ھ جولائی ۱۱۴۲ھ

وہاں یہ صاحب اپنے فرقہ

وہاں یہ صاحب اپنے فرقہ

وہاں یہ صاحب اپنے فرقہ

صاحب ابی بکر قاضی نے اپنے سالار مدائن المصطفیٰ شہر بنیادیں سرحدی دے کر گھنٹا سب سے مولانا
اسحاق صاحب کو جو مولانا کا اپنے ساسا و مولوی عبد الوہاب صاحب دہلوی پر
ذاتی کفر پرست کہہ کر شہر کی جہاد سے بھڑکے ہزار پڑھونی عبد الوہاب سے صاحب کے
تخلاف سندھ میں قتل علامہ کے کلمے سے قزاقی کفر پرست کہہ کر اٹھایا چونکہ علامہ نے اپنے
کا مسند فقہ تفسیر کے نام سے نشان بڑا - مولانا عبد الرحمن صاحب شہر مارک
پوری شہر ترمذی ۱۲۱ مولانا محمد سوانی پروفیسر جامعہ مدنیہ دہلی ۱۲۲ مولانا عبد الوہاب
صاحب غزنوی ۱۲۳ مولانا داؤد صاحب غزنوی ۱۲۴ مولانا محمد حسین صاحب
غزنوی ۱۲۵ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی ۱۲۶ مولانا محمد یوسف صاحب
ایڈیٹر ایل المذکر فیض آباد - ۱۲۷ مولانا عبد الحق صاحب ایڈیٹر المصطفیٰ امرتسر
۱۲۸ مولانا ابوالقاسم صاحب بنامی ۱۲۹ مولانا عبد القادری صاحب ملتان ۱۳۰ مولانا
عبد اللہ صاحب مٹا پوری ۱۳۱ مولانا عبد الغفور صاحب ورنہ بنی ۱۳۲ مولانا اسماعیل
صاحب غزنوی ۱۳۳ مولانا عبد الوہاب صاحب آروزی ۱۳۴ مولانا محمد صاحب پوری
۱۳۵ مولانا عبد الحکیم صاحب فیض آبادی ۱۳۶ مولانا احمد اللہ صاحب دہلوی ۱۳۷ مولانا
شریف الدین صاحب دہلوی ۱۳۸ مولانا داؤد عبد اللہ صاحب روپڑی ۱۳۹ مولانا
محمد یوسف صاحب شہر پوری ۱۴۰ مولانا محمد اسماعیل صاحب کاشمیر ۱۴۱ مولانا محمد
یونس صاحب دہلوی ۱۴۲ مولانا عبد الجبار صاحب دہلی ۱۴۳ مولانا عبد الرحمن
صاحب میر پور ۱۴۴ مولانا عبد اللہ صاحب دہلی ۱۴۵ مولانا عبد الرحمن صاحب
ایڈیٹر المیزان پریس ٹرسٹ دہلی ۱۴۶ مولانا محمد سلمان صاحب بیج محلہ پشاور ۱۴۷
مولانا محمد صاحب ایڈیٹر المیزان پریس ٹرسٹ -

کے خدا و علامہ کے کلام سے کفر سے بچنے والی ہے جس میں علامہ نے عرب میں شہر
ہیں ان سب کے ساتھ مولانا اسماعیل صاحب کو براؤن کا فرقہ بھی شامل ہے۔

دعوت الی المصطفیٰ علیہ السلام

ذیل بشرک | دیوبند کے مولوی ابوالخیر محمد عبد العزیز صاحب دہلی پریس

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

اس خاندان کے دیگر کلمہ کے متعلق فتوے دیتے ہیں کہ
 'ان کا ظاہر صحیح اور باطن کچھ ہے'۔ اجماعیہ پیش قدمی کے
 وہابیہ کے مولوی تاجی عبداللہ خاندان یوحی سے لکھا ہے کہ
 مولوی ثناء اللہ امرتسری کے کلام میں جیسا لکھا ہے کہ مولوی
 عبدالجبار صاحب علوم اہل سنت سے کوڑے ہیں؛ (فقیر السلف و مشق
 غزوئی خاندان کے دور سے فرواسما علی غزوئی پر بھی وہابیہ کے مولوی
 امرتسری نے فتوے صادر فرمایا ہے جو کہ چیلنڈت ہے۔
 وہابیہ کی تکریمی جمعیت کے سیکرٹری مولوی عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں
 مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ہماری جماعت کے مشہور مخلص مجاہد
 مولانا سید محمد اسماعیل صاحب غزوئی، نائب صدر کے خلاف یہ
 پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ وہ مرزائی ہیں۔ اور یہ جیسے جس قدر جو ہے
 ہیں۔ اور یہ سادہ و سخی اسی طرف سے آ رہے ہیں؛ (فیصلہ ۱۳۵۵ء)
 وہابیہ غزوئی خاندان کے مولویوں کو مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے
 جو نے فتوے دیتے ہیں کہ،

تم صاحب کے خلاف سے اجماعیہ پیش نہیں بلکہ غدار اور ہانوں کے
 خلاف سے اجماعیہ پیش ہو، کیونکہ حدیث نقوی سے اجابت ہے
 اس معنی کے خلاف سے اہل لغتاریہ۔ امرتسری صاحب غداران
 غزوئیہ کے علماء کو نفسانی اہل حدیث بھی قرار دیا ہے؛

راغوز از اخبار اہل حدیث امرتسریہ (۱۲ نومبر ۱۳۹۱ء)

مولوی فقیر اللہ مد اسی پر فتوے

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتوے

مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی
 اپنے ذہن کے مولوی ثناء اللہ

۱۔ فتوے اہل فقیر پر
 ۲۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں
 ۳۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری
 ۴۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۵۔ مولوی کو خاج از اسلام

۶۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۷۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۸۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۹۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۱۰۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۱۱۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۱۲۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۱۳۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۱۴۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۱۵۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۱۶۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۱۷۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۱۸۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۱۹۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

۲۰۔ مولوی کو آپ کہتے ہیں

مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے استاد مولوی احمد اللہ امرتسری سے الگ
کوئی مصنفت نہیں کیا۔ ان پر بھی نفسانی المیہ پیش ہوئے کہ فوتے سے جدا فرما
والہما بل حدیث امرتسری ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء
وہابیہ نجد کے گھوڑے خاندان کے نظیر فرزند اور امیر جمعیت مولوی
محمد الہ ریٹے صاحب گھوڑے کی فوتے سے محفوظ رہ سکے۔ اس کی سہ
گھوڑی پر فوتے سے جدا فرمائے۔ اس کے بعد ہی سمن پیدہ ہوا جس سے صاحب یہی

مولوی محی الدین گھوڑی

مولوی عبدالقادر جماری کا فوتے سے وہابیہ نجد کی نقشہ شخصیت مولوی
عبدالقادر صاحب جماری سے

فوتے سے جدا فرمایا ہے کہ

جمعیت دہلی حدیث کے گھوڑی امیر صاحب کے عقائد میں مردار
مراہیت کرتی ہے۔ مولوی محی الدین گھوڑی اس مذہب پہنچ گئے
پس کہ مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے۔

والہما بل حدیث لاہور ۲۲ مارچ ۱۸۹۸ء
مولوی محی الدین گھوڑی کے بعد وہابیہ نجد کے کاغذی علماء مثلاً امرتسری
جمعیت کے سابق امیر غلام اسلم داؤد فرمے۔ انہیں کاغذیوں کے آفت
کوہ لاؤ اللہ ابوالقاسم شہر سے دربارہ کلام آزاد پانچویں مشورہ شیعہوں پر
جو فوتے سے چسپال کیے گئے درج کرنا مولوی صاحب کا باعث ہے۔

مولوی محمد علی صاحب امرتسری

مولوی محمد علی صاحب امرتسری کے
مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے
مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

مولوی محمد علی صاحب امرتسری سے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴

مولوی ابوالقاسم بناری کا نگریسی

مولوی محمد رفیع کاکا فتوے کے لیے تہجد کے اوقات میں نماز کی کتنی قسمیں پڑھا کرتے تھے۔ مولوی محمد صاحب نے ان کو سب سے پہلے بتایا کہ یہ جتنی بھی دعا ہے، اس کا ذکر نہ کرنا اور نہ ہی اس کا ذکر کرنے والوں کو سزا دینا۔

مولوی اسماعیل کانگریسی آف گوہر نوالہ

ابراہیم میر کا فتوے مولوی غنیات اللہ صاحب از قسٹ بمبائی
فرقہ کے مولوی اسماعیل نے ان کو تحریر کیا ہے ان کے جواب
کو مخاطب کرتے ہوئے ان کے استاد مولوی ایاز محمد صاحب میر کا
وہ فتوے جماعتوں نے مجلس عام میں لکھا تھا ان کی کیا ہے۔ ان کے صاحب
یوں مخاطب ہوئے ہیں کہ

عجب آپ کا نام میں نے آپ کے استاد مولوی ابراہیم صاحب
میر و مسلم لکھ میں سے قلم نام میں آپ کے متعلق استاد مولوی
ابراہیم صاحب لکھنے سے فرما کر میرے شاگردوں میں قدامت و جلال
سب سے ادا ہو گیا کہ سب فرادہ دست لکھواوا۔

لها نحو وازيده ان المعنى هذا

بے لوث دہائی

۱. صاحب گوندلوی بھی فتویٰ
 ۲. صاحب گوندلوی
 ۳. صاحب گوندلوی
 ۴. صاحب گوندلوی
 ۵. صاحب گوندلوی
 ۶. صاحب گوندلوی
 ۷. صاحب گوندلوی
 ۸. صاحب گوندلوی
 ۹. صاحب گوندلوی
 ۱۰. صاحب گوندلوی

55

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی

مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی کو دہائیوں نے اپنی ہمدردی خارج کر دیا۔ مولوی عنایت اللہ صاحب نے خود اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے کہ

حافظ عبداللہ درویشی کا فوت ہوا۔ دوست ادیبانِ دونوں حافظ صاحب صاحب درویشی کے پاس گئے سلام دیا۔ صاحب نے بعد میں سے دوست تعارف کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حافظ عنایت اللہ اثری سے جو افسانے کہے ہیں، سن کر بعد ازاں سے پڑھ چکے ہیں۔ اور صحیح تسلیم پڑھ رہے ہیں۔ مولوی نے فرمایا کہ جو کچھ وہ پڑھا ہے وہ وقت بیکار کیا ہے۔ مجھے اس کی برداشت میں سے کیا کہیں تو اپنے دوست سے تنہا کا ذکر کرتے احترام بولیں۔ اور آپ نے میرے استاد کا ذکر پڑائی حقارت سے فرمایا ہے۔ میرے دوست نے فرمایا کہ آخر حافظ صاحب میں کیا بات ہے فرمایا کہ سے خارج ہے۔

(الخط المبین ص ۱۱۹-۱۲۰)

مولوی اسماعیل صاحب کانگریسی کا فوت ہوا۔ ادیبان کی مگر کی خبر

کانگریسی آت گجراتیوں نے بھی اپنے استاد عنایت اللہ صاحب سے گجراتی پر فوت سے سادہ فرمایا ہے۔ جن کو خود اثری صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ص ۹۰ پر درج کیا ہے وہ فوت ہے یہ ہیں۔

اپنے حضرات (مولوی عنایت اللہ اثری سے جیسے کہ وہ نہیں مقرر کرنا چاہیے؟

عبداللہ مفتی صاحب

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

مولوی عنایت اللہ

وہابیوں کو یوں کی تبلیغ مسلمانوں کو کافر بنانا ہے | انہوں نے اپنے

اہل بیت کو کافر کر کے اسلام میں لانے کے مسلمانوں کو کافر و زندقہ
محمہ وغیرہ کے القاب و نام میں بدنام کرنا شروع کیا۔ اشتہار شدہ کر رہے ہیں۔ علماء نے ان
یہ حالت ہو تو تو امام کا کیا حال ہو گا؟

ابن عربی رحمہ اللہ کی کیست فی کمال بطل ہو گیا
مذہب الی کے جوہر سے نہایت بطل ہو گیا
اسی لیے اب ان کی وجہ سے سب سے پہلے وہن اور گمراہ فرقوں کی پیداوار کی ذمہ داری
و ابیت پرچی آئی ہے۔ یہ کہ وہ یونینوں کے مولوی خلیس احمد صاحب کو نہایت
نے ہی یہ یقین دہانی مولویوں کے متعلق تحقیقات کے بعد جو فیصلہ دیا ہے۔
بھی تو ان علماء سے بڑھ کر ہے اور امام الخلیفہ کی نشان دہی کیجیے۔

گمراہی کی بنیاد و پابیت

مولوی خلیس احمد گھنوی و یونیدی | اس لیے اب فرقہ غیر متعلقہ کے علماء نے جو
اوہان ننگ سنہ میں، بیجا تاج عرض کرتا ہوں اگر اسلام میں ہے کے امر کا نفاذ ہو گا تو
ان سب کا دلوں پر عداوت قائم رہے گی۔ ان کے اس زمانہ میں یہ سوتے ہی کہوں
یا در ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میدانِ قیامت میں ان کے انکار و کفر کی جہاد و قتال میں جلا لے گا
تو وہ تو کفار و کفر اسلام کے اسلام ہی ہو گا۔ اور یہ مفتی کی مولوی مدعا علیہ کہ کیا یہ مولوی
ان کے متبعین اسلام کے غیر شرع ہوں گے۔ یا بدخواہ اسلام کے دوست سمجھے
جائیں گے یا دشمن۔ اس پر طرز یہ کہ امام رکھ لیا ہے اہل حدیث۔
بریکس ہند نام و کجی کافر ا

ہے اور اس کا سبب کونسا
ہے۔ مال ہوگی جیند و سنان
سینہ کا ایک جیند
فرمان میں ملے کہ ہوگی بکواس
ہے اور اہل قرآن اب
سالی اور ہر گز لیا ہے
بھائی ہوئے آپ کی
ہے اور ان کے سبب سے
ہے۔ انھیں فتنہ کے پائید
ہے۔ اس کے آپ
ہے۔ ان کے شہر خداوار
اور ان کے انوار
ہے۔ ان کے انوار
ہے۔ ان کے انوار
ہے۔ ان کے انوار

مالی بھی ہے اور ان
آپہ روہی آپ
ہے۔ ان کے انوار
ہے۔ ان کے انوار
ہے۔ ان کے انوار
ہے۔ ان کے انوار

سیرت و کردار

اکابر دہانہ میں روسیہ کی حرس اتنی زیادہ ہے کہ اس کی محبت میں کسی قول اور قرار کو قبول جاسکتا ہے۔ کسی فقرہ اور غرضوں کے مافیہ میں کہ جاسکتے ہیں کسی سناڑی کرتے ہیں کہ دیکھئے دلائل شد و زہا ہے۔ کبھی اناتوں میں خیانت پر مجبور ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے شاگردوں اور طلبہ کے پیوں کو بھی قتل کر دیا ہے۔ یہی روسیہ کی محبت سے رزق اور مٹی کی حرکات ان سے سرزد ہوتی ہے۔ اس کی خاطر کسی قسم کے محفوظ اور فراڈ معجزں دیکھو وہی لاسے ہیں اور زمانے کی طرح رنگ بدلتے ہیں العرض دہانی دکا پر کی دینی باہمی کا محور و دست ہے جس کے اثر کے یہ چند ایک شواہد پیش کیے جاسکتے ہیں۔

روسیہ کی محبت میں قول و قرار کو قبول جانا اس کے مجتہد مروجی خود نہیں

بلاویس کے کردار کے حق کو راہی دیتے ہیں کہ
"الحدیث محدثہم ہر تبصر میں ہر لانا بلاویس کی تحریر کے مطابق لکھا جاتا ہے کہ آپ صیب زینتینہ جو روسیہ تاجی علی خان دو گری کے پاس تھیں کہ وہیں اور مختلف علماء کو لکھ کر گریں۔ روسیہ بیج کرانے کی ہمت ایک مغتزو کی تھی مگر جناب ہوسون نے وہی کیا جس کی ان سے امید تھی۔ روسیہ کی محبت میں اپنے قول و قرار کو قبول گئے۔"

انہی اہل حدیث اور تفسیر کا لفظ ۸ دیکھو برہان
مقتدرہ قرآن سے دیکھو کہ وہاں سے کہا کرتے ہوئے
روسیہ ٹورنا ان کے چہا بات لکھ کرتے ہیں کہ

۱۔ اور محاذ و فہم
۲۔ سہ ہستی
۳۔ ایستوں کو
۴۔ ان کے لیے
۵۔ دوسرے
۶۔ جہت میں ہیں
۷۔ سہ قیام و پیش
۸۔ اور نصف دوسرے
۹۔ سہا
۱۰۔ انتاھ سو

۱۱۔ ہوا
۱۲۔ دیکھو
۱۳۔ کہ دہانی اپنی
۱۴۔ سہا لکھ دہی
۱۵۔ اس کی لیت
۱۶۔ ہوا
۱۷۔ دہ
۱۸۔ دہا
۱۹۔ دہا
۲۰۔ دہا

کی اشاعت و طباعت کے لیے زکوٰۃ کی رقم خود جمع کر کے جمعاً ہی پہنچا
 کر لیا یہ نو لکھا سا، غلام رکھے لیے جس مشہور چاندی اپنے گھر پہنچا
 دیا۔ صدقہ کے گوشت کو فروخت کر کے پیسے اپنی جیب میں ڈال
 لیتا۔ باغیچہ کے ختمہ کی رقم خود ویر کرنا۔ تبلیغ کے نام پر گناہوں والوں
 کو روٹنا۔ مجبور خاص میں بدل کرنا۔ ان سب مصافات کے سالانہ میر
 جنیت الیحدیٹ آف سب ایکٹ عانت شریعت سے اور ان کے
 معاون و پیغمبر صادق سے ہی ہیں۔ (پشتہا لکھ کر دیکھو)

دو ہزار روپے شہر سب ایکٹ کے ولایت کی ان کے نام
 اور ان کے نام سے اپنے شائع کردہ پمفلٹ اس گھر کو
 لگ گئی گھر کے پرانے سے۔ میں کہتے ہیں کہ:

مرافظ صاحب نے انہیں کے خزانہ سے دو ہزار روپے جمع کر لے
 عدیٹ کی ایک کی باعد کوئی خریدنے کے لیے فرمایا تو انہیں
 ان عدیٹ ریڈیٹ سے اور اگر لیا گیا۔ اور اس سیمانہ کی رسید دیکھا
 تمام ذرا لے سے روپیہ اکٹھا کیا۔ مگر انہیں میں دو ہزار روپے
 واپس نہیں کیا گیا۔ بلکہ سب لیا گیا ہے کہ کسی اور صاحب سے بھی دو ہزار
 روپے یہ کہہ کر لیا گیا ہے کہ کوئی خریدنے کے لیے فرمایا نہ دینا ہے
 ان دو ہزار روپے سے ان صاحب کو کچھ اور کیا گیا ہے۔ بقایا غالباً
 ۸۰۰ روپے ان صاحب کے لکھا گیا ہے باوجود ان کو واپس نہیں
 دیئے گئے۔ (پمفلٹ میں گھر کو الگ لکھی گئی ہے پر اسے نہ

مرافظ شریعت صاحب کی طرف کی سیرت اور کردار کے متعلق لوگوں نے
 پہلے ہی کی پمفلٹ شائع کیے اور ان سے متفہم نہ ہو سکے۔ ان سے اتنا
 کہ لے والی انہیں مضامین کوئی اس انہیں کے شائع پمفلٹ سے ہی مرافظ
 صاحب کے کردار کے متعلق چند اقتباسات پیش کرنا ہوں۔

ان کی بہن مناد اہلین
 ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳

اس شخص کو متا جان کر اس کی موافقت کی اور اپنے نوآپ نے بطالع
 نہیں اپنے اندراج کو درست کہا لیکن جب آپ کے جوڑے کا
 کے موافق نہ ہو تو آپ نے مجھ پر ایمان اپنے تسلیم کیا اور
 ایک ہزار روپیہ اس شخص کو ادا کر دیا گیا یہ بات آپ کے ساتھ
 چودری عثمان سے اشد قرار دیا اور مجھ پر براہِ روبرو پیش و عقبہ کیا گویا حدود
 و حافظ شریف نے اپنے دوست پر اتنا غصہ کیا تھا

انجمن مفادِ مسلمین کا فیصلہ
 اور انہوں کے مولوی شریف صاحب
 کے بارے میں انجمن مفادِ مسلمین نے
 دیا ہے وہ بھی پیشِ خدمت ہے۔

و حافظ شریف صاحب ہمارے کرنے میں انصاف و راست بازی کو
 بہت کم دخل دیا جاتا ہے جس میں شخص سے معاملہ پڑا تو یہ ثابت
 ہے آپ سے نا لالی ہیں۔ میرے پیچھے جھگڑا جو رہا تمام کے ساتھ
 حافظ شریف صاحب کی قلم بازی کو
 انجمن اہل بیت سیالکوٹ نے ۱۹۴۷ء میں ایک ٹریکٹ لکھا ہوا ہے
 اس میں بھی حافظ شریف صاحب اور دیگر صدائے صاحب کی سبب سے
 ان کی جھگڑاں دکھائی دیتی ہیں ان جھگڑوں میں سے صرف ایک جھگڑا
 صد صاحب باوجود عقیدہ سے لولا دارا براہیم میر صاحب سے
 اجازت کے کرنا موافق حالات کی مختصر پیل ویل بیان کی کہ اسی
 مسلمان کے متعلق حافظ شریف صاحب کے دیگر رقم خرابی
 مبلغ تشریف (۵۰) روپے کے قریب تھی اور مجھ اور صاحب بھی قضا
 حافظ صاحب سے اس کا مطلب لیا گیا تو حافظ صاحب نے
 پس پانچ کی جس کے لیے آج تک حاضری ہے۔ لیکن ماؤنڈ
 صاحب صاحب نہیں دیتے اور نہ رقم ادا کرتے ہیں! اور براہِ روبرو

ہو

ب

و

ت

ا

ب

ب

ب

ب

ب

ب

ب

ب

ب

ب

ب

ب

ب

ب

یہی ان سے علیحدہ ہو گئے۔ مولوی عبدالستار کا تو رسیا بڑا بیٹا تھا اور وہ مولوی
 دہلی تو اس سے پہلے ہی علیحدہ ہو چکے تھے۔ والاعتراف ج ۱ ص ۱۵۰
 طالب علم کے پیسے ضمیمہ کر چاہا۔ خیر بقلہ اپنے ایک اور فقر کا اور
 استاد عبدالوہاب سے دلوں سے جو پیش آیا اس کا تذکرہ ان کا الفاظ میں کرتے
 اس سفر میں مولوی عبدالوہاب سے صاحب دہلی کے مراد
 میر سے ملا وہ آپ کا چھوٹا صاحبزادہ عبدالرحمان اور ایک دہلی کا
 تھا۔ مجھے اور عبدالرحمان کو جو کچھ ملتا۔ ہم مولوی صاحب کو دے دیا کرتے
 تھے۔ اور وہ طالب علم اپنے پاس رکھ لیا کرتا تھا کہ وہ اپنے قریبی
 ہمارے ساتھ تھا۔ اور میں مولوی کا ملازم تھا۔ اور عبدالرحمان کا
 تھا۔ اور میں بھی ایسا ہی ہوا کہ طالب علم جو جو نہیں تو مولوی عبدالوہاب
 دلوں سے دے دیتا تھا۔ اس کا جتنی دے دے دو میں جس کو دے
 دوں گا۔ جب اسے معلوم ہوتا تو میں اسے تسلی دیتا کہ کوئی فکر کی بات
 نہیں۔ دے دیں گے۔ پھر جب دہلی پہنچا کہ کچھ دہلی میں اس سے
 دریافت کیا تو اس نے کہا کہ کچھ نہیں دیا۔ والاعتراف ج ۱ ص ۱۵۰
 مولوی عبدالستار سے ان صاحب اثری اپنے استاد مولوی عبدالوہاب
 صاحب دہلی (جو کہ مولوی) یوں تھا کہ صاحب پٹری کے بھی
 استادوں کی ایک کینی حرکت کا ذکر کرتے جو سے اپنے دو واقعات بیان کرتے
 ہیں کہ

میں نے ایک جہیز میرا پیش پوری ہوا وہ دہلی میں اس کے قریب
 کی دہلی تھامت پر چھایا تو انہوں نے مجھے ایک روپیہ دیا۔ میں نے
 میری چھائی کا رکھا۔ پھر انہوں نے ہمارا تمام دے دیا۔ میں نے
 مولوی عبدالوہاب سے صاحب سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی

۵۰ - وہ دہلی میں

۵۱ - وہ دہلی میں

۵۲ - وہ دہلی میں

۵۳ - وہ دہلی میں

۵۴ - وہ دہلی میں

۵۵ - وہ دہلی میں

۵۶ - وہ دہلی میں

۵۷ - وہ دہلی میں

۵۸ - وہ دہلی میں

۵۹ - وہ دہلی میں

۶۰ - وہ دہلی میں

۶۱ - وہ دہلی میں

۶۲ - وہ دہلی میں

۶۳ - وہ دہلی میں

۶۴ - وہ دہلی میں

۶۵ - وہ دہلی میں

۶۶ - وہ دہلی میں

۶۷ - وہ دہلی میں

۶۸ - وہ دہلی میں

۶۹ - وہ دہلی میں

دہلی میں

ایسے واقعات اکثر پیش آتے رہتے تھے بحر صوف کے
مسک کے مطابق ان میں کوئی خرابی نہیں ہے، (اور بحال ہے)۔
سوروی عبد الوہاب اور عبد الستار صاحبان دہلوی کے بعد وہابی
دو پڑوسی خاندان کے سرکردہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کی سرپرست
کردار ملاحظہ فرمائیں!

حافظ عبداللہ روپڑی سے باسیوں کے سوالات

اخیر مجمع جسے دہلی میں بہتر اور تیسرے حافظ عبداللہ روپڑی جواب دیں
شرعی جہاں کہتے ہیں کہ:

حافظ صاحب کی ذات مستودہ صفات پر مدت سے پردہ پڑا
رہا۔ اور کسی نے نہ پوچھا کہ آپ کے منہ میں کیسے ثابت ہیں؛ مگر
اب جبکہ وہ دوسروں کی ذات پر حملہ کر دیتے ہیں تو ان کا جہرہ
بھی سے اعجاب ہو گا۔ اور لوگوں کو یہ پوچھئے کہ حق حاصل ہو گا کہ وہ
مدعی پیش ہوئے کے باوجود عرض و آذکار کمال کیوں بچاتے بیٹھے
ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں چند باتیں آپ سے دریافت کیا جاسکتے ہیں۔

کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ان ہزاروں روپیہ میں سے ہر جملہ کے نام
پر جمع کر سکتے ہیں۔ ملکار کرام کو کوایہ اور سفر خرچہ تک بھی نہیں دیتے۔
اور بن کو دیتے ہیں بہت کم دیتے ہیں۔ اور دوستی میں کام کمال
لیتے ہیں۔ درہم تو خود کھا جاتے ہیں۔ مگر حوا میں مشورہ کر دیتے
ہیں کہ ملکار پر خرچہ نہ کریا ہے۔ یہیں ان ملکار کرام کا علم ہے۔ جو اپنی
شرافت کی وجہ سے غاوش رہتے ہیں۔ اور آپ سے کرایہ تک
نہیں مانگتے۔ مگر آپ ان کے بہتر بڑی چین لینے ہیں اور شامہ بعد

۱۱۰۰ فی ۱۲۹۹ھ
۱۱۰۱ فی ۱۳۰۰ھ
۱۱۰۲ فی ۱۳۰۱ھ

۱۱۰۳ فی ۱۳۰۲ھ
۱۱۰۴ فی ۱۳۰۳ھ
۱۱۰۵ فی ۱۳۰۴ھ
۱۱۰۶ فی ۱۳۰۵ھ

۱۱۰۷ فی ۱۳۰۶ھ
۱۱۰۸ فی ۱۳۰۷ھ
۱۱۰۹ فی ۱۳۰۸ھ
۱۱۱۰ فی ۱۳۰۹ھ

۱۱۱۱ فی ۱۳۱۰ھ

۱۱۱۲

۱۱۱۳

۱۱۱۴

۱۱۱۵

۱۱۱۶

۱۱۱۷

وہابی مولویوں میں ایک عجیب خلعت ہے جس کی وجہ سے ان کو
 بھی کوئی شریعت اور کسی پستی نہیں دیتا وہ خلعت منصفوں کو کھانا کھانا اور بھانا
 کا نام دیتا ہے جس کا ذکر بھی میری دہائیہ تجدید کے مولوی فقیرانہ صاحب
 نے بھی اپنے مجتہد بناؤں کے متعلق ان الفاظ میں کیا ہے
 منصفوں کو کھانا کھانا
 صاحب بناؤں کی ایک اور خلعت کا ذکر
 ہوتے رہتا ہے کہ

مولانا بناؤں کے (مذہب) کے مولانا شیعہ بنیاب شہاب اللہ سے کچھ بڑے
 چلا۔ تو فرمایا منصفوں کو کھانا کھانا گئے۔ اگر وہ منصفوں کو کھانا کھانا
 گئے۔ تو کوئی مذہب ان کے مباحثہ میں منصف نہ ملے گا
 کیونکہ مقلدوں کا کام ہے کہ بد زبانوں سے ڈری اختیار کرے
 اور شہاب احمدیٹ اور تیسرے کا کرتا
 ان کی مخالفت کی اصل وجہ مالی اور دوسرے ہے جس کو فی کیا مولوی
 جس کو کہ بلا اس نے کھانا کھانا اور بدعت کے فتووں کی پوجا کرنا شروع کیا
 اور ایک دوسرے سے خلاف کیچڑ اٹھانا شروع کر دیا جیسا کہ مولوی ابو
 ادریس کے نے مولوی شہاب احمد صاحب ادریس کے یا مولوی خواجہ صاحب جو مالک
 ادریس و دوسرے کے متعلق لکھا ہے کہ

مولوی حافظ عبداللہ درپڑے نے اپنے پر تظہر میں لکھا ہے کہ
 جناب و حافظ عبداللہ صاحب مولانا عثمان صاحب ایسے
 و دوسرے کو جناب کے سب جلسوں میں بلا تے تھے۔ اور مولانا کی
 امداد کرتے تھے۔ اور جب یہ امداد آپ نے بند کر دی تو مولانا
 ادریس کے یا دوسرے آپ اور دوسرے کے مخالف ہو گئے و غیرہ
 اخبار محمدی دہلی ملک ۵ مارچ ۱۹۳۹ء

مولوی شہاب اللہ فیروز
 مولانا شہاب اللہ کے مولوی
 مولانا شہاب اللہ کے
 مولانا شہاب اللہ کے

مولانا شہاب اللہ
 مولانا شہاب اللہ کے
 مولانا شہاب اللہ کے
 مولانا شہاب اللہ کے

مولانا شہاب اللہ
 مولانا شہاب اللہ کے
 مولانا شہاب اللہ کے
 مولانا شہاب اللہ کے

مولانا شہاب اللہ
 مولانا شہاب اللہ کے
 مولانا شہاب اللہ کے
 مولانا شہاب اللہ کے

کے قیاس کو نہیں مان سکتے۔ اہل لاکھ سم آن کی جڑ تیار ہونے کے قابل ہو جائیں
اور اب ایسے مرتبہ مخصوص قرآن کے مقابلہ میں اکثر کے ویکس سے میں چلے
گاندھی جی کی وارو صاحبیم یا کانگریس کی مجوزہ قرارداد کی پیروی کریں۔
ایسے علماء یقیناً اپنے راہ چل رہے ہیں۔ اور عامۃ المسلمین کو طریق سعادت اور
طریق شیطانی سے بہرہ راہ کر رہے ہیں۔
میں تمام ہدایت دیتا ہوں

امام الزمان علیہ السلام کی شاندار انداز سے اپنے وقت کے
مجاہد کوئی محمدیہ مسابقت بناوے گا کہ وہ
جو مل کر رہے ہوتے ان کو کافی گردانتے ہیں کہ

مہر ایک شریف مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے معاہدہ کو پورا کرے
معاہدہ پورا کرنے والوں کو عرف شریعت میں منافق کہا گیا ہے۔
لیکن مولوی محمد حسین نے بناوے صاحب چونکہ ایک دفعہ اس قسم
کے فیصلے میں ملے ہو چکے ہیں۔ اس لیے وہ کسی طرح سے بھی معاہدہ
کی پاس بند ہی پر نہیں آتے؛ (ابن ہریش اور شریک ہاؤنڈرٹ) شام
شام اللہ انہیں سے اپنے دادا اہتا کو معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے والا
کہلاتے جو سے منافق قرار دیا ہے مگر شام اللہ انہیں سے کہیں ان کے آستانہ جہانی
ناموس سے بدالا مدعا نہ درج کر کے لے تو بہ سے پھر جانے والا گھڑنے جو سے
ذہن قرار دیا ہے چنانچہ فاضل صاحب خود کہتے ہیں کہ

تو بہ سے پھر جاننا میں نے سلطان عبدالعزیز سعودی سے کو کہا کہ جب تک
تو بہ کو توڑ دیا۔ اور اس سے پھر گیا۔ اور فقہاء رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ ذہن کی تو بہ تو بول
شکر کی فوسیدی کی خبر شائع نہ کرنا
(الفصلۃ الخیار فی حدیث)

فقہہ ہادیہ تہذیب کے مشہور مولوی محمد
صاحب مدیر اخبار محمدی جہان مرگئے

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

نہایت اہم دوسرے سال

جب کوئی اُن سے پرسے کہ آپ نے صابن کی خلاف
 ہے یا تو جسے پھر کہنے ہیں یا سبے وفا کی ہے۔ تو اس پر چا
 لیے اور اس کیفیت کو خطبات کرنے کے لیے پھر یہ حضرات
 گھر لے گئے ہیں جیسا کہ روپڑے کا دارنے کے تشریف اوردان کے
 کے تعلق امر تشریف صاحب نے متنبہ کیا ہے۔

جھوٹ اور خود گھڑانا مولوی ابو جلال امر تشریف اپنے گروہ
 صاحب روپڑے کے متوسلین

رشید دین میں حافظ عبدالقادر صاحب روپڑے بھی آجائے
 بیابانک بول اپنے خواہم کو ان الفاظ میں متنبہ کرتے ہیں کہ
 یہ بزرگ (روپڑے) صرف جھوٹ بولتے ہیں بلکہ جھوٹ
 اور خود گھڑتے ہیں بہت خودی تراشے ہیں پس جماعت
 رہے! (اخبار محمدی ص ۱۵۱ اپریل ۱۳۱۲ھ)

جھوٹ بولنا شاندار روایت ہے انجمن دہلیت
 دہلیاں اور جھوٹ کی شرعی جہاں کہتے ہیں کہ

مسجد بارخ طریقی میں مدرس محمد م حافظ محمد شریف صاحب
 کے بعد وہاں اکثر مدرس دیتے ہیں بخروہ مدرس کم ایک
 کی گویا آپس لے اور مقامی اور بیرونی البجہ بیٹھ گھراؤ
 گھلیاں تک دینے کا اوقہ بنا رکھا ہے۔ اس بارے میں
 کی طرف سے ایک فضل و خواست ٹیم تہر سے یہ ہے
 ہے۔ درخواست ہذا محکمہ صاوت سے صاحب جناب صاحب
 محکمہ کو دکھائی تو آپ نے اپنی شاندار روایت کے مطابق
 اُردن کا قوس سے سے اٹھا کر لیا۔ مائیکہ بیٹھ آدین

۱۳۱۲ھ
 ۱۳۱۲ھ
 ۱۳۱۲ھ
 ۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ

لے واضح الفاظ میں اپنے فرقہ کے مولویوں کو اپنا فیصلہ دے کر
 دیندار طبقہ آپ کے ساتھ نہیں جو سکتا۔ اور آپ نامیہ
 کو سبے دین بھی نہیں جاسکتے! (اجیار اہلبیت ۱۷۸)
 تائید سے عظام! منہ بہ بالا عبارات اور شہاد قریل سے اس
 انکشاف پر گواہی ہے کہ فرقہ و ہائے کے طرز اور مولویوں کا شیوہ انکشاف
 کو فروغ دینا۔ تو ہیں۔ سبے ادنیٰ اور گستاخی میں بڑھ چڑھ کر اپنے حق کا
 سبے شیروں کی اخلاقیات، مساویات اور اسلامیات کا بھرم بھی کل
 عقل اور باشعور شخص ایسے حضرات کو اپنی حد تک کہنا حق و صداقت پر
 حجاب کیا ہے تو یہ کیا ہے ان کے اپنوں میں سے انکشاف پر جو کہ
 کو درست قرار دیا ہے۔

مصنفہ اہلبیت کراچی میں ایک نظم معیار اہلبیت نام سے شا
 ہن سے اس تجزیہ کی تائید ہوتی ہے۔

معیار اہلبیت

اخلاق نہ جو جس میں بھی ذرا اس کو نہ کو تم اہلبیت
 ہو جس کے عمل میں معرور یا اس کو نہ کو تم اہلبیت
 ہر اہلبیت اس دنیا میں اسلاف کی مثل ہو تا ہے
 غالی جو اثر سے جس کی صدا اس کو نہ کو تم اہلبیت
 معیار نہ ہو جس کا بھی بلند معیار نہ اسے ہرگز نہ ہو
 جس میں بھی نہ ہو خالص کی ادا اس کو نہ کو تم اہلبیت
 ہر در بھی ہو معیار ہی ہر توحید میں ہو احسن خاص بھی دو
 بن جائے نہ جو بھی بحسب عظام اس کو نہ کو تم اہلبیت

۱۔

۲۔

۳۔

۴۔

۵۔

۶۔

۷۔

۸۔

۹۔

۱۰۔

۱۱۔

۱۲۔

۱۳۔

۱۴۔

۱۵۔

۱۶۔

۱۷۔

۱۸۔

۱۹۔

۲۰۔

اور اصابت راستے ہر میل سے قیوم ہو چکی ہے۔

والغیر لفظ سطر ۱۰۰۹ ہزار

جو سکتا ہے کہ قیوم عبدالرحیم اشرفی صاحب کو وہ مصروف
فقیر کے لئے مشق تصانیف پر وقت کیسے نہیں کاظم ہوا اسی بنا پر
داد و غوثی اور عبداللہ درویش کی موت کے بعد اسے وہابی علماء
پر عمل کہ قیوم بات نہ کرنے کی اہمیت رکھنے والا قرار دیا ہے اور
نویسوں سے جماعت کو قیوم قرار دے دیا ہے۔ وگرنہ یہ جماعت جو شر
ابن قیوم ابن عبداللہ صاحب سے لے کر اہل ان میں ان علم فقہاء
اور اصابت راستے کے پہلو سے قیوم ہے حافظہ عبداللہ صاحب وہ
بیم عبدالرحیم صاحب اشرفی نے نام سے کر ذکر کیا ہے۔ لہذا روایت
کا تقری اور پرہیز گاری کا نمونہ قرار دیکھ لیجیے۔

روایتی خاندان کے سربراہ کے متعلق اکتشاف

وہابیوں کے مشہور خاندانوں میں جس کے نائب مدیر عبداللہ درویش
ایک سوال کا جواب دیا یہاں بیجا بک و سے کہ اکتشاف کرتے ہیں کہ
جہاں سے پاس ایک ہزار سالہ عثمانی صاحب لافٹ آباد سے آیا
ہے۔ وہ لہذا ان حافظہ عبداللہ درویش کے ساتھ رہتے ہیں
ہیں۔ تہہ پیش روایتی ہے کہ ان کے پورے ہزار سالہ کوٹھالی کیا جانے
لیکن اس میں ایک سوال ہے جو جواب سے عبداللہ درویش
کے نائب سوال کا۔ اس میں حضرت وہ سوال دیا ہے۔
جناب مولوی عثمانی صاحب عبداللہ درویش سے دریافت
فرماتے ہیں کہ خاندان علی کے زمانے میں آپ بخت المشرق ہیں

والی

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

۱۵۶

ایک مدعی امارت سے متعلق شرعی استفتاء ہے۔
یہ صاحب کے شاگرد محکم حادق سے صاحب سیاکوٹے نے روحانی
پر ملاحظہ فرمائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

ان میں سے چند واقعات پر روایت صاحب زادہ مولانا محمد عبداللہ
صاحب محفوظ ہیں جن کے انکشاف پر زمین لرزے گئے گی اور
درد رکشن تاریک راست میں تبدیل ہو جائے گا۔ اور مقررہ تفسیر
محمد بن کے فن رجال و ارباب سے اصول پر ہو گا۔

(حاشیہ ایک مدعی امارت سے شرعی استفتاء)
مولوی ابراہیم میر سیاکوٹنی کا خط
مولوی عنایت اللہ صاحب ٹرمی
ابراہیم میر سیاکوٹے کے ایک خط کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:
۵۔ فردی ملت نہ کو شیخ عبداللہ صاحب کے ہر اہم مجاہدین سے
صاحب کے پاس کی صفات کا خط لکھا گیا جو کہ مولوی ابراہیم
صاحب کی طرف سے کسی کے نام روانہ ہوا۔ اس خط کی فوٹو میر سے
پاس تاریخی طور پر محفوظ فرمائی ہے۔

ابن ایام میں محکم صاحب مولوی صاحب کے خلاف تھے۔ اس
لیے انہوں نے خط کی فوٹو روانہ تھی۔ شاید وہ اسے شائع کر دیتے
یا کوئی دوسرا دشمن ان سے لے کر شائع کر دیتا۔ لیکن محکم صاحب
سے میر سے مراسم دوستی ہیں۔ اس لیے میں ان سے فوٹو طلب
کی تو انہوں نے مجھے دسہ دی۔ اچھا ہوا کہ میں نے فوٹو کو لپیٹنے
قبضہ میں لے کر آئندہ اشاعت کے خطرات کو روک دیا۔

ابن علی علیہ السلام اس خط میں کیا کچھ ہے۔ اور خط کی طرف کدھاتہ شاید مولوی صاحب

مولوی ابراہیم

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

صاحب

مولوی جلال الدین صاحب دینی کے فتویٰ کی تردید سے ان کو روکا گیا ہے نہ صرف
 کروڑوں روپے لگے بلکہ اشتہار شائع کیا جس میں دانشکافت الفاضلین یہ کلمہ
 "یہ کتاب کا توڑ ٹوٹا کا فعل کرنا" پانچ سو روپے کو بیچ گیا ہے شہداء کو بیچ کر
 ہیں اور مظلوم کشکدار اس بات پر صابر رہے کہ کوئی تیار نہیں ہے۔

انظر سے عبارت ہے: "یہ سب وہابی اکابر کا لڑنے، زبردستی اور پرہیزگار
 جن کا آپ نے بظاہر کیا یہی وجہ ہے کہ ان میں کوئی دلی نہیں تھا۔ اخلاقی اور
 علمی لحاظ سے ان کے سربراہوں نے تربیت ہی نہیں کی جس کی تصدیق خود حضرت
 دہلیہ کی ممتاز شخصیت داؤد غازی سے کاغذ میں سے ان الفاظ میں کی ہے:
 "اگر کسی سب سے کساری دوس کا ہوں میں تو یہ کتاب و حکمت کا لڑائی
 کیا جاتا ہے لیکن یہ تو کیسے جس کا ذکر تو تین چار میں تلمیذ کتاب و حکمت
 کے علاوہ ان کے متعلق اقوال و احوال برابر کرتا ہے۔ اس کا قطعی طور پر کوئی
 اہتمام نہیں ہے۔"

(داؤد غازی مرقا)

دہلی کے مولوی عتیق نے مذکورہ بھی لکھتے ہیں کہ:
 "جو کہ جسے اہلحدیث کے ازلیقہ فلسفہ ہو گا چاہیے کہ جماعت میں غلبہ
 الہی کے جذموں کو قائم کرے عقلی باشندے کی برکات کو قبول نہ لے۔ اور
 اطلاعات و تہذیب و علوم کو تمام خواص و عوام کے لئے فزونی
 سے لکھتا ہے۔"

(داؤد غازی مرقا)

ان سلسلوں پر مظلوم مسلمان غریبوں سے کٹھن چڑھ رہے تھے۔ بڑی گنتی میں چار
 کے علمی اور حالت عروج پر پہنچے تھے جس کا تذکرہ مؤرخین نے نہایت شرح و بسط سے
 بیان کیا ہے۔ اس لیے وہابی مذہب کی تاریخ سے روشناسی واقفیت حاصل
 کرنے کے لیے ان کی تاریخ بیان کی جاتی ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر جگہ سے

مخلص و اہمیت کی وجہ سے

ملی تاریخ

۱۵۸۰ء میں غلامی پیدا ہوا۔

۱۵۸۱ء میں غلامی کے

ساتھ ملے۔

۱۵۸۲ء میں غلامی کے

ساتھ ملے۔

۱۵۸۳ء میں غلامی کے

ساتھ ملے۔

۱۵۸۴ء میں غلامی کے

ساتھ ملے۔

۱۵۸۵ء میں غلامی کے

ساتھ ملے۔

۱۵۸۶ء میں غلامی کے

ساتھ ملے۔

۱۵۸۷ء میں غلامی کے

ساتھ ملے۔

۱۵۸۸ء میں غلامی کے

ساتھ ملے۔

میلے۔ لائی یہ لوگ چند سے لگے اور حرمین پر قابض ہو گئے یہ اپنے
 اور میلے سب کے پر دے گئے ہیں لیکن ان کا حال یہ ہے کہ اپنے
 اپنی سب کے ملانوں کو جو ان کے اعتقادات کے مخالف ہوں کافر
 سمجھیں اور ان کا خون بہا جائز مانتے ہیں چنانچہ انہوں نے
 اپنے وہ مان کے مطابق کر کے دیئے دیکھا

دست اولی اللہ اور ان کی سیاسی قریب

بہت سے بہادر اور سب سے بڑے سب سے اپنے عقائد کے لئے اور ان کی غریب فاسدہ
 اور ان کو وہ دیکھنا ضرورہ سے مشرق کی طرف چلا گیا اور لوگوں کو مرزا فاسد
 سے سنا کہ وہ کچھ اٹھا کر سب لوگوں کی وہ سب شکر و کلامی ہے۔ اور اپنا عقیدہ
 سے اس سے کچھ بڑا کرنا تھا۔ جب عام جنگی لوگوں نے اس کے عقائد کو اختیار
 کیا تو اس میں خود اور اس کے عقائد میں اس کی شرکت ہو گئی اور یہ الیہ
 حرمین سے وہ اس کا دیکھنا کرنا گیا اور اس طرح غصب کی لوہے ملک کی وصیت کا وہ
 دیکھنا گیا۔ انہوں نے غصب کو اس نے خود اپنے عقائد کو اس کی وصیت پر لکھا دیا
 کہ انہوں نے اس کے لکھنے کے لوگوں نے اس کے انہوں نے

واللہ اعلم فی العلم اور ان کی اور ان کے

مشرقی حرمین کی ان سے اپنی کتاب سے انہیں ابن سعود میں دیکھا کہ انہوں نے
 اپنے اس کے طرف دیکھا وہ ان دیکھوں اور ان کے عقائد کو
 لقب کرنے میں اور اس کے ان کے لئے قبول کیا۔ دونوں میں مشورہ ہو کر
 جلید گئے۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے مولیٰ علیہ السلام کے عقائد
 سے۔ دونوں مزارات میں کھڑے ہوئے۔ یہ دونوں جلیات سلطان ابن سعود
 مطلق حرمین میں علیہ السلام کی علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ یہ بعد
 وہ کہ بہت سے قابل کسی کی اطاعت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس کو
 قوت ہوئی تو جنگی اس سے خوف کھانے لگے۔ وہ بدو اہل سنت اور

عقائد ناس کے کوئی ہر کیا۔ ذابندہ شیعہ شیعہ شیعہ
 مذہب الشیعہ و حکان یطوفون من المکات الی
 أمکنہ و شام و البصرة و مین
 حنا و جع الی بلاد العرب و یامنعون
 الزعمی ابن السعوی الذی کان دخل فی ہذا
 الشیعہ جذب الیہ و جذبہ و زمین اہل البلاد
 و مسوا انوہا بہ و یامنعونہم من شیعہ ابن عبد
 الوہاب اس نے بھی شریعت کا اٹھا دیا۔ اور اس کے خلاف اس
 نے ایک گروہ بنایا۔ فرات سے لے کر شام۔ بغداد۔ شریعت۔ بصرہ۔
 تک شروں میں کھڑا رہا۔ اور وہاں سے بلاد عرب کی طرف لوٹ
 آیا۔ امیر ابن سعود کی مدد کی وجہ سے جو اس کے گروہ میں داخل
 ہو چکا تھا اس کے رفسے بڑے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لایا۔ اس وہ
 سے وہ اپنے سرور و رفیع بن عبد الوہاب کے جوہر و ولایت کے نام سے
 پکارے گئے۔
 انیسٹ الہدای الی السلاطین

مشرق اور ولایت والہ و ولایت مولوی عبد اللہ بن سعود نے لکھا ہے کہ
 دراصل مرصوف نے کسی ایسے استاد سے علم حاصل کر لیا تھا جو انہیں
 صحیح جاہلیت کی راہ پر گئے اور ان سے علم کی طرف ان کی بھائی کرتا۔
 اور ان کے مصلحتات میں ان میں تفرقہ اور کچھ پیدا کرتا۔ طلب علم کے
 سلسلہ میں مرصوف نے مرصوف ان کا کوشش کرتے تھے اور ان کے عقائد
 پر توجہ کی بعض کتابیں پڑھیں۔ اور ان کی عقیدہ۔
 شیعہ سید محمد بن عبد الوہاب کے نام سے مشہور ہیں شریعت
 رد الحاکم الی انہوں کے دیکھنے گئے ہیں۔ ان کی مثال ایسے ہی ہے
 جیسے کہ اس سے زمانہ میں کھڑے ہوئے مرصوف کے سامنے والے ہیں

کو قطعاً جانتے ہی نہ تھے۔
والد راسیہ علیہ السلام

ان لوگوں کو محمد بن عبد الوہاب سے تجدید فیہ پر تعلیم دی اس کا تذکرہ علامہ ترمذی نے
اور علامہ ابن کثیر نے علیہما السلام نے اپنی کتابوں میں ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ

محمد بن عبد الوہاب نجدی کی تعلیم

أَلْحَقْنَا عِنْدَهُ مَا وَافَقَ هَذَاهُ
إِنْ خَلَقَ الْقُصُوصَ الشَّرِيعَةَ
وَالْجَمَاعَ الْأُمِّيَّةَ وَهَذَا لَطُ
الْبَاطِلِ عِنْدَهُ مَا يُؤَافِقُ
هَذَاهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى الْقُصُوصِ
خَلْقٌ أَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمِّيَّةُ
وَكَانَ يَتَّبِعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَتَّبِعُ رَأْيَ بَنِي تَمِيمٍ فِي خِلَافَةِ
نَبِيِّنَا أَنْ فَضَّلَهُ الْخَلْقُ فَظَلَمَ
عَلَى النَّبِيِّينَ فَيَقُولُ أَن يَقُولُ
بِأَنَّهُ كَانَ مِنْهُمْ وَهُوَ فِي الْحَقِّ
أَهْلُ الْمَشْرِقِ يَتَّبِعُ الْقُصُوصَ
الْمُؤَسَّسِينَ مِنْ قَدِيمِ زَالِي أَحَدِ مَوْلَى
فَقَوْلُهُ أَفَلَا هَلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَالِصٌ كَتَبَ أَحَدُ غَايَةِ أَهْلِ
أَنَّهُ كَانَ عَلَى رَأْيِ الْأَنْبِيَاءِ فِي
الْفِتْيَانِ وَأَعْيُنُهُ فِي أَنْبَاءِ النَّاسِ
يَتَّبِعُهُمْ إِيَّاهُ ثُمَّ يَتَّبِعُهُمْ

محمد بن عبد الوہاب سے تجدید فیہ پر تعلیم دی اس کا تذکرہ علامہ ترمذی نے
اور علامہ ابن کثیر نے علیہما السلام نے اپنی کتابوں میں ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ
محمد بن عبد الوہاب سے تجدید فیہ پر تعلیم دی اس کا تذکرہ علامہ ترمذی نے
اور علامہ ابن کثیر نے علیہما السلام نے اپنی کتابوں میں ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ
محمد بن عبد الوہاب سے تجدید فیہ پر تعلیم دی اس کا تذکرہ علامہ ترمذی نے
اور علامہ ابن کثیر نے علیہما السلام نے اپنی کتابوں میں ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ

محمد بن عبد الوہاب سے تجدید فیہ پر تعلیم دی اس کا تذکرہ علامہ ترمذی نے
اور علامہ ابن کثیر نے علیہما السلام نے اپنی کتابوں میں ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ
محمد بن عبد الوہاب سے تجدید فیہ پر تعلیم دی اس کا تذکرہ علامہ ترمذی نے
اور علامہ ابن کثیر نے علیہما السلام نے اپنی کتابوں میں ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ

والد راسیہ علیہ السلام

ابو باب نجدی کے قبائح اور خیانت

ابو باب نجدی کے قبائح اور خیانت
ابو باب نجدی کے قبائح اور خیانت
ابو باب نجدی کے قبائح اور خیانت
ابو باب نجدی کے قبائح اور خیانت

تَوَرَا عَظْمًا اِثْنَيْنِ عَيْنَيْنِ اَلْجَوَابِ
فِي الدُّنْيَا عَيْنَيْنِ قَامَتَا بِخَلْقِ لَحْمٍ
وَأَذْكَبَتْهُنَّ مَقْلُوبَتَيْنِ اِلَى اَلْاُخْتِسَارِ
اسماء بک کو اسرار کے پھیلنا

دلائل الخبیرات کو علما مزارات کی بچھ
ہیت الخلائق بنانا اذان کے بعد
درو و مشربین پڑھنے والے کو قتل کرنا

رَاحَتُهَا كَيْفَ يَأْتِيَنَّ كَيْفَ الْعِلْمِ
وَقَتْلُهُ كَيْفَ يَأْتِيَنَّ اَلْعِلْمُ
خَوَّاهُ اَصْحَابُ اَلْاُمَمِ وَعَوَّاهُ اَلْعِلْمِ
اَسْتَبِيحَا حَمْدَهُمَا فَاَمَّا اَلْعِلْمُ
وَمَنْ شَكَلَ اَلْعُقُوبُ اَلْوَلِيَّ اَلْوَلِيَّ

وہ واپسی میں درجین سے ہو کر گزرتے
تو کتبہ میں عیال و اسب نے ان کی ڈاڑھی
میں پھنسنے لگے پھر ان کو درویش سے
دراغ و ادا دی تو درویش مطہرہ مستور

معنی شرم و عیب ملا نہ سید احمد
بن اذین نے یہ درویش سے ہی پوچھا
تجدید کے قباخ بانی کرتے
ہوتے کچھ سہ گم

محمد بن عبدالواسع نجدی نے بہت سی
کتابیں کوٹلا دی بہت سے علماء اور
خواص و عوام کو قتل کر دیا اور ان کے جان
مال کو کھال سمجھ کر لوٹ لیا تو تحقیق الہی
صلی اللہ علیہ وسلم دسار لایا نہ دلا

محمد بن عبدالواسع نجدی نے بھی ان ہیصیت کا اقرار اپنے رسالہ میں ان الفاظ میں کیا
ہے ولما تمسوا تلافی من الخوفاست اسلما لکما اشد من عطا صابو قع
الفاصل فی التسلل لہ لوروش العیالین و ما یحصل فیہما خلل فی الاعتقاد و کلم
المطلق فاند قد حرمہ من العدا عطا لکما لہ لفعض عن مثل ذلک
و کالد لعل ہر کسی کتاب کے تلف کرنے کا بہتر نمونہ نہیں دیتے مغز ان کی کتاب کو
تلف کر دیتے تیار بن میں اپنے شاگردوں کو جو لوگوں کو کتب پر ہتک کر میں والی کے سب
سے عطا کر میں قتل آتا ہو۔ بیسے درویش الیامین کتبہ مطلق اور وہی لایزست کو تلف کر دیا
جاتا ہے۔
والہدیۃ الشیخۃ ص ۳۶

۱۰۱۰ دہلی میں ایک مکی ان علیہ السلام کو مسلم
دیگر انبیاء کرام و سرسین عطا شدہ صلوٰۃ
و اسب نامہ اور دایا اسرار علیہ السلام
فی تحقیق کی اور ان کی قبر میں اکھیر کیا گیا
اسماء میں کلمہ سے دیکھ کر علی تبرک دایا
اچھن کو بیعت الخلافتہ دینا لیا جاستے لوگوں
کو دلائل الخبیرات اور درود و وظائف
اورین پا کر علی ان علیہ وسلم کا میلان کر لیا
مٹا کر اور شاگردوں پر بعد اذان درود
مشربین پڑھنے سے منع کر دیا جس نے
ایسا کیا اس کو قتل کر ڈالا نماز کے بعد
نہا فامین سے منع کر دیا انہی ملائکہ
۱۱۰۱۰ دایا اللہ سے قتل کرنے والے کو
دانش طور پر کھڑکنا تھا اور کھان کتا
۱۰۱۰۱۰ الہ السنہ ۱۰۱۰

۱۰۱۰۱۰ علو سے احمد و علیہ الرحمۃ
۱۰۱۰۱۰ حاکم الاموال سے ۱۱

۱۰۱۰۱۰ دایا لایزست و لایزست
۱۰۱۰۱۰ دایا لایزست و لایزست
۱۰۱۰۱۰ دایا لایزست و لایزست

عَنِ الشَّوْاعِدِ الْمُسْلِمِينَ لِيَمَّا
 أَمَرَهُ لِيَسْقِلَ أَسْوَدًا فَمَمَّا غَلَا
 تَقَوَّيَ بِهَا مَعْلُومَةً مِنَ الدَّبْرِ
 بِالْفَتْرِ وَتَرَى بِأَلَا تَابِلَ سَابِقَ وَهُوَ
 مَعَ ذَاكَ لَيْسَ يَنْتَقِصُ الْإِنْبَاءُ وَ
 الْمُسْلِمِينَ أَلَا وَبِذَا ذَا الصَّالِحِينَ
 وَابْتِغَاءَ حَقِّهِمْ عَمَلًا كَفَرًا بِالْإِنْبَاءِ
 عِنْدَ أَنْ تَمُوتَ الْوَلَدُ وَبَعْدَهُ
 عَمَلًا كَمَا أَمَرَ الْبَحْرَ كَذِبًا بِالْإِنْبَاءِ كَذِبًا
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ

خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ

خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ

خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ

۱۶۷

۱۶۷
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ

خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ

خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ

خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ
 خَدْرًا عَمَلًا كَذِبًا كَمَا أَمَرَ الْوَلَدُ

مولوی عبد الشہید سندھی نے لکھا ہے کہ :

ظہر نے عبداللہ سے پھر ان لوگوں سے جو آپ کے مخالف تھے
 تھا، دیکھا ضروری سمجھتے تھے اور اس طرح بھی بس چلے ان کو قتل کرنا
 دیا جاسکتے تھے اور ان کے مال و دولت کو غنیمت کی اجازت
 دے دیتے تھے!

قتل و غارت کی عام اجازت
اور وہابی مذہب کے نرلے اصول

کی نجدی تعلیم کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں کہ:

[illegible][illegible]

چہاں والا ہوتا کہ تو کافر
سے اللہ نبی اور ملائک
اور پڑھا کہ تو کافر سے
دراں اس کی گواہی دینا خواہ
ہے بلکہ اپنے سے گڑبڑ قتل کا
ہے اور جب کوئی شخص
کو دیکھتا ہے آفتاب جیسے
و آفتاب اس سے کہتے تھے
و آفتاب جیسے آفتاب جیسے
و آفتاب جیسے آفتاب جیسے
و آفتاب جیسے آفتاب جیسے
و آفتاب جیسے آفتاب جیسے
و آفتاب جیسے آفتاب جیسے
و آفتاب جیسے آفتاب جیسے

تفسیر بالراستہ کی تعلیم علامہ آفسد کے علیہ راستہ نے اپنی تصنیف میں
 الفہرست القادوس میں تحریر فرمایا ہے کہ

امشاً فخرنا بآئینہ کا شوا
 بآئینہ الفہرست القادوس
 آھوا لہم لہ یخصب ما فسرہ
 القلم خلق اللہ علیہ وسلم وافتخا
 و الشافعی المصالح و الکلمۃ القیسری
 کاتفسیر کے مطابق تفسیر کر سکتے تھے۔ (ملاحظہ ہو) فی الواقع تفسیر کے اصل و اصل و اصل و اصل
 علامہ احمد رضا نے فہرست و علامہ نے علیہ راستہ نے تحریر فرمایا ہے کہ
 ذکاوت غنیۃ متابعہ من متابعہ
 کتبہ الفقہ و التفسیر و التعلیقات
 کما یحضر فی کثیر من امثالہ و اولادہ یقول
 من متابعہ ان یفسر القرآن
 بحسب ما یحضر علیہ علیہ السلام و اللہ
 من اتباعہ کما یحضر علیہ علیہ السلام و اللہ
 یفعل ذالک و لو کان لہ یفعل
 القرآن و لا شیاؤا فیہ فیقول
 الذی لا یفسر انہم لا یحضر
 یفسر انہم انہم انہم
 لک قیادۃ اخر علیہ یفسرہ
 یفسر انہم (المراد تفسیر)

تفسیر کے مطابق تفسیر کر سکتے تھے۔ (ملاحظہ ہو) فی الواقع تفسیر کے اصل و اصل و اصل و اصل
 علامہ احمد رضا نے فہرست و علامہ نے علیہ راستہ نے تحریر فرمایا ہے کہ
 اپنے چہ کاروں کو کتب و تفسیر و تفسیر
 کے مطالعہ سے میں نے آگاہ کیا ہے کہ
 علامہ دیں اپنے ہر چہ کاروں کو
 دوسرے دیں مگر قرآن پاک کی تفسیر اپنے
 فہم کے مطابق کر سکتے ہیں ان کے پاس
 اپنے متبعین کو براہ راست فرمایا۔ ان میں سے
 ہر ایک ایسا ہی کر سکتا۔ اگرچہ قرآن اسے
 ان کے پاس نہ ہو۔ جسے یاد ہو یا وہ کسی
 دوسرے کو بتا کر قرآن پڑھیں اس
 کی تفسیر بتا دیں جب وہ پڑھنا شروع
 کرے اپنے راستہ سے تفسیر کر دیتا تھا۔

محققین کے بعد علامہ نے خارجی تھا اور میں نے علامہ کا مدعی تھا
 علامہ آفسد کے علیہ راستہ نے
 علامہ و علامہ کے

ان کا جوہر ہے میں نے تفسیر کے مطابق
 دوسرے سے ان آیات سے دلیل پوری
 ہے کہ ان کے میں میں ان کی ہیں
 ان آیات اور یہ مسئلہ ان پر اس نے
 بیان کیا ہے کہ ان کی تفسیر اللہ
 کی ہے اپنی کتاب تفسیر میں حضرت
 مرزا احمد رضا علیہ السلام نے علامہ
 نورانی کی علامات بیان کرتے ہوئے
 آیت اربع کی ہے کہ جو آیات کفار
 سے ہیں ان کی جوتی ہیں ان کے کلمات
 کا چھپاؤ کرنا اور اس طرح کا طریقہ کار تھا۔
 اور دوسری روایت میں ہے جو کہ
 علامہ نے تفسیر کے مطابق تفسیر کے مطابق
 ان میں سے کسی کو کہہ کر علیہ السلام نے
 بیان کیا کہ اس نے فرمایا۔ جن میں سے
 کچھ تھے۔ ان میں سے کچھ تھے
 اس کے ان میں سے ہے جو قرآن

اس کا جوہر ہے میں نے تفسیر کے مطابق
 دوسرے سے ان آیات سے دلیل پوری
 ہے کہ ان کے میں میں ان کی ہیں

اس کا جوہر ہے میں نے تفسیر کے مطابق
 دوسرے سے ان آیات سے دلیل پوری
 ہے کہ ان کے میں میں ان کی ہیں

عن ابن النبی عن ابي عبد الله
 وسمعنا من ابي عبد الله عن ابي عبد الله
 في الصلوة في سنة ابي عبد الله
 في الصلوة في سنة ابي عبد الله

يكون في سنة ابي عبد الله في سنة ابي عبد الله

پاک کی تاویلیں ہے مگر کہتا ہے جعفر
 میری عمری اللہ کے علیہ کہ وہ کہتا ہے کہ
 اور اس سے پہلے ارشاد فرمایا تھا ہے
 عبد اللہ سے کہہ دے اور اس کے مانتے

اور اس پر صادق آئے ہیں اس کے قول

اور اس سے یہ ظاہر ہوا تھا کہ وہ

مگر اہل بیت سے ظاہر ہو گیا کہ وہ

کی بدعت میں جو اہل بیت نہیں کی

انگریزوں نے نجدی کی تعریف کیوں کی ہے

مذہب کے کہ تعلیم و اس کے قبائلی اور خاندانی

کے ہیں اس کی تعلیم اور اس کے قبائلی اور خاندانی

اور اس کے قبائلی اور خاندانی

اور اس کے قبائلی اور خاندانی

اور اس کے قبائلی اور خاندانی

اور اس کے قبائلی اور خاندانی

اور اس کے قبائلی اور خاندانی

اور اس کے قبائلی اور خاندانی

۱۰۱۱ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۱۲ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۱۳ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۱۴ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۱۵ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۱۶ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۱۷ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۱۸ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۱۹ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۲۰ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۲۱ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۲۲ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۲۳ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۲۴ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۲۵ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۲۶ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۲۷ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

یہ ہیں پرکھ کا فتوے اور ان کو قید کی سزا

۱۰۲۸ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۲۹ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۳۰ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۳۱ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۳۲ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

۱۰۳۳ میں نے ان کو ساتھ ملا کر اس پر قصد و مسامحہ کے

مہند سے مدد مانگی اور وہاں اسے آوی بیجے جس کا تذکرہ مولوی محمد
کتاب شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک کے قضا کے حاشیہ
پس درج ہے۔

مولانا شہید نے بچپن کے پاس اپنا آدمی بھیجا تھا مگر وہ بڑا
پہن نہیں آسکتے تھے انہوں نے نامہ مذکورہ اس کروا کر کہ اس
قواعد کے سوا اور کوئی اعانت نہیں کر سکتے یہ واضح کرنا
قضا معلول سے معلوم ہوا۔

ہندوستان میں وہابی مذہب کی ترقی و تشریح کرنے والے مولوی
اور سنیہ اصوات رائے بریلی تھے۔ ان ہر دو حضرات کا انگریزوں اور
سے اس سے کوئی اختلاف نہیں کر سکتا۔ انگریزوں نے ان کو کسٹنٹ
مسلمانوں کے دلوں سے عظمت و شہرت کے لئے کی خاطر ایک سنیہ
مذہب کیا گیا۔ اس کا صلہ وہابیوں نے اسی پر درگاہ کے مطابق سنیہ
کتاب لکھی اس کی عربی تشریح کی اور مفت تقسیم کی گئی یہ ظاہر ہے کہ
ہیں اقامت کے شیعہ تھی انرا جانتے تھے حکومت نے ان کی
کچھ نہیں گئے چھپا کر عبد العزیز نے سعودیہ میں ترقی و تشریح
ترقی کے لئے اہل حدیث سنیہ کا اردو ترجمہ مولوی اسماعیل نے
اس کو پاک و ہند میں مفت تقسیم کیا بعد ازاں اس کتاب کے انہیں
عالیہ درجہ میں ترقی کے بعد وہابی سنیہ کی کتاب الخیر حید کی شریعت
ہے اس کا صلہ مولوی نے تقویم الاہان کتاب میں مسلمانوں کو شریعت
تشریحی پر درگاہ کو خوب بھجایا ہے جس کی تصدیق خود وہابی نے
مولوی وحید الرحمن نے لکھی کہ کتاب وہابیہ کی میں کہ ہے یہاں

لے حیات طیبہ قضا

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

۱۷۹

و پانچویں کے سرور مولیٰ شہنا سالار شہری اور ان کے دیگر رفقا
 بے شرمی اور بے حیائی کا پورا پورا ثبوت مرثائی امام کے پیچھے لڑے
 نماز ادا ہو جاتی ہے۔ کافرتی جاری کر کے دے دیا ہے۔
 یہ سب ان بڑا شیم کا ہی اثر ہے جو تفسیر الایمان میں مذکور ہیں
 تا حال چلے آ رہے ہیں۔ موجودہ دور میں دہلی کے مولوی حسین الدین
 اور مولیٰ الدین صدیقی حضرت کے لڑکے مرثائی کا فریق ہیں۔
 مولوی اسماعیل دہلوی کے متعلقین اور پویشی و پانچویں
 مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔
 مسکب پیرانی خود شہ ولی اللہ وغیرہ پر انکار فرمایا۔

مولوی اسماعیل دہلوی کے ذریعہ انگریزوں نے سوز و گم کو پایا۔
 نبوت کرنے کے لیے مولا غلام احمد قادیانی کو تیار کیا۔ یہ سب پر ان
 عقلمندوں کے بعد آ رہے نجدی کی جو یکے کے گھر سے ظالم سے ترتیب دیا
 شیعہ نجدی نے بھی نبوت ہونے کے سارے پروگرام نکال دیے۔
 تھے۔ دینی زبان سے اس کا انکار بھی کرنا شروع کر دیا تھا۔ مگر اس وقت
 پر قادر نہ ہوا۔ جس کا تذکرہ مفتی داہم حرم علامہ احمد بن زین علیہ السلام
 القادریوں کیا ہے۔

شیخ نجدی کا دعوے نبوت کرنے کا پروگرام

ملا اس موضوع پر فکر کی کتاب دہلی میں اور مرثائی کے کام لکھ کر ہی جس میں ۱۹۱۲ء
 مکتب سے دہلی میں کامرانیوں سے گمراہی ثابت کیا ہے۔ دفعہ چوتھا مکتبہ السلام
 لاہور میں لاہور ۱۲۲۲ھ ۱۹۰۵ء

۱۰۔ نبوت کرنے

۱۔ لے مال سے ظاہر
 ۲۔ لے مال سے کرنا
 ۳۔ اخبار پر قادر نہ ہوا
 ۴۔ لوگوں کی پیروی نہ کی
 ۵۔ نبوت کا دعویٰ نہ کیا
 ۶۔ اس نے کیا تھا کیا کیا
 ۷۔ اس نے اس کی اور کیا
 ۸۔ فیہ لہذا اپنے دل میں دعوے
 ۹۔ نبوت کرنا تھا اگر انہما اس کے
 ۱۰۔ میں ہر قسم کا مظاہر کرنا
 ۱۱۔ آوازوں اور ہر بات اس کے
 ۱۲۔ افعال و احوال سے ظاہر ہوتی ہے
 ۱۳۔ اپنے ملا سب آواز اور احوال ملنا
 ۱۴۔ میں لیا کرتا تھا جہاں سے بھی پاک
 ۱۵۔ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین
 ۱۶۔ میں نے صرف قرآن کو ہی اس نے
 ۱۷۔ لیا تھا اور اپنے ذہن اور شوق
 ۱۸۔ لے ظاہر کی اس کی تاویل کرتا تھا۔ اور
 ۱۹۔ بھی لکھا ہے اس طرح تھا تاکہ لوگ متبع
 ۲۰۔ مال نہ جان جائیں۔

اعلیٰ حضرت گوڑوی علیہ الرحمۃ کی تائید عارف باللہ حضرت سید

کی معجزۃ الہیہ کتاب سیف چشتیہ میں چند اسرار و شریعتیں ہیں جن میں
نہی عیب و انجلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آئندہ زمانہ میں آئے واسے
کے نظریات باطلہ کا ذکر فرمایا ہے، درج کر کے لکھا ہے کہ
وہ جس گمراہ دیشین گویوں کو بھی غارت میں مطابق کر کے دیکھا جائے
تو سید گزائب اور اسوہ منی اور سیدان بنی قریظہ اور محمد بن عبد الوہاب
کے بعد یہی نادانی صاحب ہیں جنہوں نے اپنے کو نبی سمجھا۔
سیف چشتیانی ص ۱۱۵

سیف چشتیانی میں ہے کہ
میرزا نے قادیانی کے سلسلہ بھارت میں محمد بن عبد الوہاب سے
اور اس کے ہم شاہی طلحہ العنان ملائے ہر فرد کا ذکر بھی ضروری
تھا، کیونکہ یہ سب ایک ہی بیانی کے چنے بنے ہیں۔
سیف چشتیانی ص ۱۱۵

نجدی کی بے دینی اور گمراہی کا اس کے اساتذہ اور باپ کو علم تھا شیخ ابو بکر
نجدی کی اس گمراہی کے دینی کا اس کے اساتذہ اور آباؤ اجداد کو فرست علی
اس کا علم تھا جس کا تذکرہ شیخ الاسلام مفتی سید محمد بن عبد الوہاب نے فرمایا
تھی علیہ السلام نے اسے اپنے رسالہ فقہ الوہاب میں بیان کیا ہے۔
ابن عبد الوہاب سے نجدی کے والدین کا بعد اس کے بھائی اور اس کے اساتذہ کا اس

یہ محمد بن عبد الوہاب کے والد اور بھائی کے تھے وہ اپنی گوڑوی شریعت و اصول لائے تھے
مقرر ہیں کہ آپ کے والد ماجد عبد الوہاب نے یہ بیان دینے کے ناموں سے دانی فرمائی

دور کے اور اس

حاجت کے لیے

معاذ اللہ، استاد کس میں

یہ علم ہے جسے حضرت

یہ وہی فاضل و مجاہد

یہ اس کے اقوال و افعال

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہ اس کے اساتذہ کی بنا پر

یہی تکفیر المؤمنین کو گمراہ کیا۔ اس سے اس معاملہ میں ہر
 کی اور مسلمانوں کی تکفیر کی۔ (فقہ الوہابیت ص ۱۹) مطبوعہ مکتبہ

ابن عبد الوہاب نجدی علیہ ما علیہ کے
 استاد کی وصیت اور فتوے

وَمِنْ أَهْلِ الْوَهَابِيَّةِ
 إِبْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
 مَاتَ بِمَكَّةَ وَهُوَ الْفَقِيهُ
 بَنِي مُسْلِمَةَ بْنِ كَسْرٍ وَهِيَ مَوْتُهُ
 حَوَالِي مِائَةِ مِائَةِ ابْنِ عِيسَى فَقَالَ
 فِيهِ جُلَّةٌ كَلَامُهُ يَأْتِي عَنْ عَبْدِ
 الْوَهَّابِ أَنَّهُ أَتَصَلَّى بِكَ
 تَعَالَى أَنَّهُ تَكَلَّمَ بِمَا نَفَثَ عَنْ
 الْكَلْبِيِّينَ. (فقہ الوہابیت ص ۱۹)

بعد ازیں فرماتے ہیں
 - جرجیز اللہ کی تاثیر کا عقیدہ رکھنے تو اس کے متعلق کوہ
 رکھتا ہے اور جرجیز اللہ کی تاثیر کی ممانعت کے لیے اس
 کوئی دلیل نہیں ہے۔ جرجیز اللہ کی تاثیر کے عقیدہ رکھنے
 کو کافر کہنے کی بجائے اس حقیقت کا جواب دینا کہ اس
 ہو گا۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و جماعت
 اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَمَنْ يُشَاقِقِ الشُّرُوكَ حَتَّى يَمُوتَ

صلی اللہ علیہ وسلم اور
 وہ ہے جو ان کے چلنے
 والے اور ان کے
 ناموں اور ان کے
 حوالے سے

وہ ہیں جن کے نام
 اور ان کے لئے محمد
 ہی کے متعلق ہیں
 شیخ سلیمان کا بیان
 ہے کہ ان کے نام
 اور ان کے لئے محمد

وہ ہیں جن کے نام
 اور ان کے لئے محمد
 ہی کے متعلق ہیں
 شیخ سلیمان کا بیان
 ہے کہ ان کے نام
 اور ان کے لئے محمد

وہ ہیں جن کے نام
 اور ان کے لئے محمد
 ہی کے متعلق ہیں
 شیخ سلیمان کا بیان
 ہے کہ ان کے نام
 اور ان کے لئے محمد

اکابر نگار و محدثین ان کی ترمیمیں کتابیں تحریر فرمائی گئیں۔ خود شیعہ
 سنی محمد بن عبد الوہاب سے انجانی کے بھائی تھے۔ شیخ علی بن مبارک سے بہادر
 عبد الوہاب سے اپنے گمراہ بھائی کی تردید کرنے پر مجبور ہو گئے تھے لیکن
 آج تک نجدیوں کے ہندوستان پیٹری کے رتبے کو حق عقائد
 کو نجدیوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ ان سے بڑی الذمہ ہیں
 مگر باطل پر کب تک بروہ رہ سکتا ہے۔ قدرت نے خود نجدیوں کے
 باطلوں اس کو خاک کر دیا۔

زنا کھو دیکھو اپنا سامنے لے کے رہ گئے !
 نجدی کو دل سے ایسے بڑھتا غور تھا

فخر بن عبد الوہاب نجدی کے روزیں جو کتابیں لکھی گئیں ان میں سے چند
 کتابوں کے نام درج کئے جاسکتے ہیں۔

- | | |
|-------------------------------|-------------------------------------|
| ۱) مساعدا الذابین فی الرد علی | از علامہ شیخ ابراہیم السنودی |
| ۲) تہذیب النواصب فی الطحاویہ | الخصوری |
| ۳) ابراہیم الناصب فی رد | از علامہ شیخ مسالیم الغزالی |
| ۴) جلاء المضلہ فی رد علی | از علامہ سید علی الحداد |
| ۵) الجندی الذی اقبل الغدوہ | از علامہ سید ابراہیم الرازی الرفاعی |
| ۶) اوراق اہل بغداد یہ | |
| ۷) الخواص الجندیہ | |

یہ دو کتابیں مولوی دین محمد نے ہی لکھی ہیں۔ ان کتاب پر مولوی دین محمد نے
 مولانا حاجہ کاظم نامہ لکھ کر ان کو انگریزی میں لکھا ہے۔
 (تذکرہ خاندان احمدی خاندان احمدی خاندان احمدی)

۱) عبد الرحمن سلسلی
 ۲) حمزہ انوارت خزانہ محمد حسن
 ۳) مان القشبنی
 ۴) علامہ احمد بن زینبی و سلمان
 ۵) علی
 ۶) علامہ احمد بن زینبی و سلمان

۷) علامہ شیخ مصطفیٰ اکبری

۸) علامہ جمیل افندی

۹) علامہ ابو حامد بن مرزوق
 ۱۰) علامہ شیخ سلیمان بن عبد الوہاب

۱۱) علامہ شیخ مصطفیٰ بن احمد
 ۱۲) علی بن علی بن علی
 ۱۳) علامہ شیخ سید علی

۱۴) علامہ ابن الحاج

۱۵) علامہ ابوالاعلیٰ مودودی
 ۱۶) علامہ ابوالاعلیٰ مودودی
 ۱۷) علامہ ابوالاعلیٰ مودودی

دہاتیوں کے ظلم و ستم کی کہانی اور شقاوت قلبی کی نشانی

مذہب نامہ مذہب دہانیت کے بانی اور نام نہاد موصداور تحریک جہاد کے
مفسر نے عبد الوہاب سے نجد میں اور اس کے پیروں کے دربار میں کفار اور مشرکین سے جہاد
کیا نہ تھا کسی بہت غارت کو پکھن پکھن کیا۔ پھر ان کے مذہب میں جہاد صرف اور
صرف درمیں انبیاء کرام اور اولیاء عظمیٰ کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت
کے متعلق نہایت کمزیاں ملے کرنا اور سزاوارت مقرر اور شاہد ہر کہ کہ شہید اور سزاوار
کرنا ہے یہ عشاقی رسول متفقین اور اولیاء کا میں ظلم و ستم کیا جانے سے فعل عمداً
رکھنا ہے اور اسی طریق کار سے ان کی شقاوت قلبی نمایاں ہوتی ہے۔ ان کی شقاوت
قلبی اتنی حد تک پہنچ چکی ہے کہ عربین شہیدین پر بھی حملہ کرنے سے باز نہ آئے۔
ان کے ظلم و ستم کی دنیا کا یہ حال ہے کہ انہوں نے شیخ خواجه محمد کو ان کی ماقول
کے پیروں پر ہی ذبح کر دیا۔ شاہ ترانہ کی عظمت ان کے دل سے اس حد تک مٹ چکی
ہے کہ حتیٰ کو قرآن کریم اور کتب احادیث شریفی کو انہوں نے تالیوں اور ڈھری اور
کوڑے کرکٹ میں پھینک دیا۔

یہ ساری کہانی اور رد و ستاد و سب سے پہلے شیخ الاسلام مفتی محمد شریف
غلار احمد نے لکھی ہے۔ دلائل کے ساتھ اور عقاربیل سے اقتداء سے علیہ الرحمہ کی تحریر میں ہے
پیش کی جاتی ہے۔
شیخ خواجہ محمد کو ماقول کے پیروں پر فوج کر دینا، غلار احمد نے ذہن سے اور

ہاں اسے ہوتے بھیتے ہیں کہ
میں اپنے کر دیا۔
میں سپہ سالار اور عالم سب
دفعہ والا صرف دیکھ کر پکھن کی عمر
دل میں یہ شور مچا کر گمان کے سینے
کی اس کو دیتے تھے۔ مال لوٹ
لے کر لوٹ کر لایا۔ بہت سی
بی بی اسے کہیں جن سے بہت ملول
آئے۔

۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

الْبُكْدُ وَلَمْ يَنْتَقِ ذِيْلُ الْاَفْعَدْرِ
يَنْفِي وَبِشَرِيْنَ وَخِلَافَةً
وَالْبَيْتُ الْقَشْعِيْنَ بِالْمُصَابِ اِنَّ
يُصَلُّوْهُمْ وَبِشَرِيْنَ بَيْنَ
الْفُعْرُ قَدْ ذُرَّ السَّمَاءُ يَنْفِي
وَسَبْعِيْنَ قَاتِلُوْهُمْ يَوْمَئِذٍ
فَلَمْ قَاتِلُوْهُمْ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي
وَالثَّلَاثِ شَعْرًا وَاَسَاوُوْهُمْ يَا
لِيْمَانَ مَكْرًا وَصَدَقَتْ ظُلْمًا
دَحَلُوْا عَلَيْهِمْ وَاَخَذُوْا مِنْهُمْ
اِسْتِخْرَاحَ قَتَلُوْهُمْ بِرِيْضًا وَاَخْرَجُوْا
خِيَرَتَهُمْ لِيَتَّخِذَ بَالِ الْاِمَانِ وَالْعُقُوْدِ
اِيَّيْ ذَا اِيَّيْ وَجَّ وَتَوَكَّلْ اَهْلَاكُ
فِي الْبُرْجِ وَاللَّحِقْ خُفَاةً مَعَهُ مَكْنُو
فِي الْاَسْوَاطِ هُمْ وَبِشَرِيْنَ هُمُ
تَحَدُّرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَهْمُوْا لَتَوَكَّلْ
وَالْعُقُوْدُ وَالْاَتَاثُ وَتَهْمُوْا الْكُتُبُ
عَلَى الْبَطَاحِ وَفِي الْاَوَّلِ وَالْاَوَّلِ
تَعَصَّبَتْ بِهَا الرِّيَاحُ وَكَانَ ذِيْلُهَا
كَيْفَ يَرِيْضُ الْمَصَاحِفُ وَمِثْ
تَحْجِي الْمَاحِذِ وَتَهْمُوْا وَبِشَرِيْنَ
الْحَدِيْثُ وَالْمِثْ وَتَهْمُوْا وَبِشَرِيْنَ
نَبِيْعُ اَوَّلِ كَيْفَ يَرِيْضُ الْمَيُوتُ

منہوں نے نہیں بچا۔ ایک جماعت
نے جو کہ دو سو ستر افراد پر مشتمل تھی
بھی ایک گھر میں پناہ لی تھی۔ انہوں نے
ان کے ساتھ لڑائی کی۔ پھر ان سے
دوسرے اور تیسرے دن بھی لڑے
حتیٰ کہ انہوں نے مکر و فریب سے پناہ
دے دی۔ پھر ان کے پاس آئے تو
ان سے ہتھیار لے کر ان سب کو قتل
کر دیا۔ اور ان کے علاوہ جو ستم
کر دہائی درج کی طرف نکال دیا۔ ان
کو اور ان پر دھشیں عورتوں کو رہاں
برف اور سردی میں لٹکے سبھ چھوڑ دیا۔
ان کے مال، نقد اور گہوارے کٹے
لیے۔ اور انہوں نے کتابوں کو لایوں
کھینچ کر اور ان میں سے کتب لیاں
کتابوں میں بہت سے قرآن کی کتب
نہیں تھیں۔ اور شاہی شریف و مسلم
شریف کے نسخے تھے۔ اور بیش
اور نقد کی باقی اور کتب میں بھی تھیں جن
کی تعداد ہزاروں تک تھی۔ پھر انہوں
نے کھول کر کتاب دہرا کر دیا۔
اور انہوں نے یہ مکتوبہ مستعمل

اور ۱۰۰ شہداء طرح اختیار کیا
ان میں سے اہل خلافت کو جو روپوش آئی وہ

۱۰۰ شہداء کا تذکرہ

۱۔ ابو بکر صدیقؓ
۲۔ عمر فاروقؓ
۳۔ عثمان غنیؓ
۴۔ علیؓ
۵۔ طلحہؓ
۶۔ زبیرؓ
۷۔ جابرؓ
۸۔ عبد اللہؓ
۹۔ سعیدؓ
۱۰۔ عمارؓ
۱۱۔ ابی بن کعبؓ
۱۲۔ بلالؓ
۱۳۔ رافعؓ
۱۴۔ خدیجہؓ
۱۵۔ عقیلؓ
۱۶۔ مقدادؓ
۱۷۔ اسدؓ
۱۸۔ زیدؓ
۱۹۔ عمارؓ
۲۰۔ جابرؓ
۲۱۔ عبد اللہؓ
۲۲۔ بلالؓ
۲۳۔ رافعؓ
۲۴۔ خدیجہؓ
۲۵۔ عقیلؓ
۲۶۔ مقدادؓ
۲۷۔ اسدؓ
۲۸۔ زیدؓ
۲۹۔ عمارؓ
۳۰۔ جابرؓ
۳۱۔ عبد اللہؓ
۳۲۔ بلالؓ
۳۳۔ رافعؓ
۳۴۔ خدیجہؓ
۳۵۔ عقیلؓ
۳۶۔ مقدادؓ
۳۷۔ اسدؓ
۳۸۔ زیدؓ
۳۹۔ عمارؓ
۴۰۔ جابرؓ
۴۱۔ عبد اللہؓ
۴۲۔ بلالؓ
۴۳۔ رافعؓ
۴۴۔ خدیجہؓ
۴۵۔ عقیلؓ
۴۶۔ مقدادؓ
۴۷۔ اسدؓ
۴۸۔ زیدؓ
۴۹۔ عمارؓ
۵۰۔ جابرؓ
۵۱۔ عبد اللہؓ
۵۲۔ بلالؓ
۵۳۔ رافعؓ
۵۴۔ خدیجہؓ
۵۵۔ عقیلؓ
۵۶۔ مقدادؓ
۵۷۔ اسدؓ
۵۸۔ زیدؓ
۵۹۔ عمارؓ
۶۰۔ جابرؓ
۶۱۔ عبد اللہؓ
۶۲۔ بلالؓ
۶۳۔ رافعؓ
۶۴۔ خدیجہؓ
۶۵۔ عقیلؓ
۶۶۔ مقدادؓ
۶۷۔ اسدؓ
۶۸۔ زیدؓ
۶۹۔ عمارؓ
۷۰۔ جابرؓ
۷۱۔ عبد اللہؓ
۷۲۔ بلالؓ
۷۳۔ رافعؓ
۷۴۔ خدیجہؓ
۷۵۔ عقیلؓ
۷۶۔ مقدادؓ
۷۷۔ اسدؓ
۷۸۔ زیدؓ
۷۹۔ عمارؓ
۸۰۔ جابرؓ
۸۱۔ عبد اللہؓ
۸۲۔ بلالؓ
۸۳۔ رافعؓ
۸۴۔ خدیجہؓ
۸۵۔ عقیلؓ
۸۶۔ مقدادؓ
۸۷۔ اسدؓ
۸۸۔ زیدؓ
۸۹۔ عمارؓ
۹۰۔ جابرؓ
۹۱۔ عبد اللہؓ
۹۲۔ بلالؓ
۹۳۔ رافعؓ
۹۴۔ خدیجہؓ
۹۵۔ عقیلؓ
۹۶۔ مقدادؓ
۹۷۔ اسدؓ
۹۸۔ زیدؓ
۹۹۔ عمارؓ
۱۰۰۔ جابرؓ

فکر کیا ہے اور کیا کو خود ان غیر حکیموں سے دوستی رکھنے والی
 مصلحتوں کو ان تمام حادثات کی خبر دینی ہے۔ ایسے واقعہ ہے،
 کہ وہ بیوں نے حضرت ابن عباس کے مزار کو پہونک فیض
 کے بعد ساری آبادی کو تبلیغ کیا ہے۔ جس میں بچے عورتیں اور
 بزرگے سب شامل تھے یعنی مختصر الفاظ میں ساری رعایا اور کل
 غیر ملکی باشندے ہمارے گئے۔ اس لیے انسانیت، تہذیب،
 انصاف کے نام پر جس کی ایک اقامت طلب ہے ہم درخواست
 کرتے ہیں کہ ان مظالم کا خاتمہ کیا جائے اور ان وحشیانہ حرکتوں
 کو جس سے تہذیب اور انسانیت نفرتی ہے جلد سے جلد
 محنت ترین کارروائی کر کے ختم کیا جائے۔ (۱۰ دسمبر ۱۹۳۳ء)
 عبدالغفار لدنی، عبد رب غازی (۱)، اپنے قاری عبدالموجود
 سوڈانی نے موناویس برادر لدنی کے پاس سے انڈیا پر بیجاٹ، مولانا
 غفار لدنی قرطیب، مولانا محمد داؤد کے والد صاحب نے محمد داؤد لدنی
 ابو بکر لدنی محمد عبد اللہ لدنی، لدنی کے مشفق فرزند محمد علی لدنی
 شکر لدنی محمد قریب لدنی محمد محمد لدنی غازی نے ناظم الامور لدنی
 عبد بن عبد اللہ محمد برادر لدنی سلطان، محمد بن اسماعیل غازی لدنی
 عبداللہ لدنی محمد قریب لدنی صاحب سادات کے ایک بھائی محمد لدنی
 برادر لدنی محمد غازی، محمد ظہیر اللہ لدنی

افرشے، تار فیسی زبان میں تھا اس لیے بہت سے نام صاف
 پڑھنے میں آئے۔ اسکے سوا زچر رٹ وفد غازی نے ۱۹۳۳ء (۱۳۵۲ھ)

مکتہ مخمر اور طائف پر حملہ تباہی کے اقدام
 فوجیوں کے سرورڈا ہے
 اور دعوت و ہدایت قبول کرنے پر جبر کرنا
 ہیں کہ عبدالعزیز نے دوسرے

۱۰۰۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۰۱۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۰۲۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۰۳۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۰۴۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۰۵۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۰۶۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۰۷۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۰۸۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۰۹۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۱۰۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۱۱۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۱۲۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۱۳۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۱۴۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۱۵۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۱۶۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۱۷۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۱۸۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۱۹۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

۱۲۰۔ اس نے اس قتل و قح کے بعد فتح

ملک گیری کی جنگ کا نام جہاد رکھا جائے۔ اور جس ملک کو چھینا جو اس کے لوگوں کو رشک نہ کیا جائے۔ ہم نے بار بار دیکھا کہ جو پنجاب مقام ہند پر اس کی حالی کے پاس کے قتل پانڈیوں کو پھرتے تھے۔ ان کو سید سے مارا جاتا تھا۔ اور آئندہ منظر اس کا مایا تھا۔ جو پنجاب جنت اعلیٰ میں زیارت پذیر کر جاتے تھے۔ ان میں اکثر سپہ کش تھے۔
 پرورش میں وندھ سے مذہبی تعصب کا ذکر کرتے ہوئے اس کا بھی اظہار کیا ہے کہ تمام اسلامی دنیا بخیروں کی ہم عقیدہ نہیں ہے۔

مسند جہاد پرورش و خلافت مسند

مکتبہ مکتبہ بر حلقہ مسند جہاد پرورش کی اسے تشریح کرتے ہیں کہ سعودی اس باحتول طائف پر قابض ہو گیا۔ اور وہاں کے کروڑوں میں انہیں بھیجے گئے تھے ان کے پاس کوئی قتل ذکر توج نہ ملے۔ مقابلہ کی تاب نہ لا کر جزہ ہلا گیا۔ ان کے ہاں میں سعودی مزارعت کے کھنڈر میں داخل ہو گیا۔ وہاں نیت سے اعداد گنا سے پتے تھے کہ اصل اصلا مکتبہ کی جاسے گی۔ اور ہر وہ چیز جس میں کفر و شرک کا شائبہ پایا جاتا ہو فنا کر دی جائے گی۔ چنانچہ اس مقدس مزارعت کو دیکھ کر دینے لگے۔ زیارت کاروں کی بھیڑ کی گئی۔ حرم کعبہ کے خلاف بھاڑ دیے گئے وہاں کے مقتولیت کے مطابق جس قدر شمار کیا جاتا ہے۔ قرآن و سنت کے خلاف تین یکنست نمونہ قرار دی گئیں۔ (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص ۱۱۱)

حرم شریف کے مقدس مقامات کو تباہ و برباد کرنا مزارعت کرنے کی ایک بادشاہوں کا مذکورہ میں ملکہ رشید کے کارناموں کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں کہ، یہ واقعہ ہے کہ سلطان ابن سعود کے احکام اس وقت ابلیان مکتبہ کے کام آئے شریف قتل و غارت نہ جوا۔ طائف

ستہ استلج کیا تھا

نہا نے تعلق پتہ لڑوں کیا

پچھلے امن و امان کا سلطان

مذہب نے ماضی طور پر بھی

انہاں خاندان جو مالے کے اور جو

احادیث کے مشرکین کی جانیں

مذہب و ملت سے دور رہند کم کر دیے

مذہب ان کی جانیں کی بیکار کیاں کے

مذہب و ملت کے شائبہ پایا جاتا ہے

مذہب و ملت کے ذمہ داریوں سے نارتین کے مرتج

مذہب و ملت کے ذمہ داریوں سے نارتین کے مرتج

مذہب و ملت کے ذمہ داریوں سے نارتین کے مرتج

مذہب و ملت کے ذمہ داریوں سے نارتین کے مرتج

۱۰۱۔ مذہب و ملت کے ذمہ داریوں سے نارتین کے مرتج

مذہب و ملت کے ذمہ داریوں سے نارتین کے مرتج

مذہب و ملت کے ذمہ داریوں سے نارتین کے مرتج

مذہب و ملت کے ذمہ داریوں سے نارتین کے مرتج

مذہب و ملت کے ذمہ داریوں سے نارتین کے مرتج

مذہب و ملت کے ذمہ داریوں سے نارتین کے مرتج

میں داخل ہوا۔ آنکھ بھڑکنے تمام مشاہدہ دہشتہ زمین کے ہمارے گرد رہے
تھے کعبہ کے چاروں طرف مٹی ڈھیر سے ڈھکیں میں ٹھیک کر دیتے تھے اور
جوار قتل بھی کیے گئے اور عرم کے خلاف بھاڑ دیتے !

امراخ سلطان بن ہودہ بن احمد بن عبد الوہاب (رحمۃ اللہ علیہ)
خیر قلعین کے قاضی شوکانی کے شاگرد خیر بنے ناصر حجازی تھے میں کرا
میں خیر بنے عبد الوہاب سے بخیر کے داد کے عبداللہ کے عہد میں عزم
کی آٹھویں تاریخ شوال میں ہفتہ کے روز جمع کے وقت عرم
شریف پر انہوں نے حملہ کیا تھا !

(ابجد العزم لکھ بھارہ ولی اللہ اور انکی بانی تحریک شام)

مکرہ مکرم میں قتال قیامت تک حرام ہے اس وقت کا نام غیر موجودات
منہج کلاست، خلاصہ موجودات بخیر شش جہات احمدیہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے !

انہ لم یحل القتال فیہ لاحد
قیل و لم یحل فی الا ساعۃ
من تھار فلیہ کرام یحضرہ
اللہ الی یوم القیامۃ
مکرہ مکرم میں قیامت تک قتال حرام ہے۔
نہج سے پہلے عرم نہیں مکی کے
لیے قتال نہ ہوا۔ اور یہ سے پہلے بھی
دن کی ایک ساعت کے بعد حال
نہ ہوا پس اللہ تعالیٰ کے حرام
مکرہ مکرم میں قیامت تک قتال حرام ہے۔

(مشکوٰۃ مشرف علیہ ۲۳۸، ۲۳۹)

مکرہ مکرم میں اختیار اٹھانا منع ہے حضرت ہارث بنی اللہ تعالیٰ لکھ

صَحَّحْتُ اَلْبُحَّارَ اَلْمَدَنِيَّةَ اَلْمَدَنِيَّةَ
وَسَلَّمَ فَيَقُولُ لَا يَحِلُّ لِاحَدِكُمْ
میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے سنا کہ انہوں نے فرمایا تم میں سے

حال میں ہے کہ دو

میں ہوا۔ بخیر سے

اللہ تعالیٰ

قتال کو حرام قرار دیا

میں ہوا۔ ہر مسلم کے علم کی ضرورت تھی

اللہ تعالیٰ اور

وہاں پہلے یہ ہے اور ان

میں ہوا۔ اور مقامات متعدّدہ

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

میں ہوا۔ اور یہ ہے کہ یہاں

طرف برہمیں۔ اسی جہنے کی سچائی تاریخ کو امیر علی کے حکم سے انتہا سے
 میں یہ خبر پیش در کردی کہ شہزادہ عبداللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس مقام
 پر بخیر کسی کو نہ باری کر رہے ہیں۔ بخیر کسی کی طرف سے کر دینے تو شاید
 لیکن بعد از وقت سچی مسلمانوں میں پھر غریب و غنیمت برپا ہوا مسلمان بخیر
 کی طرف سے احتجاج شائع ہوئے۔ فرود آئے مسلمان بھی روضہ مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لیے کوشش کرتے رہے۔ ایرانی حکومت
 نے ایک وفد تحقیق حالات کی طرف سے بھیجا تھا کہ اس کے ادا میں اس
 وفد نے بیان شائع کیا کہ واقعی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضے کی
 گنبد میں پانچ گولیاں لگی ہیں۔ یہ مروجہ حیات سلطان اپنے سعودیہ
 مجتہد الوہابیہ نواب حنفیہ حسن کی گواہی اور مقتدین و تابعین نجدیہ کے
 بعد ان کے لکھتے ہیں کہ

سعودیہ و مقتدین نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو رہنے کر دیا۔ اور اس
 کے خزان اور دفاتر سے سب دولت کر دینے کو لے گیا۔ بعد میں
 کہا کہ ساتھ اونٹوں پر بار کر کے خزانہ لے گیا۔ اور ایسا ہی اپنے کمر
 اور عمر رضی اللہ عنہما کے دربارت کے ساتھ پیش آیا۔ اور مدینہ پر
 پہنچنے کے بعد یہی حزب کو کہا کہ کیا۔ اور گولیاں کو دعوت دیا کہ
 قبول کرنے پر مجبور کیا اور سعودیہ کے قہر مزاج نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کو ڈھانے کا قصد کیا۔ پھر اس امر کا شک نہ ہوا۔ اور کہ کیا کہ
 بیت اللہ کا چار سوائے دیا جیوں کے اور کوئی نہ کرے!

(ترجمان الوہابیہ ص ۳۳)

مقتدین عبدالوہابیہ کی کا دربارت مقتدر کو غفرت کے لیے
 اور مسافری
 ابو الوہابیہ

ان مانتے بنے خدوئی عہدیں
 ۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

۱۰۰۰ اس میں ہزار مروج حیات سلطان

میں دسے دیں ہم نے شکایت کیا کہ ہمیشہ منورہ کے قمار و سہوکار
ہم سے وعدہ کیا تھا اور کہا تھا کہ تو ہماری سہوکاری کے فیصلے کے
بغیر اس کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی لیکن یہ کیس قدر
تغیب انگیز ہے کہ اس کی خلاف ورزی کی گئی اور منورہ سے اسلام
کی خواہش کے برخلاف اس کے استعجاب کے بغیر ان کو ہندو
کردیا گیا: (مسند مبارزہ برٹ و فو خلافت ص ۱۲۴ تا ۱۲۵)

سندھ کی حکومت کا فراڈ | مسلمانوں اور ان کی رعایا کے جذبات ہمارے خیر
خلاف ہیں تو انہوں نے پھر ایک چال چلی کہ یہ مشہور کر دیا کہ ہمیشہ منورہ کے علماء
نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ مزارات اور قبیل کو سارا اور ہندو کر دیا جاسکتا ہے۔ وغیرہ
خلافت نے اس کی تحقیقات کی تو اس میں سوائے فراڈ، دھوکہ دہی و سلفا
کوئی چٹائی نہ تھی۔ وغیرہ خلاف کی رپورٹ میں ہے کہ
ہمیشہ منورہ کے جب ہم نے اس کی حقیقت کی توجہ کشافت ہوئے
ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اس فتوے کی حقیقت کے متعلق جو حالات ہم سے بیان کئے گئے
ہیں وہ یہ ہیں کہ فاضل عبد اللہ مرثیہ علیہ رحمۃ اللہ ہمیشہ منورہ پہنچے تو انہوں
نے علماء مرثیہ کو اپنے مکان میں بلوایا علماء مرثیہ ان کے مکان پر
جمع ہو گئے تو قاضی عبد اللہ مرثیہ علیہ رحمۃ اللہ ان کے اندر سے ان کے متعلق
بہائی تصور سے علیہ رحمۃ اللہ پچھلے اور علماء مرثیہ کو ان الفاظ میں مخاطب کیا
کیا، یا اہل جہاد! انتہا شد کفر! جن ہامان و خروجن جن
قتلنا کو مقاتلۃ المسلمین مع الکفار! انتہا جہاد حسنہ و عدل و تقوا
علما، ہمیشہ کے کہا کہ جو سوائے خدا و قہودس کے کسی کی پرستش
نہیں کرتے۔ اور ہم محمد اللہ و مسلمان اور مومن ہیں۔

۱۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۲۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۳۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۴۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۵۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۶۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۷۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۸۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۹۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۱۰۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۱۱۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۱۲۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۱۳۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۱۴۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۱۵۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۱۶۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۱۷۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۱۸۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۱۹۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۲۰۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۲۱۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۲۲۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۲۳۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۲۴۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

۲۵۔ اور علماء بھی بالکل ایسا

اس قسم کے احوال سے باز رہو۔

اس مناظرہ کے لیے مولوی شاد اللہ قادری نے کیا از خود اپنے ہم کمر میں کرنا عہد کرنا ہے۔ رنجبری دہلی اور یہاں پاک و ہند کے دینی جو کہ اپنے آپ کو اچھڑا دیتے ہیں ایک ہی ہیں۔ عموماً ان میں یہ سب متفق ہیں۔

ابن سعود کو صلافاً فیاض مولانا نعیم الدین علی آبادی کا اعلان مناظرہ

منجانب سید محمد نعیم الدین علی آبادی

منجانب ابن سعود والہ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عباد اللہ الذین اصطفوا انا بعد والی نجد کو معلوم ہو کہ غائب صاحب کا کھانا بشارت کی آیت مسلمانوں کا قتل اور انہیں ٹوٹا انسان کی کھیر اور ارض حجاز پر تسلط اور اس میں بادشاہ بننا وغیرہ تمہارے افعال میں سے تمام عالم اسلامی زبردست بردہ ہے شرعاً باطل نامہ اللہ بنا کر رہیں۔ اٹھارویں سے معلوم ہوا کہ تم نے یہ افعال اپنے غدار کے امر سے کیے ہیں جن میں مطلق کر کے ہیں کہ وہ غدار باطل پر ہیں۔ اور ہم ان سے مناظرہ کے لیے آمادہ ہیں۔ اگر انہیں حقیت ہو اندہ اپنے کوئی پریشان کرتے ہیں تو ہم سے مناظرہ کر لیں اور جب تک فیصلہ کن مناظرہ نہ ہوئے تم اس قسم کے افعال سے باز رہو۔ محمد نعیم الدین علی آبادی غایت عالیہ دکنی سید لڑکا داد

نقل رجسٹری مولوی شاد اللہ صاحب ایڈیٹر ایڈیٹ

بخدمت حضرت مولانا فضل غلام سید محمد نعیم الدین صاحب دہلی علیہ الرحمہ

والا انا میں بیش کا نقشہ اور تیسرا مربع اللہ اولیٰ مسئلہ ہے

دہلی نعیم الدین صاحب زاد غایت اسلام تعلیم آب نامہ

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نوزدہ ملک بکری میں آب

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

۱۸۸۵ء ابن سعود اخبار ریاست نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کے درمیان

وقت وصول ہوئی کہ دھڑکی دوانے کرنے کا وقت نہ رہا تھا۔ اور دھڑکے
دن کی کشت بہ تھا جس میں ٹوٹک غار دھڑکی نہیں لیتا۔ آج جواب حاضر
کن ہوں۔

اخباروں کو جو اطلاع دی گئی تھی اس میں انگریزی کرنے والے نے
اعلان کا خلاصہ لکھ دیا ہے۔ میں آپ کے پاس محل اعلان کا ترجمہ
بھیجا ہوں۔ جو اچھے سہو کے پاس بھیجا گیا ہے۔ جناب کا یہ خیال کہ
طائرینچر مناظرہ کے لیے نہ آئیں گے لیکن ہے صحیح ہو۔ اور آپ کو
ان سے قریب کے سفر میں جو تجربے ہوئے ہیں، ان سے بڑھتیجہ
شکائے کے لیے آپ حق بجانب ہوں لیکن میری خدمت پر حکم کرونا کہ
میں بھی نہ جاؤں گا۔ بلکہ قریب کا غلط دعوے ہے۔ بخیر مناظرہ کے
لیے طائرینچر کو جو تمام مناظرہ مقرر ہو وہاں میں مناظرہ کے لیے حاضر
ہونے کے واسطے ہے تاہم طائرینچر ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اس
اعلان پر نظر ڈالنے کے بعد اگر مسائل مذکورہ اعلان میں مناظرہ کے
لیے طائرینچر اور اطمینان دلائل کہ آپ کا قبول و عدول اگرچہ سود
کو مسلم ہوگا۔ اور اگر آپ اس کے افعال کو شرعاً حق ثابت نہ کر سکے تو
اچھے خود ان سے باز رہے گا۔ اور میں میں کافی ممکن ہے ان کی طافی
کرتے کہ مسائل مذکورہ میں اس کا مستند حجازی ہے۔ اگر آپ اس کو
حق ثابت نہ کر سکے تو اچھے خود اپنا مستند اٹھائے گا۔ اور اس پر
جھنت تمام ہو جائے گی۔ ایسی صورت میں آپ سے بھی مناظرہ کے لیے
طائرینچر ہوں۔

آئندہ سے کہ آپ ایسا اطمینان دلائل میں جلدی کریں گے۔ اور مجھے
مطلع کریں گے کہ ان خود کی جانب سے آپ کی کیا حیثیت ہے۔
غرض نعم الدین اور آقا ۲۶ ربیع الاول ۱۲۸۶ھ

اگر اس کے مناظرہ کرنے کے ارے میں کوئی اطلاع نہیں دی
ہو جائے۔ جب مولوی شاد صاحب انتر کرے۔ ہاں سے صدر
۱۵۰۔ سید کریم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمہ سے مناظرہ کرنے
کا مال کی اور اس کا بار مدار لا فضل کے شاگرد و کشت پیشہ سید
السلطہ مولانا محمد حشمت علی صاحب قادری بخوبی کھنوی کو جو ہاتھ
کا مولوی شاد صاحب انتر کرے کہ تحریر ہر سال کی۔ وہ تحریر بھی شائع کی

جناب علامہ مولانا عبد الرضا حشمت علی صاحب لکھنوی
کی طرف سے مولوی شاد صاحب انتر کرے کو جواب۔

شرکی کے افعال شدید سے تمام عالم اسلام بہت پریشان ہو رہا ہے
اور جو یہ کلمہ کسی کی مدد میں یہ کام ہے کہ یہ افعال اس نے اپنے
طاو سے علم سے کیے ہیں۔ اس لیے حضرت صدر لا فضل و اساتذہ
ابداً جناب مولانا قادری حافظ علیہم سید نعم الدین صاحب
۱۰۰ آہ آہ سے دست بردار ہو کر اٹھ اٹھنے کی کوئی اطلاع دیا کہ وہ
طاو باطل پر ہیں اور اگر اس کے افعال میں حق پر مبنی تو ہم ان سے
دلائل سے طائرینچر سے مناظرہ کر لیں۔ لا۔ جب تک ایسا
اٹھ نہ دے گی اس قسم کے افعال نہ اڑے ہوں۔

میں جناب مولوی شاد صاحب انتر کرے نے ایک دھڑکی
دست تمام کی کہ دست میں کسی جس میں مناظرہ کی دست تمام کی ہے
حشمت ہے رشتہ آپ مولوی نے دلیل کیا۔ نہ اس کے قبول و

عدل کا اختیار ہے۔ نہ آپ نے بار جاسنے پر اپنے افعال سے ثابت
ہوئے اور ان کی تلاقی کرنے کا قابل الیقین و ذہن لیا۔ محمد آپ میں کو خود
ساختہ وکیل اور مناظرہ بھی کس سے کرنا چاہتے ہیں۔

تو کار نہیں را نکو سخی! کہ آسمان شمس پر داعی
میرے مقابل میں تو حجاب کے وہ چٹکے چھوڑے کہ ایسا ایمان
جس ثابت نہ کر سکے۔ یاد کیجئے پاور و تعلیقہ و فروہ کی شریعت
بچے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے۔ اور جس من غور کی تحریر میں ہے
اور آپ کے مابین تعلیقہ نہیں۔ اس کی نسبت آپ اپنا غور کا اعلان
کر رہے ہیں۔ جس سے آپ نے مناظرہ کا ارادہ کیا ہے۔ اس کے
ایک طالب علم سے بھی آپ کو کمال گفتگو نہیں میں آپ کی خدمت
کے پہلے پھر حاضر ہوں۔ اگر آپ کو شوق ہو تو اپنے اوچھ بڑبڑوں کو
اپنی ٹیٹ پر لے کر آئیے کہ آپ کو ذرا است خود بہت شوق رکھت
کھانچے ہیں۔ اسے چھوٹے بڑوں کو ساتھ لے کر گھر پر بس اور باقی
روم کی بڑوں کا لیجئے جو تعلیقہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اپنا بیان
بھی ثابت نہ کر سکیں۔ سوچیں کہ مناظرہ پورہ تعلیقہ بڑبڑ میں نہیں
ثابت کر سکے۔ خاکیا سے حضرت استاد اعلیٰ رحمہ اللہ العزیز مراد آبادی
فیروز آباد فتح پور اور فتح پور حضرت علی قادری رضوی لکھنؤی حضرت
السوادا علیہ السلام رحمہ اللہ رحمہ اللہ

قابلیت عظمت م۔ سید یوں کا اکیلا ان جہتیں کش لفظ سے ظہور و اعتبار
مشاہدہ و مکار کرنے اور وہ رسول مقبول علیہ السلام الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم اور
بے شریعت کے امتحان کا مصلحہ کیا۔ اس سے افسوس ہے کہ تجزیہ و تالیف کو
ادراہ سلیمین میں پڑا نہیں بلکہ افضل الصلوٰۃ والسلام اور میرا علیہ السلام علیہ السلام کے
کئی نعمت و عقیدت ہے۔

۱۔ میں سے متعلق تو مجھے غم و ملال بہت ملتا ہے۔

۲۔ بہت فدا جس نے میری قبر کی زیارت اس
کی شرافت کچھ بڑھادہ ہے۔

۳۔ میں اس کو سدا کرنے کے واسطے ہیں۔ کتنا عطا اور خوشی ہے کہ
۴۔ کسم کی قبر پر لیکر سجدوں کے نزدیک ایک ٹھٹ ہے جیسا کہ

۵۔ اب ایک شجرہ الصدور میں درج ہے۔
۶۔ حافظ انہ شبیر لغو کی قبر شریف پر حفاظت سے ثبت ہے۔
۷۔ کسم کی قبر کو اس بات کو سمجھیں!

(شرح الصدور)

۸۔ اور نہ تو یہ ہے کہ میری حضرات کے نزدیک میری
۹۔ اہل علمت اور پل سے متعلق اصل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا مال
۱۰۔ اہل علمت اور پل سے متعلق اصل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا مال
۱۱۔ اہل علمت اور پل سے متعلق اصل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا مال
۱۲۔ اہل علمت اور پل سے متعلق اصل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا مال

۱۳۔ اہل علمت اور پل سے متعلق اصل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا مال
۱۴۔ اہل علمت اور پل سے متعلق اصل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا مال
۱۵۔ اہل علمت اور پل سے متعلق اصل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا مال
۱۶۔ اہل علمت اور پل سے متعلق اصل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا مال

۱۷۔ اہل علمت اور پل سے متعلق اصل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا مال

گئے۔ اکثر باشندوں کو گھروں اور بازاروں میں سترچ کر دیا اور اس قہر کو جان کے اعتقاد کے سلطان حسین رضی اللہ عنہ کی قبر پر بنایا گیا قلعہ منہم کر دیا۔ قبادوس اس کے پاس پھنس اور چڑھاوسے کی تمام چیزیں لے لیں۔ قہر نہ دیا قہر ت اور چاہر سے آراستہ تھا۔ اور اس کے علاوہ دوزخ اور آدمی قتل کیے گئے۔ (مختصر تاریخ ارباب اسلام)

کر بلا محلے کے مزارات کو تہ وبالہ
مزار محمد حسنؑ نے اسے دیا بہینہ
کرمیہ کی کر بلا محلے میں بے اعتدالیوں
اور ستائشوں کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں کہ

مذہب نے سرور کا انتقال لکھنے میں ہوا۔ اور اس کا بیٹا عبد العزیز،
جانشین ہوا۔ باپ کے وقت میں بڑا مستعد مجاہد تھا۔ خود امیر
ہونے پر سال میں چھ مرتبہ عزت کرتا رہا۔ لیکن اس کا بیٹا سعود
باپ سے بھی زیادہ کر کوئی ثابت ہوا۔ اس نے اپنے والد کی
اجازت کے بغیر مختلف اشرف اور کر بلا محلے پر حملے کیے اور وہاں کے
مزارات بے اعتدالیت سے گرنے والے کر دیا۔ لوٹ و قمارت کا تو کچھ حساب ہی
نہ تھا۔ ان مقامات پر اہل نجد کی طرف سے بھڑا اعتدالیاں اور
گستاخیاں سرزد ہوتیں۔ سلطان ۱۲۱۸ھ میں ایک شیعہ و عہد
میں آیا اور جب کہ سلطان عبد العزیز مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس
کو قتل کر دیا۔ (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص ۴۳)

کر بلا محلے شریف میں بے اعتدالیاں کرنے پر
مسلمانوں میں اضطراب اور نجدیوں میں خوشی کی لہر
مزار محمد حسنؑ نے اسے
موت دے گئے ہیں کہ
وہاں شجاعت اور
قوت حاکم کر بلا

پڑے تھے انہوں نے اسے ایک مزارت اور شکست کا منہ نہ کیا
تھا۔ قریب دو چار ہزار شیش کرتے تھے اور ہرے بڑے علاقوں کو
لوٹ مار کے تباہ و برباد کرتے رہے۔ تاہم کو معلوم ہے۔ قہر
کے ساحل علاقوں میں بھی سو برس کے شیعوں کی شیرازہ بازی ہے۔
وہاں میں شیعہ عنصر کی کثرت تھی۔ اور اب تک ہے۔ وہاں ہوں کو
مذہبوں سے تو نفرت تھی لیکن شیعوں کو یہ لوگ بہت ہی قہرا
ماتے تھے۔ وہاں ہوں نے سلطان ۱۱۹۵ھ میں سعود بن عبد العزیز کی قیادت
میں کر بلا محلے پر حملہ کیا۔ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے مقدس
مزار کو منہم کر دیا۔ کر بلا محلے کی نشہ اور جن سپہ سالاروں کا بیشتر حصہ
ہلاک و تہ و طبع کر دیا۔ کر بلا محلے سے بعد وہ ایک تمام علاقہ
خاک سیاہ کر دیا۔ مکہ و مکوں درجہ کا مال و کباب لوٹ لیا۔ مقتد
آقا کے بعد عراق میں اہل البیروٹ بھی نہ ہوا تھا۔ دنیا بھر کے مسلمانوں
میں تاہم کی صفیں کھینچیں لیکن دینی نجد کے دارالسلطنت میں شیعہ و
نصرت کے شادیائے نوح رہے تھے۔

(سوانح حیات سلطان ابن سعود ص ۴۸)

انگریزوں کے کام میں سعود بن عبد العزیز نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پس پاڑ
ڈھائے۔ اہل اعجاز کا کھجور کا کام اور اولیاء الرحمن کی تہن اور شکست تھی۔ مزارات
اور مقامات مقدسہ کو تہ و طبع کر دیا۔ باپ کے پھر اس نے انگریزوں کو خوش کرنے کے لیے
دیا تھا۔ کیونکہ اس کے سرپرست انگریز رہتے تھے۔ وہ انگریز کا ولیفہ خواہ رہتا تھا اس
یہ مسلمانوں کے دل دکھاتے اور انگریزوں کو خوش کیا۔ اس کے انگریز کا ولیفہ خواہ
ہونے کا ثبوت مثلاً خلافت کیمین کی سکہ جہاز کمانی میں اس کے شائع شدہ روپوش ہیں
موجود ہے جو کہ روچ کیا جاتا ہے۔

یہ بھی شیعہ مصلحتی کہ اپنے سعود سلطان نجد کو بھی انگریزی خدائے سے ولیفہ

کی طرح انگریزوں کا منظور نظر پختہ اور خاص ذریعہ خوار ہے۔ ان واقعات و خفاقی کی بنا پر ارباب بعیریت نے پھولوں کے تسلط کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا لیکن انگریزوں کے بندہ وستانی مسلمانوں میں سے کسی نے سنبھالی اور دینی مصلحتوں کے باعث بعض نے پھولوں کے ہم عقیدہ ہونے کے باعث کسی نے شریف کے نظام سے تنگ آنرا دیکھی نے زبان دراز اور نہ بیٹ لوگوں کی پھولوں کے خوف سے ان تمام خفاقی کا پتہ سے انگریزوں کے سنبھالوں کی تعریف و توصیف کے بل باندھنے شروع کر دیے۔

یہ قول جہاں پھولوں نے عقائد کی خوبی بیان کرتے ہیں جتنے دہلی میں چیر کر اور گچھا پچھا کر کریم شایستہ کی چاہتے ہیں کہ وہی سو و بھدی شریف کی طرح انگریز پرست نہیں بلکہ اسلام پرست ہے۔ حالانکہ انہیں میں سے ذمہ دار لوگ حکومت پہلے اپنی تقریروں اور تحریروں میں بالخاصہ بوجہ اقرار کر چکے ہیں کہ بھدی حکومت برطانیہ کی وظیفہ دار و مغرب پختہ اور تکیوں کی تحت دشمن واقع ہوئی ہے۔

میں ذیل میں ذمہ دار مسلمان بھدی پرستی کی تقریروں اور تحریروں میں سبب جو اور وجود بھدی حکومت کی غذائی پختی اور اسلام شخص حکمت عملی کے چند واقعات عرض کرتا ہوں۔

غدار اپنے حدود کی سیاسی کمائی، اخبار زمیندار کی ذمائی کی سرخی دے کر دلوں پر لول کے مولوی بہاؤ الحق قاسمی لکھتے ہیں کہ

"اخبار زمیندار لاہور ماہ فروری ۱۹۲۲ء کے مقدمہ پرچوں میں ایک طویل مضمون شائع ہوا تھا جس کے متن عنوان تھے۔ حکومت برطانیہ اور عراق عرب، اسرار کا انکشاف اور حقیقت کی چہرہ کشائی اس مضمون میں برطانیہ کی ان پیشروانوں کا فضل تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو اس نے عراق عرب میں ترکوں کے

حادث اور اپنا اقتدار قائم کرنے کی عرصہ سے عربوں کو سبب و زہر دینے کی صورت میں دوا کر گئیں، اس ذیل میں اس مضمون سے وہ اقتباسات منبر و اقل کرنا ہوں جن میں دشمن مسعود بہرے اور اس کی حکومت کی غدارانہ سازشوں اور اسلام کش حمت نمایاں سے نقاب کشائی کی گئی ہے۔

بابین کا حرج

اس باب میں سوال پیدا ہوا کہ عربوں کو ترکوں کے خلاف کس طرح برائیتہ کیا جائے سنہ سی و ہم کے نہیں سنئے، کیونکہ وہ اس حکومت عرب میں جیسے دلائل ہیں جتنے کہ ہم حامی ہیں، وہ یہ ہے کہ مسعود وہاں میں حامل ہے۔ علاوہ ازیں اسے مخالفت بھی ہیں، اور یہی اندازہ کہ بہت کام دے سکتے تھے۔ یہ مسعود ہمیں ترکوں کے ساتھ مل گئے، ناب صرف دوسری بریتیاں دیکھیں کہ مسعود نے برطانیہ کے شیشا جی اقتدار کے اثر میں ہستی نہیں، نہیں ہم دے سکتے تھے، اور ان سے یہ وعدہ کر سکتے تھے، اگر چاہی اعانت دیا ہو گی، قوم بہت ماسملہ و العادہ ہیں گے، یہ پختہ بریتیاں جیسے شریف ملکر اور اپنے سود و ہائی اسیر سنجہ کی بریتیاں نکلیں۔

(فقہ سکونت کے حصول کا پول لگاؤ)
ماہنامہ کے نامہ نگار کا بیان "حکومت برطانیہ ملک برطانیہ کی کارگزاری" کی کارگزاری، مولوی سداوق قاسمی

مولوی نے اخبار زمیندار کے حوالہ سے یہ سرخی دے کر لکھا ہے:
"دہلی اور اپنے سود تو پہنچے ہی جاوے پاویں کیے کرکڑی مند کے دسازہ تھے۔" حالانکہ واقعہ ہے کہ ان زمانے میں ایب برطانوی وفد کے گزرتے ہیں جلی راس تھا تھا۔ اس وفد نے خاندان ابن مسعود سے ایک مسادہ کیا تھا جس کی پختہ

بہشت مقرر رہی ہے۔ اگرچہ کوئی باقاعدہ عہد نامہ دست ملے گی مگر کیا تھا
لیکن اس پر بھی دہائیوں سے مجھے بتایا کہ وہ اس معاہدہ کی تعمیل کر
اپنا فرض نبیانی کر رہے ہیں۔^۱ دکن کی مسیحیت کے موصول کا پول (مٹا)
اشرفیوں کا قوطرا
اس پر ہندو سرکاری باقاعدہ حق قاسمیت مسجدوں کے
اس پر ہندو سرکاری اور مسلمانوں کا لاپرواہی قرار دیتے
ہوئے زمیندار اخبار کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

ایک دوسرے حقیقت نگار نے اسی حقیقت سے بحث
کرتے ہوئے کہ دوسری سے بھی کچھ عبادتیں کر لیں لے وہاں
میں ہزاروں فیملی تنظیم کر دیں۔ یہ کیا تھا کہ اس کا تعجب نہیں کہ
ان میں وہاں افسر حاصل ہوا۔ ان کا تعجب ہے کہ اب مطلق
اقتدار نہیں رہا۔ اگر جیسے ان کے ہیں تو کبھی عرب میں نظم و
نسق نہ کرتا۔ بلکہ میں خود اور شاہ بن جٹا۔^{۱۹۱۲} دکن کے سرکاری
اطمینان اشرفیوں کا توڑا حوالہ کر کے نکال دیا زمیندار اخبار (۱۹۱۲ء)
ترکوں کی ناکرہ بندی
پھر بھی انہوں نے یوں اٹھے ہیں جیسے کہ
دو مہینوں کے ترکوں کی ناکرہ بندی میں معقول مدد دی جو
حیل شمار اور ہندو قریب کے۔ اس سے اشرفیوں کے مدد حاصل کر رہے تھے۔ اور
مسلمانوں میں اپنے رشید کے ملک پر غم و غصہ۔

اس سال انہوں نے پورے کاسرے کے پاس ہندو میں ایک سفارت
پہنچ کر یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عہد کا یہاں نہ بڑے ہونے کا ہے۔ یا تو شاہ حسین کو انشاؤں
دہشت کے لیے خاص علیہ کر دی جاسے۔ ورنہ ہم انتقام گیری پر مجبور ہو جائیں گے۔
اس فیصلے کو ہندو میں شاہی تخت پر بٹھانے پر ہندو نے صاف
سائنس کہہ دیا کہ یہ سے گرد و غبار ہے۔ وہی نہیں۔ پھر میں کہے ہندوؤں
تو نہ کرنا خوش بائیں گے۔ ان کی جان ایک نئی سرکاری خطرات کا ترصیبت یعنی

دشمن ہمارے بیرون پر قابض ہے۔ سر پر اس کا کس نے
اس احتجاج کے جواب میں اسے شاہی عہد کے نام سے خط لکھ
ہا اس خراسانہ تعلق اور ساتھ ہزار ہندو مسلمان کی شہرت سے
وہاں ہمارا ادا ہوتی رہے گی۔ اپنے سہو کو گناہ بخش رکھنے کی
امید کی جاتی ہے۔ (زمیندار اخبار اول بات ۱۲۔ دہری ۱۹۲۲ء)
یہ سب کارروائی نقل کرنے کے بعد دہری ہمارا حق قاسمیت بھی لکھتے ہیں کہ:
اپنے سہو مسجدوں اور میں کی عبادت کی اسلام پر ہی اذیت
ہی کئی کا یہ اہمالیہ نقشہ ہے۔ بچے ہی انشاؤں کے کچا ہے۔ جو آج
مسیحیت نوازی کے علمبرداروں میں چوٹی کا عہدہ سمجھا جاتا ہے۔
مجاہد آج کے دہلیہ لیا کہ بخیر باقی میں طرح مخالفین اسلام
سے مل کر ترکوں کو محفوظی سے شادی کے کو دشمن کرتے رہے

دشمن کے دوست دوست کے دشمن ہیں یہ سب
دیکھو وہاں کی یہ عادت عجیب ہے
مٹا مسیحیت کے موصول کا پول (مٹا)

وہابیوں کی صلیبی لڑائیاں: زمیندار کی شہادت

مولوی ہمارا حق قاسمیت دہلیہ تھی قاطب: ہیں کہ
مصور درود ہمارا سیاست و لاہور کے خوالہ سے زمیندار
کی رائے جو اس نے پندرہ گ سے پہلے غلامی کی طرح کرتا ہوں
جناب مفتی صاحب نے اللہ صاحب سیکرٹری انجمن دین اسلام
لاہور سے ۸ جون ۱۹۲۱ء کا میسندار پندرہ گسٹا یا جس

ہیں۔ انہوں کو مستری لکھا گیا ہے۔ اور وہ اپنی کے لفظ کو بغاوت کہتے ہیں
 بہتان کا مترادف ظاہر کیا گیا تھا۔ اور کہنا تھا کہ اس سے خود انگریزوں
 کا وظیفہ خوار ہے۔ اور اسلام کی نہیں بلکہ صلیب کی پڑائیاں لڑا ہے۔
 (سیاست بائیت ۱۹ ستمبر ۱۹۲۵ء)

برطانیہ کا پھوپھو ابن سعود ہر مہر محمد علی کا فتوے

مشہور لیڈر جناب ہر مہر محمد علی صاحب ایڈیٹر پھر دہلی کے کامیڈی نے جو
 آج کل اپنے سعود کے خاص نفٹ خاقانوں میں داخل ہیں، اس تقریر میں جو آپ
 نے خلافت کا لغزش کرنا چاہتے ہیں، اس میں خود کے متعلق فرمایا کہ
 "اگر کسی وقت شریف محمد امیر فیضی برطانیہ کے برخلاف ہوجائیں
 تو خطہ حفظہ ماقدم ایک دوسرے پھوپھو کو بھی تیار کر لیا ہے۔ اور وہ
 اپنے سعود ہے۔ جسے ساتھ ہزار پونڈ (۹۰ لاکھ روپے) سالانہ
 دینے جاتے ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت اس کو شریف کی پیچھے بٹاوا
 جاسکے۔" بقا پر ہر مہر محمد علی صاحب خطہ حفظہ کے مطابق (دلی جتہ دہلی)
 (فتنہ شجریہ کے موصول کا پائل ۱۹۲۵ء)

سردار محمد حسنی بی اے کا بیان
 سردار محمد حسنی بی اے بھی جو کوٹا میں
 جو کہ وہاں ہندو کے ہندوؤں کے متعلق انگریزوں کے وظیفہ خوار جو لے کے
 متعلق کہتے ہیں کہ

سردار محمد حسنی نے اس وظیفہ کے جاری رہنے کی مدت بھی لکھی ہے کہ

سردار محمد حسنی نے اس وظیفہ کے جاری رہنے کی مدت بھی لکھی ہے کہ

۱۹۲۵ء تا ۱۹۲۶ء تک
 مولوی ظفر علی خاں
 (سیاست بائیت ۱۹ ستمبر ۱۹۲۵ء)

ابن سعود کا ہے؟ فقط ایک قسم فرسٹ
 اٹھائیس لکھ روپے گھر کا امیر
 اسلام میں ہر اس نے برسوں میں گھر لیا!
 پھر کیوں نہ کہتے تھے ہر مہر محمد علی کا قدر

دہلی کا پھوپھو ابن سعود

ابن سعود کا ہے؟ فقط ایک قسم فرسٹ
 اٹھائیس لکھ روپے گھر کا امیر
 اسلام میں ہر اس نے برسوں میں گھر لیا!
 پھر کیوں نہ کہتے تھے ہر مہر محمد علی کا قدر

ابن سعود کا ہے؟ فقط ایک قسم فرسٹ
 اٹھائیس لکھ روپے گھر کا امیر
 اسلام میں ہر اس نے برسوں میں گھر لیا!
 پھر کیوں نہ کہتے تھے ہر مہر محمد علی کا قدر

ابن سعود کا ہے؟ فقط ایک قسم فرسٹ
 اٹھائیس لکھ روپے گھر کا امیر
 اسلام میں ہر اس نے برسوں میں گھر لیا!
 پھر کیوں نہ کہتے تھے ہر مہر محمد علی کا قدر

پس حکم کو غارت کر کے اس نے ۲۰۰۰ روپے میں مدینہ منورہ پہنچائی اور ایسا تاریخ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ مبارک کو توڑ کر غزوات میں سے شمار لے گیا۔ کہا جا آہے کہ سائلہ او متولی پر لا کر لے گیا۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود بن عبد العزیز نے جبکہ وہ قتل پاشا کے سامنے گرفتار کر کے لا گیا تو اس نے پاس سے ایک مسروقہ لایا۔ جس میں سے تین سو روپے آبدار کلاں اور کئی دانے زعفران کلاں کے نیچے ادا کر گیا کہ یہ مسروقہ جو ہر بیوی میں سے اس کے والد مراد نے لے لیا تھا۔ پس مسعود نے نقطہ اسی غارت پر اکتفا نہ کی بلکہ مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اور کبر صبر بن اور علی بن ابی طالب اور خدیجہ کھبر سے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق پر بھی گرا دیتے۔ اس خیال سے کہ یہ بھی اسلام میں۔ اور دوسرے رسول کریم کے لقب پر چڑھ کر جب گولے لگا تو عجب قدرت ظاہر ہوئی کہ سارے وہابی سرنگوں ہو گئے اور اسی میں آگ کا ایک شعلہ ایسا نکلا جس نے بہتوں کو جلایا۔ اور اسی طرح ایک اٹھواہ سنسرت ہوتی کے اڑوہ کی طرح بجلا جس نے قوم غزوات کی طرح افواج و لہجہ کا تعاقب کیا۔ اور اسے میں حکم سلطان اعظم محمد علی پاشا نے یوم مصر قرار دیا۔ اور اس کا پشادوں میں سے ساتھ ساتھ احمد علی و عثمانی و مرزا بھی حصہ آئے تھے۔ جنم والہ بخیر ایک شعلہ عظیم کے ساتھ مدینہ منورہ کے دروازہ پر و لہجہ کی بیخ کنی کے لیے آگیا۔ اور ملک عرب اس آگ کے ذریعے ایک ہو گیا۔ اس وقت شہر تباہی و تاراج کا عالم تھا کہ عبدالرحمن سلطنت علیہ السلام کے لیے آگ لگتی تھی کہ وہ وقت وہابیت کا قتل قتل کر کے لیے سلطان محمود غلام نے والی مصر محمد علی پاشا کو مقرر کیا۔ زمین و آسمان اس وقت تباہی

۳۰ ہجری ۱۲۰۰ سنہ ۱۷۸۵ء قمری ۱۷۸۵ء
 ۱۔ سید ابی اہل الحدیث و لا یلیس لہم ما
 ۲۔ امام نیل شمس اہل الذیذ و الصلا لہ۔
 ۳۔ الحق کو ختم کرنے کے لیے سائلان محمود غلام نے والی مصر مرسل پاشا کو مقرر کیا۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ وہابیوں کا یہ حال ہے۔ اور مختلف شہروں کو پہلے گئے ہیں تو انہوں نے اپنے آپ کو اہل بیت کے لانا شروع کر دیا۔ حالانکہ یہ لقب ان کو زیبا نہیں ہے۔ یہاں حدیث نہیں کہہ دیتی اور گمراہ لوگ ہیں؟
 (سید الامام علیہ السلام علیہ السلام)
 ۴۔ غبار کی بجائے حرمی حضرت مولائی کی پابوس بیاری
 ۵۔ قی کاغذ کے خطبہ صمدیت میں سرزمین حجاز میں نجدی و لہجہ کی بیت اور ظلم و تشدد کو ان کے مذہبی عقائد کی بار قرار دیتے ہوئے
 ۶۔ حیران سے بیاری کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے
 ۷۔ حضرات آج کے اجتماع کا مقصد رسول کے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ ابی مسعود اور ابی سعید کے ہاتھوں سرزمین حجاز میں تقاریر و مساجد کی تباہی اور بالقصد بے حرمی کے عوامی اقامت و حرکت اس وقت تک سرزد ہو چکے ہیں۔ ان کی نسبت ہم اپنی انتہائی بیاری کا ایک قطعی اور آخری اعلان کر دیں۔ اور چونکہ سجدہ کی اس وحشت اور بربریت کے حکم ان کے مذہبی عقائد میں نہیں چرہ اس وقت تک حرمی کے ساتھ قائم ہیں۔ اور ان کے اور ان کے دشمنوں پر وہ شہر حرم کو کال ہے باک سے تطہیر ہم کے اس سے موقوف کرتے ہیں۔ اس لیے آئندہ کے لیے

بھی ان سے کسی بہتر طریقہ عمل کی توقع نہ رکھتے ہوئے صاف
کہہ دیں کہ مقابلہ مقدس پر ان کی حکومت یا اقتدار کو ہم
کسی حیثیت سے اور کسی حالت میں منظور یا گوارا نہیں کر سکتے۔
مسلمانان ہند کی اکثریت کا عقیدہ کیا ہے۔ حامیان ان وجود
یعنی ذاب ان خشک و خالی تصوف میں سے ہر ایک اس
بات کا تصور و تشکوک ہی مقرر ہے۔ دیگر مسلمانان ہند کی اکثریت
نجدیوں کے حجاز کی گزرا دیوں کے خلاف اور اس لیے ابن
سعود سے یک طرفہ ہے۔

خطبہ صدارت سیدنا حارر مولانا حسرت موہانی مدظلہ العالی
مخالفین ابن سعود میں سے مولانا عبدالباری صاحب فرماتے ہیں کہ
”جب نجدی عدیہ کو حرم سمجھتے ہیں تو پھر اس پر حیرت ہے
کہ انہوں نے ماننے پر حملہ کرنے کی کیوں جرأت کی جبکہ عربینہ
والوں نے ان پر کسی قسم کا حملہ نہیں کیا۔ وہ نہ حسین کے طرفدار
تھے اور نہ ترکوں کے مقابلے میں وہ بھی حسین کی طرف سے
لوٹے۔ اپنے سعود کو لازم تھا کہ صرف جد سے رشتے بیٹے
پر حملہ کی ضرورت نہ تھی؟“ خطبہ صدارت سیدنا حارر مولانا حسرت موہانی مدظلہ

نجدیوں کو مکہ و مدینہ کے گران کے
ہندوستانی حامیوں کی شکایتیں ہیں

بعض حضرات کا خیال ہے کہ اگر ابن سعود اقدام تقسیم
شعبہ و ملت اور راستے مار کی قوت سے اپنے غلبہ
کو چھوڑ دے اور حجاز میں اسلامی مصالح کی حفاظت کا ذمہ

اٹھالیا جائے تو ہمیں بھی مخالفت سے
بھانا چاہیے۔ ہمارے نزدیک ابن تیم کے وہیے پر جو قبیل
”ساتھ نہیں جوتے۔“

اول اس لیے کہ جب تک اہل نجد کے عقائد مذہب میں جس کی کوئی
یا ایسا نہ نظر نہیں آتی۔ اس وقت تک ان کے باوجود تحریک
”تہذیب“ کا خطرہ دفع نہیں ہو سکتا۔ دوم اس لیے کہ اہل نجد کے
مذہب وستانی حامیوں نے ان لوگوں کو مکہ و مدینہ کے ایسے ایسے
گروہ پیدا دیے ہیں جن کے ہوتے ہوئے انہیں نقص و ہمد میں
ذرا بھی دشواری محسوس نہ ہوگی۔ اور وہ نہایت کے الزام سے
مذہب و ذیل باتوں میں سے کوئی نہ کوئی عند پیش کر کے اپنے
نیوں بڑی لادری سمجھ لیا کریں گے۔

۱۱۔ یہ کام ہمارے غیر ذمہ دار اور تشدد افراد نے کیا ہے۔
۱۲۔ یہ فعل ہم سے عداوت و تہذیب و تہذیب جو۔ ایک تحریک تہذیب
۱۳۔ انصاری نتیجہ ہے۔

۱۴۔ جن آثار کی توہین کا ہم پر الزام ہے۔ ان کی اعلیت ہی شلبہ
ہے۔ پھر ان کی توہین کیسی۔

۱۵۔ اہل تقار و اہل ظاہر کی راستہ میں مزیدوں اور قبول کا بانا نامائز
ہے۔ اس لیے ہمارا فعل تائید و توصیف کا مستحق ہے۔ نہ
کو زجر و توجہ کا۔

۱۶۔ یہ فعل ہم نے نہیں کیا کیا۔ حامیان شریف نے بعض یوں ظلم
کرنے کے لیے خود کیا ہے۔ اور بعد میں ہمارا نام لگا دیا؟

خطبہ صدارت سیدنا حارر مولانا حسرت موہانی مدظلہ العالی
دوبندی مولوی بہادر الحق قاضی عبدالعزیز بننے سعود کے متعلق رقمطراز ہیں

عبدالغفور اہل بیت سے جو وہ امیر نجد سے مکہ منکر قبا میں
 ہونے کے بعد غرض عقائد کے پروردگار کے سلام میں کتاب
 موجودہ القیاس کو شائع کرنے کے لئے مشق کے موقع پر
 مفت تقسیم کیا۔ اس مجموعہ میں مختلف رسائل ہیں جن کے
 نام بھی مختلف ہیں، موصفات کا نمبر مسلسل ہے۔ یہ عمل
 مجموعہ ۹۴ موصفات پر مشتمل ہے۔

ایک اور مستقل رسالہ الهدایۃ الشنیۃ کے نام سے
 اہل بیت سے حکم سے شائع ہوا ہے۔ وہ بھی میں نے
 میری ہی طور پر دیکھا ہے۔ اس میں بھی خرافات کا ایک
 ذخیرہ موجود ہے۔ لیکن یہ کتب قطعی طور پر
 صرف مجموعہ ۹۴ کے چند کتابتیں صرف یہ نہیں ہیں بلکہ

- ۱۔ بنی کریم سے توسل نامہ
- ۲۔ اس کا کتب بانیائت کتب بھی موجود۔
- ۳۔ بنی کریم سے طلب شفاعت حرام۔
- ۴۔ اہل ہادی و دیگر ائمہ کی کتب
- ۵۔ مصنف قصیدہ بردہ شریف پر کمر کا فتوے۔

ان کا جو ہے: دیکھئے (۱) قرآن الہیہ و احسن رحمة اللہ علیہ ایسے سون
 اسلام اور دوسرے بزرگوں کو کیں طرح صاف الفاظ میں توحید سے جا مل

لہ اس کتاب کا اردو ترجمہ پاکستان کے غازی خان کے اسماعیل غازی سے تحریر
 منہا ہے کہ اگر اس کا نام شنیہ و ایسے ہے مفت تقسیم کیا۔

یہ فقیر صحت کسی حد سے بہتر بنانے کی کوشش میں ہوں کہ وہ ہے۔ (فیہ توفیق)

در تحریروں کے اپنی خواہش کا ثبوت دیا ہے۔ اور کیں طرح
 و ردہ شریف کو شریک کہہ کر اس کے بزرگ صفت اور اس
 لئے واپس کو جن میں ہزاروں علماء و صلحا بھی داخل ہیں شریک
 یہ دینی کا نظارہ دیکھا گیا ہے۔

چوں خدا خواہ کہ پر وہ کس وزو

نیش اس اندر طعنت پاؤں بردو

ان عبارات کو پڑھ کر شیخ الاسلام علامہ زینت دہلوی نے
 (۱) اپنی رحمت اللہ علیہ کے اس قول کی پوری تصدیق جو ہماری تہذیب کے سیدی
 چھٹی صدی کے بعد تمام مسلمانوں کی تفسیر کرتے ہیں۔

کاٹوں سے سنا کرتے تھے حادثہ بھی ہے اس لئے

ان کتبوں سے تیری دیکھیں فناں نے دیکھا دیا

دقت تفسیریت کے بحوالہ کا پورل (۱) مطبوعہ امرتسر

مروری ہوا لغت کے تمام مسلمانوں کو سیدیوں کی اسلام دوستی کے

متعلق غور و غور کی دعوت دے دے۔ دوسرے دقت ازہیں کر

اہل اسلام خود اندازہ لگائیں کہ ایسی خطا تک جماعت کا

تکریم اسلام کے نقطہ مقصد اسلامیت کے لئے کس حد تک

مغیر ہو سکتا ہے۔ دقت تفسیریت کے بحوالہ کا پورل (۱)

چنانچہ سیدیوں کو اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہ ہونے کی ایک دلیل

وہیں یہ ہے کہ ہادی نے عبدالعزیز کے قاتل کو زندہ جلا دیا۔ حالانکہ

پیارے صحیفہ معنی اللہ تبارک و تعالیٰ و سلم نے دشمن کو زندہ جلا لئے

سے منع بھی فرمایا ہے۔

موت وحسنہ بی۔ اس نے قاتل کو زندہ جلائے گا نہ کہ ان الفاظ

میں کیا ہے۔

کُفری کُسمال کے نئے نئے سیکے

وہابیوں کے بتاتے ہوئے کافروں کی مختصر فہرست
کی سرخی دے کر لکھا ہے کہ

وہ تمام کاموں کے جذبات تکلیف سے بے چارہ ہو کر رہے۔ ان کے
عقائد عقائد کی کسوٹی پر نہ صرف بریلوی نے نہ صرف دیوبندی نے
صرف فرنگی علی بلکہ ہمارے اُن کے عزیز ملتین نے۔ کانگرس خلافت
حمایان بھندہ بھی مسلمان ثابت ہو سکے۔ بلکہ میں عرض کر چکی
تھی کہ خود بخود ہی مسلمان بھی اپنے عقائد کی بنا پر کافر ہوا جاتا ہے
میں ان کے ایسے عقائد کی نہایت مختصر فہرست دیتے آؤں گے۔

۱۰) کافروں سے عداوت کرنے والا کافر ۱۲) کافروں کے کہنے پر عمل کرنے والا کافر ۱۳) کافروں کو امداد اسلام سے پاس سے جانے والا اور ان کو ہم جلس بنانے والا کافر ۱۴) کافروں سے کسی ارمی مشورہ کرنے والا کافر ۱۵) مسلمانوں کے امور میں سے کسی ایک مثلاً مسند امامت اور خلافت وغیرہ میں کافروں سے کام لینے والا کافر ۱۶) کافروں کے پاس بیٹھنے والا اور ان کے اُن جانے والا کافر ۱۷) کافروں سے عوامی مزاحیہ کے ساتھ تہلیل کرنے والا کافر ۱۸) کافروں کا اکرام کرنے والا کافر ۱۹) کافروں سے امن طلب کرنے والا کافر ۲۰) کافروں

یہ دے والا کافر (۱۱) کافروں سے مصالحت و معاشرت
والا ہے (۱۲) کافروں کو سہارا دینے والا کافر (۱۳) عظیم
ہمارے کو مکیم کرنے والا کافر (۱۴) کافروں کے
معاشرے سے ساتھ رہنے والا کافر۔

فہرست کتاب مذکورہ (مجموعۃ التوحید) کے صفحہ ۸۶ پر
 نقل کی گئی ہے۔ مختصر اختصار اصل عربی عبارتیں میں لکھی
 ہیں۔ اس کتاب کو دیکھ کر شخص کو کس کتاب پر

جس میں ان کے مذکور مسائل پر مقدمہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔
 انہیں اپنے دشمن کو متنبہ کسی عقلی ہی خطا فرمائی ہے۔ وہ تو خیال
 سادہ تھے۔ کہ یہی خیالات وہ سبب ہو قائم رہ کر مسلمانوں کو
 کسی طرح بھی مسلمان نہیں سمجھ سکتے اور وہ اوقات اس کی تائید
 اسے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک جانتے ہیں چنانچہ
 خلیفہ شریف میں ان کو لڑنے سے سیکڑوں ہے گناہ مسلمانوں
 کو کافر و مشرک سمجھ کر کشید کیا۔ جیسا کہ علامہ نے یوں بند بھی
 اس کی تلقین فرما چکے ہیں۔

ہاتھی کے دانت

میں چہاں ہوں کہ انیب طواف تو میری دل کا اس قدر تشدد کہ
۱۰۔ میں سے یہ قسم کا شورو کرنا۔ ان سے جو شخص بڑائی کے ساتھ پیش
آجی ابراہیم دوسری جانب ان کا سر غریبیل کے گھر بیڑوں سے رشوت
لے کر ہوں، محلے کے۔ ان کی آمد تدریسی لی خلیفہ اسلام سے بغارت

[illegible]

محمد بن عبد الوہاب نجدی اور اُس کے متبعین

(احادیث شریفیہ کی روشنی میں)

شیخ الاسلام مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو شیخ الاسلام کہے وہ جھوٹا ہے۔
 ۱۔ شیخ الاسلام کا معنی ہے وہ شخص جس نے اسلام کو سچا سمجھا اور اس کی تعلیم دی ہو۔
 ۲۔ شیخ الاسلام کا معنی ہے وہ شخص جس نے اسلام کو سچا سمجھا اور اس کی تعلیم دی ہو۔
 ۳۔ شیخ الاسلام کا معنی ہے وہ شخص جس نے اسلام کو سچا سمجھا اور اس کی تعلیم دی ہو۔
 ۴۔ شیخ الاسلام کا معنی ہے وہ شخص جس نے اسلام کو سچا سمجھا اور اس کی تعلیم دی ہو۔
 ۵۔ شیخ الاسلام کا معنی ہے وہ شخص جس نے اسلام کو سچا سمجھا اور اس کی تعلیم دی ہو۔
 ۶۔ شیخ الاسلام کا معنی ہے وہ شخص جس نے اسلام کو سچا سمجھا اور اس کی تعلیم دی ہو۔
 ۷۔ شیخ الاسلام کا معنی ہے وہ شخص جس نے اسلام کو سچا سمجھا اور اس کی تعلیم دی ہو۔
 ۸۔ شیخ الاسلام کا معنی ہے وہ شخص جس نے اسلام کو سچا سمجھا اور اس کی تعلیم دی ہو۔
 ۹۔ شیخ الاسلام کا معنی ہے وہ شخص جس نے اسلام کو سچا سمجھا اور اس کی تعلیم دی ہو۔
 ۱۰۔ شیخ الاسلام کا معنی ہے وہ شخص جس نے اسلام کو سچا سمجھا اور اس کی تعلیم دی ہو۔

عَلَامَةُ اَفْسَدَةِ عَلَيْهِ الرَّمْعُ سَلْبُ يَدَيْهِ وَفُتْرَانُ رِجْلَيْهِ كَيْسَ كَرَامَةُ
مَيْيُظْهَرُ مِنْ حُجَّةٍ شَيْطَانٍ

۱۰ طرہ و طرز تکسیر و تفسیر فرمایا ہے کہ تمام احادیث کوشہ فیہ میں ہیں جو بعض نے
مکمل کیا ہے و بعض میں اب تک کتب احادیث میں ہیں۔ (الدر السنیۃ ص ۱۰۸)

[illegible]

علامہ سید علامہ مصطفیٰ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ
 شخصیت علامہ سید علامہ مصطفیٰ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ
 و تحفۃ الناس فیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ

کہ وہ قلم کو ایسے سائل میں لکھتا ہے کہ لوگ پیدا ہوں گے
 تمہارے باپ و اول سے کہ تم نے نہیں ہوئے گے۔ نہ
 ہیں جو عقیدہ الہی عنایت و ہدایت سے پہلے غریبی اور تمام عقائد
 غور و نظر سے بیان کرتے ہیں اور ایسے سائل غلط اور بے اصل
 کہتے ہیں جن کا کچھ ثبوت نہیں ہے۔ یہ قرآن شریفانہ فقرہ کبریت
 ضلالت کہتے ہیں:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا خُذُوا زُجْرًا کَثِیْرًا مِّنْ اَمْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
 شریعت دین و دنیا میں۔ ان میں سے کچھ پہلوں میں روح کی جاتی ہیں۔
 سرور عالم نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْفَتْحَةُ مِنْ حَقِّهَا الْفَتْحَةُ مِنْ حَقِّهَا
 وَاَشَارَةُ اِلَى الْخَتْمِ وَحَقُّهَا
 حَقُّهَا اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبْحٰنَهُ
 لَیْلَ الْاَمْرِ اَخْتِلَافٌ وَفِیْهِ قَدَمٌ
 یَّسْتَوِی الْبَقِیْلُ وَیُشَوِّی الْفَعْلُ
 یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُوْهُ

ملہ تحفۃ الناس فیہ میں ہے کہ ایک سال میں کئی بار پڑھ لے
 وقرآن کریم یا اللہ تعالیٰ عزوجل

میں میں طبع کا مکان سے تیرہ دن کی طرف
 نہ نہیں گئے جب ایک تیرہ دن کی طرف
 کوٹ آئے۔ وہ تمام مخلوق سے بڑے
 ہیں جو شخص ان کو قتل کرے یا وہ اسے
 قتل کریں اسے شہرہ اور شہادت ہو
 وہ کتاب اللہ کی طرف بلائیں گے مگر قرآن
 قرآن پاک سے ان کو کچھ تعلق نہ ہو گا۔
 جہان کو قتل کرے وہ اللہ تعالیٰ کا قاتل
 و اولیٰ ملاقات سے سزاوارد و ایک ملاقات سے
 و یہ وہ کس سنی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ تمام انبیاء
 علیہم السلام نے عید و نور کو کفر لے فرمایا۔

مشرق کی طرف سے ایک قوم پہلے
 گئے وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان
 کے دل سے نہیں نہ آئے گا۔ وہ
 دین سے ایسے بے تعلقی گئے جیسے
 تیرہ سال سے بیہوش دین میں نہ آئیں
 گئے یہاں تک کہ تیرہ واپس آئے گا۔
 یہاں ان کی خاص ملاقات ہوگی
 وہ جہان کی عید و نور لے لے گا ہے کہ نبی

و اگر نہ دیا
 مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے۔ جو
 قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے دل سے
 سے نیچے نہیں آئے گے گا جب ایک
 لفظ قرآن مشا ذکر آتے

شیر خدا کی کشت، مولائے کل کریم اللہ وجہ انکرم نے ارشاد فرمایا ہے

إِنِّي صَبَّحْتُ وَذُنُوبِي كَالْغُلَّةِ
اللَّهُ عَلَيَّ وَمَسْئُومٌ يَقُولُ سُبْحَانَ
قَدُومِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ خُذْ أَمْرًا
الْمُسْتَقِيمَ سُبْحَانَ الْأَحْزَابِ
يَقُولُ قَوْلًا مِنْ خَيْرِ شَيْءٍ الْبَرِيَّةِ
بِأَمْرٍ وَأَمْرًا مَعَهُمْ خُذْ أَمْرًا
يَسْعَرُ قَوْلُهُ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا
الْمُسْلِمِينَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا
هُمْ فَاقْتُلُوا هُمْ قَاتِلُوا فِي تَقَاتُلِهِمْ
لِيَسْ كَتَلَهُمْ سُبْحَانَ الْبَرِيَّةِ
اس لیے ان کو قتل کرنے کا ان کا جواب ہے یہ کیا کہی ہے کیا مستحب کفر کا
قول کروا، اسی طرح شریف کلمہ ۲ میں بھی اسی کلمہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳

فسادی اور اپنے پاس سے احادیث بنانے والے

علیہ رحمۃ اللہ شریعت اسلامیہ کے خلاف ان کے تشکیک کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

فَإِنْ خَذَ أَهْلُ الشَّيْءِ عَقْلًا
بِأَمْرٍ عَادَةً

مَنْ خَذَ قَوْلَ الْبَرِيَّةِ كَمَا تَشْرَعُ مِنْ ذِمَّتِهِمْ
يَكْفُلُونَ بَعْضُ الْأَقْدَالِ الْفَتْحِ
هِيَ مِنْ جَنَابِ الْأَقْدَالِ الْفَتْحِ
بنا کر پیش کریں گے۔

شرح سنن ابی داؤد ج ۲ مطبوعہ مصر

حق آیات مسلمانوں پر چھاپ کر دیں گے

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ثابت کیا کہ حق تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیج دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیج دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیج دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیج دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیج دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیج دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیج دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیج دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیج دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیج دیا ہے

عالم فیسے والکے سرور عالم شہنشاہ عرب و عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت میں حاضر ہوا اور خدا تعالیٰ پریش کیا۔ محمد رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قبل سفر فرمایا اور اہم لافیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام و اس کے واسطے اس کے سامنے اسلام پیش فرمایا اور اس نے اسلام کو قبول نہ کیا اور نہ خدا کو کہا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

لَمْ يَنْتَهِ نَحْنُ عَنْ اتِّخَالِافِ
إِلَى قَوْمِي لَمْ يَنْتَهِ أَنْ يَجِدُونَا
دَعَاكَ وَبَيَّضُوا أَمْرَكَ
فَقَالُوا إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ أَهْلًا
فَنَحْنُ فَقَالَ إِنَّا لَهُمْ حِصَابٌ
أَنْ يَخْرُجَ مِنْ لَدُنْهُ أَحَدٌ فَيَقُولَ
مَعَهُ وَتَسْأَلُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعِينَ وَرَجَبًا
فَمِنْ الْأَلْبَابِ رَقِيقَةً يُسَبِّحُونَ
الْقُسَا وَأَقْرَبَ عَلَيْهِمُ الْمَذْبُوحَ
نَحْمِي السَّاعِدِينَ لَقَدْ سَرَّ لَنَا
مِنْ مَعُونَةٍ فَلَقَيْنَاهُمُ الْقَوْمَ

اگر آپ میرے ساتھ آجائے مجھے کلام کی ایک جماعت میری قوم کی طرف بھیجیں تو مجھے امید ہے کہ وہ کلمان ہو جائیں اور نہ وہ کلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انھوں نے کہا کہ اگر آپ کے متعلق خطر ہے تو عوام والکے سے کہہ کر اگر ان پر کسی قسم کی دقت ہوتی تو میں و قمر ہوں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انصاری صحابہ اس کے ساتھ بھیج دینے کو فرمایا کہا جاتا تھا۔ او ایمن بن عمر ساعدی سے کہ ان پر ایسا مقرر فرمایا جب وہ صحابہ ہر معونہ کے مقام پر پہنچے

[illegible]

۱۔ اَللّٰهُ اَبَسَمَ فَاَنشَرُوْهُنَّ
 مَعَا تَاوُفَا فَنَجَّيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلٍ
 اَللّٰهُ صَفِيٌّ عَلِيْمٌ وَنَسْتَعِيْنُ

(طبقات ابن سعد ج ۲)

فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت! آپ نے سید یونس کی بخاری اور حبشی کی منظر دیکھا کیا ہم
ایسا ہی اسی اہل لغت کے علیہ وسلم کی عظیم بارگاہ کا بھی ان کو اس کا اور پاس نہیں ہے
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اہل لغت کے علیہ وسلم کے دشمن ہیں جنہوں نے حضرت یونس
صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کفارہ شریعت اور اجلاس کیا تو اس
اور شیطان نے بھی شرکت کی کفار نے اس کو انہیں مجھے ہر چہ کرتی ہیں جو
نہایت عین نے اپنا تعارف شیخ نجدی کے لفظ سے کرایا تھا جس پر کفار نے
من کو غرض آمد لکھا۔

کفار کے اس اجلاس کی مفصل کارروائی محدث کی مفسر علامہ ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے الباری شوالیہ میں اور غلام مؤرخ نے الباری شوالیہ میں لکھی ہے۔

کفار کے اجلاس میں شیطان کا اپنے آپ کو شیخ نجد کھانا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

۱۔ اہل ہندو مت کے لوگوں کو اپنا مذہم تسلیم کرنا چاہیے۔
۲۔ ۱۹۵۷ء
۳۔ ۱۹۵۷ء
۴۔ ۱۹۵۷ء
۵۔ ۱۹۵۷ء
۶۔ ۱۹۵۷ء
۷۔ ۱۹۵۷ء
۸۔ ۱۹۵۷ء
۹۔ ۱۹۵۷ء
۱۰۔ ۱۹۵۷ء

جب کفار مکہ نے اہل بیت کو اور اراکینہ میں داخل ہونے کے لیے تیار ہوئے
تاکہ رسول کریم نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مشورہ کریں۔ علی الصبح ہی تب نہی
کر کے آئے۔

وَحَكَانَ ذَاكَ الْيَوْمَ تَنَبَّأَ
يَوْمَ الرُّسُلِ فَاعْتَرَفَ مَعَهُ
إِبْلِيسُ نَعْتَهُ اللَّهُ فِي هُنَيْدَةٍ
فَطَفَحَ جَبَلِيلٌ عَلَيْهِ بَثٌّ لَهُ
فَوَقَفَتْ عَلَى بَابِ الدَّارِ فَلَمَّا
رَأَوْهُ وَاقْبَحًا عَلَى بَابِهَا
قَالُوا هَٰذَا مِنْ أَطْفَالِ مَنْ أَطْفَحَ مِنْ
تَعْبِيدِ سَبْعٍ بِالْبَيْتِ إِشْجَقْتَهُ لَهُ
مُخَضَّرًا مَعَكُمْ فَنَسِخَ مَا تَكُونُونَ
وَعَسَى أَنْ لَا يَبْقَى مَعَهُ
رَأْيًا وَاصًّا قَالُوا أَجَلٌ لَنَا زَجَلٌ
فَتَحَنَّنَ مَعَهُ لَعْنَةُ اللَّهِ
عَلَيْهِ رَحْمَةً جَانِسَةً كَفَّارَتَهُ لَمَّا آتَتْهُ تَرْسِفَاتُ لَيْلٍ
كَفَّارَتَهُ كَيْلَسٍ فِي شَالٍ بَرْجِيَا - رَسِيرَتِ اِهْيَا بِشَامِ بَرْجِيَا ۲۰ تَامَرِي لَبِي مَشْنَمِ
الْبَهَائِيَةِ دَانَسِيَةِ شَوَا جِ س ج

شیخ نجد کا بی بی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے منہ تو کی تائید کرنا

اس جملہ میں پیار سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے منہ تو کی تائید کرنا
نے جو تباہی و بربادی پیش کیں۔ مرنے والوں نے ان کو تذکرہ بھی کیا ہے کہ ایسے بشارت

فَاطِمَةُ هَانَسَةُ الْخَيْسُودَةِ
لَعْنَةُ بَنِيهِ وَاعْلَقُوا
بِهَا

یہ لڑکی سین نے جو کہ شیخ نجد کی قتل میں وہاں موجود تھا اس نے لڑکا تارہ
تارہ جس کا ذکر ان الفاظ میں ہے -

لَا تَكُونِ الْغَيْبَةُ نَجْمًا وَاللَّهُ مَا
لَعْنَةُ أَبِي وَاللَّهُ لَعْنَتُ
وَلَعْنَةُ كَلْبَةٍ كَلْبَةٍ كَلْبَةٍ
وَلَعْنَةُ مَنْ وَرَاءَ الْبَابِ الَّذِي
لَعْنَةُ مَنْ وَرَاءَ الْبَابِ الَّذِي

یہ لڑکی تارہ تارہ کے گھر کے راتے دی
فاس قاتلہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں سب سے پہلے اس کو اپنے غلاموں سے
ملا وہاں آئے جہاں غلامیہ لکھ

وہاں اس نے وہاں وہاں
وہاں وہاں وہاں وہاں

یہ لڑکی تارہ تارہ کے گھر کے راتے دی
فاس قاتلہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ لڑکی تارہ تارہ کے گھر کے راتے دی
فاس قاتلہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَاَهْلًا لَكُمْ تَبَارَكَ الَّذِي مَخْلُوعًا
 حَسَنٌ حَيْثُ بَدِئَهُمْ وَخَلَقَ
 مَنُطَوِّعِهِمْ وَعَلَيْهِمْ عَلَى قُلُوبٍ
 الرِّجَالِ بِمَا نَأْتِي بِهِمُ وَاللَّهُ
 تَوَقَّعْتُمْ ذَلِكَ مَا آتَيْتُمْ
 أَنْ تَصِيدَ تَحْتَ حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ
 قِيَمَتِهِ عَلَيْهِمْ يَدُ الْيَمِينِ
 مِنْ قَوْلِهِمْ وَحَدِيثُهُمْ حَسْبًا
 دِيْنًا لَكُمْ عَلَيْهِمْ كَسَمْعِهِمْ بِمَا قَالُوا
 بعد از سرور کفار ابراهیم نے اپنی راستے کا نام اس طرح کیا
 اُنْكَالُ ابْنِ جَهْلٍ بَنِ حَسْبٍ
 وَاللَّهُ اِثْنَانِ فِيْهِ كَرَامًا
 اَزَاكُمُ وَفَعَلْتُمْ عَلَيْهِمْ قَبْلُ
 وَقَالُوا مَا هُوَ يَا اَبَا الْمُؤْمِنِ
 قَالِ اَوْسَى اَنْ تَخْذُلَ مِنْ
 كُنْ تَجِيْبُوْهُ مَثَلًا لِّمَنْ جَبِلَ
 لَيْسَ بِيْهَا وَبَسِطًا جَبِلْتُ لَكُمْ لَقِيْ
 كُنْ كُنْ مَثَلًا لِّمَنْ جَبِلَ
 قَوْلُهُمْ وَارْتَابُوا عَلَيْهِمْ
 بِمَا هُمْ فِيْهِ وَجَبِلَ عَلَيْهِمْ
 فَتَنَّهُمْ بِمَا هُمْ فِيْهِ وَجَبِلَ
 قَوْلُهُمْ اِنَّكَ لَفَتْنَى وَمَنْ
 فِي الْفِتَنِ جَبِيْمًا قَامَ يَفْقِدُوْ

یہ تمہاری راستے میں نہیں کیا تم اس
 کے حق کلام اور شرعی کلام کو نہیں جاننے
 جو وہ لاکھتے اور اس کا کوگوں کوگوں
 پر چھایا نہیں دیکھا جو کہ وہ پیش کرنا
 ہے خدا کی قسم تم نے اگر نالکے اور بڑا
 کیا تو نہ تمام عرب کیوں پر چھایا نہ تھا
 پھر اگر تم اعلان میں نہیں آئے تھے یہاں تک
 کہ تم بھی کہہ سکیں کہ قول اور حدیث
 (سیرۃ ابن ہشام ج ۱ ص ۱۸۷) پر ہی
 ابراهیم بن حارث نے اپنی راستے کا نام اس طرح کیا
 ابراهیم بن حارث نے کہا کہ خدا کی قسم
 محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 متعلق میری ایک بات ہے جہاں
 تک تم بھی نہیں پہنچے ہو گے گا اسے
 ابو الحکم بیان کرتے ہیں میری کہجیے اس
 کے کہامیری راستے سے کہ ہر قبیلے
 سے ایک جوان زبردست خدا کی
 قسم بہترین تھے اور ہر جوان کے
 ادا میں تیرا دعا تو ارم سے دیں
 پھر وہ محمد یعنی اللہ علیہ وسلم پر ایک
 ہی ذکر کے سبب پیش آئے اور محمد
 رسول اللہ علیہ السلام کو قتل کر دیں
 اس طرح تم اس سے بے غم ہو جاؤ گے

بَعْدَ غَيْبٍ مِّنَّا وَكَفَى حَسْبٍ
 وَنَسِيْلُهُمْ عَجِيْبًا فَتَمَنَّا اَمْنًا
 مَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ لَنَا حَسْبُ كَرِهِيْ
 بَسْمَةُ كَرِهِيْ بَسْمَةُ كَرِهِيْ
 شَيْطَانِ لَعِيْنٍ كَيْ جَوَاسِقُكُمْ
 اَبِي الْمَوَدِّعِيْنَ كَيْ

مَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ لَنَا حَسْبُ كَرِهِيْ
 مَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ لَنَا حَسْبُ كَرِهِيْ
 لَا اَنْ اُحْيِيْ حَيُّوْهُ فَتَقْتُلُوْهُ
 حَلَّةَ اَلَيْكُ وَهَلْ تَجْعَلُوْنَ لَهَا
 وہ بھی صرف اور صرف اسی لیے کہتے ہوئے تھے
 ملازم ابوالدین فیروز آبادی صاحب ناموں نے بھی اپنی کتاب مطالب میں
 لکھا ہے حضرت ابن اسحاق نے فرمایا ہے کہ

حَادُّهُ اِلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ فِيْ
 لَعْنَةُ اللّٰهِ فِيْ اَنْ اُحْيٰ
 لَعْنَةُ اللّٰهِ لَنَا اَمْنًا
 لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَآلِهِمْ
 اَللّٰهُمَّ رَاٰهُمُ وَالْاَبُو

ابو اسحاق نے فرمایا ہے کہ
 ابوالدین نے فرمایا ہے کہ
 ابوالدین نے فرمایا ہے کہ
 ابوالدین نے فرمایا ہے کہ
 ابوالدین نے فرمایا ہے کہ

کرامت و شہداء میں ہے۔ (الدر النکاحہ فی شراح)
 شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنے فتاویٰ میں اہل تشیع کا یہ
 عقیدہ واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ
 اَنَّ جَلِيلًا اَحْمَدًا فِي اَكْثَرِ مَنْ
 حَضَرَ مَلِئَ مِنْ رُضَى اللهِ عَنْهُ لَمَنْ تَوَسَّعَ
 فَاَوْفَوْا فَوْسَ رَسُوْلِهِ .

یہ سید سرکار امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقابلہ
 حکومت اور ریاست کے حصول کے لیے تھا
 مولوی ابوالفتح محمد بیگ
 حیدر آبادی کا ایک
 اصفیون اہل اللہ و حق

امام رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے اخبار الجہاد میں شائع کیا ہے۔
 جس میں علامہ بیگ نے حدیث کا حوالہ اور بیہودیت کا اعلان الفاظ میں کیا ہے۔
 حضرت امام حسین اور بیہودیت کا مقابلہ یہ جملہ عقائد حکومت و
 کی دھم سے ہوئے۔ (اخبار جہاد امیر شریعت علامہ بیگ محمد کنویر ۱۹۰۶ء)
 ابویہ محمد دوسرے بیہودیت سرکار امام علیہ السلام شہداء نگاروں کی ایک دہائی
 سطحی سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اقدس میں گستاخیاں اور
 بے پائیاں کرتے ہوئے خلافت راشدہ بن رشید میں لکھا ہے۔

وقاوید رشیدیہ فی سیدنا امیر شریعت
 امیر ابوالفتح محمد بیگ نے ایک کتاب
 تصنیف کی ہے جس میں واقعہ کربلا پر تبصرہ کرتے
 ہوئے لکھا ہے کہ
 اور وہاں میں یہ کہیں کہ اب ہے جس میں
 نہایت وضاحت سے ثابت کیا گیا ہے کہ واقعہ کربلا میں نہ تھا بلکہ یہ جنگ
 فعلیہ سیاسی صاف اور حفظ و مرسس کی خاطر طوطی مکرر کرام کی تصدیقات
 تھا لائب کے آخر میں درج ہیں۔ ہر خوبی سے یہ کتاب قابل مطالعہ ہے بلکہ نشر
 اشاعت ضروری ہے۔ میں سو لکھتے ہوئے آجروں اور وقت تقسیم کرنے والوں
 کے لیے مقرر کیے ہیں۔ (انتہا الیہ بیہودیت امیر شریعت محمد کنویر ۱۹۰۶ء)

سیدنا حسین حکومت کو کچل کا کھیل سمجھتے ہوئے کسی کی بکھر پڑا
 نہ لکھتے تھے اور دنگوں کے جھانسنے یا جود بھی بعض اوقات
 بڑا ہی آتا کر گزرتے تھے۔ (خلافت راشدہ بن رشید ۱۹۰۶ء)

تعارف سے کرام ہمدرد ابویہ امیر شریعت کے تبصرہ میں غرضیت کا اثر بالکل ظاہر
 ہے۔ یہ کتاب تنظیم کا ذوق کس مذہب سے ہے اور سرکار شہداء اہل عالم کرام
 امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت لوگوں کے
 دلوں سے ختم کرنے اور بیہودیت کی حمایت کی نشر و اشاعت کی نیک نوازی سے
 کیا گئی ہے۔

خلافت حسین کا انکار
 کے سفر قبل کے وقت پانچ سال کے بعد میں
 ن۔ بیہودیت عالمی کتب مفسر لکھا ہے۔ (ذرائع رشید ۱۹۰۶ء)
 امام حسین رضی اللہ عنہ کا اسلام سے نہایت اصول
 سے انکار کرتا ہے۔

دعا و دعا والی ہی ہوں گے۔ عالم بد میں کائنات کے ایک خارجی نے ایک کتاب خلافت رشیدیہ
 بن کر لکھی ہے۔ اس کتاب کا تائید میں جو بدی اور غیر منطوقہ وانی مردوں نے کی ہے۔

جو کہ بڑی حد تک اس کا کافی سے زیادہ بچا رہا گیا ہے۔ لہذا یہ اصول اسلام کے خلاف ہے۔ کہ کسی ایک نیک بھٹی کے ذرائع خیالات اور اس کے کو جو امت مسلمہ کے خلاف اس کا مقام دے دیا جائے۔ (خلافت رشیدیہ میں رشید رضاؒ)

امیر المومنین یزید کی مخالفت کے لیے سنی تاجین سنیہ اسامیہ کی وفات کے متعلق تھے۔ جو سنی انہیں سنیہ اسامیہ کی وفات کی خبر مل تو اپنے دلی مقصد کی برکری کے لیے اُنھ کو طعنے دے رہے تھے۔ امیر کی اطاعت سے گریز اور اپنی مخالفت کی طلب کے متاثر پیا ہوئے تھے۔ آپ نے جو کہ کیا وہی دراصل اس تمام سلسلہ کی روتہ وال ہے۔ جسے سمجھ لینے کے بعد قارئین ہسانی انہیں تغیر پر متوجہ ہوں گے کہ سنیہ اسامیہ نے خود ہی ایسے حالات پیدا کئے تھے۔ جو بالآخر واقعہ گلاب پر منتج ہوئے۔ (خلافت رشیدیہ میں رشید رضاؒ)

(خلافت رشیدیہ میں رشید رضاؒ)

یزید کی مخالفت سنیہ تاجی المرتضیٰ اس کے روئے مسلمانوں کی برہمی کے خلاف کی مخالفت سے اولیٰ حق

میں دیکھنے والے مسلمان ابھی طرح جانتے ہیں۔ یہ تاریخی حالات واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ امیر المومنین یزید کی مخالفت سنیہ تاجی کی مخالفت سے بوجہ غارتگی کے بددعا اولیٰ اور اتفاقی کی حامل تھی۔ (خلافت رشیدیہ میں رشید رضاؒ)

خلافت کا جھگڑا اہل حق قارئین حقیقت شہد کی طرح روشن ہے کہ سب خلافت حاصل کرنے کا جھگڑا تھا۔ اور خلافت کی آرزو میں گلاب کا ملوث پیش کیا۔ (خلافت رشیدیہ میں رشید رضاؒ)

یزید کا ملوث اور غیاسی اسلام میں امیر المومنین یزید کی مخالفت رشیدیہ میں رشید رضاؒ

انہیں کا کردار بہت بلند تھا۔ آخر میں فرمودہ ہانید کے مذہبی مولوی

حاجہ ابوالحسن شہین امیریت رشیدیہ
فقیہ عربیہ اسلامیہ امامی فخریہ

لیے بھی مزید کو حلیہ سے تسلیم کیا ہے۔ اخبار المہدیث کے چونکہ اس وقت
 آؤی تھا : امداد مزید سے متعدد ائمہ و شیعہ نے اس کو لایا تھا :
 وہابیہ کے سرکاری دہرہ دہانیہ میں کے مدرس مولوی عبدالمجید صاحب
 ایمان کا مقام سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اقدس میں قوانین آمیز
 تعلیمات لکھتے ہیں کہ :

”مستند تاریخی روایات سے مولیٰ محمد کا آؤی بھی یہ نتیجہ اخذ کرنے پر
 مجبور ہے کہ اگرچہ واقعہ محض اس پر پیش آیا کہ حضرت حسین
 رضی اللہ عنہ کے تعلقاً دورانِ نبوی اور نہج سے کام نہیں لیا جس سے انہوں
 کے مشغول کو ٹھکرا دیا۔ حالات و واقعات سے انھیں غافل
 ہمارے نزدیک یعنی وہابیوں کے نزدیک حضرت حسین نے
 یہ موقع اور یہ محل دلائل و سند و افتراق اور شقاق و عداوت پیدا
 کر لی اور امت اسلامی کا شیرازہ بکھریا : (خلافت رشیدیہ میں کرشدہ قضا)
 ساتھ کہ یہ سیاسی مقنا [وہابیہ نجد کے مولوی ابو محمد شریف الدین
 دہلوی نے بھی لکھا کہ اس واقعہ کو سیاسی
 قرار دیتے ہوئے اپنی غاصبیت کا انکار اس طرح کرتے ہیں :

”یعنی کہ واقعہ کا پہلا پہلو یہی جنگ داخلی، اول میں محض سیاست
 اور آخر میں جنگِ مذہب کی بجائے جو لوگ اسے مذہبی بتاتے ہیں، انہیں
 سلام نہیں کہیں کی جاؤ گت ہے : (خلافت رشیدیہ میں کرشدہ قضا)
 وہابیہ نجد کی معروف شخصیت مولوی ابراہیم بن عبدالمجید کے شاگرد اور
 محبت وہابیہ کے عالم اعلیٰ مولوی عبدالحلیم علی ٹائمریس آف گوجرانولہ بھی
 خاندان کی نسبت میں جو مذہبی کو امیر المومنین حسین کرتے ہوئے اپنا نام اس طرح

خطبہ امین دہلی مصنف صاحب نے یہی کتاب کیا ہے۔

درج کرتے ہیں کہ :
 ”اسی ائمہ میں میں نے کئی کئی بار ان پر لعنت کرنے کو کوئی بھی مسجد دار
 اور ان عقل چمک نہیں سمجھا : (خلافت رشیدیہ میں کرشدہ قضا)
 مولوی ابراہیم بن عبدالمجید کے اپنے شاگرد کی مذہبیت کا یہ خطا ہے کہ وہ
 قرآن میں نے اپنی کتاب ”اسرارِ اہلبیت“ میں یہودی روح اور عارفانہ طبیعت کی
 اصلاح کی تشریح دے کر اس عاجل کی زیرِ نگرانی ”الاعجاز“ اور ”الذوالشائع“ ہونے
 دے رسالہ اور شاہراہ المہدیہ پر سیدہ زینبہؓ کی زیرِ نگرانی شائع ہونے
 اسے رسالہ کے مضامین پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے :

”سیدہ زینبہؓ سیدہ زینبہؓ میں تو علی التواتر اور انوار المہدیہ پر
 گوجرانولہ میں بھی انقلاب کے طور پر بعض مضامین ایسے شائع
 ہوتے رہتے ہیں۔ اور بعض ناقص العلم المہدیہ پر مناظر اور تقریریں
 تقریریں بھی کرتے رہتے ہیں جن سے بڑے سادگی سے کھنکھاتے :
 (امجاد المہدیہ ص ۱۸۸)

”تاہم یہ کہ امام مولوی ابراہیم بن عبدالمجید کی توحید اور خارجی مذہبیت
 ل اسلاف کی مذہبیت و دنیا فیتنا سے رکھتا ہے۔ ان کو گھر گھر اسلام آت کو جاننا
 ”وہابیہ“ وہ کہتے ہیں جو دونوں ان کے شاگرد ہیں۔ ان میں خاصیت کا اثر ضرور
 ہے۔ یہ تو بس حق دے کر ان کو نصیحت کی ہے۔
 ”وہابیہ نجد کے ابو عقیق محمد امین
 ”وہابیہ“ اسے یہ تھا : ”آیت“ دیکھئے کہ اس کا نام حضرت
 ”وہابیہ“ اور ”وہابیہ“ دیکھئے کہ اس کا نام حضرت
 ”وہابیہ“ اسے یہ تھا : ”آیت“ دیکھئے کہ اس کا نام حضرت

مصنف صاحب نے یہی کتاب کیا ہے۔

کتاباً ففیہ کما یثابوا فی اتباع اہل
عبداللہ صاحب الذین خذوا من
کتابہ ولعلہوا علی الخیرین وکانوا
یشعروا مذهب الخباہلہ لا کفہ
اعتقدوا انفسہم ان المسلمون و
انفسہم خالفوا اعتقادہم مشرکون
و استباحوا یکلوا لیل قتل اہل
المسکون و علماءہم یقتل کسرا لذلک
مشوکتہ و یحذو بکلامہم و یظفر
بہم عسا کو المسلمین عام ثلاث و
ثلاثین و مائتین و الف
ان کے شہر کو برباد کر دیا اور اسلامی اہل قرآن پر قہر دی۔ اور یہ واقعہ
۳۳ھ میں پیش ہوا۔ (شامی شریف ص ۳۳ مطبوعہ مصر)

علامہ قطب علی الدین ہر کسی
کتاب میں تفسیر تفسیریں جو کہ اپنے آپ کو مخفی بھی کہلاتے ہیں، کو خارجی قرار دیا ہے۔
مواہب میں وہ لازم ہے ہر عقائد ساری نسبت ہر جہ کے ہو کر کہے کہیں اور جو
میں کی طرح مذہبوں سے الگ ہو کر باہر حدیث کا رستہ وہ مخفی ہے۔ اور باقی
لوگ خاص مخفی نہیں ہوا ایسے خارجیوں اور انفیصلوں سے ترک ہوا وقت لازم ہے۔
عاشیہ توفیر الحق ص ۲۸۲

دوسرے مقام پر بھی تحریر فرماتے ہیں کہ:
یہ فرقہ خارجی معتزل و متکلم اور اویار کا ہے شک الہیست و جماعت
سے باہر ہے ان کے ساتھ نہ صوفی ہیں نہ فقہاء یہ امام غزالی ہی ہیں خراب
اور گمراہ۔ یا کھر نہ صوفی میں مجھ اور نہ فقہوں میں تمکانا اور نہ خلف اور نہ ملت کے

ذکر کرتے ہیں۔ ۱۰ عاشیہ توفیر الحق ص ۲۸۳

مولوی مخدوم تھانوی دیوبندی
جو کہ دیوبندوں کے اہل حق میں سے ہیں۔

حکما سیمین السیمین الخیرین دلو دخولہم اعی الخواج فی
الاسلام ان الذین یبغون دین عبد العباد الخیرین
یستکون مساکینہ فی الاصل و الفسوح و یبغون فی بلادنا
یا سیمین الخیرین و غیر الخیرین و یبغون ان یقتلوا احد
الاسلمیہ الا زکاء و حد ان اللہ یغفرہم اجمعین و یبغون ان
یمن خالفہم الخیرین و یبغون قتلنا اہل المسکون
و سیمین و غیر ذلک حکم من العباد الخیرین و
صلواتنا علینا منہم یواہر اسیطہ اللغات و سمعنا ہا بعض منہم
ایضا ہم فیرجی من الخواج و قد صرح ہم بالعدوانہ اللہ اعلم
فی کتابہ رد الخوار و قد قتل صاحب الذر المختار۔

عاشیہ توفیر الحق ص ۲۸۳
نبی نبیب ان احمد علیہ السلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خارجیوں کے
متعلق ارشاد فرمایا ہے اور وہ ارشاد کتب احادیث کی شدت کتاب طبرانی شریف
میں درج ہے۔

حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا الخواج بکلام اللہ خارجی دوزخ کے گئے ہیں۔

طبرانی شریف ص ۲۸۳ مطبوعہ مصر حیوانہ النجوانی ص ۱
ابن کثیر کسی قسم کا شبہ اور شک اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں نہیں جو کہ لسانی
ہی خارجی ہیں۔ ان کے خارجی ہونے کا ثبوت وہابی مولویوں کی عبارتیں اور تحریروں
و اشعار سے گواہی ہیں۔

نجدیوں کے سخت اند باطلہ اور نظریاتِ فاسدہ

نبی پاک کی شفاعت اور وسیلہ کارگرنہیں | سرور محمدی بی۔ اے
مورخ نے بھی وہاں ہوں

کے حضرت عطاء کس طرح درج کیے ہیں کہ

وہ مسلمان جہاں سے اپنی کا کامل عقیدہ رکھتے ہیں، لیکن وہاں بنوں
کا اعتقاد یہ ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام عام انہوں
کی طرح کس دہر غالی سے جلست فرمایا چکے اور اب انہیں کس دنیا اور
اس کے مخلوق سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ وہ دنیا کے امور سے متعلق
تصنیف و اقتدار رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کی شفاعت اور وسیلہ کارگرنہ
عام مسلمان حضور رسول مقبول صلعم و علیہ السلام پروردگار و وحی
مبارک کا جو بولتا شک جیتے ہیں، لیکن تقدیم و دلی ورد کو نہ نماز کا معرکہ
جڑو جیتے تھے نہ ہی کار آمد و نافذ ہوتا تھا۔

ایصالِ ثواب کے منکر | عام مسلمان تہذیب و دو دین ایصالِ ثواب کے قائل
ہیں۔ اور اولیاء اللہ کے ہزارات و تبرکات سے
اکتسابِ فیضانِ رحمانی کے مستحق ہیں، لیکن وہ اپنی حضراتِ مریدین اور صاف طور پر
ان دونوں اقوال کا اعلائیہ انکار کرتے ہیں۔

تصوف اور طریقت کا انکار | عام مسلمان سلسلہ طریقت میں تصرف
اور یہ یوں تھیروں کو بہت محبت و احترام

سے دیکھتے ہیں۔ دلی ہر سے ان کے قائل ہی نہیں۔

مسلمانوں کو یہودیوں اور عیسائیوں سے بڑھ کر چھنا | عام مسلمانوں اور
وہاں ہوں میں چڑوی
خبر ہم اختلافات اور بھی ہیں، چھٹی دلی اپنے عقائد و عقیدہ و مذہب سے
بڑھ کر چھنا
سوا گریہ مسلمانوں کو مشرک اور یہودی اور عیسائیوں سے بڑھ کر چھنا ہیں۔
روایت حلیت سلطان ابن مسعود رضی اللہ عنہ (۱۵۰)

یا رسول اللہ کہنے والا مشرک ہے | دلیوں میں وجہ ہے کہ

انہوں کو حق نہ ماننے والا اور کسی کو قبول نہ کرنے والا یہاں
کے کہ کوئی کوئی کہے ہو کہ کوئی یوں کے یا رسول اللہ میں آپ
سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا۔ اور کس کو نہیں
تو جہاں ہوگا۔ لہذا اس صورت میں غالب اہمیت یہ ہے کہ فرمایا ہے
تا یہ کہ ان کے عقیدہ بجا رہے اس بات کو مندرجہ و معارف و احوال
ہاں جو اس کے برخلاف کہ انہوں نے اس کی علامت کی ہے ایسے
روایوں کو منکر فرماتے ہیں۔ ان میں غالب عقائد و عقول کا ہے جن سے
ان کا ہم خیال کہ ہے ہیں۔ (تحقیق و بیانیہ صفحہ ۶۹)

امرات المؤمنین کے ہزارات پر | سرور محمدی محمدی۔ اسے دلیوں
کے تعجب اور حیرانوں کا ایک واقعہ
تھی یہ کہ ان شیعہ مسلمانوں نے
سے آج یہ بڑے متعلق اور چھنا

ہاں وہاں سے ہزارات پر
ہاں وہاں سے ہزارات پر
ہاں وہاں سے ہزارات پر
ہاں وہاں سے ہزارات پر

قرآن پاک کی آیات سے لکھا ہوا تعویذ بھی حرام ہے :

والمجید شرح کتاب التوحید ص ۵۹

[illegible]

مَنْ شَدَّ الرِّحَالَ يُقَصِّدُ الْقَبْرَ فَقَدْ خَالَفَ أَمْرَ النَّبِيِّ

جس نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قریب کی دیارت کے لیے سفر کیا پس اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کی:

الجلد بیست و ششم کتاب التوحید ص ۱۴۴

رَأَيْتُ مُؤْتَبِعًا وَفَدِيًّا التَّخْلُفَ
وَالْمَعْدُومَ شَرَحَ كِتَابَ التَّوْحِيدِ

انگریز کے کام آنے والوں کی کتابوں سے نئی خبروں کے نظریات باطل اور عقاید جاسوسوں کو بالاعتدال درج کیا گیا ہے۔ بعض غیر عادی آئینہ صفحات پر عقائد کے بیان میں درج کیے جا رہے ہیں۔

اب خبریوں کے سردار محمد بن عبدالوہاب جی کے مستقل وزیر ہمدردی اکابر کی رائیں پیش کی جاتی ہیں۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی کچھ متعلق
اکابر دیوبند کی رائیں!

انور شاہ کشمیری | دہلی ہند کی حضرات کے شیخ المومنین انور شاہ کشمیری اہم علماء ہیں
مفت محمد رفیع عبد الوہاب نجدی کے متعلق مفید فیض الیوم

شیریں و میوے کی طرح ہر قسم کے لذیذ و لذیذ

وہ کہ فرما اور کہ علم اوستی تھا یہ اس کی پیر
سے وہ فرما اور کہ علم اوستی تھا یہ اس کی پیر

۱۔ لوی خلیل احمد انیسویں | جو کہ مولوی برہنہ صاحب محمد گنجوی کے دست راست اور
شاگرد ہوں، رہتے ہیں، یہ کتاب انقبسات میں محمد بن

اپنی فرقہ کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو شترن جاسے ہیں اور
 ابلیست و ملّا ابلیست کا قتل اسی کے نزدیک سب سے

والتبایات علیہ علیہ وعلیہ السلام
تجوید وعلیہ السلام حضرت سید محمد بن ابی طالب

۱۔ ابوفی بین احمد کاکلمری [متحدہ شخصیت ہیں فقط انہیں کہہ
چاہئے، احمد و سرحد والے سنی افغان تیسرے صدی میں محمد

صالح و صالحہ ہے کہ وہ ان لوگوں کے جان و مال اور عیال و عیال کے لئے

حسبے غلام ہو جا۔ اور چونکہ خیالاتِ باطلہ اور عقائدِ فاسدہ رکھتا تھا۔
 اس لیے جس نے اسے مسلمانیت و جہاد سے قتل و قتل کیا۔ ان کو
 باخیر اپنے خیالات کی تکلیف و تیار ہوا۔ اور ان کے اموال کو غنیمت
 کا مال اور مال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کے لیے باعثِ ثواب و رحمت
 شمار کیا۔ تاہم اہلِ عرب میں کوئی شخص اس نے غالیف شیعہ یا شیعی نہیں سمجھا
 مسلمانین اور مشائخ کی شان میں نہایت کٹائی اور بے ادبی کے الفاظ
 استعمال کیے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدہ دیکھے
 یہ یہ مفرورہ اور یہ مظلوم چھوڑا پڑا۔ اور یہ مظلوم آدمی کس کے اداس
 کی قوت کے باوجود شیعہ نہ کہنے۔ اس حال وہ احمد بن محمد بن عبد الوہاب
 ایک مخالف اور باطنی خود کار و فاسق شخص تھا؛ الشهاب الشافعی کہ مظلوم و مظلوم
 محمد بن عبد الوہاب سے بھڑکی اور عقیدہ تھا کہ وہ اہلِ باطل و کفر مسلمانانِ دیار و شرک
 اور کافر ہیں۔ اور ان سے قتل و قتل کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور
 جائز و واجب ہے۔ (الشهاب الشافعی ص ۱۷۸)

مولوی محمد تقی نووی و دیوبندی
 کے حاشیہ میں لکھتے ہیں :
 اِنَّ الذِّنَّیْنَ یَسْتَوِیْنَ فِی جَهَنَّمَ
 غَضَبُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ
 نَبِیُّکُمْ فِی الدِّیْنِ وَ فِی الدُّنْیَا
 وَ یَسْتَوِیْنَ فِی الدُّنْیَا وَ فِی الدُّنْیَا
 اَللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ عَلَیْهِ اَلْمُقَدِّمُونَ
 وَ یَسْتَوِیْنَ اَنْ تَقْتُلُوْهُ اَوْ
 اَلَا تَقْتُلُوْهُ اَوْ تَبْغُوْا وَیَسْتَوِیْنَ

یہ شمس وہ لوگ جو عبد الوہاب
 شہیدی کے دین پر ہیں۔ رسول اور فریق
 میں ان کے وہ بیعت پر چلتے ہیں ان
 کو ہمارے ملازم ہیں وہ ابوں اور
 فریقہ ہیں کے نام سے پکارا جاتا ہے
 ان کا عقیدہ ہے کہ اگر ان کو اہلِ باطل و کفر
 میں سے کسی ایک کو قتل کرنا شرک ہے

اِنَّ الذِّنَّیْنَ اَجْمَعِیْنَ یَسْتَوِیْنَ اَنْ
 تَقْتُلُوْهُ اَوْ تَبْغُوْا وَیَسْتَوِیْنَ
 اَللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ
 نَبِیُّکُمْ فِی الدِّیْنِ وَ فِی الدُّنْیَا
 وَ یَسْتَوِیْنَ فِی الدُّنْیَا وَ فِی الدُّنْیَا
 اَللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ عَلَیْهِ اَلْمُقَدِّمُونَ
 وَ یَسْتَوِیْنَ اَنْ تَقْتُلُوْهُ اَوْ
 اَلَا تَقْتُلُوْهُ اَوْ تَبْغُوْا وَیَسْتَوِیْنَ

مولوی عبد الشہید
 جو کہ دیوبندیوں کی شہرہ آفاق شخصیت ہیں نے
 بھی محمد بن عبد الوہاب سے بھڑکے اور ان کی
 تحریک و ہدایت کے متعلق کافی لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔
 محمد بن عبد الوہاب سے محمد بن عبد الوہاب کے نزدیک ان دونوں کی الذرا کو ہمارے کہنے والا
 اور شرک کا معنی کا تکلیف کا فرائض شرک ہے۔ انہوں نے چنے ہوئے اساس امور
 کی بنا پر تمام دینیات کو فرائض قرار دیا ہے۔ بلاشبہ دلیل و حجت کے ساتھ ان کے کلام
 کو قتل کرنے کی امانت دی : اِنَّ الذِّنَّیْنَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ تَقْتُلُوْهُ اَوْ تَبْغُوْا وَیَسْتَوِیْنَ (۲۲۰-۲۲۱)
 جو کہ دیوبندیوں کے لئے مولوی بنی اور اس وقت
 مولوی بہاؤ الحق قاسمی
 بقیہ حیات ہیں لکھتے ہیں کہ :

یہ دوسرے ان کے لئے خود اپنے دست سے لکھنے والے تھے کہ ان کو قتل کرنے سے ملا ہے۔ یہ شہادت
 کے لئے ہے۔ اس کے لئے کہ ان کے لئے شہادت کے لئے کہ ان کو قتل کرنے سے ملا ہے۔ یہ شہادت
 کے لئے ہے۔ اس کے لئے کہ ان کے لئے شہادت کے لئے کہ ان کو قتل کرنے سے ملا ہے۔ یہ شہادت

جو ان کی مخالفت کرتے ہیں وہ بھی شرک
 ہیں اور وہ ہم انسانیت و جماعت کے
 قتل کرنا تو قرار دیتے ہیں اور ہادی
 عورتوں کو قتل کر لیا ان عقائد کے خلاف
 ان کے دیگر بڑے عقائد جو ہم نے
 لوگوں کے دلوں میں چھپے ہیں اور جو ہم
 ان سے ہم نے خود اپنے آپ وہ ایک
 خارجی فرقہ ہے۔ علامہ شامی علیہ الرحمۃ
 نے ان کتاب میں بھی اس کی وضاحت
 فرمائی ہے۔ امارتہ انسان شریف
 جی مطبوعہ مستانی دہلی

مولوی عبد الشہید
 جو کہ دیوبندیوں کی شہرہ آفاق شخصیت ہیں نے
 بھی محمد بن عبد الوہاب سے بھڑکے اور ان کی
 تحریک و ہدایت کے متعلق کافی لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔
 محمد بن عبد الوہاب سے محمد بن عبد الوہاب کے نزدیک ان دونوں کی الذرا کو ہمارے کہنے والا
 اور شرک کا معنی کا تکلیف کا فرائض شرک ہے۔ انہوں نے چنے ہوئے اساس امور
 کی بنا پر تمام دینیات کو فرائض قرار دیا ہے۔ بلاشبہ دلیل و حجت کے ساتھ ان کے کلام
 کو قتل کرنے کی امانت دی : اِنَّ الذِّنَّیْنَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ تَقْتُلُوْهُ اَوْ تَبْغُوْا وَیَسْتَوِیْنَ (۲۲۰-۲۲۱)
 جو کہ دیوبندیوں کے لئے مولوی بنی اور اس وقت
 مولوی بہاؤ الحق قاسمی
 بقیہ حیات ہیں لکھتے ہیں کہ :

یہ دوسرے ان کے لئے خود اپنے دست سے لکھنے والے تھے کہ ان کو قتل کرنے سے ملا ہے۔ یہ شہادت
 کے لئے ہے۔ اس کے لئے کہ ان کے لئے شہادت کے لئے کہ ان کو قتل کرنے سے ملا ہے۔ یہ شہادت
 کے لئے ہے۔ اس کے لئے کہ ان کے لئے شہادت کے لئے کہ ان کو قتل کرنے سے ملا ہے۔ یہ شہادت

ہندوستان کے بعض علماء نے جب مشورہ کیا کہ دیوبندی محمد بن عبد الوہاب
سیدنا محمد بن عبد الوہاب کے پیرو ہیں تو بدینہ طبعیت کے ایک عالم نے
مولانا غلیل نے محمد صاحب دیوبندی سے پوچھا کہ اس سے خیر و شر
کا جواب طلب کیا : وہ نامعلوم لے ان سوالات کا مفصل جواب
لکھا ان تمام جوابات کی تصدیق دیوبندی خیال کے ہم ہندوستانی کا
علماء نے کی بلکہ ان تمام کے ساتھ کہ معتزلیہ و معتزلیہ و معتزلیہ و معتزلیہ
مصر کے ہم یعنی شافعی مالکی دیوبندی غلیل القدر علماء کے کام لے علی اتفاق
فرمایا اور آخر مولانا غلیل نے محمد صاحب ان تمام سوالات و جوابات
اور مواہیر و تصدیقات کو کتابی صورت میں شائع کروا جس کا نام ہے
التصدیقات لدفع الشیبهات معدون بہند ان وولات
و جوابات ہیں سے ایک سوال و جواب کی عبارت ذیل میں منسلک
کرتا ہوں۔

سوال ہے محمد بن عبد الوہاب سے محمد بن علی عظامی کا تعلق کیا معلوم ہے کہ وہ ان
ان کے مال و آبرو کو اور تمام کتبوں کو منسوب کرنا تھا بشرک کا منہ ابور
سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس بارے میں تو ہماری کیا رائے ہے
جواب : ہمارے نزدیک ان کا فتنی حکم ہے جو صاحب تہذیب نے
فرمایا ہے کہ خوارج ایک جماعت سے انوکھ والی جنوں نے امام
پر خیر خانی کی حق تعالیٰ سے کہہ کر باطل میں گمراہی کی مصیبت کا موجب
بجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتے تھے اس باطل سے یہ لوگ بچنے
مجان اور مال سمجھتے اور پاری محمد بن علی کو قیدی بناتے ہیں۔
آگے فرماتے ہیں کہ ان کا حکم باغیوں کا ہے اور ناصر شامی نے فرمایا
عاشی میں فرمایا ہے علیہ السلام سے نہایت میں عبد الوہاب سے کیا کہیں
سے سرزد ہوا کہ محمد بن علی بن شریفین پر تعجب ہوتے اپنے

دیوبندی بتاتے تھے لیکن ان کا عقیدہ تھا کہ اس دیوبندی ہیں اور نہ
ان کے عقیدہ کے خلاف یہ وہ منکر ہے اور ایسی بنا پر انہوں
نے اہلسنت اور اہل اہلسنت کا نقل بیان کچھ لکھا تھا یہاں تک کہ
قائل تھے ان کی شوکت تو بڑی دیکھتے مولانا غلیل نے احمد صاحب سے
مذاہب گنجیہ کے حوالے سے نزدیک محمد بن عبد الوہاب سے کا فتنی حکم ہے
جو فرما دیوں گا اس کے ساتھ کہ علامہ صاحب کا یہ قول بھی منسلک
کر رہے ہیں کہ ابن عبد الوہاب سے اور اس کے پیرو اہلسنت کو شرک
کچھ نقل کرنا بھی جائز سمجھتے تھے اس کتاب کے جملہ ضامین کی تہذیب
میں علماء کے دیوبندی کے علاوہ کچھ معتزلیہ و معتزلیہ و معتزلیہ
اور ہر کے علماء کے نام کی تصدیقات و تقریقات بھی مندرج ہیں غلی
مذہب کے ایک سربراہ اور وہ فقیہ حضرت علامہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ
بھی محمد بن عبد الوہاب سے منسوب کیا تھا جسے اور اس کے تعین کی نفی
بیان فرماتے ہیں۔ دوسری طرف حضرت شافعی کے مقصد قریبی
الاسلام مولانا صاحب فرماتے ہیں علامہ نے رحمۃ اللہ علیہ نے منسوب
کی تردید میں مقدمہ تامل لکھی ہیں۔ محمد بن علی پر ایک نظر فرماتے

محمد بن ناصر عازمی [محمد بن عبد الوہاب سے محمد بن علی کے متعلق جو لکھا ہے
وہ وہ نہایت ہی سہمی ہے کہ ان کی کتاب ایسا عالم کے حوالے سے لکھا ہے
اس کے ساتھ کہ وہاں ہے نہایت ہی اعلان کیا کرتے تھے کہ میں
لکھا ہے کہ اس کے ساتھ ہی اس کی بیاد و شاہ اور عالم کو ان
اور ان کے ساتھ ہی اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھ ہی
۱۱۱۱ کہ وہ اس کا عقیدہ رکھتا ہو یا اس کو دانتا ہو اس
انجیر یہ علماء کہ انہوں نے ان کے لئے ان کے سبب مسلمانوں کو کفر کا

واعت سب سے یا رسول اللہ کہنا شریک ہے وغیرہ وغیرہ اپنے وہابی عقائد کی تبلیغ
شریعہ کر دیتے ہیں۔ اور مسجدوں میں دھج کر ادا اور اختلاف بہا کر دیتے ہیں اور
اپنی کسی آمد آمد کے ذریعہ کو اپنا درو بنا لیتے ہیں۔

محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن عبد الوہاب کے متعلق بھی روایت یوں کی کہ وہ زنی پالیس ہے
جیسا کہ وہ باندی کا بکر کی محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن عبد الوہاب کے متعلق مندرجہ بالا رائے
پر مبنی اور وہ باندیوں کے قطب رشید احمد گنگوہی کا محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
عبد الوہاب کے متعلق یہ فوٹو سے پڑھنے سے عیاں ہوتا ہے۔

سوال ہو سکتا ہے۔ وہابی کون لوگ ہیں اور محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن عبد الوہاب کا کیا عقیدہ تھا
اور کون مذہب تھا۔ اور وہ کبھی شخص تھا۔ اور اہل نجد کے عقائد میں
اور شیخی حنبلیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟

الجواب ہے۔ محمد بن عبد الوہاب کے معتقد یوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد
مذہب تھے۔ اور مذہب ان کا عقلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت
عقلی، مگر وہ اور ان کے عقائد ہی ایسے ہیں۔ مگر ان جو حد سے بڑھ گئے
انہیں ضلالت کہا ہے اور عقائد سب کے متبدل ہیں۔ اعمال میں فرق عقلی،
شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، مباحثہ مطبوعہ دہلی)

مذہب صاحب کے شاگرد رشید غلیل انبیٹو نے اسے ہی محمد بن عبد الوہاب کے نزدیک
اور اس کے متبعین وہابیوں کو خارجی قرار دیا ہے۔

مذہب صاحب حق البشیرت و جماعت اس لیے وہابیوں کو بھی وہابی قرار دیتے ہیں
کیونکہ ان کے قطب لا یشاورشہ گنگوہی نے وہابیوں کے عقائد کو حرجہ قرار دیا ہے۔
نیز یہ بھی فوٹو سے دیکھ کر کہ

مذہب بن کر کرا لیا اور عقیدہ کو شریک بنایا، مسلمان مقتولوں کو شریک
بانا، نفسانیت سے عمل کرنا بڑا ہے۔ اور حدیث پر عمل کرنا بڑا
تھکانے والا ہے۔ سب حدیث پر ہی عامل ہیں، مطلقہ یا غیر مطلقہ۔

و فتاویٰ رشیدیہ مباحثہ مطبوعہ دہلی

بہر تو ان حضرات کو بھی عیب نہیں کریں گے۔

دو رنگی چھوڑ کر ایک رنگ ہو جا

مسلمہ سوم ہو یا سنگ ہو جا

اندر بیے کو نام اہل کے عقائد کو وہابیوں کے قطب گنگوہی کے عقیدہ کے
ان اس محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن عبد الوہاب کی اس وہابی تحریک کے بانی اور رفیق ہر دو
جاننا ہے جو خط ایک عنوان تھے ان کا ذکر وہ وہابیوں کے ہی سرکاری ہوادار
تاکت کے لئے اپنی کتاب محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن عبد الوہاب کے نظریے پر جو تحریر کیا ہے۔ وہ
عین دین پیش کیا جاتا ہے۔ تاکت صاحب نے عنوان کے جو نتائج اور شرائط
طرح کر دیے جو اسے وہابی دینج کر دیتے ہیں۔ اس لیے انہوں نے اس کا سرنگ
بدلی تو جب کے شرائط دکھائے ملاحظہ ہو۔

نجدی تحریک کے ثمرات !

پہلا شمارہ

کاہنسیزی اور مشرک گری
عبدالعزیز بن سعود اور زورہ امیر نجد نے
اشاعت کے سلسلہ میں سب سے پہلے جو کتاب شائع کر کر حضرت محمد ﷺ کی وہ
”مجموعۃ التوحید“ ہے۔ اس کے متعدد مقامات میں اچھے خاصے مسلمانوں
کو کافر مشرک، بدعتی اور خدا جاسے کیا گیا ہے۔ نمونہ کے طور پر صرف
ایک عبارت من ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔

ان اعداء اللہ ہم اعتراصات کثیرۃ اھل الدین المرسل
یصدون بها الناس منھا قولہم نحن لا نعبد الا اللہ بل نشہد
انہ لا یحییون ولا ینفون ولا یموتون ولا یمضون ولا یمضون ولا یمضون
ان منکذباً حیث اللہ علیہ وسلم لا یمضون لنفسہ دفعا و
لا حشر عن عبۃ القادر اعیرہ ولكن انا من ذنب و الصالحون لهم
جاء عند اللہ و اطلب من اللہ بھم فجا دیمہ مبدا فقدم و بعد
ان المؤمنین قاتلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتول و ما
ذکرت و مقتول و ان اولادہم لا تدبر شیعنا و انما ارادوا الجاہ
و الشفاعة ”مجموعۃ التوحید“ مطبوعہ آتم القرائۃ مغنۃ اللہ بھم بھم بھم
(تحریر جیمہ) ”مؤمنان خدا کے ہست سے اعترافات میں ہیں۔

۱۔ اس میں ایک اعتراض ہے کہ ہم خدا سے ساتھ مشرک
ہو رہے ہیں کہ خدا کے سوا پیدا کرنے والے اور نقصان دہ کرنے
والے کوئی شے کیسے نہیں اور کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس اور نقصان
میں جب چاہتا کہ حضرت محمد ﷺ کو اپنے غلام اور غیرہ کے
سمت ہست : لیکن چونکہ میں کہہ رہا ہوں اللہ کے نزدیک صلہ کا
ہے اس لیے میں ان کی عقیل سے خدا سے ماہات طلب کرتا
ہوں اور اس وقت میں ہم جواب دہ دے جو کہہ رہا ہے کہ لے
ہا تو نہ دکر کر اس سے وہ لوگ مشرک ہیں انکار کرتے تھے جن
ہا اور عابد و شکر نے جہاں کیا تھا وہاں تھے کہ ان کے
ہا سے یہ نہیں ہیں اور وہ اتنی ہی حالت امامہ الخا سے ہیں اور وہ

جہاں سے ہیں ان میں ان کے تھیں وہ جب سے وہاں سے تھیں
ہا اور وہاں سے اس وقت سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے
ہا اور وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے
ہا اور وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

جس کا نام ہے "الهدیۃ المتنفیۃ" اس میں لکھا ہے :-
 "بلا نامورباتلاف مشق من المؤلفات اصلا الا ما اشتغل
 علیہ ما یقع الناس فی الشراک کو وضی الوباحیین وما یحصل لیبیدہ
 خلیف العتقاد کسمل المنطق مانانہ قد حصرہ جیع من العلماء
 علی ان لا فاضل عن مطلق ذالک ذالک لائل"

والهدیۃ المتنفیۃ مشق من مطبوعہ المنار مصر سنہ ۱۲۸۵ھ

و خلاصہ مطلب : ہر کسی کتاب کے تلف کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتے مگر
 ہاں ہم اس کتاب کو تلف کر دیتے ہیں جس میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کو
 شرک میں مبتلا کریں یا ان کے لیے عقائد میں غلطی آتا ہو جیسے "روزی الیاسین
 کہتے ہیں مطلق اور دلائل الخبیات" یعنی ان کی کو تلف کر دیا جاتا ہے

دیتے اور دلائل الخبیات کو تلف کرنے کا صاف امتراء ہے اس ہمارے
 کہ اس میں رسالہ اللہ امر شرک نہ کلمات ہیں مالا کثیرہ وہ پاکیزہ اور بارگشت
 کتاب ہے جس میں اول سے آخر تک کلمات اردو شریف کے علاوہ فحید
 عربی الہی اور محبت سرکار و عالم علیہ السلام کا دلورہ لکھنے و رسم مروجہ
 ہے اسی وجہ سے ہزاروں علماء و صلحاء اور اولیائے کاملہ و شریفہ علیہم السلام
 مقدس کتاب کو عزیز جان بناتے رہے مولوی شمس اللہ صاحب ٹکلات
 دیوبند سے شمس علی کا اظہار کرتے ہیں آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ دلائل
 الخبیات کا تصنیف دیوبندی علماء کے عقائد سے ہے ۔ کتاب بعض ائمہ
 شیعہ ائمہ شیعہ و تصدیقات میں کیا مولوی شمس اللہ صاحب نیز مولوی شمس اللہ
 ہادی کے عنوان جے قیزی سے علماء دیوبند کو کچھانے کی کوشش فرمائی ہے اور یہ

تیسرا شمارہ

گستاخی اور سب اوبلی استقامت و قدر کے ساتھ نجدیوں کی کٹھن

نے اہمت عنوان تجدید اگرچہ اس سے انکاری ہیں مگر نہ کیے؟
 صاحب حیات علیہ میں وچر مولوی شمس اللہ صاحب کے دفتر میں فروخت
 ہے اگرچہ نجدیوں کی خوب تعریف کی گئی ہے مگر بعض مقامات پر حقیقت
 ات کرنا پڑا ہے ۔ اس میں لکھا ہے کہ :-

تلف نہ کے اختتام پر مدینہ بھی صد کے قبضہ میں آ گیا ۔ مدینہ
 نے کس کے مذہبی جوش میں یہاں تک آ پال آیا کہ اس نے
 "مقبروں سے گزرتے ہوئے ان کے کمرے کے دروازہ کھول دیے چھوڑا ۔ آپ
 نے مزار کی جواہر نکال دیتے کہ مراد کو دیا ۔ اور اس چادر کو اٹھا
 دیا جو آپ کی قبر مقدس پر پڑی تھی" (صفحہ ۲)

چوتھا شمارہ

لائی سلطنتوں کی مخالفت اور ان کی تباہی و بربادی اوبلی فرقہ جیسے
 ہے لائی دلاشاہل سے برابر لڑتا رہا جس فرقہ نے ترکی سلطنت کو
 تباہ کرنے کی کوشش کی بغیر اس قدر ثبوت عرض کرنا ہوں ۔

صاحب ذلور حیات طیب میں لکھا ہے کہ :-

واللہ ... ہے بعد اس ۱۲۸۵ھ میں اسکا اپنے پاس سے زیادہ جوش
 تھا کہ اس کی قومات کو است دی اور ترکی سلطنت کی

۱۲۸۵ھ

۱۲۸۵ھ میں سلطان پاشا سے مختلف جگہوں میں
 ۱۲۸۵ھ میں سلطان پاشا کی قوت کے آگے نکلنے کی
 ۱۲۸۵ھ میں سلطان پاشا کی قوت کے آگے نکلنے کی

مناصب پر حکومت برطانیہ سے مشورہ کیے بغیر یا اس کو اپنی سمجھ سے منظور کرنا
کی ضمانت دیتے بغیر جملہ امور جوئی تو حکومت برطانیہ اپنی سمجھ سے مشورہ کر کے
مقرر اور حکومت کے خلاف اپنی سمجھ کو لگا دوسے کی اور اپنے حالات کو ملحوظ
رکھ کر اپنی توجہ پر اختیار کرے گی جن سے اپنی سمجھ کے اغراض و مقاصد اور اس کے
مناصب کی بہبود ملحوظ رہے۔

دفعہ سوم | اپنی سمجھ اس معاہدے پر مبنی ہے اور عدد کرتا ہے کہ۔

۱۰ | وہ کسی طرح یا سلطنت کے ساتھ کسی قسم کی جنگ یا جھگڑا نہ کرے اور
کرنے سے پرہیز کرے گا۔

۱۱ | وہ مناجب مذکورہ بالا کے متعلق اگر کوئی سلطنت دخل دے گی تو اپنی سمجھ
تو راجح و مستحب برطانیہ کو اس امر کی اطلاع دے گا۔

دفعہ چہارم | اپنی سمجھ عدد کرتا ہے کہ وہ اس معاہدے سے پہلے سے گاہ نہیں اور
وہ مناجب مذکورہ یا اس کے کسی دوسرے حصہ کو حکومت برطانیہ

سے مشورہ کیے بغیر نہ اپنے زمین رکھنے، ہمسایہ کی ایسی قسم کے تصرف کرنے کا
معاہدہ ہو گا۔ اس کو اس امر کا اختیار نہ ہو گا کہ کسی حکومت یا کسی حکومت کی رعایا

کو برطانیہ کی مرضی کے خلاف مناجب مذکورہ بالا میں کوئی رعایت یا تسخیر دے
اپنی سمجھ عدد کرتا ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کے ارشاد کی تعمیل کرے گا اور اس

میں اس امر کی تہنیتیں سے کہ وہ ارشاد اس کے مفاد کے خلاف ہو یا موافق۔
دفعہ پنجم | اپنی سمجھ عدد کرتا ہے کہ وہ اس معاہدے کے لیے جو راستے اس کی

سلطنت سے ہو کر گزرتے ہیں وہ باقی میں گئے اور اپنی سمجھ و عبادت کی
آمد و رفت کے زمانے میں ان کی حفاظت کرے گا۔

دفعہ ششم | اپنی سمجھ اپنے پیشرو سلطانی نجد کی طرح عدد کرتا ہے کہ وہ علاقہ
عبادت کو مستحب و بحرن، علاقہ عبادت و سار و کشید و عرب
علمان کے ان ساحلی علاقہ عبادت اور دیگر حصہ عبادت کے متعلق جو برطانوی حمایت

کی مخالفت نہیں کرے گا۔ ان ریاستوں کی حد بندی بعد کی ہوگی جو
اس معاہدہ کے تحت ہیں۔

اس کے علاوہ حکومت برطانیہ اور اپنی سمجھ اس امر پر رضی ہیں کہ
ان قوانین کے بقایہ یا کسی معاملت کے لیے ایک اور فصل جملہ امور متعلقہ
ہو یا جائے گا۔

مورخہ ۱۰ صفر ۱۲۳۳ھ
۲۶ فروری ۱۹۱۵ء

مہر و مستطاب عبد العزیز بن سعود
ہشتمی ریڈاکس کوہل معاہدہ ہذا نمائندہ برطانیہ شیخ لاری

ہشتمی نوٹو نائب ملک مغفور وراثت سے ہند
یہ معاہدہ و اسرارے نجد کی طرف سے تحریر شدہ اوت ایضاً بتمام ہند

۱۱ | اس معاہدہ کو تصدیق ہو چکا ہے۔ مستطاب اس کے تحت اس کے سرکاری
مستطاب من شہید خارجہ و سب ایام ہند۔

۱۲ | اس کے تیسرے ایک نظم صفر عا۱۲۳۳ھ متعلقہ منوی ہما و العالی و ہندی
۱۳ | ہند و آفتاب پریس اور ہندو تاریخ اشاعت ۳ جمادی الاول ۱۲۳۳ھ

۱۴ | محمد بن عبدالوہاب نجدی کی شہادت کا اثر
یہ تمام میں کامیابیت | ابن ہند میں بھی ہوا۔ اس کے مستطاب اور

۱۵ | اس معاہدہ کے تحت وہ اپنے مستطاب احمد اور کوئی انعام حاصل
۱۶ | اس معاہدہ کے تحت وہ اپنے مستطاب احمد اور کوئی انعام حاصل

۱۷ | اس معاہدہ کے تحت وہ اپنے مستطاب احمد اور کوئی انعام حاصل
۱۸ | اس معاہدہ کے تحت وہ اپنے مستطاب احمد اور کوئی انعام حاصل

۱۹ | اس معاہدہ کے تحت وہ اپنے مستطاب احمد اور کوئی انعام حاصل
۲۰ | اس معاہدہ کے تحت وہ اپنے مستطاب احمد اور کوئی انعام حاصل

تھے۔ اب تک مساجد میں منابت مذہبی ہوش سے بیان کیے جاتے
 ہیں۔ ان چوہنے والوں کی گونجیں عدد و نمبر میں مقتدیہ رہیں بلکہ انہوں
 نے ہندوستان کے ایک بزرگ کی جگہ آرام گز میں مذہبی دوسے کی
 نئی روش چھوڑ دی۔ جب یہ بزرگ مکر شریف کے راج کو آیا تو اس
 نے وہاہوں کے رتے فصل سے دہائی مذہب کی تعلیم حاصل کی اور
 محمد بن عبدالوہاب کے اسلامی اصول کو خوب مانجا۔ مسند احمد نے
 بریل کے قزاق اور دہلی کے راجہ نے اپنے اسلامی اصول سنوا دیے۔
 کوشاکی ہندوستان کی ایک نکتہ اپنے اسلامی اصول سنوا دیے۔
 اسلام کے براہِ راست سلسلہ اولہ میں جو رہنے سے بر ملا ہو گئے
 مگر کہ اس نے اپنے میں امیر المؤمنین بننے کی ضروری صفات کا لحاظ
 نہیں کیا۔ مسلمان ہندوستان اسے مٹا دیا۔ ہندی قبیلہ کرلیا۔ انگریز حکام
 کی لاطینی میں وہ ہمارے موبوں میں گشت لگا رہا اور ہر شہر و قوں
 کو اپنا معتقد بنایا۔ اس نے اپنے کے گھر سے پڑے میں مقرر کیے اور پھر
 وہی کی طرف رخ کیا۔ یہاں خوش قسمتی سے ایک داخلہ اہل فرما
 تھی اس کا کام چھوڑا اور آخر میں اپنے پر کا ایسا والدہ و شہید ہوا کہ
 اس نے سنت طہانہ کے اصول مذہبی کی ایک کتاب تصنیف کی جس
 کا نام مصداق المستقیم ہے۔

آج اس مذہب کا اثر ہندوستان اور نجد میں باقی ہے۔ عربوں پران پڑھا
 جا آئے۔ بہت و حرم و حرام سے ہندوستان میں دہائی مذہب کی کتابیں شیع
 ہوتی ہیں اور انہیں اشاعت کیا جا آئے۔ مثلاً تقویت الایمان اور مصداق المستقیم
 کتابیں جنہوں نے ہندوستانی مسلمانوں پر اپنا زہر دست اثر ڈال رکھا ہے۔
 حیاتِ محمدیہ اور مہر و مطہرہ لاجرم

۱۰۔ طار شہابی سے تصانیق احمد بن عبدالوہاب کے کتاب تصنیف
 احمد بن عبدالوہاب کے کتاب تصنیف احمد بن عبدالوہاب کے کتاب تصنیف

۱۱۔ احمد بن عبدالوہاب کے، ان دائیں میں سے خاص طور پر
 احمد بن عبدالوہاب کے، ان دائیں میں سے خاص طور پر
 احمد بن عبدالوہاب کے، ان دائیں میں سے خاص طور پر

۱۲۔ احمد بن عبدالوہاب کے، ان دائیں میں سے خاص طور پر
 احمد بن عبدالوہاب کے، ان دائیں میں سے خاص طور پر
 احمد بن عبدالوہاب کے، ان دائیں میں سے خاص طور پر

۱۳۔ احمد بن عبدالوہاب کے، ان دائیں میں سے خاص طور پر
 احمد بن عبدالوہاب کے، ان دائیں میں سے خاص طور پر
 احمد بن عبدالوہاب کے، ان دائیں میں سے خاص طور پر

اس حقیقت کو کوئی بھی مسئلہ نہیں کہ اس کو موجودہ دور میں اہلحدیث کھلا لے لائے وہی حضرت میں جن کو دہائی کہا جاتا تھا۔

اہلحدیث دراصل دہائی ہیں | اس حقیقت کو سرور احمد مدظلہ سے مراد ہے۔ اسی نے اپنی کتاب مثنوی حیات سلطانہ میں اہلحدیث کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس میں کئی کئی جگہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

انیسویں صدی کے ابتدا میں ہندوستان میں دہائییت کی قربانی ہو رہی تھی، مگر کچھ ہندوستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دراصل دہائی ہیں۔ مگر انہیں اودام سے بکا دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اہلحدیث! اسرار حیات سلطانہ میں اس کا ذکر ہے۔

اس حقیقت کے ثبوت کے لیے مشرقل و مغرب کی رپورٹیں درج شدہ مندرجہ ذیل واقعہ بھی کافی ہے:

دفعہ خلافت ۱۹۲۴ء کی رپورٹ میں مجلس اعلیٰ جو کہ اس میں سال ۱۹۲۴ء کو کئی کئی مرتبہ چلی گئی تھی، کا دہائی میں لکھا ہے کہ مولانا محمد علی صاحبزادہ نے فرمایا کہ ہم کتاب حدیث کے نام پر آپ سے پہلے کرتے ہیں کہ آپ کو کب تک چھوڑ کر جو حدیث اختیار کیجئے اور جو قدر کسی کی سنت کی بجائے حدیث و فروع کی سنت اختیار کیجئے۔ مولوی عبدالحلیم صاحب جمعیت العلماء نے اسلام کے دوسرے فرقوں کے ساتھ رواداری کی ضرورت ظاہر کی اور شکایت کی بعض اہلحدیث کے دوسرے مسلمانوں کو ذرا ذرا سی بات پر کہ فراموش کر دیتے ہیں مولانا کا شکایت اللہ صاحب جمعیت العلماء نے اس کی مانند میں تقریر کی۔ اس پر سلطان احمد علی صاحب القضاۃ نے متعلق ہو کر اس کا جواب دیا۔ اور انہوں نے کہ ہندوستان کے اہلحدیث اصحاب نے طور و تشبہ پر کیا کیا۔ اس کا جواب دیا کہ دفعہ خلافت ۱۹۲۴ء میں

ستانی و حالی کیوں مشرور و تشبہ کرتے کیونکہ یہ حضرات ان کے سے اور ہم اس کا سبب تھے۔ کسی نے اسی لیے تو لکھا ہے۔

کئی برس میں باہر جنس پر وار

اور انہاں میں سے ہندوستان میں تحریک دہائییت کی جب روش کی قربانیوں سے جو کہ دہائی طور پر اس کے آثار پیدا ہوئے ہیں وہ جس کا ذکر خود مولانا عبدالحلیم صاحب نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

جب یوں کا اسماعیل بلوی کو پیغام کہ تم فحاکر تے ہیں

یہ بیان سندھ سے لے کر کتاب کے مراد ہے کہ ایک مولانا نے اپنے بچوں کے پاس اپنا آؤ کی تمہیں تھا مگر وہ بچہ کہ جانا تھا کہ میں نے اسے اس کے اندر کو دیا کہ اس کے اندر اس کے اندر کوئی امامت نہیں کر سکتا۔ یہ واقعہ مذکور ہے۔

مذکورہ بالا واقعہ کی سیاحتی تحریک ۱۹۲۴ء

مجلس اعلیٰ جو کہ اس میں سال ۱۹۲۴ء کو کئی کئی مرتبہ چلی گئی تھی، کا دہائی میں لکھا ہے کہ مولانا محمد علی صاحبزادہ نے فرمایا کہ ہم کتاب حدیث کے نام پر آپ سے پہلے کرتے ہیں کہ آپ کو کب تک چھوڑ کر جو حدیث اختیار کیجئے اور جو قدر کسی کی سنت کی بجائے حدیث و فروع کی سنت اختیار کیجئے۔ مولوی عبدالحلیم صاحب جمعیت العلماء نے اسلام کے دوسرے فرقوں کے ساتھ رواداری کی ضرورت ظاہر کی اور شکایت کی بعض اہلحدیث کے دوسرے مسلمانوں کو ذرا ذرا سی بات پر کہ فراموش کر دیتے ہیں مولانا کا شکایت اللہ صاحب جمعیت العلماء نے اس کی مانند میں تقریر کی۔ اس پر سلطان احمد علی صاحب القضاۃ نے متعلق ہو کر اس کا جواب دیا۔ اور انہوں نے کہ ہندوستان کے اہلحدیث اصحاب نے طور و تشبہ پر کیا کیا۔ اس کا جواب دیا کہ دفعہ خلافت ۱۹۲۴ء میں

۱۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ مولانا کا شکایت اللہ صاحب جمعیت العلماء نے اس کی مانند میں تقریر کی۔ اس پر سلطان احمد علی صاحب القضاۃ نے متعلق ہو کر اس کا جواب دیا۔ اور انہوں نے کہ ہندوستان کے اہلحدیث اصحاب نے طور و تشبہ پر کیا کیا۔ اس کا جواب دیا کہ دفعہ خلافت ۱۹۲۴ء میں

اصلاً وہ اس دہائی تحریک کی گمشدہ تصویروں میں سے ایک تصویر تھے؟
(دراود غزنوی ص ۱۱۱)

قارئین حضرات! تحریک و اہمیت کو ہندوستان میں پھیلانے والے بڑے شہ
آئن ایلے بریل اور مولوی اسماعیل نے بڑی قوت میں دہائی حضرت نے ان کو جو
رفعت و منزلت سے نوازا ہے، اس کے متعلق بھی چند شراہد پیش کیے جاتے ہیں
شیخ احمد بریلوی کو اکابر و بابائے ہندی سمجھے جاتے تھے ہندوستان میں دہائی تحریک
مسلے بریل کو اکابر و بابائے ہندی کہتے تھے جیسا کہ مولوی حمید اللہ سندھی لکھتے ہیں کہ
مولانا خیر حسین دہلوی اور مولانا عبد اللہ غزنوی نے بھی مولانا کو
ملے کی پارٹی سے خاص تعلق رکھتے تھے۔

مولانا ولایت علی کے بانی کا کردار کی گوریہ بتایا جاتا ہے۔ کہ
امیر شیر خیز معین عرصہ کے لیے غائب ہو گئے ہیں۔ ان کے انتقال
میں چادری تیار کرتے رہنا چاہیے وہ منہ و راکھیں گے اور انہیں
کی امامت میں کام کرنے سے بھلے نجات مل سکتی ہے۔ بظاہر یہ فکر
نہایت غیر متداول معلوم ہوتا ہے مگر بڑے بڑے عالموں اور مفسرین
کا جو اس تحریک کی قبولیت کے سلسلہ میں اہم کیا جاتا ہے، مولانا
ولایت علی کے کی تحریک کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ مولانا
اسماعیل شہید کی اس خاص جماعت کو جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا
ہے۔ زندہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اسی لیے مولانا خیر حسین نے
اور مولانا حسین علی صاحبی نے عالم بھی ان کا ساتھ دیا ہے۔

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص ۱۳۳)
مختصر اور محقق شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک نے بھی لکھا ہے:
مولانا صاحبی نے حسن خاں خاں اکلرام میں لکھتے ہیں: عقلم آباو

۱۰۔ اور راجا کے کی ایک بڑی جماعت سنیہ احمد... بریلوی کے
سہ ماہیہ میں گمان رکھتی ہے کہ وہ ہندی تھے۔ چنانچہ کہیں
بریلوی کے بعض مہجروں نے پائیس پائیس میں کیوں نہیں
توبہ کر کے کی گورنمنٹ کی ہے کہ آپ ہی ہندی تھے۔ یہ لوگ
سنیہ احمد... کے غائب ہونے کے قائل ہیں۔ ان کا کہنا ہے
کہ وہ احمد دار کے مہجروں میں شہید نہیں ہوئے۔ اسی بنا پر ان کے
ساتھ کے مشنریوں، داعیہ شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک
مولوی اسماعیل نے لکھی ہے
پاکستانی اسلام آباد سے کمال مشاہدت
اپنے پیر ہندی کی ہم آہنگی

ان مشاہدت کا ذکر اس باب کرتے ہیں۔
از بیکار علی حضرت ایشان پر کمال مشاہدت رسالہ کتاب
معاذ افضل الصلوات والستیقات ورد و فطرت مخلوق شہدہ
پاکستان اسلام آباد سے کمال مشاہدت
ان مشاہدت افضل الصلوات والستیقات کی کمال مشاہدت
اصلاً مستقیم قاری نے ملاحظہ فرمائی
مولانا صاحبی نے اپنے پیر ہندی کی گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ
مولانا صاحبی نے اپنے پیر ہندی کی گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ

مولانا صاحبی نے کہا ہے کہ ان مشاہدت کی برکت سے
مولانا صاحبی نے کہا ہے کہ ان مشاہدت کی برکت سے
مولانا صاحبی نے کہا ہے کہ ان مشاہدت کی برکت سے
مولانا صاحبی نے کہا ہے کہ ان مشاہدت کی برکت سے
مولانا صاحبی نے کہا ہے کہ ان مشاہدت کی برکت سے

عاصر عثمانی کا بیان

دیوبندی کے متعلق مگر کہ ترجمان ماہنامہ سبیل دیوبند
ابن پیر مولوی عاصر عثمانی لکھتے ہیں کہ ہمیں نے، عیا
شاہ اسماعیل شہید..... نے تقویت الایمان میں فصل فی الاستنباب
عن الاشراک کے ذیل میں لکھا ہے۔ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان
کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ یہ کیا اس کا صاف اور بڑی مطلب
یہ نہیں ہے کہ اولیاء و صحابہ کرام کو اس سے تمام انبیا، رسول اور انبیاء
صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ کی شان کے آگے چار سے زیادہ ذلیل ہیں۔ یہ بالکل غلط فہم
اندر پائی جان ہے۔ جتنے لوگ ایسے واسطہ الفاظ ہیں۔ دعویٰ فروری مارچ ۱۸۸۰ء
دوسری جگہ رقمطراز ہیں۔

اگر شاہ صاحب اسماعیل دیوبند قلیل اس کے تمام فرمودات پر سے ناگ
عمل جاری کیا جائے تو مہر و ان میں قابل نظر اجزاء بھی گئے ہوں گے
ہوئے اور شاید ہوا بھی ہے کہ حمایت حق کے مذہب و پرورش میں وہ
کہیں کہیں نقطہ امتثال سے آگے نکل گئے ہیں۔

(ماہنامہ سبیل جون ۱۸۸۰ء)

دیوبندی و دیوبندی کے علاوہ جو عقائد دیوبند کے مولوی و محدث الزمان
حیدر آباد کے جتنی تقویت الایمان کے متعلق لکھتے ہیں وہ سب غلط ہیں۔
مولوی وحید الزمان کی عبارت

مذہب معتقدین و دیوبندیوں کی نظر مولوی وحید الزمان کے متعلق لکھتے ہیں کہ حیدر آباد کے جن
ڈیوبندیوں اور ان کے مدعیین نے مولانا جوہر علی کی خدمات کو آڑ میں پیش کیا ہے جناب فراموش
نہیں ہو جائے کہ مولانا جوہر علی کی خدمت میں مولانا جوہر علی کی خدمت میں مولانا جوہر علی کی خدمت میں
اسی سلسلہ سے مولانا جوہر علی کی خدمت میں مولانا جوہر علی کی خدمت میں مولانا جوہر علی کی خدمت میں

صاحب میں سے مولوی اسماعیل دیوبند نے بہت خطا

۱۔ اقامہ کو، مگر نہ کہ لکھنؤ میں لکھنؤ کو

۲۔ قادیان سے اور شریک فی العادت کو لکھنؤ

۳۔ دیوبند کے مولوی سے

۴۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۵۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۶۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۷۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۸۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۹۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۱۰۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۱۱۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۱۲۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۱۳۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۱۴۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۱۵۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۱۶۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۱۷۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۱۸۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۱۹۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۲۰۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۲۱۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

۲۲۔ مولانا جوہر علی کی خدمت میں

مردی اسماعیل سے صاحب نے تقویت الایمان اول جلد میں
 کہی تھی۔ چنانچہ اس کا ایک نسخہ میرے پاس اور ایک نسخہ
 مولانا کنگو جیسے پاس اور ایک نسخہ مولوی نصر اللہ خاں شریانی
 کے کتب خانہ میں بھی تھا۔ اس کے بعد مولانا نے اس کو اردو میں
 لکھا۔ اور لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو بھیج کیا جن میں میر
 صاحب مولوی عبدالحق صاحب، شاہ اسماعیل صاحب، مولانا محمد تقی
 صاحب مولوی فرید الدین صاحب مولانا دوسی، مومن خاں، جلال خاں
 غازی، راسخ الدین، صاحبانی و دیگر کمال صاحب، ابھی تھے۔ اور ان کے
 سامنے تقویت الایمان پیش کی۔ اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور
 میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض بچہ ذرا تیرا لفظ غلطی آگئے ہیں۔ اور
 بعض جگہ تشوہ بھی ہو گئی ہے۔ مثلاً اولیٰ امور کو چوتھ کر لکھی تھے۔
 بزرگ بلی بکھریا گیا ہے۔ اولیٰ وجہ سے مجھے انگریز سب کے اس
 کی اشاعت سے شرمش ضرور ہوگی۔ اگر میں یہاں جتنا توان تھائی
 تو میں اتنا کس جس میں یہ بیج بیان کرتا لیکن اس وقت میرا ارادہ
 حج کا ہے۔ اور وہاں سے واپسی کے بعد عزم چاہو ہے۔ اس لیے
 اس کام سے معذور ہوں اور میں وقت کتبوں کو دوسرا اس بار کا لکھا
 چاہتا ہوں۔ اس لیے میں نے یہ کتاب بکھری ہے کہ اس سے شرف

مولانا اسماعیل نے یہ بات کو اس بار دوسرا لکھا ہے کہ میں نے اس کو کچھ عمارت
 لکھا ہے جو بہت ہی گنجلان اور پیکار کی دوسرے سے مراد نہیں ہوتی۔ اور قرآن پاک کی تفسیر میں
 اس میں تخریب کرنے کی کسی دوسرے کو جرات نہیں ہوگی۔
 مجھ کو شرم کا اندیشہ ہے یہ خدا کی کتاب میں صحابہ تابعین آنحضرت میں اور بعض صاحبین کے
 عقائد۔ یہ تھے ہیں۔ ایسے عقائد کی جگہ دستاویز میں کسی نے تفسیر اور ترویج دینی دینی لکھے ہیں

مولانا محمد حبیب پرماتھ گئے۔ یہ میرا خیال
 ہے۔ اسے اشاعت کی ضرورت کی ہے
 اس کا ایک شخص نے کہا کہ اشاعت
 میں اس کا تمام پر ترمیم ہوتی چاہیے۔ اس
 کے ساتھ دینی صاحب اور عبداللہ خاں مولوی و
 عابد علی اور ان کو ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اس پر
 میرے بعد اس اتفاق پر ملے پانچ کو ترمیم کی ضرورت
 ہے۔ اس اشاعت ہوتی چاہیے۔ چنانچہ میں نے اشاعت
 کے لئے ایک شخص سے ملا۔ وہ ایک عرصہ کی اشاعت کے لئے

مولوی ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں
 صاحب! میں نے بل جلیں اس مولانا محمد اسامیل شیبہ مولانا
 محمد عبد اللہ صاحب نے بعد اشاعت کے بعد جب انہوں نے
 مولانا حسین صاحب اور ان کے مکتبہ کا کتاب میں چرچا ہوا تو
 ان کے بعد اس سے زیادہ مرگئی بلکہ میرا میں مولانا
 محمد عبد اللہ صاحب نے بعد اشاعت کے بعد میرا میں
 صاحب! میں نے بل جلیں اس مولانا محمد اسامیل شیبہ مولانا
 محمد عبد اللہ صاحب نے بعد اشاعت کے بعد جب انہوں نے
 مولانا حسین صاحب اور ان کے مکتبہ کا کتاب میں چرچا ہوا تو
 ان کے بعد اس سے زیادہ مرگئی بلکہ میرا میں مولانا
 محمد عبد اللہ صاحب نے بعد اشاعت کے بعد میرا میں

مولانا محمد حبیب پرماتھ گئے۔ یہ میرا خیال
 ہے۔ اسے اشاعت کی ضرورت کی ہے
 اس کا ایک شخص نے کہا کہ اشاعت
 میں اس کا تمام پر ترمیم ہوتی چاہیے۔ اس
 کے ساتھ دینی صاحب اور عبداللہ خاں مولوی و
 عابد علی اور ان کو ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اس پر
 میرے بعد اس اتفاق پر ملے پانچ کو ترمیم کی ضرورت
 ہے۔ اس اشاعت ہوتی چاہیے۔ چنانچہ میں نے اشاعت
 کے لئے ایک شخص سے ملا۔ وہ ایک عرصہ کی اشاعت کے لئے

ہے جس میں بڑے ہی شہد معروض سے معصومات کی بنا پر بحث کی
ایک کتاب مجموعی طور پر تقویت الایمان، جلال الدینین اور یکاوی
روزیں ہے۔ اس میں تقویت الایمان کے تین متنے مابا النضران وفتب
پیں اور پیرس باول میں ان کا رد کیا ہے۔ ایک رالاس باب میں ہے
مولانا اسماعیل شہید کے عقائد کا رد خود ان کے خاندان اور اساتذہ کی کتب
کیا جاسے۔ چنانچہ اس میں ہر مسئلے کے رد میں شاہ عبدالرحیم شاہ دل آفر شاہ
عبدالغفار اور شاہ فریح الدین کے اقوال سے اپنے نزدیک رد کیا ہے
آزاد کی کوٹلی
اسماعیل بلوی سے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علی المرتضیٰ کی تالیف
اسما میں بے قیدی کی بنا پر بار بار تہ والہ بانہ اسماعیل بلوے کے نقل سے بزرگ
ماضی سے چنانچہ فی الجہادہ شیخ الاسلام علامہ ریشاہ فضل رسول دہلوی رستہ افغانیہ
علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ

دہلوی اسماعیل کی تحریریں حد سے اور بیعت میں مذہب سے
بے قیدی کی عظمت پہلے ہی سے تھی۔ بزرگ ان کے اس سبب
سے ان سے مواض تھے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے آخر عمر میں
اپنا تمام نامہ کہ منقولہ سے منقولہ کہ ہر جس کثرت سے حق علم اور ذہان
و عجزہ کو بہرہ رکے تابعین لایا۔ انکو مولانا اسماعیل کو کچھ دیا۔ جب
شاہ صاحب نے انتقال کیا۔ کوئی بزرگوں میں نہ رہا۔ دہلوی اسماعیل
کھلے بندوں کبیل کیسے۔ تین چھٹے فساد کے دن میں ان کی ذات
سے جا رہی ہوتے۔
(سیف الجہادہ ص ۴۹)

تقویت الایمان کی بنا پر اسماعیل دہلوی کی تفسیر علی بن ابی طالب کا فتویٰ
فضل رسول

فتنہ خلیفہ سے فساد کا تذکرہ اس طرح کیا ہے کہ
۱۔ دہلوی اسماعیل دہلوی اپنے سے کسی قدر
۲۔ اخلاقی پسند مذہب کو پسند کیا۔ اور تقویت
۳۔ دہلوی اسماعیل کا شہد ہے۔ اس میں
۴۔ دہلوی اسماعیل بہت اس باول میں پہلے قرین و
۵۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۶۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۷۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۸۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۹۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۱۰۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۱۱۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۱۲۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۱۳۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۱۴۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۱۵۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۱۶۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۱۷۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۱۸۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۱۹۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۲۰۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۲۱۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۲۲۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۲۳۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۲۴۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۲۵۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۲۶۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۲۷۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۲۸۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۲۹۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۳۰۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۳۱۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۳۲۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۳۳۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۳۴۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۳۵۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۳۶۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۳۷۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۳۸۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۳۹۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۴۰۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۴۱۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۴۲۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۴۳۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۴۴۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۴۵۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۴۶۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۴۷۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۴۸۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۴۹۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۵۰۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۵۱۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۵۲۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۵۳۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۵۴۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۵۵۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۵۶۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۵۷۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۵۸۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۵۹۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۶۰۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۶۱۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۶۲۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۶۳۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۶۴۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۶۵۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۶۶۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۶۷۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۶۸۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۶۹۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۷۰۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۷۱۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۷۲۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۷۳۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۷۴۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۷۵۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۷۶۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۷۷۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۷۸۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۷۹۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۸۰۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۸۱۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۸۲۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۸۳۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۸۴۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۸۵۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۸۶۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۸۷۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۸۸۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۸۹۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۹۰۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۹۱۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۹۲۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۹۳۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۹۴۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۹۵۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۹۶۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۹۷۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۹۸۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۹۹۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی
۱۰۰۔ دہلوی اسماعیل بہت دھنکے کی خوب جانی

ان سے کچھ نسبت نہیں۔ علوم عقلیہ و نقلیہ اپنے والد ماجد سے جو
 نیکو نصرت حاصل کیے۔ ہر طرح مولوی اسماعیل کے دور وادار
 رد و ابطال کیا۔ اور تھیکر کی نسبت تحریر کی تھی جس سے شفا حضرت
 مولوی اسماعیل نے حضرت مولوی کچھ جوشی کی آفر کو عاجز کر رکھا
 ہو گئے۔ اور تحقیق الغنوی فی رد اہل الطغوی کمال شرح و مبسط سے
 مولوی فضل حق صاحب نے لکھا باجمال اس کا یہ ہے کہ مستحق نے
 جوابت تقریرۃ الامان کی جو شفا حضرت میں ہے۔ بسبب قتل کر کے
 سوال کیا کہ یہ کلام حق ہے یا باطل۔ اور حضرت رسالت شاہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے استحضار پر شامل ہے یا نہیں۔ اور شفا اس کے
 قائل کا کیا حکم ہے تفصیل جواب کی پار مقام میں مولوی فضل حق
 صاحب نے بیان کی۔ پہلا مقام شفا حضرت کی حقیقت اور اس کے
 اقام کے بیان میں۔ دوسرا مقام کلام لاطاع کے بیان میں کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مولوی اسماعیل کی زبان سے ہر وہوا
 تہتر مقام ثابت کرنے میں اس کے کہ وہ کلام آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے استحضار شان پر ولایت کرتا ہے۔ چوتھا مقام اس کے
 حکم میں۔ اور چاروں مقاموں کو آیات و احادیث اور اقوال ائمہ
 دین سے جیسا چاہیے بفضل اوکثرت بیان کر کے آخر میں لکھا۔
 چون پر چہار مقام پرانہ انجام و اتمام یافت حال غلامہ قوی
 و جواہر مستفاد بایضہ تکریم کشفی و کشفیہ سے سوال کر دیکھ
 کہ اس کلام حق است یا باطل۔ دوسرا تہ کلام شرف استحضار
 انصاف شان و احباب التوقیر حضرت کتب الاولین و الاخرین سے
 افضل الانبیاء و المرسلین و اہل بیت و ائمہ اربعہ بر تقدیر ہمتی و
 ولایت اس شفا حضرت پر استحضار و انصاف شان آنحضرت صلی

۱۰۔ ہر حال و تہم تکب اس شفا حضرت وادار دوسے دین
 نسبت ہر باب سوال اول میں است کہ کلام قائل مذکور است یا
 ہر باب و در قریب و غریب است چہ اولیٰ کوون شفا حضرت
 سے نہایت کمال و نقلی شفا حضرت و حاجت و شفا حضرت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت سائر انبیاء و ملائکہ و
 اصحاب و بیگنہ اس افتقاد و غلامہ کتاب میں و احادیث و بیگنہ
 اصحاب و مسلمین است کہ شرف فی المقام الاولیٰ مفصلہ و قد بان
 اعلان بعض کتابتہ فی المقام الثانی بمثلہ۔ جواب سوال دوم اینست
 کہ کلام قائل از دوسے شرف معین یا کتب کافر و بدین است
 ہر دو میں و مسلمان است و حکم او شرف قائل و کتب است و ہر کہ
 و کافر و کتب کرد یا تروذ و از دیا این استحضار و اصل و شمار و کافر
 و بدین و مسلمان و بدین است الدرد کفر و بدیہی کہ است از
 کسی کہ این کلام شرف لفظہ را صاحب و حسن نیاورد و اعتقاد
 این کلام ہر دو اعتقاد ضروریہ دین شمار و آنکس و کفر یا قائل ہے کہ
 در استحضار از دیا است است چہ او استحضار آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم و سائر انبیاء و ملائکہ را مستحسن و است و ان را مستدبر
 دین نہایت و پیمان کہ لفظہ را پاسداری اس قائل را میں
 چنان مسئلہ را داور و دوسے شرف حضرت او در اہل علم و ادب است
 دوزار کار پر دوسے کار دوسے او نیز تکب استحضار شان
 حضرت سید المرسلین و کتب پاسداری بدین را ہر استرام اس سید
 الانام علیہ السلام و اسلام بحان و او کو کتب ملاست کہ معتقدانے
 بر حق و قیامت و در پے اثبات آنچہ ہر استحضار و ولایت دار و
 افتاد و اس ہر کفر و زندقہ است و لہذا و احادنا اللہ من ذالک

سے قابل عقول ہو گئے۔ پھر روانہ میں بعد وقت کے کلام ہوا۔ بعد
 کسی قدر گزار کے کہ اس میں کسی کو منع نہیں کرتا۔ پھر کلام ہوا۔ اسوم کے
 فائز میں بعد قبل وقای کے کہ اگر اس دن میں کوٹاب زیادہ سنا
 ہے۔ تو مخرج اور اگر کوٹاب زادہ نہیں جانتا اور برعایت نصحت کے
 کرتا ہے تو منع نہیں ہے۔ تمام ہوا خلاصہ نقل جس کا پھر توجہ حاصل
 ہوا کہ ہر ایک سند میں اوئی اوئی آدمی سے نقل ہو گئے اور
 اطراف و جراب میں بھی یہ تقریریں اور تقریریں مابین میں پڑیں۔ سب
 پر غماز ہو گیا کہ مولوی اسماہیلے کا طریقہ مخالف ہے۔ تمام سلف
 صالحین کے اور اپنے خاندان کے بھی مخالف ہے اور سب اعتبار
 کا وہی نسبت خاندان کی تھی۔ سب اس کے بھی مخالف تھے۔ تو
 کچھ اعتبار نہ رہا اور ساری قس قس ہو گئی۔ اور ہر ایک جہہ جو اعلیٰ علم تھے
 متوجہ ہو گئے۔ ان کی بیہوشی کے اعتبار اور اس کے رد کھینے پر ان کی
 سبوں سے آگ ان کے غینے کی تندی ہی ہو گئی اور سنے دین والے
 بھی زبان و کراہت کر گئے۔ اور توجہ بابت بنانے میں ہوئی اور
 تفتہ جاری ہوا۔ ہزاروں ہزار آدمی اس طریقہ سے تائب ہو گئے

یہ مولوی مہدی صاحب کی مصلحت کی مصلحت ہے۔ کہ تو متوجہ ہونے پر بھی گڑبڑ دیکھ
 دکر وہ اپنے کے مناہج کی عدم عادت سے شکست کھانے سے بچیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں شائع و نشر
 میں حال ہی میں وہ منع دیکھ کر غمزدار ہیں۔ یہ سبقت عذر و عذر ہے کہ انہیں سبقت دیا گیا
 سنا گیا۔ لیکن کاہنہ کے مشورہ سے خلاصہ اعداد و صاحب ڈپٹی سے چاہ گئے۔ مسند اعلیٰ رسول اللہ
 مناہج ہوا۔ انہیں اس مناہج میں اہمیت کی ماف سے حارن تھا۔ سب مسند منکر و غیبت
 اہمیت و جہالت کے منکر کی شیعہ اہل و عاقل بھی کیا بخور دیا۔ سب آیات و روایات پرانی فتح
 کا ہشتاد شائع کروا۔ مسند اعلیٰ دین۔ فقیر آدمی ہی منکر و غیبت

یہ مولوی مہدی صاحب کی مصلحت کی مصلحت ہے۔ کہ تو متوجہ ہونے پر بھی گڑبڑ دیکھ
 دکر وہ اپنے کے مناہج کی عدم عادت سے شکست کھانے سے بچیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں شائع و نشر
 میں حال ہی میں وہ منع دیکھ کر غمزدار ہیں۔ یہ سبقت عذر و عذر ہے کہ انہیں سبقت دیا گیا
 سنا گیا۔ لیکن کاہنہ کے مشورہ سے خلاصہ اعداد و صاحب ڈپٹی سے چاہ گئے۔ مسند اعلیٰ رسول اللہ
 مناہج ہوا۔ انہیں اس مناہج میں اہمیت کی ماف سے حارن تھا۔ سب مسند منکر و غیبت
 اہمیت و جہالت کے منکر کی شیعہ اہل و عاقل بھی کیا بخور دیا۔ سب آیات و روایات پرانی فتح
 کا ہشتاد شائع کروا۔ مسند اعلیٰ دین۔ فقیر آدمی ہی منکر و غیبت

یہ مولوی مہدی صاحب کی مصلحت کی مصلحت ہے۔ کہ تو متوجہ ہونے پر بھی گڑبڑ دیکھ
 دکر وہ اپنے کے مناہج کی عدم عادت سے شکست کھانے سے بچیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں شائع و نشر
 میں حال ہی میں وہ منع دیکھ کر غمزدار ہیں۔ یہ سبقت عذر و عذر ہے کہ انہیں سبقت دیا گیا
 سنا گیا۔ لیکن کاہنہ کے مشورہ سے خلاصہ اعداد و صاحب ڈپٹی سے چاہ گئے۔ مسند اعلیٰ رسول اللہ
 مناہج ہوا۔ انہیں اس مناہج میں اہمیت کی ماف سے حارن تھا۔ سب مسند منکر و غیبت
 اہمیت و جہالت کے منکر کی شیعہ اہل و عاقل بھی کیا بخور دیا۔ سب آیات و روایات پرانی فتح
 کا ہشتاد شائع کروا۔ مسند اعلیٰ دین۔ فقیر آدمی ہی منکر و غیبت

یہ مولوی مہدی صاحب کی مصلحت کی مصلحت ہے۔ کہ تو متوجہ ہونے پر بھی گڑبڑ دیکھ
 دکر وہ اپنے کے مناہج کی عدم عادت سے شکست کھانے سے بچیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں شائع و نشر
 میں حال ہی میں وہ منع دیکھ کر غمزدار ہیں۔ یہ سبقت عذر و عذر ہے کہ انہیں سبقت دیا گیا
 سنا گیا۔ لیکن کاہنہ کے مشورہ سے خلاصہ اعداد و صاحب ڈپٹی سے چاہ گئے۔ مسند اعلیٰ رسول اللہ
 مناہج ہوا۔ انہیں اس مناہج میں اہمیت کی ماف سے حارن تھا۔ سب مسند منکر و غیبت
 اہمیت و جہالت کے منکر کی شیعہ اہل و عاقل بھی کیا بخور دیا۔ سب آیات و روایات پرانی فتح
 کا ہشتاد شائع کروا۔ مسند اعلیٰ دین۔ فقیر آدمی ہی منکر و غیبت

یہ مولوی مہدی صاحب کی مصلحت کی مصلحت ہے۔ کہ تو متوجہ ہونے پر بھی گڑبڑ دیکھ
 دکر وہ اپنے کے مناہج کی عدم عادت سے شکست کھانے سے بچیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں شائع و نشر
 میں حال ہی میں وہ منع دیکھ کر غمزدار ہیں۔ یہ سبقت عذر و عذر ہے کہ انہیں سبقت دیا گیا
 سنا گیا۔ لیکن کاہنہ کے مشورہ سے خلاصہ اعداد و صاحب ڈپٹی سے چاہ گئے۔ مسند اعلیٰ رسول اللہ
 مناہج ہوا۔ انہیں اس مناہج میں اہمیت کی ماف سے حارن تھا۔ سب مسند منکر و غیبت
 اہمیت و جہالت کے منکر کی شیعہ اہل و عاقل بھی کیا بخور دیا۔ سب آیات و روایات پرانی فتح
 کا ہشتاد شائع کروا۔ مسند اعلیٰ دین۔ فقیر آدمی ہی منکر و غیبت

یہ مولوی مہدی صاحب کی مصلحت کی مصلحت ہے۔ کہ تو متوجہ ہونے پر بھی گڑبڑ دیکھ
 دکر وہ اپنے کے مناہج کی عدم عادت سے شکست کھانے سے بچیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں شائع و نشر
 میں حال ہی میں وہ منع دیکھ کر غمزدار ہیں۔ یہ سبقت عذر و عذر ہے کہ انہیں سبقت دیا گیا
 سنا گیا۔ لیکن کاہنہ کے مشورہ سے خلاصہ اعداد و صاحب ڈپٹی سے چاہ گئے۔ مسند اعلیٰ رسول اللہ
 مناہج ہوا۔ انہیں اس مناہج میں اہمیت کی ماف سے حارن تھا۔ سب مسند منکر و غیبت
 اہمیت و جہالت کے منکر کی شیعہ اہل و عاقل بھی کیا بخور دیا۔ سب آیات و روایات پرانی فتح
 کا ہشتاد شائع کروا۔ مسند اعلیٰ دین۔ فقیر آدمی ہی منکر و غیبت

ہندوؤں اور سکھوں سے تعلقات

اسب واپرہ مجھ کے ناخاند و دہلی : امیر المومنین سید احمد اور امیر
مجدد اسماعیل پورہ کے قتل کے سکھوں اور ہندوؤں سے تعلقات میں
میں سید احمد نے بگوتے سکھوں کی افواہ کے جنرل بدھ سنگھ کو خط لکھا
میں بہت القاب لکھے اور ان الفاظ سے خط کی ابتدا کی۔

امیر المومنین سید احمد پتھریا بہت فقیر سب سالار بہزاد
عسا کہ ملک خزانہ و قوت جامع ریاست و سیاست و عادی
امارت و ہیئت صاحب پیشہ و جنگ و عکس نشان سرور و بگوتے
(جانتے تھے) تواریخ عظیمہ صفحہ ۴۷ مطبوعہ دہلی

و اپرہ مجھ کے میرزا چہرستے و بگوتے نے دیو بندی اور غیر مقلدہ اپرہوں کے
اہم اور مجتہد اور اسماعیل پورہ کے قتل کے نام پر ہمالی لکھا ہے۔ (جانتے تھے)
سید احمد پورہ کے اور اسماعیل پورہ کے قتل کے نام پر ہی ایک سکھ قضا
قاریب کے نام اور فرماں کی کہیں حضرت کی فرج (ARMY) کے قومی اور قومی
اور سکھوں اور سکھت و رقت والے الفاظ سے خط کو کتابت ہو گیا ہے حضرت
کا چادہ ہندوؤں اور سکھوں سے ہو سکتا ہے؟ جو کہ نہیں ہو سکتا۔ ان کا چادہ
عساقی و سوا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی تھا۔

سید احمد کے نزدیک آپس کے مالک ہونے و دنا رہنے جو اس کے سید اور بھائی کے نزدیک ایم الایق
حق و حقائق میں وہ سوا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا نہیں ہیں
نمودہ اندر اختیار نہایت حق و حقیقت

۱۔ یہ وہ خلاف ذوق کے مردوں کو نہایت

۲۔ ان کی قبریں بنائی گئیں؟ قطعاً نہیں ہیں

۳۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۴۔ لاش اسماعیل پورہ کے لاشا اپرہ

۵۔ لاش کے سالاروں اور سید سکھوں سے اس

۶۔ محمد اسماعیل پورہ اور اگر اس سے اس کو دین لایا

۷۔ تو اس نے عظیمہ عظیمہ مطبوعہ دہلی

۸۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۹۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۱۰۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۱۱۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۱۲۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۱۳۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۱۴۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۱۵۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۱۶۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۱۷۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۱۸۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۱۹۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

۲۰۔ اس کے دل پر کسے رقطا نہیں کر

دوستدار احمد کے ساتھ تہذیب و ادب کا عام مزاج تیار کیا :

(ادارہ المشرق ص ۱۱۱)

غیر متقدمین کے ہزار چہیتے و بڑے نے کھنسا ہے کہ :
 یہ خبر متقدمین کوئی ہے کہ دوسرے دن شہر کے گھوڑوں و اون
 بزرگوں و ستیا سواروں کے بڑے کی فتنوں کو شہر سے کرا کر
 نہایت عزت کے ساتھ انہیں بالاکوٹ میں دفن کر دیا :
 حیات طیبہ ص ۲۵۲ و تاریخ حلیہ ص ۱۵۹

انظر فی کلام اندر ہر بالا و پیدائش تہذیبی کو انفس سے انہر میں انفس ہے
 کہ اس عیسائی کے قتل سے دوستدار احمد کا یہ نام نہاد جہاد کشوں اور ہندوؤں سے
 نہ تھا بلکہ یہ ایک فوجی تھا۔ اور مسلمانوں کے قتل عام کرنے کا ذریعہ اور گریہ
 کو مضبوط کرنے کا ایک سوجھا سمجھا منصوبہ تھا۔

اپنے چند دین سید احمد اور اس عیسائی بڑے کے نقش قدم پر چلتے چلتے
 اس دور کے رہائشیوں نے بھی ہندوؤں اور کشوں سے تعلقات کو استوار رکھے۔
 اپنے اکابر کی روش کو ہی غلط خاطر رکھتے چلتے انہوں نے ہندوؤں کی فتنوں
 کی حمایت کا کمر لیس کی پر زور حمایت کرتے رہے جسے پاکستان کی مخالفت کی اور
 اس میں شامل ہوئے۔

منہر کی جوتی پر کس ہزار جناح قربان کیے جاسکتے ہیں | دیوبندی احراری
 شمس کمر ویا ہے کہ دس ہزار جناح اور شہادت و شہر جواہر لال منہر کی جوتی کی لڑک
 پر قربان کیے جاسکتے ہیں۔ (چشتان شہداء اور نظر علی خاں)

دیوبندی کو مولوی کے نزدیک شہر ایمان کا شعلہ منور ہے | دیوبندیوں کے ہر
 منہر کی شان میں جو کھنسا ہے اس کا ایک شہر دیوبندیوں کے مابہر انصار کے لئے

یہ ماہنامہ فارسی زبان میں کیا ہے :
 اخلاقی کی شہر و شہر

یا ان کا قیام تہذیب و ادب

دوڑی تہذیب کے خاص اثر و اثر ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ بزرگوں کو لانا تو دین خلیفہ احرار

جو چہیتے کے ہزار چہیتے عروسی

منہر و دین ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

چشتان شہداء

ہاں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کوٹھالی ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

یہ ہر زمانہ ہے :
 و اس کے متعلق کھنسا ہے

لکھا ہے۔
 تیری شان کوئی گھٹا سکے! اُسے خود خدا نے بڑھا۔
 کہ تجھے بخت سائے دوام دی تجھ کو منصب بشارت
 رہا ہمارے زمانہ کی کراچی ۱۳۵۶ نومبر ۱۹۳۵ء

دیوبندیوں کی نظر میں گاندھی کی بے مثال عظمت اور بانیوں کے اثری
 اس میں شبہ نہیں کہ گاندھی جی کی بستی اس زمانہ میں ممتاز
 ترین بستی تھی اور بلاشبہ وہ بعض ایسی اعلیٰ صفات کے تلف
 ملے جو کسی زمانہ میں خصوصاً بڑے لوگوں میں بالکل غفایں۔
 پھر گاندھی جی کی ان خصوصیات کا ایک اجماع ہلویہ بھی ہے کہ
 انہوں نے اس کا ایک زندہ ثبوت فراہم کیا کہ ایک پناہ دہی اور
 خدا پرست شخص بھی کامیاب ترین کیسی لیڈر ہو سکتا ہے اور
 ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

غلام احمد کا یہ کہ گاندھی جی جدید حاضر کے سیاسی لیڈروں میں
 یقیناً بڑے بلند مقام پر فائز تھے۔ اور بعض بڑے اعلیٰ اخلاقی
 اوصاف کے حامل اور روحانیت پسند۔ اور ان صفات انسان
 تھے۔ اور ان کی زندگی سے ماوریت کے اس دور میں اخلاق اور
 روحانیت کے شیعہوں میں بڑی تقویت حاصل ہوئی اور ان شیعہوں
 سے ان کی شخصیت دنیا کے لیے قابل تقلید اور حجت احترام ہے۔

دانش امراء عرفان لکھنؤ ۱۳۵۶ ۱۴۰۶ ۱۴۰۶ ۱۴۰۶
 مولوی ابراہیم بیگ کوٹہ شیعہ جماعت کے اور مولوی شمس الدین تری کے
 بموجب مولوی ابوالقاسم بٹاڑی کو گاندھی اور مہر کی آواز کا قافوڈ سپیکر قرار

مولوی ابراہیم بیگ کوٹہ شیعہ جماعت کے اور مولوی شمس الدین تری کے
 بموجب مولوی ابوالقاسم بٹاڑی کو گاندھی اور مہر کی آواز کا قافوڈ سپیکر قرار

نہایت سے کلامِ ائمہ پر بالا حوالہ حالت سے ہر صاحبِ شعور اندازہ کر سکتا ہے کہ قوم و دین نے کیسے کیسے ظلم و ستم مسلمانوں پر کیے ہیں۔ اسی قوم کے متعلق ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جہانِ حشریت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی علیحدہ آیت و حکم نے نشان دہی فرمائی ہے۔

يَقْتُلُونَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ ۝
يَدْعُونَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ ۝

(یہ جو کلمہ شریف و مبارک)

مسلمانوں پر ان کے ظلم و ستم کی جب انتہا ہو گئی اور قوم پر جہنم کی برقعہ لگی بھی آتشکار ہو گئی تو مسلمان ان کے خلاف جو کئے اور ان کے کشتن کو قبول نہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسماعیل و یوسف اور سید احمد دونوں کے ہاتھوں ہی مارے گئے۔

ہم عینِ ملوکی مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا
تقاضی منظر ہے اس پر واجب الزام و ذمہ

اگر آفتابِ صداقت میں آؤں ہزار کے حوالہ سے دیکھ کیا ہے کہ وہ بزرگِ یوسف ذاتی پٹھانے جو کہ کشتوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے تیار تھے۔ اور ملوکی اسماعیل کے حامی ہو چکے تھے۔ ان کے خاندانوں میں راجح تھا کہ یہ لوگ اپنی زندگیوں کی شاد دیکھ دیر سے کہتے تھے۔ ملوکی اسماعیل نے خلیفہ سید احمد کی کسی امر کی اطلاع دی تو خلیفہ صاحب نے ان پٹھانوں کو راستی کر کے دو روٹوں کا کلچر خود کر لیا۔ اس معاملہ سے تمام برصغیر ذاتی جو کہیں ملوکی اسماعیل اور سید احمد کے متعلق نفرت پھیل گئی اور ان لوگوں نے سید احمد کی بہت توہین دی۔ اور اپنی لوکیاں لوگ اپنے فاسطالہ کیا۔ ملوکی اسماعیل نے خود اپنے انکار کیا تو سید احمد صاحب نے اور ملوکی اسماعیل نے ان پٹھانوں

۱۔ ۱۰۰ سال سے بنیادِ انوارِ حق قرار دے دیا۔

۲۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۳۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۴۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۵۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۶۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۷۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۸۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۹۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۱۰۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۱۱۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۱۲۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۱۳۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۱۴۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۱۵۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۱۶۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۱۷۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۱۸۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۱۹۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۲۰۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۲۱۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۲۲۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۲۳۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۲۴۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۲۵۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۲۶۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

۲۷۔ ۱۰۰ سال سے ہماریوں کے مقابلہ کیا۔

مندرج بالا مستند حوالہ جات سے یہ حقیقت نظر میں آجائے کہ جو کچھ کہو یا کہیں
کے مجوز و اسماعیل سے ملوث تھے مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے تھے نیز ان کے
سکھوں کے ہاتھوں نہیں۔

دو باتوں کے نام نہاد مجہد دین اسماعیل سے ملوث اور بدنام بریلوی کے
اس قتل و غارت کو جہاد کے نام سے یاد کرنا بھی غلطی ہے۔ دراصل یہ بریلوی
تحریک اکابر دہلیہ نے انگریزوں کو مضبوط کرنے کے لیے چلائی تھی جبکہ سکھوں
اور ہندوؤں نے انگریزوں سے قطع کر لی اور انگریزی حکومت کی حمایت کر دی
تو انگریزی حکومت نے ایک خطہ دہلیہ کی اس تحریک کے سپاہی مولوی سے
ولایت ملے اور مولوی سے حمایت ملے کے نام لکھا جس کا تذکرہ بھی اسی تحریک
کے سپاہی جعفر خانہ سے ملے ان الفاظ میں کیا ہے کہ

اُس وقت گورنمنٹ انگریزی نے ایک خط نام مولوی ولایت مل
صاحب اور مولوی عمارت ملے صاحب سے اُس مضمون کا لکھا کہ
اگر آپ کے ساتھ کسی نہ کسی کار انگریزی سے معاہدہ کیا جاتا ہے اور جب
اُس معاہدہ کے آپ وہ گورنمنٹ کی حمایت میں ہے۔ اس وقت
اُس سے لڑنا میں گورنمنٹ سے لڑنا ہے۔ لہذا تم کو چاہیے کہ
اب اُس کے ساتھ لڑنا ہی بھڑائی مت کرو۔ (دور رس مجید ۱۹۱۷ء مطبوعہ)
قاری نے کلام اسم مستند کتب کے حوالہ جات سے اس حقیقت کا ثبوت
پیش کیا جاتا ہے کہ دہلوی غیر مقلد و ہایتیوں کے اکابر گورنمنٹ برطانیہ کے
وفادار تھے۔

دہلوی غیر مقلد و ہایتیوں کے اکابر گورنمنٹ برطانیہ کے وفادار تھے۔ اسماعیل دہلوی کا قتل

دہلیہ مجہد کے سربراہ جت دہلی نے اپنی کتب حیات میں لکھا ہے کہ
گلشن میں جب مولانا اسماعیل صاحب نے جہاد کا وعظ فرمایا شروع کیا ہے
ان سکھوں کے مخالفانہ کیفیت پیش کی تو ایک شخص نے دریافت کیا آپ انگریزوں
نے غارت جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ ان پر جہاد کرنا
کسی طرح واجب نہیں ہے ایک قریب ان کی رعیت میں اور دوسرے چاروں
سب آدھان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی درست انداز ہی نہیں کرتے۔ میں ان کی
حکومت میں طرح آزادی ہے۔ جہان پر کوئی علماء و جہاد مسلما نوں پر فرض ہے
روہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر احتجاج نہ آئے دیں۔

۱۔ خیانت بلوچانہ مولانا اسماعیل... کی کئی صاحبی سے صفتہ سوانح اعلیٰ مسلمان مسیحی اور راجے بریلوی
۲۔ اسماعیل صاحب کے حسب و نسب اور زندگی کے کاروائے نمایاں اور جہاد کی توجہ و تفت کی اثرات
۳۔ ان کی خدمات کا سامان کی جہاد کا ذکر ہے۔ ان کی شخصیت کے ساتھ مذہبی جہاد اور اسلامی کا حال
۴۔ ان کی کیفیت صحت ہے۔ مردہ کو بک کر حرکت میں لا چاہتے جو وہ مظاہر فرمائیں۔

حیاتِ غلیظہ ۱۹۰۷ء مطبوعہ دار الفکر لاہور
 ہم سرکار انگریزی پرکس بسبب سے جہاد کریں اور خلافتِ اصول طرہ سے
 طریقہ کا خون بلا سبب گرا دیں۔ دیکھیں کہ عیدِ جہاد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 مولوی عبدالرحیم صادق پوری کا بیان
 مولوی عبدالرحیم صادق پوری نے لکھا ہے کہ
 حیات میں سرگرم رہنے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے کہ

انتہائی سید احمد کی یہ روش دیکھ کر وہ ایک طرف تو گولی کو سکھوں
 کے خلاف آمادہ جہاد کرتے اور دوسری طرف حکومتِ برطانیہ کی
 اس پسندی جاکر گولی کو انگریزوں کے مقابلہ سے روکتے تھے۔

مطالعہ حیات پر سید احمد
 مولوی اسماعیل نے سید احمد کے خصوصی پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کھینچے ہیں کہ
 آپ دس سید احمد بلوچی کے سوا کسی دوسری اور ساتیہ میں ہیں
 زیادہ ایسے مقام پائے گئے ہیں جہاں گئے گئے اور اعلانِ جہاد پر
 سید صاحب نے ہر لاکھ شری آپنے پیرو گولی کو سرکار انگریزی
 کی مخالفت سے منع کیا ہے۔ (قرآن مجید ج ۱ ص ۱۲۳)

مرزا امیرتہ دیکھتے تھے یہ بھی لکھا ہے کہ
 مولوی اسماعیل صاحب نے اعلان سے رکھا تھا کہ سرکار انگریزی
 پر نہ جہاد مذہبی طور پر واجب ہے نہ دینی اس کے کوئی ثبوت نہیں ہے
 حیاتِ غلیظہ ۱۹۰۷ء

سکھوں سے جہاد کا ٹھونگ

سید احمد بلوچی اور اسماعیل نے دیکھتے کو جو دہائیہ جہاد کے

میں ایک ایسا نمونہ ہے۔ یہ اسلام اور شریعتِ اسلامیہ
 کے خلاف جہاد کے ساتھ ساتھ کرنے اور اس کے پاقول
 صحابہ کرام سے سکھوں کے انگریزوں سے شیعہ کر لی
 لیا، سید احمد نے اپنا نام نہاد جہاد ان کے خلاف بند کر لیا۔
 سید احمد نے لکھا ہے کہ ان کی مخالفت مجاہدین کے لیے
 حیات میں مجاہد مجاہدین کے ایک فرد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سید احمد نے ان الفاظ سے کھینچے ہیں کہ
 سید احمد نے لکھا ہے کہ انگریزوں کا آپس میں معاہدہ ہو گیا۔
 ان کے لیے ایک خط نام مولوی ولایت علی
 صاحب نے لکھا ہے کہ سید احمد نے انگریزوں کی حمایت میں
 لکھا ہے کہ ان کے خلاف جہاد سے روکتے ہیں۔ لہذا
 اس کے ساتھ لڑائی جہاد کی مست کرو۔
 ان کے خلاف جہاد کے لیے سید احمد نے لکھا ہے کہ

حیاتِ غلیظہ ۱۹۰۷ء
 مولوی اسماعیل نے لکھا ہے کہ انگریزوں کے خلاف جہاد
 دیکھتے ہیں کہ ان کے خلاف جہاد کے لیے سید احمد نے لکھا ہے کہ
 ان کے خلاف جہاد کے لیے سید احمد نے لکھا ہے کہ

حیاتِ غلیظہ ۱۹۰۷ء
 ان کے خلاف جہاد کے لیے سید احمد نے لکھا ہے کہ
 ان کے خلاف جہاد کے لیے سید احمد نے لکھا ہے کہ

مسب و خود شک تھا اور خود شک بھی انگریزوں کی دغا بازی کے لیے تھا : ان عقائد کے چھٹے حصے انگریزوں نے کہیں نہ کہا اور یہی انگریزوں کا سب سے بڑا نقص ہے۔ انگریزوں نے انگریزوں کے خلاف چھاو کیا تھا۔ تو اس کذب بانی کے ساتھ اور خود شک نہیں۔ سوئی اس کے لیے صاحب دانی سے کہتے ہیں کہ

دستِ باریک و باریک کاشی بصر ترشح اس بات کا اشارہ
 بھی و کمر میں کمر کا ڈسٹیدہ انگریزوں کا بھی روشن تھا۔ اور ان
 کے خلاف جہاد کا جہاد کا ارادہ رکھتا تھا۔ ان بصر ترشح کے
 واضح بیانات کی موجودگی میں اب اس امر کے بعد یہ کہنا کہ دین
 حضرت شہیدانہ و باریک کے خلاف جہاد کا وہم باجمہ رکھتے تھے
 ایک ایسا دعوے کیجئے کہ اس کے ساتھ کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہ آئے۔
 دہشت گردی کا لٹ نہایت خیر بصر ترشح و بصر ترشح

مولوی اسماعیل دہلوی قبیل کے انگریزوں کے خلاف فرائض کیوں کر ادا کیا تھا ان کی صرف اور صرف وجہ یہ تھی کہ وہ انگریزوں کا پیٹرو اور دغا دار تھا۔ ان کو انگریزوں سے ہمدردی تھی جس کا ثبوت درج کیا جاتا ہے۔

سینید احمد اور سعید علی کو انگریزوں سے مدد ملنی تھی۔ اس کی تمام ہنگامہ جو ترکیبیں چاہا
کے ایک سرگرم رکن جمعہ تھانسی کی عبارت اعلیٰ سنت جماعت کے اس
موقوفہ کی دان کا چاہا انگریزوں سے نہیں تھا۔ اور یہ انگریزوں کے پیشرو اور غلام
تھے، بہت زیادہ آمید کرتی ہے وہ عبادت یہ ہے
اس صواب اور نیکو مت پر متامل کے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سینید

۱۰ جیسا کہ بروہی غلام رسول میر نے حقائق کو شکر اسے جو نے کہا ہے۔

۱۰۰۰ انگریزیوں سے چار کوٹے، اہل گرو اڑادہ نہ تھا۔ وہ
الہ آباد کی فوجی کیمپوں میں سمجھتے تھے اور اس میں شک
نہ تھا کہ انگریزیوں نے اس وقت سپرہرہ اس کے خلاف
نہ تھا کہ سپرہرہ اس کے خلاف نہ تھا۔ وہ
تو سپرہرہ اس کے خلاف نہ تھا۔ وہ
تو سپرہرہ اس کے خلاف نہ تھا۔ وہ

۱۰۔ فی کی کو اہی | سنیہام کو اگھر دھول سے دھوئے کھڑکڑا
 دھوئی خود فرشتہ سوانح حیات میں کیا ہے۔

[illegible]

تاریخ طبری ج ۱ ص ۱۰۰

۲۔ صحنہء حیات ہمارے لئے ایک گہرا درس ہے۔ اس میں ہم نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ کی تصویر کشی کی ہے۔ اس میں ہم نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ کی تصویر کشی کی ہے۔ اس میں ہم نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ کی تصویر کشی کی ہے۔

یہ سید صاحب کو اصول

(۱) استانی (۲) استانی

جج پر جاتے وقت سید احمد بریلوی

کو انگریز نے کھانا پیش کیا

ایک انگریز کھوڑے پر سوار اور بہت سا کھانا قلم قلم کا بیگ میں رکھوا رہے ہوئے چلا آ رہا ہے اس کے کٹھن کے نزدیک اگر کوئی کراچی صاحب (سید احمد بریلوی) کھانا کھا رہا ہے جب حضرت کے کٹھن میں سے جواب دیا تو وہ کھوڑے سے اتر کر اور اپنی فوٹی سر سے اتار کر بہت ادب سے حضرت کے سامنے کھانا پیش کیا اور بلند سلام و مزاج پوری کے عرض کیا کہ تین روز سے میں نے ذکر واسلے لائے مگر تشریف آوری حضور اس طرف تعینات کر رکھے تھے کچھ آدمیوں نے مجھ کو خبر دی جو یہ ماحض واسلے حضور اور اہل خانہ کے تیار کر کے لایا ہوں براہ رسد و نذرانی اس کو قبول فرمائیں حضرت نے اپنے آدھیں کو کھوڑے پر اتر کر کھانا اپنے بیٹوں میں سے کرنا لیا میں تعجب کر رہا ہوں قریب دو گھنٹہ تک وہ انگریز حضور میں ماحض رہا اور پھر نزہت سے کہنے اپنے آدھیں کے دلپس چلا گیا

انگریز احمد علی شاہ ۱۲۰۳ھ میں سید احمد بریلوی کے اہل خانہ صاحب فیضیہ کے اہل بیت آواز کی کی ان کی کافی مین بھٹے میں کرا

مخزن احمدی صاحب سیرت سید احمد شہید میں انگریزوں کی کے کہنے واقعات ملتے ہیں مثلاً

سید احمد بریلوی کے انگریزوں سے بڑے خوشگوار واقعات ملے اور انگریزوں کے حکمرانوں کے ہاں دار و عرض سید صاحب کا بڑا خاص تھا جس کا نام محمد حسین ہے تھا

۱۔ چنے این خط

۲۔ چنے این خط

۳۔ چنے این خط

۴۔ چنے این خط

۵۔ چنے این خط

۶۔ چنے این خط

۷۔ چنے این خط

۸۔ چنے این خط

۹۔ چنے این خط

۱۰۔ چنے این خط

۱۱۔ چنے این خط

۱۲۔ چنے این خط

۱۳۔ چنے این خط

۱۴۔ چنے این خط

۱۵۔ چنے این خط

۱۶۔ چنے این خط

۱۷۔ چنے این خط

۱۸۔ چنے این خط

کھینچے ہیں کہ
 میرٹھ میں ایک جہان سیکالے میں شمس العلماء ڈوٹی نذیر احمد بھی شامل تھے۔
 اور بقول افتخار عالم ہارہہ وہی اس انگریز خاندان کو جی اٹھا کر لاسکتے
 اور جنگ لڑاوی کے بعد جب ڈوٹی نذیر احمد وہی کے لڑائی اس کے مقرر
 ہوئے تو یہاں نذیر حسین کے ساتھ جڑاؤ سے مولوی شریف حسین نے
 اس کو اپنے باپ کا حق سمجھا مولوی افتخار عالم ہارہہ کی کیا بیان ہے۔
 مولوی شریف حسین نے دعویٰ کیا کہ مولوی نذیر احمد صاحب کو جو لڑائی
 لگ گئی ہے وہ میرے باپ مولوی نذیر حسین صاحب کا حق ہے۔
 (جنگ لڑاوی خوش حالہ)

تقریباً ۱۰۰ سال سے وہ لڑائی نہیں قرار کیا ہے۔ غلامی کے صلیب میں
 کے وکیلہ خواجہ شیخ محمد حسین صاحب نے کہ حق میرے پاس تھا مولوی شریف احمد نے لڑائی
 مولوی ابراہیم میرٹھ کی مولوی محمد حسین شاہی مولوی عبدالحق جبار مولوی اور صاحب
 عبدالحق وکیلہ کو لڑائی وغیرہم کے اسناد میں نذیر حسین مولوی بھی لکھے۔

نذیر حسین مولوی کی وفات دہری کی
 حکومت برطانیہ سے تائید
 لکھنے کو دی جس کا ترجمہ پڑھیے

مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے متقدم عالم ہیں جنہوں نے
 سفارت کی پختگی کا ذکر وقت میں اپنی وفاداری گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ثابت کی
 ہے۔ وہ اپنے فرض نصاب کے بعد کہ اس کے مکہ جاتے ہیں میں امید کرتا ہوں کہ

وفا دہلی نذیر حسین صاحب (طبرہ دہلی)

۱۰۰ سال پہلے کے وہاں کو لڑاؤ سے کا کہ لڑائی کا حال

مولوی شریف حسین
 مولوی شریف حسین دہلی کے ایک متقدم عالم ہیں جنہوں نے
 (امریات بعد المات)

۱۰۰ سال پہلے کے وہاں کو لڑاؤ سے کا کہ لڑائی کا حال
 مولوی شریف حسین دہلی کے ایک متقدم عالم ہیں جنہوں نے
 (امریات بعد المات)

۱۰۰ سال پہلے کے وہاں کو لڑاؤ سے کا کہ لڑائی کا حال
 مولوی شریف حسین دہلی کے ایک متقدم عالم ہیں جنہوں نے
 (امریات بعد المات)

۱۰۰ سال پہلے کے وہاں کو لڑاؤ سے کا کہ لڑائی کا حال
 مولوی شریف حسین دہلی کے ایک متقدم عالم ہیں جنہوں نے
 (امریات بعد المات)

۱۰۰ سال پہلے کے وہاں کو لڑاؤ سے کا کہ لڑائی کا حال
 مولوی شریف حسین دہلی کے ایک متقدم عالم ہیں جنہوں نے
 (امریات بعد المات)

۱۰۰ سال پہلے کے وہاں کو لڑاؤ سے کا کہ لڑائی کا حال
 مولوی شریف حسین دہلی کے ایک متقدم عالم ہیں جنہوں نے
 (امریات بعد المات)

۱۰۰ سال پہلے کے وہاں کو لڑاؤ سے کا کہ لڑائی کا حال
 مولوی شریف حسین دہلی کے ایک متقدم عالم ہیں جنہوں نے
 (امریات بعد المات)

۱۰۰ سال پہلے کے وہاں کو لڑاؤ سے کا کہ لڑائی کا حال

مدد کیا حمایت کرتے ہوئے انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کی ممانعت نہ فرماتے رہا ہے۔

ہم کو گورنر رملہ گورنمنٹ انجکشن کو گورنمنٹ کے عہدہ اس میں ہیں اور ان کی طرف سے شہر دین کے اوپر کرنے میں خود بخود آزاد ہیں اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا جائز نہیں ہے۔

(اشاعت السنۃ فی شہرہ شیعہ راجع ۱۲۸۵)
غیر مسلمین و باہول کے ساتھ ہر ایک اور اسلام کے لئے فوج کے فوجیہ کو بھی شامل ہے اور کیا ہے۔ گورنر اس صاحب مولوی اسماعیل صاحب نے انگریزوں سے جہاد کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔ اور مولوی اسماعیل صاحب نے فوجیہ میں رملہ میں دیکھیں کہ انگریزوں سے جہاد کرنا جائز نہیں ہے۔

(اشاعت السنۃ فی شہرہ شیعہ راجع ۱۲۸۵)
وہابیوں کے محدث بنالوئے نے صرف فوجیہ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ انگریزوں کی حمایت کرتے ہوئے ان سے جہاد کی ممانعت پر اقتصاد و ملی مسائل اجماعاً دانی کتاب نگہ دی۔

اور مسعود عالم ندوی نے رقمطراز ہیں :

مولوی محمد حسین بنالوئے نے سرکار برطانیہ کی وفاداری میں جہاد کی فوجیہ پر ایک مستقل رسالہ اقتصاد و ملی مسائل اجماعاً دانی میں لکھا۔ انگریزی اور عربی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے یہ رسالہ سرکاری پرنٹنگ اسٹیشن اور سرکاری لائبریریوں میں بکثرت دستیاب ہے نام مضمون کیا گیا مولوی محمد حسین بنالوئے نے جہاد کے مفار سے راستے لینے کے بغیر مسعود عالم ندوی نے رسالہ اشاعت السنۃ کی جلد دوم شمارہ گیارہ میں بطور ضمیمہ شائع کیا ہے یہ مشہورہ تحقیق کے بعد مسعود عالم ندوی نے اپنی کتاب میں شائع کیا ہے۔

اس مسئلے میں خود مولوی محمد حسین بنالوئے لکھتے ہیں :
اگرچہ اس مضمون مضمون میں جہاد کے مسائل کو نوٹس دینا ایک اور چیز ہے۔ لیکن اس میں لکھے ہیں کہ ایک خصوصیت اس رسالے میں ہے کہ آج تک کسی کتاب میں اپنی نہیں ملتی۔ وہ یہ ہے کہ یہ رسالہ صرف مختلف کائنات میں رہا اس گروہ کے عوام و خواص نے اس کو پسند کیا۔ اور اس سے اپنی آراء کا توفیق ملا کہ اس توفیق سے اسے حاصل کرنے کے لیے توفیق (محمد حسین بنالوئے) نے تحریر کیا۔ انہیں ایک ایسی کتاب تھی جس میں مولوی محمد حسین بنالوئے نے کائنات میں لکھا کہ انہیں خود نہیں لکھا۔ اس رسالہ کی متعدد کاپیاں ایوان کے توفیق حاصل کیا۔

یوں لی حمایت میں بنالوئے کا کتاب نگہنا مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں کہ :

معارف : مولوی محمد حسین بنالوئے نے انصاف سے بھی سرکار ہندوستان سے رجوع نہ کیا۔ یہ ہیں ان کا نام نہ ہے کہ وہ اس بارہ میں فرقتے میں وفاداری کی طرف رجوع نہ کیا۔

۱۔ ماہ میں سرکار
۲۔ ماہ میں سرکار

۳۔ ماہ میں سرکار

FROM

W.M. Young Esq.,
Secretary to the
of the Punjab

To,

Moulvi Abu Said Mohammad Hama
Editor of the 'Akhbar-ul-Sunnah'
Lahore

Lahore 19th January 1887

Sir,

In reply to your letter No. 192 of
12th May last, asking that the use of the expression
Wahabi in reference to members of the community
which you claim to represent may be prohibited
in Government orders.

I am directed to forward the enclosed
copy of a letter No 1758 dated the 3rd
from the officiating secretary to the Government
of India, in the Home Department, & the disavowal
renounce of the use of the term Wahabi in
correspondence.

2. I return the books received with your

دوبائی کی بجائے اہلحدیث کہلانے کیلئے بٹالوی کا
انگریزوں کی خوشامد کر کے منظور فرم لینا!

انگریز بٹالوی کے لئے لکھنؤ کے بٹالوی کو مانگ رہے ہیں اور انعام سے بھی
کیا بٹالوی نے سوچ کر غفلت جانے پر اپنے لیے دوبائی کی بجائے اہل
کا نام صرف و شہرہ کیا۔ جنہوں نے باقاعدہ حکومت برطانیہ کی دلداری کا اعلان کیا
بٹالوی نے سرکاری تحریکات میں دوبائی کی بجائے اہلحدیث رکھے جانے کے حکام جاری
کر لئے۔

محمد ایوب قادری لکھتے ہیں کہ

دہشوں نے اگر ان جماعت اہلحدیث کی ایک مختصر درخاست لکھتے
گورنر پنجاب کے ذریعے سے وہ سرکار کے ہند کی خدمت میں روانہ کر دی
اس درخواست پر سر فرسٹ شخص اعلیٰ درجہ میں نے یہ کہہ کر مسترد
کئے۔ گورنر پنجاب نے وہ درخواست اپنی تائیدی تحریر کے ساتھ
گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی۔ وہاں سے حسب ضابطہ منظوری آگئی۔
گورنمنٹ دوبائی کی بجائے اہلحدیث کا لفظ استعمال کیا جائے!

دعوت اداوی مشہور: از ایوب قادری

قاہرہ کے راکم! اس درخواست کا جواب اور منظوری اصل انگریزی معنوں کی
درج کرنا اذ حدیث ہو گا پڑھئے اور وہاں جنوں کی کارستانیوں کا انوارہ لکھائیے؟
درخواست کی منظوری انگریزی میں خود وہاں جنوں کے اعلیٰ اہلحدیث اہلحدیث
لے دینا کی ہے!

قودہا بیوں کوئی شک و شبہ نہ رہنا چاہیے کیونکہ وہ خواہست دینے والے آپ
 اور محمد محمد حسین جلالہ میں ہیں اور اس وقت کو ذکر کرنے والا آپ
 شہداء اللہ مارٹنہ ہوئے ہے اور اس اخبار میں یہ درج ہے۔ وہ آپ کی کا شہرہ آوا
 اور گویا بار اخبار المہدیٹ امرتسر ہے۔

صادق بوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ

کستا بوں پر کہ جھوٹ کی عادت نہیں بنے
 اسماعیل کانگریسی کی گواہی
 آچے نظریں وہ اپنے کہ موری اسماعیل کانگریسی آگے کہ
 نے خود بھی اقرار کیا ہے کہ

مولانا محمد حسین صاحب شاہو کے انگریزی حکومت سے تعاون کے حق
 میں تھے اور بظاہر انگریزی نظام کے شائق تھے۔

تحریر آواز قیامت

موروی محمد حسین بتاوی کی خدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے مسعودی نے فرمایا کہ
 ان کے جلالہ کو یہ پیش نہیں رکھتا کہ وہ اپنے وسط کی دوسرے
 پہلے کی گزریں کیا کر رہے ہیں اور اپنے سامنے والوں کو کرسی کی
 دھن لے جا رہے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب اداں کی یہ پیشکش
 اجمیر کے رشتہ کا بیٹہ مولانا کو وجود نہایت اجمیر میں کامیاب
 فرقی سنوں تک مدد دہو کر رہا ہے۔

موروی محمد حسین بتاوی کی فری پالیسی میں میان ملیر میں نے ملوک
 دہر کو مولوی شہناز اور تہرہ سے ابراہیم میر کا گوشہ دیکھ کر کے سنا
 تھے اور مولانا جگر مرچ سے دوسرے رہے؟

(جنگ آزادی خطبہ ۱۱ تا ۱۲)

تھا دینے کا کم بہتہ حالہ جانت سے نہ ہو جوں کی سیاست کا حالہ
 کیا ہے ان کے اکابر کے کارنامے مسلمانوں کے لیے کتنے شرمناک اور خطرناک

ان کے غلام اور شیدائی تھے آج اگر حضرت
 نے مسلمانوں کی ہی خواہی اور بہتری کے
 کا مطلب کیا پیش کرتے کس قدر جھوٹ اور کذب ہے
 ست کی دشمنی میں آپ نے وہ بیٹہ کذب کے
 کوئی عا اپنے انا نہ دکھایا کہ انگریز کی انتہائی
 سے مسلمانوں نے انگریز کی مخالفت کی اور اس
 نے ان کو اپنی قرار دے کر ان کی سزا ملانی

مولانا محمد حسین تو تمام وہابیوں کا فخر ہے قرار دیا
 ہوا ہے ان کے لیے ان کی جوں کی خواہم کیوں نہ کہ

تحریر آواز قیامت

مولانا محمد حسین بتاوی کی سیاست سے
 اداں میں وہابیوں کے وہ چلی خاندان کے
 ہوا ہے ان کے یہاں سے یہاں اور عزیز
 ہے ان کے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

مولانا محمد حسین کی حمایت کا فتویٰ دیا

مولانا محمد حسین نے اپنے اخبار المہدیٹ دوپہر میں اپنے
 صاحب الزمری کے متعلق لکھا ہے کہ

انہوں نے ان کی جوں کی خواہم میں سے فتویٰ

انہوں نے ان کی جوں کی خواہم میں سے فتویٰ

عربوں اور ترکوں کے سینوں کو گولیوں سے چھلک گیا !
 انھیں ہم اچھا دیکھ رہے تھے اور پھر انھیں دیکھ کر ہمارا دل پھٹ گیا۔
 برٹش گورنمنٹ کے خلاف مارشیں کرنا اسلام کے خلاف ہے۔
 اہل دین کا نفرت منہ منہ ہونے لگا۔ ہم اہل اویہائی مولوی شہناشاہ امرتسری کی تقریر کی
 رد و جواب میں لکھا ہے :

”مولوی صاحب شہناشاہ امرتسری کی، انشا پر غور میں آکر ذیل میں چند جملیں
 تحریر فرما کر ایک رسالہ لکھ کر اور مرشد اہل بیت، مجلس اہل بیت، مجلس اہل بیت
 سیکرٹری جو روافد ائمہ اہل بیت کے ہونے پر تشریف لائے۔ اس وقت
 مولوی صاحب منعمان کے پاس بھیج کر بیان فرما رہے تھے کہ :
 ”جو کہ کو سلطنت یعنی ہے، خدا ہی کے حکم سے بنی ہے اور جس
 سے چھین جاتی ہے، اس کے حکم سے چھین جاتی ہے۔ جو کہ کو سلطنت
 قرآن شریف میں مذکور ہے (کاف) خدا کے حکم سے ہے۔ اس لیے سلطنت
 کے برخلاف اپنی ذات و مارشیں کر کے کو اسلام رد کرتا ہے۔“
 (رد و جواب احمدیہ کا نفرت منہ منہ)

انگریزی حکومت اور اس کے حکام کا شکر یہ ادا کرنا کہ انھوں نے دنیا را شاہ امرتسری
 انگریزی حکومت کا شکر یہ ادا کیا جس کو رد و جواب ان الفاظ میں لکھا گیا ہے :
 ”اس کے بعد آپ مولوی شہناشاہ امرتسری نے سب سے
 پہلے خدا کا شکر ادا کیا اور ان گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے حکام
 کا پھر ایمانی جلسہ کا پھر دعائے قبولیت مانگی۔“

(رد و جواب احمدیہ کا نفرت منہ منہ)
 مولوی شہناشاہ امرتسری کے بعد موجودہ دور کے حافظ علی قادری اور پورے کے

مجاہدان اور سید حافظ عبداللہ روپڑی کے بھی انگریزوں کی خلاف ورزیاں ہیں۔
 ”عبداللہ روپڑی اور عبداللہ تاروہی انگریزوں کے حکام تھے۔“
 انگریزوں کی حمایت میں فتوے دینے کا راز فاش وہابیوں کے حافظ عبداللہ
 صاحب روپڑی کے لئے لیا ہے۔ اب حافظ عبداللہ صاحب روپڑی سے روپڑی
 وہابی تاروہی کے انگریزوں کے خلاف ہونے کے متعلق وہابیہ کے مشہور اخبار
 ”نور دہلی“ کے مولوی عبد اللہ صاحب روپڑی سے ایک سوال کی تقریر
 کا ترجمہ پیش کیا ہے کہ :

”انگریزوں کی خدمت کے غلطی کے غلام اور وہ اپنے
 اس کا کلمہ شری بننے کو : (خبر احمدی دہلی ملاحظہ فرمائیں ۱۳۳۸ھ)

ہندوستان میں حکومت برطانیہ کی بدولت ہمیں ایمان ہوا۔ اہل بیت کی
 احمدیہ پیش کا نفرت منہ منہ ہونے کے بعد سالانہ جلسہ کی کارروائی کی رو سے
 میں مولوی عبداللہ صاحب (دہلی)، نائب صدر استغیاب احمدی نے جو مستقبل
 چڑھا۔ اس میں دایم الفاظ میں گورنمنٹ انگریزی کو ہندوستان میں امن و امان
 کا موجب بنی الفاظ میں قرار دیا ہے۔

”ہندوستان میں گورنمنٹ انگریزی کی بدولت جب امن و امان
 ہوا۔“
 غیر مسلموں کے مولوی بسم اللہ صاحب اپنے رسالہ ”اعلان اہل بیت“
 میں لکھا : ”میں کہتا ہوں“

”میں اس سلسلہ (انٹیم) کے پورے غیر خواہ جس کیونکر کہنے
 شہناشاہ احمدی آوازی کے ساتھ اور کرتے ہیں۔ اور کسی طرح چاہے
 ان دنوں میں نہیں ہیں۔“
 (اعلان اہل بیت)

گورنمنٹ انگریزی و باپینوں کے لیے نعمت ہے اور انہیں کے سرور
عبدالغفور نے

کاغزینس کے غلطہ بستقا نہیں کہا کہ

”ہم اپنی غورنمنٹ کا فکریہ ادا کرنا فرض منصبی جانتے ہیں جس
کی قانون آزادی سے ہم کو مذہبی آزادی نصیب ہوتی ہے مگر ہم
نے اس نعمت کی کوئی قدر نہ کی۔ جو ان ہی ہم اس منظم کی قانون
سے ناراض ہوئے تو آپس کی مخالفت میں پھنس گئے۔ ایک دوسرے
کی تکفیر و تعینق، تدریج و غیرہ ہمارا شغل ہو رہا ہے جس سے بچنا
انگریز حکومت کے لئے مشکل ہے۔“

دردنا اور انگریز کاغزینس کی مش

انگریزی حکومت و باپینوں کی حکومت ہے
ان کی و مذاہن و باپینوں

نے برٹش گورنمنٹ کو اپنی گورنمنٹ ان الفا میں کہا ہے کہ

”اللہ اکبر ہماری برٹش گورنمنٹ کے صوبہ اودھ کا بیادار اعلیٰ ہے“

(دردنا اور انگریز کاغزینس کی مش)

انگریزین حضرات! منہ جہ بالا اعتراضات سے انگریزین شمس کے کو باپین
ٹولہ انگریزوں کا پتو اور وفادار تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کا کوئی خیال نہیں کیا بلکہ
انگریزوں کی طرف اداری کی یہی وجہ ہے کہ انگریزین امتیازی و امتیاز نہیں
کی طرف سے شراب ہو رہا ہے۔

مذہب و شیعہ کی گواہی
انگریزین کے نزدیک یہ ہے کہ انگریزین کے ہر گزیر غلبہ کے زمانہ میں

اور وہودیوں کے مذہب میں انگریزین کے انگریزوں کے ہر گزیر غلبہ کے زمانہ میں
و باپین کے نام سے اس ترکیب اسلامی کو بڑا کر کے بے پیرا پانچویں
کہا گیا کہ اس سے وہ طبقہ بھی متاثر ہو گیا جو اس ملک میں انگریزیت کھاتا تھا۔

ان کے لئے انہی برکت نہ تھی کہ وہ شا و صاحب کو اپنا جیسر و بنا کر پیش کر سکے۔
انہی برکت برکت کا بڑا پلہ بیٹ بھی کسی کرشمہ میں نہ روٹ ہو گئے کہ وہ انگریز
و انہی خیر کجالی اور وفاداری کا تقویہ و لائیں۔ (الاستقامت) انگریز کاغزینس کاغزینس
انگریزین حضرات! کہنا چاہئے اور کر دینا انگریز حکومت کے موافق
انہی اس کا عمد و معاون تھا۔

مذہب و یونین انگریزی حکومت کے خلاف نہیں بلکہ موافق ہے

یونینس مولوی اس نے انگریزوں کے سواغ نکارنے و یونینوں کے
سرکاری مدرسہ و یونینس کے تعلقی حکومت برطانیہ کے فٹینٹ گورنر کے
ایک معتد انگریز پارلیمانی کا تاثر اس صورت و ج کیا ہے کہ

”اس مدرسہ و یونینس نے یونینس کو اپنی ۳۱ جزی و

ہر ذمہ شہر فٹینٹ گورنر کے ایک خفیہ معتد انگریز شمس یا

اس کے یہ کہہ دیا کہ اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا

اس کے معانی کی چند سطور درج ذیل ہیں۔

جو کام پڑے پڑے گا بھول میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے

ہوتا ہے۔ وہ یہاں کوڑوں میں ہوتا ہے۔ جو کام پڑے پڑا

روپیہ کا پڑا ہوا ہے کہ اگر تاج و دیوان ایک ہزار روپیہ

روپیہ مانا پڑ کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف مسلمانان بلکہ موافق

مسلمانان و معاون مسلمانان ہے۔“

انگریز! جو سرکاری مدرسہ انگریزوں کا پتو ہو تو وہاں سے ناراض
ہونے والے بھی یقیناً انگریزوں کے پتو اور ملک خراب ہوں گے۔ یہ و یونینوں

کے لئے یہ ایک ایسا بدنامی داغ ہے جو قیامت تک نہیں اڑ سکتا۔

علماء اہلسنت و جماعت کا مطالبہ

مسلمک اہلسنت و جماعت (دہلوی) کے علماء اکثر ڈیڑھ سو سال پہلے جو تمام ہمالا کو اس بن حقیقت سے خارج کرتے رہے تھے ہیں کہ ہندوستان سے دیوبندی مولویوں کا تعلق نظر سے خالی نہیں ہے۔ حقاقت یہاںوں سے پاکستان آتے ہیں۔ دراصل ان کا آنا پاکستان میں تحریکی کارروائی کرنا مقصود ہے دیوبندی نے پاکستان بننے کی سرکردہ مخالفت کی تھی۔ اور پاکستان کے قیام کا لغو طعنہ کرنے والی دامنہ تیسرہ جماعت مسلم لیگ کی جانب ذلّت و خوارگی مخالفت ہی کی بجائے مس پر طرحت طرح کے فوسے اٹھاتے۔ نظریہ پاکستان کا استہزاء اڑایا اور طنز کیا۔ بلکہ یہ پاکستان بن جائیگا تب ہی اس کو بزاری عریّت و اپنیستین۔ خاکستان، صاف اور تمام جیسے نازیبا الفاظ سے یاد کرتے رہے اور کہتے ہیں ایسے خضریات ملک و ملت کے کیسے خیر خواہ ہو سکتے ہیں حکومت کو ان پر کوئی نظر نہ تھی چاہیے اور وہ جسے ملک سے ان کی آمد و رفت بند کر دی جائے۔

دیوبندی و دہلوی مولویوں کا پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ کرنا اور نہ

لاہور سنا پانی ۲ نومبر ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ:

”بھارت سے ہر سال عادیوں کے قافلہ کے ساتھ احرار دہلوی یا فاضل دیوبند کی کھینچا جاتا ہے۔ جو پاکستان کے خلاف اور بھارت کے حق میں پراپیگنڈہ کرتا ہے۔“ (کرسٹائن ۲ نومبر ۱۹۵۷ء)

احرار علامہ اقبالؒ کے نظریہ مخالفت

معدوم پاکستان علامہ اقبالؒ رحمہ اللہ کے خلاف اٹھاتے رہے اور یہ

دیوبندی مولوی انگریزوں سے وکیلہ حاصل کرتے رہے۔ اس لیے مولوی بندوں اور یوں نے حقیقت پر پورے تحقیقاتی عدالت میں تسلیم کر رہے کہ ”احرار اور علامہ اقبالؒ کے نظریوں کے درمیان کھلا ہوا تضاد وجود تھا۔“ (دہلوی تحقیقاتی عدالت ۲۷)

علامہ اقبالؒ علیہ الرحمۃ کے حسین احمد دینی کے متعلق اشعار

علامہ اقبالؒ نے جب دیوبندی مولویوں کے سہ و ساز مولوی حسین احمد دینی کے نظریات کو سہ و ساز دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت و وقار کے خلاف پایا تو لکھا:

عجم متوزنہ و اندر موزون دین و دینہ
ز دیوبند حسین احمد دینی چو دیوبند است
مرد و زن ہر مذہب کی عظمت از دین است
چو بے خبر نہ تمام محمد علی است
بعضی بصری خوشی مگر ہر است
مگر باوجود سبب تمام دیوبندی است
اس لیے دیوبندی مولوی عامر خان نے دیوبند سے ہی شائع ہونے والے اپنے ماہنامہ ”تجلی“ میں دیوبند مدرسہ کے متعلق ایک نظم شائع کی ہے جس کا عنوان ہے:

دیوبند سے

دیوبند تیرہ احوال دیوبند دیکھو ہا ہوں
دیوبند تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ
اسٹا ہوا اسمل ہے کہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ
اٹھ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ
اٹھ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ
اٹھ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ

آوارگی نکرہ نظر اہل جسم کی ا
 ہر دینی اسلام تھے وہ دشمنی نہایت ہیں
 اسلحہ کے دل ہی تھے یہ تو دل میں ہر
 غیروں سے پہلے ان کے لئے ہے ہر
 یہ نصیب اقرار ہے فتوں کی یہ اندھیر
 پہناں اسی تخریب میں تعمیر کے اوزار
 حق کوئی دیکھائی اسلحہ کی ہو گند
 کس برقی تھکانی کا یہ اعجاز ہے افتر
 (ماہنامہ جنگ دیوبند ۱۵ مئی ۱۹۷۷ء)

دیوبندیوں کے مولوی اکثر دفعتے ملے تھے ان سے کو بھی انگریزوں سے ملانہ
 مدد ملتی تھی چنانچہ دیوبندیوں کے مولوی شہر احمد عثمانی نے خود اس کا ذکر ان
 الفاظ میں کیا ہے :

اشرف علی تھانوی کو انگریز کمیٹریٹ سے چھ سو روپیہ ماہانہ وظیفہ

”حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے ہمارے
 آپ کے قریب بزرگ و پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے
 ہوتے تھے کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیے
 جاتے تھے۔“ (مکالمۃ الصدیقین ص ۱۷۱)

غیر مقلد دیوبندی وہابیوں کی تبلیغی جماعت کے بانی کو بھی انگریزوں سے
 روپیہ ملتا تھا۔ کس کا ذکر بھی دیوبندیوں کے مولوی حفظ الرحمن صاحب
 کے کیا ہے۔

تبلیغی جماعت کے بانی کو انگریزوں سے روپیہ ملتا تھا!

”مولانا حفظ الرحمن صاحب نے کہا کہ مولانا ایکس صاحب
 کی تبلیغی تحریک کو بھی استاذ حکومت دیوبند نے ایک جانب سے
 پزیرا دیا تھا۔ شہید احمد صاحب کے روپیہ ملتا تھا۔ پھر ہند
 ہو گیا۔“ (مکالمۃ الصدیقین ص ۱۷۱)

جمیعت علماء اسلام انگریزوں کی مالی امداد اور ایما پر بنائی گئی تھی

دیوبندیوں کے مولوی حفظ الرحمن کی تقریر کا خلاصہ دیوبندی حضرات کے
 دارالاشاعت، دیوبند ضلع سہارنپور کے شائع کردہ رسالہ مکالمۃ الصدیقین میں بیان
 الفاظ میں درج ہے :

”مولانا حفظ الرحمن صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ ملکیت میں جمیعت
 العلماء اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایما سے قائم ہوئی
 ہے۔“ (مکالمۃ الصدیقین ص ۱۷۱)

دیوبندی دہائی مولویوں نے جو انگریزی حکومت سے بغاوت کرنا مقصود تھا
 اور دیا یہ اسی امداد کا ہی کرشمہ تھا۔ چنانچہ دیوبندیوں کے مولوی آکسن نازو کو
 نے متعلقہ مظاہرین میں کہا :

”آج کل جمیعت علماء اسلام کے صدر مفتی محمود صاحب ہیں۔ خود ہی ان حضرات کی
 حمت و حمایت کا اعزاز لگائیں۔“

علاء دادر کے خلاف سے اپنا کام کرے۔
 انجیل الہدیث اربعہ قرآن مجید ۱۹۳۳ء
 میں الہدیث کا لغز کی مجلس عالمی کی کارروائی شائع ہوئی
 وہ عرصہ ہے کہ:

وہ عالمی انجیل کے خط و نشانوں میں مظاہر کر رہے ہیں
 اسلئے آزادی اور برائی اور برائی حاصل کریں گے۔
 ان میں ایسی تقریریں کی پیشیت ہوتی ہیں، وعاوی
 محمد سے ہے کہ انگریزوں نے اپنا عالمی انجیل بتانے
 سے کام نہیں لیا۔ اور نہ اس دعوے میں اس
 مال چند دستہ انجیل کی قائم مقام ہوں۔

یہ سید اپنے عروج کو پہنچ چکا ہے۔ اور اپنے مقصد
 اب تک پہنچا ہے۔ اب اس کی مخالفت کرنا جاہل
 ہے۔ بال میں چنداں مفید نہیں ہے۔

انجیل الہدیث اربعہ قرآن مجید ۱۹۳۳ء
 انجیل الہدیث اربعہ قرآن مجید کے مولوی عبد القادر قسطنطنیہ کا

کے سامنے تھے یا نہ لیکن بہر حال مسلم لیگ کے موافق تھے
 اسی طرح بہت سے الہدیث نامہ لکھتے تھے۔ یہ بھی وہ
 موافق ہوں یا نہ ہوں لیکن مسلم لیگ کے موافق نہ تھے
 الہدیث سے متوسط درجے کے الہدیث علماء اور بعض علماء
 انگریزی دان و کل دیوودی تھے جو اس نام اسلامی جماعت
 میں بیہ لوگ اگرچہ انگریزوں کے خلاف آواز اٹھاتے تھے لیکن
 نے عملی طور پر مسلمانوں کی عام جماعت مسلم لیگ کو بھی دوسرا
 اختلافی الجھور نہ

امام ابوبکر بنیہ بنیہ قرسی

مولوی ثناء اللہ قرسی سے کانگریس اور مسلم لیگ میں سے کسی پر
 کیا ہے کا سوال ہوا تو مولوی صاحب نے کہا کہ جواب میں یہ ہے
 مسلم لیگ کی حمایت نہ کی تھی۔ وہ سوال و جواب دونوں ذوق ہیں
 سے۔ ان کی چند دستہ ان میں دو پارٹیاں، جماعتیں، کانگریس و مسلم لیگ
 پر چار طرف شور و غوغا ہے۔ اور دونوں پارٹیوں میں ہمارے ہائی
 کے علمائے کرام و دیندار ملت و دیندارستان کے پافیکس ہیں جو
 بڑے مہر سچے جانتے ہیں ایشیائی ہیں۔ اور کام کر رہے ہیں۔ وہ دونوں
 جماعتیں اپنی اپنی جماعت میں شامل کرنے کو مسلمانوں کو دعوت دے
 رہے ہیں۔ جواب طلب کہ موجودہ انقلاب کے دور میں اپنا
 مذہب اسلام کو محفوظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو قوما اور جماعت ایشیائی
 کو خصوصاً ان کے ساتھ ہونا چاہیے۔ تو کیا کانگریس میں یا مسلم لیگ میں
 عام ملکی حالات میں جس قدر مذہب ابجاہت دے اس جماعت

مولوی عبدالقادر قصوری

وایہ بیچہ کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیچ کا بھائی تھے جن کا مولوی احسان الحق طبر کے لیے مامناہ تھو جہاں الہی بیٹ ہیں انھوں نے کچھ بیچہ کے لیے لکھا ہے شاہ جہاں نے ان کے ساتھ در طرح ہے۔

مولوی عبدالقادر قصور کے درجناب خلافت نبوی کے پنجاب پر انوشل کا بھائی ہیں ان کے بھی وہ مدت تک رہے تھے۔ اور جب تک وہ اپنی صحت کی بنا پر کنا رکھتے تھے آل انڈیا کانگریس کی درنگ کے لیے بھی رہے۔

درجنان الہی بیٹ شہ قادیان کے مولوی کے بھائی تھے مولوی غلام رسول بھائی مولوی عبدالقادر قصور کے بھائی تھے۔

مولوی عبدالقادر قصور کے ... نے سالہ سال تک کی خدمت کی۔ اور پنجاب پر انوشل کا بھائی ہیں ان کے بھی چار خوش و خرم رہا کہا جاتا ہے کہ پنجاب میں کانگریس کو ان زیادہ نکاح و صاحب اختیار اور بے غرض رہتا آج تک اس کے درجنان الہی بیٹ شہ قادیان کے ہیں۔

مولوی عبدالقادر قصوری وایہ بیچہ کے موجودہ بیٹ کے امیر مولوی احمد کے والد ہیں۔

مولوی

مولوی کی بہت سی خدمات انجام دیں۔ ان کے ان کا سب سے زیادہ بیچ ہیں۔ ان کے بیچ شہ قادیان کے ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔

ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔

ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔

ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔

ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔

ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔ ان کے مولوی عبدالقادر قصور کے بیٹ ہیں۔

مولوی داؤد غزنوی کا گھر کسی

تھے۔ غزنوی صاحب اپنے دادا عبداللہ غزنوی کی طرف تھے
انگریزوں کے حامی تھے۔ اور رادار کا گھر کسی کے ہوا تھے۔
کاٹھارہ ہے۔ ان جماعتوں کا تحریک پاکستان کے سلسلہ میں
انہوں نے شخص سب سے قبل بھی ایک مدرسہ کی ترقی سے کسی کو
کیا جاتا ہے۔ موزن عاشق حسین شاہ سے جڑے ہیں کہ

غزنوی تحریک پاکستان کے مخالف تھے

ہے۔ اسے آریو کہتے تھے یا انکو لے کا کوئی حق نہیں بلکہ ہے کہ اس
ہوں کا ذکر اچھے انداز میں کرنا چاہیے تو جناب آج تو سب
کر داری کے ذریعے جبری ہوئی ہے۔ اگر ہم نے مرے ہوں
بنکر لی۔ تو دین غزنوی کیسے ہوگی۔ کاشش آقا محمد ظاہری ہوئے
کہ داؤد غزنوی نے کاموں کیا تھا۔

کسی جگہ سے میں نہیں بیان تو کہنے کو ہی رہی
دینت و انشت اور کرکٹر کے اعتبار سے داؤد غزنوی تو
نوسے سیدھے کرنے کہہ لی تھے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور)

داؤد غزنوی ہندو قوم سے یا یوں نہیں

معتبر شخصیت داؤد غزنوی کی ہندو قوم کے بارے میں تھا

مولوی داؤد صاحب اپنے قوم (ہندو) سے سخت ناخوش
ہندو قوم کا گھر کسی سے یا یوں نہیں۔ مین و شام ان
رہتے ہیں۔ اور ان کے دفتر میں بیٹھے رہتے ہیں۔ او

داؤد غزنوی کا گھر کسی
تھے۔ ہندو قوم سے یا یوں نہیں

داؤد غزنوی

ہندو قوم کی مرکزی سمیت
تھے۔ ہندو قوم سے یا یوں نہیں
رہتے ہیں۔ اور ان کے دفتر میں
بیٹھے رہتے ہیں۔ او

داؤد غزنوی کا گھر کسی
تھے۔ ہندو قوم سے یا یوں نہیں
رہتے ہیں۔ اور ان کے دفتر میں
بیٹھے رہتے ہیں۔ او

داؤد غزنوی

داؤد غزنوی کا گھر کسی
تھے۔ ہندو قوم سے یا یوں نہیں

کانگریس کے قائد سے انگریزی حکومت کے پڑے تھے یہ کسی راہ سے
کے ذی علم بزرگ کا فیصلہ نہیں بلکہ وہ اپنی مختار اور معتد شخصیت کا فیصلہ سے
شخصیت بلٹرب ایکوٹ کے مولوی ابراہیم صاحب سے ہے۔ چنانچہ یہ
چکھتے ہیں۔

ہو جماعت کانگریس اس وقت یہ دعوائے کرے کہ ہم انگریزوں
کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ اس کی
شب و روز کی جنگ دو دوا بھیلیوں کے مقابل میں اپنے آدمی بھرتی
کر رہے ہیں صرف کرتی ہو۔ جہاں پر انگریزی قانون کو جاری کیا جا
تھا۔ وہ جماعت سبک کو دھوکہ دیتی ہے۔ اور لوگوں کی عقل کو ابھار
میں خاک ڈالنا چاہتی ہے۔ مولوی سراج الحق صاحب نے کہ یہ لوگ حکومت
انگریزی کی مشین کے پڑے ہیں جس کے یا اس مشین کے ٹوٹنے والے
ہیرو (ہیرو ٹوٹے) ؟

جب یہ اور ایسے جوگیا کہ یہ لوگ حکومت انگریزی کی مشین کے ٹوٹنے
بہیں سے قرباب آئے گا یہ دعویٰ کہ ہم انگریزوں کو ہندوستان سے
نکالنا چاہتے ہیں صرف دھوکا دے رہے ہیں جس سے وہ عوام میں بے طم
پھیل کر اپنے حکم پر درخشاں ہو رہے کرنا چاہتے ہیں۔ اور تمام
مولوی ابراہیم صاحب ایکوٹ نے اپنے فرسے کانگریسی مولوی ابراہیم صاحب
کی ایک عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے کانگریس کا اصل مقصد بیان کرتے
اس عبارت سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ ملک کو انگریزوں کی
غلامی سے آزاد کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ اپنی قوم کے بہترین دماغوں
انگریزی سیاست کے ماتحت غلامی کی زنجیروں میں جکڑنا ہے۔
پیشامہ عبارت

ماہ ساری کانگریسی

میں ام المومنین مولوی ملاح صاحب
نارنگی و شیشہ اور کس کے متعلق
میں مولوی ملاح اور کانگریسی
نارنگی کیا باری صاحب پاکستان
میں اس کے حصہ یوں ملک
میں دیباہ چیزوں کے متعلق

میں ملاح صاحب کا کہ پاکستان کا
میں ملاح صاحب نے یہ کیا
میں پاکستان
میں یہ کیا کیا کر

مولوی ملاح اور

میں یہ کیا کر

میں یہ کیا کر

مولوی ابراہیم صاحب
میں ایکوٹ اپنے
میں یہ کیا کر

سے آواز گانڈھتے جسے اور نہایت نبرد صاحب کی ہے وہ
ابوالقاسم صاحب ان کی آواز کے لائق ہیں۔ اپنی ح
سے نہیں کہتے۔ برسر گانڈھتے جسے پکارنے میں کہ پاستا
تعریف معاذ نہیں۔ نہایت نبرد صاحب بھی داود پاستا
تعریف معاذ نہیں۔ اور اب اور کانگریسی اخبار لاہور و دیگر
میں ہی شہر اٹھاتے ہیں کہ اب تک اس کی تعریف نہیں
سکے لکھ چلا ہے جس کو ہم پاکستان نہیں جانتے ہیں کہ
مولوی ابراہیم صاحب تیسری ایکوٹے نے باڑی صاحب
الغافل میں لکھا ہے کہ

مولوی ابراہیم صاحب گورکھ شاہ اسے پالنے کا گریہ
دینا ہوا ہے
سکا نہیں میں دہلی مولویوں کا بڑھ چڑھ کر غصہ لینا واپس کی
اب ان کا گریہ مولویوں پر دہلیوں کی شہرہ آفاق شخصیت ہوں
خافوئے ملانہ فرمائیں:

مولوی ابراہیم صاحب کا فقرے | مولوی ابراہیم صاحب
دینا ہوا ہے | میں نے یہ لکھا ہے
سادہ فرما اسے کہ
میں نے لکھا ہے کہ
میں نے لکھا ہے کہ

وہاں بیوں کو مولوی ابراہیم صاحب کی گولی کی نفع

فخر الہ آباد مولوی ابراہیم صاحب تیسری ایکوٹے اپنے ذمہ

راہنہ ہم گریہ مولویوں

اور اندازہ کی

وہاں میں ہیں تو

وہاں میں ہیں تو

وہاں میں ہیں تو

وہاں میں ہیں تو

وہاں میں ہیں تو

وہاں میں ہیں تو

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

ہی شکریہ کیوں نہ ادا کرے۔ کہ انہوں نے ایک ہی تنظیم کی بنیاد
جراچی کرشنشول سے شاہ موطو کے دست کی طرف روانہ کی
چاہتے ہیں کہ جب چند دستاویز اس بات کو ملحوظ رکھے کہ اس کی
پر مبنی حکومت کے جوئے سے آواز ادا کرنے کا قصد تھا۔ ایک
پیش حکومت کی جڑیں ہندوستان میں اور مضبوط و مستحکم ہوں
برطانیہ سے وفاداری کا نگریں کا مذہبی و فاضلہ تھا تبلیغی فرائض
کا دلدادہ تھا۔
۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

کانگریس کا دوسرا اجلاس

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے
صدارت میں فرمایا کہ یہ ممکن ہے کہ اس قسم کا اجتماع جس کا ہر فرد اپنی خود
نعمتوں سے واقف ہے۔ کسی ایسے مقصد کے لیے منعقد ہو سکتا ہے
کے خلاف ہو؟ اس حکومت کے جس نے ہم کو یہ سب کچھ دکھایا ہے
صاف طور سے اعلان کر دینا چاہیے۔ کہ ہم سر سے پیر تک وفادار ہیں
کانگریس کے ساتھی سالانہ جلسہ ہوتے ہیں۔ ہر سال ایک ایک نیا وفد
چودھری جیسیب احمد ۱۸۸۹ء

کانگریس کے انگریز صدر

۱۸۸۹ء کے اجلاس کی صدارت برٹش جارج دیول نے کی۔ ہر وہیم وڈ
سولی ہوٹل کے سالانہ جلسہ ہندوستان میں شین کی اور
فٹے دیوی کے اجلاس کی صدارت کی جس میں برٹش پارلیمنٹ کے ممبر اور
مشہور خطیب چارلسس نے شرکت کی۔ ہر سال ہندوستان میں پارلیمنٹ
دوسرے ممبروں نے کانگریس کے اجلاس کی صدارت کی۔ ہر ایک
سے صرف دو سال قبل یعنی ۱۸۹۰ء میں میں نے کانگریس کے اجلاس کی صدارت

سے ہادی اور اسامہ کا چیف کمنڈر ہے۔

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

۱۸۸۹ء میں کلکتہ میں داد بھائی نے

مودودی صاحب مسلم لیگ ایتھام پاکستان کی بنیاد

کے قیام کے مخالف تھے۔ انہوں نے پاکستان بنانے کا
نمائندہ جماعت مسلم لیگ کی حمایت میں ایک لفظ بھی نہیں
تخلیف کی ہے جبکہ ان کی تحریریں شاہد ہیں۔

مودودی نے مسلم لیگ کی حمایت میں ایک لفظ بھی نہیں کہا

میں اس کا انکار کیا ہے چنانچہ ترجمان القرآن میں لکھا
”مسلم لیگ کی حمایت میں اگر بھی کوئی لفظ لکھتا ہے
اس کا حوالہ دیا جائے“

ایک دوسرے شمارے میں مولوی صاحب رقمطراز ہیں
”ہم اس بات کا کھلے بندوں اعتراف کرتے ہیں
کہ جنگ سے غیر متعلق رہے“ ترجمان القرآن کو

مودودی صاحب نے اپنی کتاب سماجی کشمکش میں
”افسوس کہ لیگ کے قائد غلامی سے گئے جو ہمیشہ سے“

بھی ایسا نہیں جو اسلامی و جنت اور اسلامی طرز کا
کو اسلامی نقطہ نظر سے دیکھتے ہو۔ یہ لوگ مسلمان سے

ادب اس کی غرض و جنت کو باطل نہیں جانتے۔ یہ لوگ
مودودی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

”مسلمان جو نے کی جنت سے سب سے پہلے اس سے
نہیں ہندوستانی میں جہاں مسلمان کثیر التعداد ہیں۔“

حکومت قائم ہو۔“
قیام پاکستان کا مطالبہ وقت ضائع کر رہی تھی۔

ایک مرتبہ
اس میں ایک مرتبہ

۱۹۴۷ء
میں ہی لکھا ہے

۱۹۴۷ء میں

میں ہی لکھا

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

۱۹۴۷ء میں

ڈیڈ لائے سلمی ہی لکھنے ہیں کہ
 اپنی فتح جیسے ہمیشہ کس بات کا قلعی رہا ہے کہ مولانا مودودی
 تحریک پاکستان میں شرکت نہیں کی کہ (وفاقی وقت ۲۷ مئی
 ڈیڈ لائے سلمی پر حملہ اسے سلمی کے لئے
 اسے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ:

”محرمی مولانا مودودی نے بنیالین پاکستان کے بارے
 شکایت کی ہے۔ لیکن مولانا نے شکایت سے تجاوز کر کے بنیالین
 پاکستان کی نیت پر بھی حملہ کیا ہے کہ ان کا مقصد یہ تھا کہ لفظ
 قائم ہو۔ اور اس طرح انہوں نے قوم کو دھوکہ دیا۔ جنت و دوزخ
 کی روایت میں انگریزی لفظ فراڈ (FRAUD) درج ہوا۔ اس
 سے پوری تحریک پاکستان کی یاد آ رہی ہو جاتی ہے۔ اور اس سے
 موبدین اور مخالفین کا کردار شکل کر سامنے آ رہا ہے۔“ (ڈیڈ لائے
 تاریخ جنرل اسٹیمبرج بالا حوالہ جات) کی روشنی میں آپ
 مفکر اسلام اور مسلمانوں کے شیر خواہ پاکستان کے متعلق گمراہ رہا
 آج سے زیادہ پاکستان کے محبت سے بیٹھے ہیں۔ اور مباحثہ اسلام
 حقیقت و کم مودودی کے صاحب نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی تھی
 انکار کرتے ہیں۔ صادق بول اپنے قول میں غالب خدا کو ادا
 گناہوں سے کجیوت کی عادت نہیں ہے

قائد اعظم کا فرِ اعظم ہے!

اعزاز کے ہر لیڈر نے اپنی ہر اہم تقریر میں مسلم لیگ پختونگی کی اس
 چمکتی چاندنی میاں تک کہ قائد اعظم کو بھی نہ چھوڑا۔ انہیں کا فرِ اعظم شریعہ

وہ ہے جو نظریہ اعزاز میں ایک شہر شخصیت میں
 کا فرِ اعظم کے لئے اسلام کو چھوڑا
 کا فرِ اعظم ہے کہ نے قائد اعظم
 نے بھی احیاء محمد علی نامی کتاب میں دیوبندی اعزازی
 علی اچ لاؤ فریڈرکسن لائٹ کیا ہے۔ دیوبند تحقیقاتی عدالت
 کا اعزاز متعلق لکھا ہے کہ:

اسلام کی طرف سے محض بے پرواہی نہ تھی بلکہ
 مکی ان کے نزدیک قائد اعظم کا فرِ اعظم تھے
 دیوبند تحقیقاتی عدالت (۲۷ مئی ۱۹۵۲)

مذہبی اور غیر متعلقہ دونوں نے قیام پاکستان اور نظریہ پاکستان
 مستند اور آڑا پاکستانیوں پر نظریہ پاکستان کو طعن نہیں
 بتائی۔ دہلی قسم کے الفاظ استعمال کیے جو کہ کتابوں
 حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

بے مخالف تھے | دیوبندی مولوی محمد علی خان دیوبندی
 نے خدا دیوبندی (۱۹۵۲ء) کو لاہور
 ان کے خیانت کا اعتراف کیا تھا کہ

ان کے مخالف تھے۔“ (دیوبند تحقیقاتی عدالت ۲۷ مئی ۱۹۵۲)
 مولوی علی الدین بخاری دیوبندی
 نے سرِ افسوس کیا گواہی میں

دیوبندی بخاری بخاری نے مولوی محمد علی خان کے لئے یہ کہیں کہ اس
 نے اپنا ہر پاکستانی کو اپنے لئے شہداء بنالیا۔ محمد علی خان اس لئے
 صبر ہے کہ ان کو ان کی اور دوا کی چیزیں کی خبر نہیں۔
 خیر ہے۔ وہ دیکھیں سے بخاری ہے۔ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:

"اب تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں بنا جو پاکستان کی مہم ہو۔"

درپورٹ تحقیقاتی عدالت نے کہا:
پاکستان ایک بازاری عورت ہے | لاہور میں اپنی ایک تقریر میں
پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو اصرار نے مجبوراً قبول
درپورٹ تحقیقاتی عدالت نے کہا:

اصراریوں کے صدر نے یہ تسلیم کیا ہے کہ
اصرار کا نظریہ بھی وہی تھا جو کہ کریس کا نظریہ تھا؟

درپورٹ تحقیقاتی عدالت نے کہا:

پاکستان پیپسٹان ہے | لاہور میں مولوی محمد علی جالندھری نے
تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد بھی
کے لیے "پیپسٹان" کا لفظ استعمال کیا۔ درپورٹ تحقیقاتی عدالت نے کہا:

پاکستان نہیں بلکہ خاکستان | اصراری لیڈری عطاء اللہ بخاری نے
میں علی پور کی اصرار کو انڈینس میں اپنی
ڈھکی کی چوڑی پہاڑی کیا ہے کہ؟

مذہب پرستی اور پاکستان کو پیپسٹان اور پاکستان کے افسانوں سے یاد کرنا اور ان کی
کے معرکہ شہید محمد علی انصاری، علامہ ابراہیم، محمد ابراہیم صاحب کو جو کہ فیضیہ نے
کے بہترین آدمی اور کثرت پسندوں کے فلسفہ اچھا دات میں شہر پر مٹا۔

ہے پاک اللہ پاک احمد پاک بسم رب جانی ہو!
کیوں نہ تہنہ کے لیے بھی ملک پاکستان ہو

دفتر محمد ضیاء اللہ اللہ

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

لیڈزول نے اپنی تقریروں میں پاکستان کو چھپتے ان ہی کا ۲۹۔۲۰
 رات وغیرہ لکھی ہے انہی میں ایک بیان شائع کر لیا جس میں اسرار کے
 کیا کہ وہ اپنے آپ کو کھنڈس میں غائب کر دیں گے۔ درپور پشیمان

مسلمانوں کیلئے نظریہ پاکستان اسرار مفسر

دوبندپور کے مولوی فضل الرحمن صاحب نے مولوی شبیر احمد
 کے سامنے کہا کہ

پاکستان کی صورت میں جو نقصانات ان کے نزدیک تھے وہ نہ
 کے ساتھ جان کیے اور کھلایا کہ مسلمانوں کے لیے نظریہ پاکس
 اسرار مفسر ہے

تصور پاکستان پر طنز اور توہین
 اور توہین آمیز باتیں کہیں جو غلط بات اسرار کے صفحات ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴
 درج ہیں

ناظرین کو اس بے مندرجہ بالا احوال حیات سے غیر غلط احواری، درجہ
 مودودی حضرات کی انگریز فرائی، پاکستان دشمنی نظریہ پاکستان اور مسلم
 مخالفت بالکل عیاں ہے۔ جن لوگوں نے قیام پاکستان اور سرحدیگ
 مخالفت کی ہو، اور مخالفت کے باوجود جب پاکستان میں بعض وجود میں آگیا
 ان حضرات کو پاکستان میں رہتے ہوئے بھی اس کا پھلنا پھولنا، ترقی کی
 کرتے دیکھنا، یہی بھی گوارا نہیں کیونکہ اس کا قیام تو ان کی خواہشات کے با
 ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان بن جانے کے بعد بھی ان کے ان سے تعلقات
 نہیں ہوئے بلکہ ترقی پذیر ہوئے ہیں۔ وہ اپنے نظریہ کے مرقیہ موجود حضرات کا

ان کو عجب وغیرہ القاب سے یاد کرتا: جب مودی
 ان کے کا کہ جس کی سادھی دفتر پر پھیل چکا تھا اس حقیقت
 حقیقت دلیل ہے۔ ان میں حقائق کو باحوالہ میں کیا جاتا ہے

پاکستان کی مسلم کشی کا نگرانی لیڈزول کے اہل انہی عقید

انتہا کی تیار ہیں
 انتہا تو انہی بات میں اس کے استقبال

میں جب اس وقت شائع ہوئیں کہ
 یہ ہیں پشیمان نہرو کی وزارت کا ایسا انتظام کیا جا رہا ہے
 ایسا ہے جاہ و مال کی یاد تازہ کر دے گا۔ ہر دو مخالف
 اس سے قلاب کے تازہ پھول طیارہ کے فوجیہ ان خطرات
 یہ ہیں کہ جہاں نہرو قیام کریں گے۔ وزیر اعظم، نہرو، اور
 ان کے لیے شاہی ترشہ خانوں میں خاص انتظامات کیے جائیں
 الی ستر سے راجس میں شاہ سعود کے نہایت پر شکوک ہیں
 وہ اس کی صورت میں نے جابجا جانے کا جس کی پیشانی شاہ کا تھا
 سنا اور شہر نیگلون پر سوار فوجی کریں گے۔ تمام سہرہوں کو کھلا
 حوالی پر محلوں سے مزین کیا جائے گا۔

درجہ نامہ لاہور لاہور ۱۴ اگست ۱۹۵۷ء

لیڈزول کے ایک درجہ نامہ لاہور لاہور ۱۴ اگست ۱۹۵۷ء
 انتہا کی تیار ہیں
 انتہا تو انہی بات میں اس کے استقبال

یہ ہیں پشیمان نہرو کی وزارت کا ایسا انتظام کیا جا رہا ہے
 ایسا ہے جاہ و مال کی یاد تازہ کر دے گا۔ ہر دو مخالف
 اس سے قلاب کے تازہ پھول طیارہ کے فوجیہ ان خطرات
 یہ ہیں کہ جہاں نہرو قیام کریں گے۔ وزیر اعظم، نہرو، اور
 ان کے لیے شاہی ترشہ خانوں میں خاص انتظامات کیے جائیں
 الی ستر سے راجس میں شاہ سعود کے نہایت پر شکوک ہیں
 وہ اس کی صورت میں نے جابجا جانے کا جس کی پیشانی شاہ کا تھا
 سنا اور شہر نیگلون پر سوار فوجی کریں گے۔ تمام سہرہوں کو کھلا
 حوالی پر محلوں سے مزین کیا جائے گا۔

اور غیر اسلامی ہے کہ پشتِ شرک کے لئے رسول اسلام ﷺ
 الفاظ استعمال کیے جائیں یہودی عرب کے سفارت کار سے
 بیان دیا گیا ہے کہ اگر مثنوی عربی کا ابجد سے بھی واقف نہیں ہے
 سے قاصد کے معنی مراد ہیں نبی کے مثنوی مراد نہیں میرے
 یہ علم گمراہ بدتر از گمراہ کا مصداق ہے اور ممکن ہے کہ انہوں
 کی ابجد سے حقیقت میں واقف نہ ہو لیکن یہودی عرب
 ترجمان سے زیادہ واقف اسلام ضرور معلوم ہوتا ہے اور
 کرنے والے ترجمان ممکن ہے کہ عربی کی عبارت نامہ رکھتے ہوں
 اور تعلیمات اسلام کی ابجد سے بھی ناگشت معلوم ہوتے ہیں
 اسلام کے لغوی سے ادنیٰ سے ادنیٰ عقل رکھنے والے کو یہ ظاہر
 ہوتی ہے کہ پشتِ شرک کو نبی یا پیغمبر بنا دیا۔ یا اس غلط فہمی
 مراد ہے میں بلکہ یہ سمجھتے ہوتے ہیں کہ رسول سے قاصد کے
 لیے کہیں یہ عبارت ازمن ہے کہ لفظ رسول اسلام اور قاصد کے
 اصطلاح ہے جس کی پشتِ شاعرانہ اور شاعرانہ اسلام کی
 قرآن مجید حرام مسجد اقصیٰ وغیرہ قسم کے بشمول الفاظ اسلامی
 جو اپنے لغوی معنی سے نکل کر اصطلاحی معنی کے لیے خاص
 اسب ان الفاظ کو لغوی معنی میں استعمال کرتے ہیں وہ دور دورہ
 ممکن ضروری ہے۔ قطعاً ناجائز و حرام ہے بلکہ شاعرانہ لفظ
 ہے عربی اور توہین ہے۔

چونکہ قرآن مجید پر شیعہ مذہب ماننے والی

کیا کسی مسلمان کو یہ عبارت ہے کہ وہ اپنی تصنیف کا نام
 اپنے گھر کا نام بہت اللہ اور اپنی مسجد کا نام مسجد حرام
 کو پشت "اپنے تالاب کا نام گھر گھر اور گھر کا نام گھر"

لہے۔ حالانکہ لغوی اعتبار سے یہ سب نام
 ہیں یا اشیاء الدنیا والآخرۃ لا یغنیان
 میں اضافہ کا اور سب مسلمانوں کو نہیں سکھا گیا ہے
 انہوں نے پشتِ نفسی کی مراعات سے بھی ادب

حالی ترجمان کو معلوم ہوا چاہیے کہ مسلمان کی عربی
 میں ہیں اصطلاحات قرآن کی عزت کا لحاظ رکھا
 اپنی کتاب عزت اور ہیبت کا نام نہیں رسول کر
 مانا یا کہ رسول کے مثنوی قاصد کہیں مکرر آئندہ
 عزت کہیں باقی نہ رہ سکے گی پیغمبر سلامی و امن
 میں جاسوس اور عزت میں ہے کہ جس کے ملک میں
 ہوئی ہو سکتی جاتی رہی ہو وہ قاصد امن تو کیا ہو
 قاصد امن کی خبر بھی موجود نہیں ہے۔ خدا
 مکرر مندوں کو قاصد امن کے لقب سے یاد

مکرر مذکور رکھ لیا ضرور کا جنوں

چونکہ آپ کا حسن مکرر ساز کرے

یہ تمام سے صاف ظہور پر یہ کہ دینا چاہتے ہیں

انسان عالم کی امانت ہے اور ان باسائز کی

رسول نے جسے عمر کی برداشت نہیں کی جاسکتی

دعوت کراچی

روزنامہ روزنامہ وقت سے تفصیل
 کا کچھ بھی کہ سادھی پچھل چھل

کی بنیاد مندی اختیار کر لی۔ اور اگر بزرگوں کی حمایت میں فتنے اور کد
 شائع کریں نہ کر کے بزرگوں کے خلاف چلا کرے گا تو صاحبزادوں نے نہیں
 جو لوگ اہم اہم بنیاد پر محسوس خدا و شافع روڈ جو اہم شایبہ اسرا
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بنیاد خدا و ربیعہ و نبی
 کے کیسے خیر خواہ ہو سکتے ہیں۔ بلکہ پوچھ لے کر ورنہ علماء حق کے طعن کو
 کی ہے بلکہ انہوں نے اسلام سے روگردانی کر کے شے شے بنائے
 مسلمانوں کے دلوں سے غلبہ محسوس خدا اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
 وسلم کو ختم کر کے لیے عجیب و غریب تہمت کے حربے اختیار کیے خدا
 عزوجل کو باپ نبوی اور پاک و چند میں غیہ و تکلیف اور دیوبندی و اپنی
 سبداحد اور اہل حق کے حالات میں ناہت ہی وضاحت
 چکے ہیں ان فتنوں کے پتے کبھی کسی نے نہ دیکھے ہوں یا خود مشرور و موافقے نہ
 دیو کہ جس نے ہندوستان میں کس فتنہ و بائیت اربعہ کو باپ بنایا
 حاصل کیا۔ اپنے اسلام سے اس کو یہ عقائد نہیں ملے۔ حالانکہ
 سے بنی شاہ ولی اللہ دہلوی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی سے ہیں ہر
 دنیا میں مسلم ہے۔ اہل حق و ہدایت کے فیض نبویوں سے حاصل کیا
 اہم تہمت بننے بعد ابو بابت محمد کو فیض اربعہ محمد اور اپنے قیمت حاصل
 اپنے تہمت کے فیض اربعہ محمد کو ہر مذہب و مذہب سے ملا۔ اور جس دور میں انہوں
 میں یہ فتنے برپا کیے تو علماء حق نے فوری طور پر ان کے تردید کے لیے
 اور مسلمانوں کا تحفظ فرمایا۔ لہذا اس سبب سے کہ محمد بننے بعد ابو بابت
 برپا کیے اور اسماعیلیہ و یحوی کے بعد ان تہمتوں کے ہمراہ شاہ اہل
 اور اپنے تہمت اور ان کے عقائد کا تذکرہ کروایا جائے کہ عائدہ اٹھائیں
 ان کی تردید میں علماء حق نے جو کچھ تحریر فرمایا ان کا مدح کرنا بھی سب
 اور نسخہ میں جو کچھ۔

۱۔ ابو بابتہ ابن تمیمہ

جسے بڑے اہم ہیں محمد بن عبد الوہاب نے
 دیا اور انہیں کے عقائد کا تذکرہ کر دیا جو حائے کی طرف
 صحت و بائیں محمد بن عبد الوہاب نے لکھے ہیں

۱۔ اپنے والدوں میں سے سب سے بڑے محمد
 ۲۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۳۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۴۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۵۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۶۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۷۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۸۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۹۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۱۰۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن

۱۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۲۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۳۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۴۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۵۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۶۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۷۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۸۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۹۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۱۰۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن

۱۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۲۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۳۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۴۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۵۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۶۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۷۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۸۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۹۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن
 ۱۰۔ اصل محمد بن عبد الوہاب نے محمد بن

ابن محبوب عن عمرو بن دينار عن أنس بن مالك
 رآه في شيخ الإسلام بل هو
 شيخ البصرة والأندلس وهو
 أول من تكلم بحمل عقائدهم
 القاسية ونقض الحجة هو
 المحدث لهم المرفوعة
 الصالحة.

ابن تیمیہ دباغیوں کا سرور ہے
شیخ الاسلام ہیں کبھی شہ
اور شیخ الاسلام دقام براہین
ہے۔ اور یہی وہ سب سے پہلا
ہے۔ جس نے تمام عقائد کا
کوسان کیا ہے اور حقیقت
اس کو افریقہ کا مالک ہے۔

وصيف الاجرار على السلطان الخار ملك مملوك وولي واستغفر

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا فیض

ابن تيمية رحمه الله تعالى في قوله
ابن تيمية عبد الله و
أبيه و
بذلك دفع
بيننا و
أخواله و
بطلان
المتفق
لوعنه
الحسن
شيخ
أهل
شافعية

اپنی تہذیب ایکسٹینڈ ہندو جس کو ان
نے قبول کر لیا اور اُنھوں نے اس کو
روک دیا ہے۔ اُنہوں نے اس کو روک دیا ہے۔
فرمانی ہے جنہوں نے اس کو روک دیا ہے۔
احول اور ہندو کے اقبال کو بیان
ہے۔ جو شخص اس کی تصدیق کرے
کرنا چاہے وہ ایک تہذیب کی
جدا ہے۔ اُنہوں نے اس کو روک دیا ہے۔
اور ان کے فرزندوں کے
علامہ تاج الدین کے
جماعت ان کے ہندو حضرات اور
کے علاوہ علماء ہندو

۱. اَعْلَمُ
 ۲. اَعْلَمُ
 ۳. اَعْلَمُ
 ۴. اَعْلَمُ
 ۵. اَعْلَمُ
 ۶. اَعْلَمُ
 ۷. اَعْلَمُ
 ۸. اَعْلَمُ
 ۹. اَعْلَمُ
 ۱۰. اَعْلَمُ

مکالمہ کا مجموعہ مشاعرہ کہے۔ اپنے تئیں
حضرت متناہین سے مل کر امیر پر ہی انگریزوں
کرنے پر انگریزوں کی ایک ایک اس حضرت
میں جن خباب اور حضرت علی بن ابی طالب
رہی ان تھیں۔ انہیں جیسے ان کا بیانیہ
کو امیر پر ہی انگریزوں کی جیسے
آج سے غلامی سے کہ اس کا کلام کہ
دین انہیں رکھتا بلکہ وہ انہیں چھیننے
کے قابل ہے۔ اس کے حق میں ہے
انہیں اور ان کا بیانیہ کہ وہ بعض
گروہوں میں جابل غالی ہے

چشمہ دہلی سے معاملہ فرماتے اور میں اس عجیبے عقیدے کے اور طریقے
افتادہ کی حد تک قلم مطبوعہ مصر

میں نے اس کی معمولی ملازمت پر بھی نو فرمایا تھا۔ میں نے کہا کہ اگر مجھے یہ ملازمت ملے تو میں اس کے متعلق ذرا دباؤ نہیں دے سکتا۔ حضرت اور میری بیوی نے اللہ سے دعا کی کہ اس ملازمت کو میری صاحبہ سے دیا جائے۔ اگر کوئی شخص میرے گھر سے میری صاحبہ کو ملازمت دے گا تو میں اس سے شکایت کروں گا۔

الحی لکھنوی کا فیصلہ

اور میں نے اپنے رسائل میں کسی جگہ
شکوہ کی تعریف کی ہے مگر وہاں پر

اور میں نے اپنے رسائل میں کئی جگہ
شکوہ کی کی تعریف کی ہے مگر وہ شہرِ معلوم

فَقِيلَ لِمَنْ رَأَىٰ عِزَّهُ الْكَبِيرَ مِنْ
 عَقْلِهِ وَفَلْيَمِمْ أَفْضَلُ مِنْ قَوْلِهِ
 أَفَقَدْ بَلَغَ إِلَىٰ أَنْ يَعْصِي إِحْضَلُ
 عَصْرًا وَهُوَ الَّذِي نَفَسَكَ
 بَغْضَ غَيْرِ مُنْتَزِمِ الْعَصَةِ
 مِنْ مَبْنَىٰ أَمَانِي وَهَبْنَا أَنْكَرَهُ
 حَتَّىٰ أَشَدَّ الْأَنْكَارِ وَكُنِيَ
 فِي بَعْضِ شَيْءٍ مِمَّا بَوَّاهُ
 بِأَنَّ أَحْسَنَ مِنْ عَيْنِ الْحَكِيمِ
 الْمَشْهُورِ بِإِنْ تَبَيَّنَتْ رَأْسُ
 الصَّلَاةِ الْكِبَارِ عِزَّ أَفَى كُنْتُ
 مُتَعَسِّدًا فِي وَصْفِهِ بِمَنْ بَلَّ
 قَدْ نَفَسَ عَلَيْهِ نَجْمُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
 وَتَشْهَدُ رَأْسُ مَكَالَةٍ تَعْلِيْقِهِ
 انْضِجًا بِحُسْنِ لَا يَتَبَاخُ إِلَى
 أَقَامَةِ بُرْهَانٍ وَلَنْدَوِيهِ
 عِبَادَاتِ الشَّافِعِ الذَّلِيلِ عَلَى
 أَنْ يَلْمَ مِنْ تَبَيُّنَةِ الْكَبِيرِ مِنْ
 عَقْلِهِ وَفَقَدْ تَشَدَّدَ وَتَجَاوَزَ
 عَنْ حِدَّةٍ فِي تَقْرِيرِهِ وَتَحْيِينِهِ

ہے۔ کہ جو صلہ والا ہے۔ اور اس
 اس کی عقل سے بڑا ہے۔ اور اس
 سمجھ اس کی نظر سے کم ہے۔
 معلوم ہوا ہے کہ ہمارے زمانہ
 بعض اہل عقل جو کہ اس زمانہ کے
 عالم ہیں۔ انہوں نے قاضی شاکر کی
 سنت انکار کیا ہے۔ اور اپنی
 میں انہوں نے کیا ہے کہ اس
 المشہور ابن تیمیہ جو کہ اس العقائد
 میں اس کی تعریف میں کہنے
 ایک ایسی نہیں اور اس کی تعریف پر ایک
 قائم کر کے کہ کسی کوئی ضرورت نہیں
 ہے ہم اس کے بارے میں سب
 کی کچھ عبادات و سب کریں گے
 یہ واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ ابن تیمیہ
 کا علم اس کی عقل سے بڑا ہے۔ اس
 نے اپنی تحریر اور تقریر میں تشدد و
 استکاؤز سے کام لیا ہے۔
 رعیش الغامی و مطہر کھنڈ

ملاحظہ فرمائی کہ سنی اہل اہل بائیس ابن تیمیہ کے متعلق مندرجہ بالا عبارت کچھ
 کہ بعد سب سے کہتے ہیں کہ
 و آمین بِأَنَّ مَا ذَكَرْتُهُ فِي
 اور ابن تیمیہ کے بارے میں ملے

فَوَجَدْتُ
 الْعَشْرَ أَحَدًا
 رَعِيَّتُ الْغَامِ وَ مَطْبُوعُ كَعْنُ

عالم
 رعیش الغامی و مطہر کھنڈ

ملاحظہ فرمائی کہ سنی اہل اہل بائیس ابن تیمیہ کے متعلق مندرجہ بالا عبارت کچھ
 کہ بعد سب سے کہتے ہیں کہ
 و آمین بِأَنَّ مَا ذَكَرْتُهُ فِي
 اور ابن تیمیہ کے بارے میں ملے

ملاحظہ فرمائی کہ سنی اہل اہل بائیس ابن تیمیہ کے متعلق مندرجہ بالا عبارت کچھ
 کہ بعد سب سے کہتے ہیں کہ
 و آمین بِأَنَّ مَا ذَكَرْتُهُ فِي
 اور ابن تیمیہ کے بارے میں ملے

مال سلال ہے۔ اور ابن تیمیہ قطع نظر تبارہ ہی ہونے کے غائبی بھی تھا
کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور غلامہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کج
میں بے ادبی کا تھا۔ (مختار الناطقین ص ۱۶)

علامہ ابو حامد بن مزدوق علیہ الرحمۃ کا فیصلہ علامہ ابو حامد بن مزدوق
بانی مکتبہ علیہ السلام کے سلسلہ اولہ انوار الدین میں ابن تیمیہ کے عقائد و روئے کر کے
کا اس دلائل سے رد فرمایا ہے۔ علامہ ابن مزدوق علیہ الرحمۃ اسی کا
تحریر فرماتے ہیں کہ:

إِنَّ إِبْنَ تَيْمِيَّةٍ جَائِزٌ بِأَنَّ اللَّهَ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي حَقِّهِ عِلْمُ الْعَالَمِينَ
فَقَوْلُ الْعَرَبِ حَقٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَانَ
يُسَمَّى بِحَقِّهِ الْعَالَمِينَ.

علامہ ابو حامد بن مزدوق علیہ الرحمۃ نے محمد بن عبد الوہاب سے بھڑکی کے عقائد
کو رد کرتے ہوئے عقائد میں ابن عبد الوہاب کو ابن تیمیہ کا عقائد قرار دیا ہے۔ ان
کا تذکرہ بھی علامہ ابن مزدوق علیہ الرحمۃ نے اس طرح کیا ہے:

تَحْقِيقُ أَهْلِ كَلْبٍ عَفَاكَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَامِي
مَقْلُوبٌ فِي أَرْبَعِ تَنْبِيْهِ اللَّهِ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِحَقِّهِ عِلْمُ الْعَالَمِينَ
وَلَوْ أَنَّ اللَّهَ جَاءَ بِالْحَقِّ وَبَيَّنَّاهُ
فَوَقَّعْتُمْ لَمْ تَلْمِزُوا صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَكْبِيرُ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ
مُكَلِّمٌ رَّبُّهَا كَلَّمَ أَحْمَدَ بْنَ تَيْمِيَّةٍ.

و استہدای (کا مفہوم ہے۔
شیخ الاسلام البیہقی رحمۃ اللہ علیہ
سبیل علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

استقام فی زیارۃ خیر الامام میں لکھتے ہیں کہ:
فی التوسل بالانوار باب ثانی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
الشفیع کے واسطے کہنے ان سے دعا ہے
عاجد و مستغنی اور شفاعت طلب کرنے کے متعلق
باب باعہد کر لکھتے ہیں

۱۔ لکھتے ہیں
۲۔ حنیف بیام
۳۔ مانی صفحہ
۴۔ ص ۱۶
۵۔ ص ۱۶
۶۔ ص ۱۶
۷۔ ص ۱۶
۸۔ ص ۱۶
۹۔ ص ۱۶
۱۰۔ ص ۱۶

۱۱۔ ص ۱۶
۱۲۔ ص ۱۶
۱۳۔ ص ۱۶
۱۴۔ ص ۱۶
۱۵۔ ص ۱۶
۱۶۔ ص ۱۶
۱۷۔ ص ۱۶
۱۸۔ ص ۱۶
۱۹۔ ص ۱۶
۲۰۔ ص ۱۶

۲۱۔ ص ۱۶
۲۲۔ ص ۱۶
۲۳۔ ص ۱۶
۲۴۔ ص ۱۶
۲۵۔ ص ۱۶
۲۶۔ ص ۱۶
۲۷۔ ص ۱۶
۲۸۔ ص ۱۶
۲۹۔ ص ۱۶
۳۰۔ ص ۱۶

ہر شے کو نصیب کی ہے :

إِصْبَحْتَ لِقَى الْعَهْدِ نَحْنُ أَقْبَرُ
الذَّلِيلُ نَهْائَاتٍ هِيَ تَبْزِيكُ جَمَاعَتِ نَسْأَلُكَ عَنِ الْمَقْصِدِ
عَقْلُكُمْ هُوَ أَوْلَىٰ بِإِذْنِهِ (عَيْشُ الْفَنَاءِ)

شیخ شهاب الدین سمرقندی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ
الذین

القریٰ ابن تہمید کے تعلق فرماتے ہیں کہ :

فَرَضْتُ لَنَا يَوْمَئِذٍ حَقًّا وَفَقًّا
لَعْنَةُ ذَايَسْتِ الْفَقِيرِينَ أَلْعَلِّي
قِيلَ ائْتَمِرْ
عَيْشُ الْفَنَاءِ بِطَوْرٍ مَكْنُونٍ

سیف الدین صفدی کا فیصلہ
فرماتے ہیں کہ :

جَعَلْتُ مَشْرِعِي حَيْدًا إِلَى الْفَقَائِدِ
وَعَقَلْتُ نَاقُصًا يَوْمَئِذٍ وَطَعْتُ
الْمُجَالِدَ وَفَوْقَهُ فِي الْمَقَائِدِ

علامہ فرہابی کا فیصلہ
ہے ان سب کے ساتھ ہمارا اتفاق نہیں

بہت سے اصولی اور فروعی مسائل ہیں ہمارا اس کے ساتھ اختلاف
میں وہ تیزی اور فضا اختیار کر رہا تھا اس کے دور میں بہت سے علماء
ساتھ مباحثہ اور مناظرہ کرنے والے تھے (عَيْشُ الْفَنَاءِ)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
مفتی مرحوم شریف علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا یہ

نے شعلہ عقیدہ بطلہ تحریر فرمایا ہے کہ :

مَا أَكْثَرُ مِثْلَ
لَمْ يَنْقُصْ سَوْسَةَ زَاوٍ جَبَلٍ مَطْلُ فَوْشَةٍ
رَسْمِي

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے
و ان پاک متعلق تھا بطلہ

ابن تہمید کے متعلق فرماتے ہیں :

لَمْ يَنْقُصْ سَوْسَةَ زَاوٍ جَبَلٍ مَطْلُ فَوْشَةٍ
رَسْمِي

ہے اس کی ذات اس طرح ممتاز
ہے جس طرح نکل جرد کا مٹنا سونا

اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے پاک ہے
لے شک قرآن پاک فانی چیز ہے

حالانکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے
جہاں اپنی وجہیت کے لحاظ سے قدیم

یہ مخلوق ہوتے ہوئے دائمی طور پر
اللہ تعالیٰ کے ساتھ موجود رہا ہے

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کے متعلق فرمایا ہے کہ :
میں جس سے تھے بہت سی مشورہ گاہوں کے مصنف ہیں وہ دراصل کمال شہیم تھے

الْبُحْرَانِ وَالْجَهْدِ وَالْإِسْقَالِ
وَأَنَّهُ يُعَذِّرُ الْغُرْشَ لَأَصْفَرَّ
لَا أَكْثَرَ تَعْلَمُ اللَّهُ عَزَّ
هَذَا الْإِفْخَارُ السَّيِّئُ الْفَنِيجِ
وَالْكَفَرُ الْبَرَّاجُ الْمُرُوحُ حَذَلُ
شَيْعِيْنِهِ وَتَلَسَّتْ تَشَلُّلُ عَقْبِيْنِهِ
قَالَ إِنَّ الْبَارِئَ تَفْجِي وَأَنْتَ
الْأَهْمِيَّةُ عَزَّ مَقْصُومِيْنِ وَ
أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَأَحْيَا لَهُ وَلَا يَمُوتُ
بِهِ وَأَنْ أَشْأَنَ السَّعْفِ السَّيِّئِ
بَسْبَسِ الْبَرِّيَا وَمَقْصِيَّةِ الْأَقْصَرِ
أَصْلَاهُ يَهْدِي وَسَيِّئُهُمْ ذَكَرْتُ
تَجَمُّعُ الْحَاجَةِ مَاسَةِ الْخَلِّ
شُعَاعِيْهِ وَأَنْ التَّوْرَةَ وَ
الْإِنْجِيلَ لَمْ يَسْقُطْ الْفَاطِمَةُ
أَسْأَلُكَ عَنْهَا يَمَانَا -

اس پر تہمت ہے اللہ تعالیٰ
 کی ذات اللہ تعالیٰ کا ہے
 بالاعتبار ہونے کی نفی
 اللہ تعالیٰ کی کس سے
 واللہ تعالیٰ کے واسطے
 اور محض سے مستقل ہونے
 ہے واللہ تعالیٰ کو عرض
 ہے اور کو تائب کردہ
 بھی نہیں اور یہ بھی نہیں
 اس قبح اور رُسے بہتان
 لفظ اور معنی کفر سے بلند
 اس لئے اپنے پیغمبر
 اور اپنے محمد رسول کی
 پرگندہ کیا ہے اور اس
 کو روضہ فاجر بنا دیا
 اور علیہ السلام کو عصمت
 بے شک رسول پر کسی
 ہے اور اس کی ذات
 صرف مگر نہ کہ ہے
 شخص قیامت کے دن
 دم سے نکلا ہے شک
 علی صرف اس کے
 ذاتی مدعی

مختلف کعبہ
ایک عالم ہے

امام ابن عربیؒ نے جو کچھ علیہ السلام سے لے کر حضرت
 کے بعد عالم میں لکھا ہے کہ :
 ہے شک نہ کہ جب جان بوجھ کر کہہ
 کر دے تو اس کی فضا لامتناہی آتی ۔
 اور ہے شک ماضی عورت کے لیے
 خانہ کعبہ کا طواف کرنا واجب ہے اور
 اس پر کوئی گناہ و لازم نہیں آتا اور قین
 طلاق کو ایک ہی طلاق سمجھا جائے
 گا ۔ حالانکہ اس وجہ سے سے پہلے
 نف نفل کا تھا ۔

ہمارے طریقہ سیکھنا ہے

فوجا جہاد میں اپنے حقیر کے سر مبارک
 کا عہد رکھے ہیں :
 چڑھنے جا نہیں ، اور ان
 کو کفر کے لئے کس کو غفر
 کیا کہ جس نے میرے لیے
 جو کیا ، اور اس کو یہ فاسد ہے
 اور غیور ، جو تم کو کسے کا
 عمل پر قادر ہو ، اور یہی
 زمین کو جاہ میں دیا ہو ،
 فوجا کے خوش میں ان کی
 ہے سے لیے ہوں ، اور نہ
 (فرمانِ واحد ۱۳۸۸)

امام شہداء الذین سیوطی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ امام محمد بن ہلال

قیامت کی آیتیں ہیں کہ

اور یہ کہ وہ جس سے
یہ کہیں کہ اس کو نہیں
پہچانے گی، اس سے وہ
تسلیم کرتا ہے، لیکن
یہ کہیں کہ اس سے
معلوم ہے کہ اس سے
وہ (الحق) اس سے
گوئی کے نزدیک
والہ جہاں کہ وہ
نہا نہیں کے نزدیک
کاف ہوگا، مگر وہ

بدان کس کے لئے مقرر ہے

تدش ابن جوزی علیه الرحمة کافیه

[illegible]

۱۔ جے الاسلام قائم نہ ہو تو جہنم کی آگ روشن ہو جائے گی۔

مشق کیا ہے؟

شیخ ابوبکر مسلم بن الحجاج قشیری

۴۔ بیابان اور اولیاء کا عیسوی فلسفہ از فقیر کی بارگاہ، ریس

۱۔ خدا بیگم کو سنے کی روایت ہے

عقلمند و جزیلیست۔ اور انعام کیا اور کب دے گا

۱۶۵

بہارِ ہندیہ، اور یہ اس کا نام ہے۔

سے لیتے کہ کروا کوئی نکرہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ

سے کہ جب کوئی ادا لیا، کہ اذیت پٹھانوں کے

شہادت کے لئے ضروری ہے۔

فَمَنْ أَدْعَى إِلَى دِينِي فَقَدْ أَذْنَبَ بِالْحَقِّ

۱۰۰۰ روپے کی رقم ادا کر کے اس نے مسجد کو اعلانِ حج کیا۔

از یار احمد کو کافر بتا، او را این کفر را بزرگ نام

$$f: H^1(\mathbb{R}^n) \rightarrow \mathbb{R}, \quad f(u) = \frac{1}{2} \int_{\mathbb{R}^n} |\nabla u|^2 dx - \frac{1}{2} \int_{\mathbb{R}^n} u^2 dx + \frac{1}{2} \int_{\mathbb{R}^n} u^4 dx.$$

جس سے وہی کے اعزاء و اعیان ہیں ایسا ہی ہمیں رسولِ محمد سے ایسا ہے۔

۱۰۔ اگر کوئی شخص غریب ہو تو اس کو دینا چاہیے۔

وہ کہتا ہے کہ حجاز میں اَلْأَعْنَابُ زیتون

وَأَخْبَيْتُ أَنَّ أَحْسَدَ أَمِيرِ الْعُلَمَاءِ بِمَدَنَةِ

۱۰۰. ان کا جو قرآن اور تفسیر میں بائند یا مدیت ہے، اور جو تفسیر میں ہے

ان تصانیف میں کنیادہ تعلیم میں کرمجے معلوم ہیں کہ ان میں سے بعض

تذكرة السواط عابد ١٢١٢ وفتحة التحرير ١٢١٢

و اخذنا اجمعین چون در اشرفیہ العظیم سے باوجود ہوا
یا نہ کیلتیہ ، اور کمال اقصیت ہوا
علا مر یوسف نے بحالی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ
کر لیا اور فرمایا

عجلہ بردار میں بحالی کے بارے میں تہمید کی پروا نہ فرمائی تھی
ملا مر یوسف ہونے والا علیہ الرحمۃ نے اپنے تہمید سے
سے کہ وہ کسی طرح اپنے طرف علیہ الرحمۃ جو کہا ہوا
تھے کہ تہمید کرتا تھا نیز تہمید کی کتابوں کے متعلق کہنا
مَرَّ صُودَةٌ بِمَنْ يَدْعُهُمْ تَحْتَ لَفْظِهِ اُس کی نافرمانی
یَا مَعْلُومَ بَعْدَ اَوْ قَدْ نَفِضَتْ اور اُس کا اُکھٹ کرنا
تَحْلُفُ النَّاسِ مِنْ اِلَاقِبَالِ عَلِيَّتَا مانگیوں کے ساتھ اُس کا
و اِلَاقِبَالِ عَجْ بَقَا ہونا ہیں۔

اُس کی کتابوں کو پڑھنے اور ان سے نفع حاصل کرنے سے
نہ باز رکھتی ہیں۔

تہمید بنی مذہب کے خارج ہے
اہم مر یوسف نے بحالی کے بارے میں فرمایا

مجلس مسائل کی بنا پر اپنے تہمید بنی مذہب سے ہے۔

میں دو تین ملازموں کو ایک ہی ذریعہ سے
بہرہ ور کر دیتا ہے۔ مساجد مثلاً کے
اقتصادی طور پر کہ ہر کوہ عام قرار دیتا تھا انہما
کا ذکر کے کو مستقر قرار دیتا تھا۔ یہ تہمید بنی مذہب
تہمید کے سے نہیں ہیں۔ اور یہی ان مسائل
تہمید کی گئی ہے۔

فقد خالہ نے اپنے تہمید بنی مذہب کا کیا ہے
کہ ان مسائل میں اس نے اہم مر یوسف
عجلہ کے تہمید بنی مذہب کی تہمید
جو تہمید بنی مذہب ہونے کا دعویٰ کرے
ہیں اُس کو کہا جائے گا کہ اہم مر یوسف
تہمید بنی مذہب ہیں کیا کو اس فرقہ مذکورہ
سے تہمید بنی مذہب کی بنا پر تہمید بنی مذہب ہیں۔

ارشاد اجماعی مذہب مصر
علا مر یوسف نے بحالی علیہ الرحمۃ نے ہی درج فرمایا
ہے کہ

تہمید بنی مذہب کا جو تہمید بنی مذہب کے
چاند کی طرح اظہار میں نہیں ہے نہ تہمید بنی
ازہم کے تہمید بنی مذہب کی دعوت کی تردید

اہم مر یوسف نے بحالی علیہ الرحمۃ کے بارے میں فرمایا
اور اہم مر یوسف نے بحالی علیہ الرحمۃ کے بارے میں فرمایا
تہمید بنی مذہب کی دعوت کی تردید

لہ در بندہوں کے مشہور مولوی محمد سید محمد قزوینی ہامد مذہب کا ہر دیکھتے ہیں
تہمید بنی مذہب کے ہر دیکھتے ہیں کہ اہم مر یوسف نے بحالی علیہ الرحمۃ نے ہی درج فرمایا
کی فاسد قرار دیتے ہیں کہ ہر دیکھتے ہیں کہ اہم مر یوسف نے بحالی علیہ الرحمۃ نے ہی درج فرمایا
یہ اس وقت کے تہمید بنی مذہب کے ہر دیکھتے ہیں کہ اہم مر یوسف نے بحالی علیہ الرحمۃ نے ہی درج فرمایا
تہمید بنی مذہب کی دعوت کی تردید

إِنقَعُوا عَلَى رُءُوسِهِ إِبْرَ
ئِيمَةَ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّقَ الْمَصِيحَ
فَقُبِلَ كَيْفَ صَدَّقُوا إِيْمَانًا عَلَيْهِ فَسَلَّمَ
عَنْ مَشَاوِئِهِمْ عَلَيْهِمْ
خَطْبُهُ الْفَاحِشُ فِي بَيْتِكَ الْمَسْأَلِ
الَّذِي سَدَّ بَابَ الْإِيمَانِ وَمَا لَفَّ
بِهَا إِجْتِمَاعُ السُّلَمِ

کون سے پانچویں کیلئے
 بعض علماء نے کہا کہ
 اعراس کیلئے ہے یعنی ۵۰
 ہے جیسے کہ اس کا منہ
 پر اعراس کیلئے ہے
 ان اسان کا کاجن کی بنا
 ایک بگیا ہے اور اس
 فرما ہے۔ (شواہد الحق)
 پھر کتابت کے طلبہ شراہ و غیرہ

البَابُ الثَّانِي فِي تَقْرِصِ عَيْنِ عَلِيٍّ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعِ
الرَّابِعَةُ عَلَى اثْنَيْ ثَمَانَةٍ وَالْأَلْفِ مِائَةِ ثَلَاثِينَ وَخَمْسِينَ
الْحُزْنُ فِي تَقْرِصِ الْمُنَاسِبِ الْإِسْنَةِ وَفِيهَا اِعْتِقَادُ الْإِسْنَةِ
حَيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَفَقْدَاسِ -

اس باب میں علامہ نے اہل علیہ السلام سے اپنی تائید کی تردید میں علماء کا ذکر کیا کہ ان کا موقف اہل ایمان کا ہے۔

[illegible]

عزیز علی عابد الرحمن کو
شیخ الاسلام ابن حجر نے علیہ الرحمۃ
کو اپنے تئیں کہہ کر دیکھ کر اپنے خزانہ
ان دلفانوں میں شمس فرما سکے گا

ابن تیمیہ کی تردید کرنے والوں میں سے ایک امیر شافعی
بنے جو کہ شافعی علیہ الرحمہ بھی ہیں یہ اکابر علیہ السلام
ہیں۔ انہوں نے ابن تیمیہ کی سخت تردید فرمائی ہے۔ فقہاء
الذہبیہ و طائفتہ عقلیہ المسلمین نے مخالفت و رد
سے شفقت کی بنا پر تردید فرمائی ہے تاکہ ابن تیمیہ کے
مسائل میں سرسایت نہ رکھیں۔ دشوار بالحق وہاں
ابن تیمیہ کی علیہ الرحمہ سے منافی سے ابن تیمیہ کی تردید
کو اس سے سخت مختلف تھی۔ چنانچہ وہ بول کے جوابتہ سے بولتے
تھے تمہارے انوکھے کو روپیہ دے کر ابن تیمیہ کے جوہر کے روپ میں کتاب لکھ
میں تاکہ وہاں

ابن تیمیہ سے ملاحظہ صلاح الدین شمس علی
نے اپنے آپ کو چاہے ابن تیمیہ کے
میں ہے۔ ان کا وہ مسائل استاذانہ محترم
محمد ابو نعیم شمس نے وہاں لکھے ہیں وہاں سے
نقل کیا۔ جو پڑھنے سے لائق ہے۔ مہربان

ابن تیمیہ کی تردید کرنے والوں میں سے ایک امیر شافعی
بنے جو کہ شافعی علیہ الرحمہ بھی ہیں یہ اکابر علیہ السلام
ہیں۔ انہوں نے ابن تیمیہ کی سخت تردید فرمائی ہے۔ فقہاء
الذہبیہ و طائفتہ عقلیہ المسلمین نے مخالفت و رد
سے شفقت کی بنا پر تردید فرمائی ہے تاکہ ابن تیمیہ کے
مسائل میں سرسایت نہ رکھیں۔ دشوار بالحق وہاں
ابن تیمیہ کی علیہ الرحمہ سے منافی سے ابن تیمیہ کی تردید
کو اس سے سخت مختلف تھی۔ چنانچہ وہ بول کے جوابتہ سے بولتے
تھے تمہارے انوکھے کو روپیہ دے کر ابن تیمیہ کے جوہر کے روپ میں کتاب لکھ
میں تاکہ وہاں

ابن تیمیہ کی تردید کرنے والوں میں سے ایک امیر شافعی
بنے جو کہ شافعی علیہ الرحمہ بھی ہیں یہ اکابر علیہ السلام
ہیں۔ انہوں نے ابن تیمیہ کی سخت تردید فرمائی ہے۔ فقہاء
الذہبیہ و طائفتہ عقلیہ المسلمین نے مخالفت و رد
سے شفقت کی بنا پر تردید فرمائی ہے تاکہ ابن تیمیہ کے
مسائل میں سرسایت نہ رکھیں۔ دشوار بالحق وہاں
ابن تیمیہ کی علیہ الرحمہ سے منافی سے ابن تیمیہ کی تردید
کو اس سے سخت مختلف تھی۔ چنانچہ وہ بول کے جوابتہ سے بولتے
تھے تمہارے انوکھے کو روپیہ دے کر ابن تیمیہ کے جوہر کے روپ میں کتاب لکھ
میں تاکہ وہاں

نواب صدیق حسن بھوپالوی کامالی امداد
دے کر ابن تیمیہ کی شان میں کتاب لکھانا
ابن تیمیہ کے جوہر کے روپ میں کتاب لکھ

مالی امداد حاصل تھی۔ جلالہ العینی نے ابن تیمیہ کی تردید کرنے پر رد کا امداد دیا
ابن تیمیہ کے دامن کو کاٹنا شروع نہ کیا کرتے ہیں بڑا دردناک ہے
بدلی ہو گیا کہ ابن تیمیہ کی کتابوں کی شاعت سے ان کی اس وجہ سے
مردم کو ایسا کرنی باتوں کی تردید کرتے تھے۔ ان کی ان کتابوں میں نہ
مستقیم ان کی کتاب میں بھی شائع ہو جائیں گی۔ جیسے ان کتاب
العقائد میں ہے، جس میں شیعہ کی وہ بعض ایمان نظر آئے ہیں کہ
یہ تو اپنے تئوں کو اپنے ائمہ سے ان کے ہاتھوں سے خود کرنا ہے۔
فخر میں ابن تیمیہ کے نفوذات کے جوہر نے پڑھ کر کہے ہیں۔ وہ دلی ہیں
آؤ کہنے سے اپنی تردید آپ ہی کر لیں کہ یہ کتابوں نے غالیہ ائمہ
ان کا نظام اس کے مخالفت ہے۔ اللہ تعالیٰ ماہ کو بلا کہ

سے حال کمال سے پہلے اس مسئلہ میں فقہی رائے سے
کوئی تقدیر کفارہ کا قائل نہیں ہوا اور ایک زمانہ اور ایک
یہی فرق سے رہا ہے۔ اور یہاں شبہ تو ہے کہ جسے وہ اس
ہماری اکثریت سے ان کی تقدیر کر لی۔ اور یہ بلکہ عام
مکروطنی حالت میں واقع نہیں ہوئی اور یہ صرف سنی
شعبہ ہوتی جس میں جیسے ہی بزرگی بڑا اور یہ بھی کوئی مطلق
مطلق واقع ہوتی ہے۔ لہذا اگر کسی سے پہلے وہ کسی
کا اجماع یا کسی سے خلاف فعلی کر چکی ہیں نیز یہ بھی کہ اس
کی مخالفت کی کسی نے نظر کا نام کیا پھر انہی نے اسے
فرستے دیا۔ اور یہی مخالفت کو کسی مسئلہ میں سمجھا دیا۔ اور
اگر وہ کو قفسہ جوڑا اسے تو اس کی توجہ پر مبنی اور
خالقہ طوائف کتبہ کرتے اسے کفارہ واجب بین طور
پلیہ میں اور دیکھتے۔ اور یہ کہ اس نے اس کے
جس نے یہی کرنا ہے میں دیکھتے۔ اور اگر وہ اس کے
یہ باتیں کر کے اسے عرض میں ان کی طرف سے کافی ہے
کے نام سے پلیہ ہوں اور یہ تو کو توجہ کے دستور کے مطابق
اور یہی کہ بعض والی چیزیں یہاں سے باہر رہا ہے۔
نہیں ہوگی۔ اور یہ کہ یہی کو قفسہ اس کے پاس ہے۔
ان کو قفسہ کو قفسہ کے نام سے نہیں کرنا چاہیے۔ اور وہ
میں نے ان کو قفسہ کو قفسہ کے نام سے نہیں کرنا چاہیے۔ اور وہ
میں نے ان کو قفسہ کو قفسہ کے نام سے نہیں کرنا چاہیے۔ اور وہ
ان سے کہ اسے ایسے شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ میں نے
پلیہ کو قفسہ کو قفسہ کے نام سے نہیں کرنا چاہیے۔ اور وہ

داخل کرے گا تو اس کے پاس اس سے تم کرے
کہ اس نے دیکھ کر ان کی نماز نہیں ہے۔ اور اسے ملاک
اور ان سے اہمیت اور اولیہ اولیہ اولیہ کی کیا ہے
ان والی کیا گیا۔ تو انوں نے کسی کو قفسہ کو قفسہ

حال کے تقدیرات میں سے یہ کہ اسے سمجھا دیا
اس نے اسے۔ اللہ جانے لگا ہے عوارث کے لیے مصلی
ان است جو وہ کہتا ہے۔ اس سے بہت بالا

اس نے دیکھ ہے۔ اس کو دیکھتے ہو گئے۔ یہ ہو چکی
ہے۔ اسے اس کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ
عوارث ہے اور اس کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ
وہ اس کے لیے ہے۔ اس کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ
اس نے اس کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ
اس نے اس کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ

اس نے اس کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ
ان کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ

اس نے اس کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ
اس نے اس کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ

اس نے اس کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ
اس نے اس کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ کو قفسہ

پڑا۔ اور یہ گروہ غیر متناہی کو یاد نہیں ہے۔ یہ وہ ہے۔
 اہم اور بڑے چوبیس کے حکم کتاب الہیہ میں مذکور
 اور ان ہی باتوں میں سے ہے کہ انہی میں سے
 ہیں۔ اور یہاں سے ہی اللہ علیہ وسلم کے لیے جاہلین
 آپ کی قات سے قید پکڑے گا۔ وہ ظالم ہے
 مومن پر گناہ ورنہ کا رسالہ میں لکھا ہے۔

اور یہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
 صغیر کا معصیت ہے۔ اس میں غبارِ قصص میں کیا گیا
 ہی ظالم ہے۔ حالانکہ سلفوں میں اسی سے پہلے اس کا
 جوا اور یہ کہ وہ خیول کا نائب مستعمل ہو جائے۔ وہ
 پیشین گوئی واقعی لکھ سکتا۔ لہذا ایک رسالہ میں
 ذکرِ شائبہ جو پکا ہے۔ اے اللہ الشفا بالشفاعہ

اور نیز اسی کے نزول میں سے یہ ہے کہ قرآن
 کے الفاظ میں تبدل اور تحریف نہیں ہوتی۔ بلکہ
 یہ ثابت ہے کہ یہ بات کوئی بھی اور تحریف ان کی
 ہوئی ہے۔ اور اس میں مضمر ہے کہ ان کی ایک اور قسم
 جو یہی ہے کہ یہی ہے۔ اور میں قرآن کی
 اللہ تعالیٰ سے استغاثہ کرتا ہوں۔ چہ جائیکہ ان
 دو الفاظ میں

ابنِ حبیب کے ابنِ تیمیہ کے عقائدِ باطلہ کا انکار

ابنِ حبیب نے ابنِ تیمیہ کے مفروضات کا انکار کیا ہے

اولیٰ مذمت نہیں مومنوں پر سن کر نے کی کوئی مذمت
 نہیں ہے۔

عیدین کے لیے تحفہ جمعہ کے قبل جانے اور عیدین
 ہر تہنیم کرنا درست ہے۔

نہیں ہے اور یہ کہ کم سے کم حیض کی کوئی مذمت نہیں
 ہے۔ اور نہ اکثر حیض کی کوئی مذمت ہے۔

دوسرے لیے نمازِ قصر جائز ہے اور نمازِ قصر چھوٹے
 اور بڑے سفر میں

ان میں اور اگر کے لیے مستحب نہیں ہے اگرچہ
 وہ نمازِ حرامی ہو گئی ہو۔

بے غلو و شریعت نہیں اور وضو جمعہ و عیدین
 کے لیے شرط نہیں ہے اور
 نمازِ حرامی ہوتی ہے۔ (فقہانہ جامعہ ص ۲۵۴)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے اپنے پیغمبر کے
 ان کے مزار پر نہیں
 خط سے ان کا
 عقیدہ استغاثہ کرتے

بہر شے و حوالہ کیا ۱۱ ہجری میں کہ
 انہی کے مزار پر ایسی دعا ہے کہ

علامہ مصداوی علیہ الرحمۃ اللہ الباری کا فیصلہ

مجی ابنتہ تینہ کے متعلق فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا کہ

قَالَ اللَّهُ تَزَوَّجْنَاكَ الصَّالِحَاتِ الْمُحْصَنَاتِ
علامہ نے فرمایا کہ

تغیر مصداوی علیہ الرحمۃ اللہ الباری

علامہ محمد الدین فیروز آبادی کا فیصلہ

کہ ہم خیال کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے

أَتَا حَدِيثُ لَا تَزَوَّجُوا ابْنَتَكُمْ إِلَّا بِمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا رَجُلٌ

یہ حدیث صحیح ہے

کہ اگر کسی نے بیٹی کو نکاح میں لے

لیا تو اس کا نکاح صحیح ہے

الزَّوْجَةُ بِلَا حَقٍّ فَالْكَافِرُ

مَنْ يَتَزَوَّجُهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ

الزَّوْجَةُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ

عَلَى الْإِسْلَامِ وَكَسَمُولِهِ وَفِيهِ

بُورْهَانٌ قَاطِعٌ عَلَى عُبَاةٍ قَاطِعٌ

وَقَضْوَاهُ عَنْ نَبِيلَةٍ وَتَحِيَّةٍ كَيْفِيَّةٍ

الْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ

شاہ ولی اللہ کے تحت تحریر

علامہ محمد الدین فیروز آبادی کا فیصلہ

کہ ہم خیال کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے

مَنْ يَتَزَوَّجُهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ

الزَّوْجَةُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ

عَلَى الْإِسْلَامِ وَكَسَمُولِهِ وَفِيهِ

بُورْهَانٌ قَاطِعٌ عَلَى عُبَاةٍ قَاطِعٌ

وَقَضْوَاهُ عَنْ نَبِيلَةٍ وَتَحِيَّةٍ كَيْفِيَّةٍ

الْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ

الزَّوْجَةُ بِلَا حَقٍّ فَالْكَافِرُ

مَنْ يَتَزَوَّجُهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ

الزَّوْجَةُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ

عَلَى الْإِسْلَامِ وَكَسَمُولِهِ وَفِيهِ

بُورْهَانٌ قَاطِعٌ عَلَى عُبَاةٍ قَاطِعٌ

وَقَضْوَاهُ عَنْ نَبِيلَةٍ وَتَحِيَّةٍ كَيْفِيَّةٍ

الْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ

الزَّوْجَةُ بِلَا حَقٍّ فَالْكَافِرُ

مَنْ يَتَزَوَّجُهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ

الزَّوْجَةُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ

عَلَى الْإِسْلَامِ وَكَسَمُولِهِ وَفِيهِ

میان بہ اہل بیت علیہم السلام کی نسبت بھی اور خیر و جنتی ہے۔
 ان تینوں فصلوں کے مکمل میں ان کو حضرت امام جعفر صادق
 علیہ السلام نے بھی علوم انبیاء کے گھر سے نکلے
 بیت النعمان سے اور مشعلی نعمانی جعفری دہلی

ابوہنی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

اجماع کیا اس کے عصر کے عاملوں سے
 اس کی گواہی پر اور قید ہوا اور مسند
 جو فی اسلام کے شہروں میں گرجو ایضہ
 ہوا یا انہوں میں ہے۔ اس کا بیان ہمارے

نے اپنی تصنیف طبعیہ سیف الامار
 المرتبہ میں لکھا ہے کہ

بہرہ پر راز گاہین وین پستین را بدینگو برین
 وین پستین کو بر آگے ہیں۔

(سیف الامار علی السلول العجائز)

یہ ہے اس نے خارجیوں کی مخالفت میں کی۔
 اب وہ یہ ہے اپنی کتاب میں ان قول کا ذکر
 کرتے ہوئے کہ اس سے اہل بیت علیہم السلام کا مقابہ

۱۰۰۰ میں کریں گے کیونکہ ان سے
 جس میں ۱۰۰۰ احادیث اہل بیت علیہم السلام

۱۰۰۰ احادیث اہل بیت علیہم السلام
 ۱۰۰۰ احادیث اہل بیت علیہم السلام

فہدی و قد تصدقوا بکلامہ
 و تصانیہ جہادہ و علمہ الشام
 و المغرب و المصیر ثم ان ابن
 الفقم تلمیذہ الشریفینہ قد کان
 فی تلمیذہ کلامہ لکن لم یصلہ
 انما یصلہ انما یصلہ انما یصلہ
 الذین السنتوی و غفر
 سنیہی الخوالد اطمان
 و سانیہ فی کفر و اذا حکاف
 کفرہ منہ و اذا حکاف
 اهل السنۃ فاعی کفرہ و غفر
 فی ذالک فقط۔ سندہی نے بھی ہمارے والد امیر رضا دہلی
 زمانہ میں اہل بیت علیہم السلام کے دو میں ایک سال لکھا تھا علم الامت و ہمارے
 اہل بیت علیہم السلام کا کلام ہل ہے۔ دفتری عربی سنہ ۱۲۰۲ ج ۲۰
 اہل بیت علیہم السلام کی بنا پر پرستیدہ امام عظیم
 ابو حلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاکر دہلی کا لکھ کر
 کے شاکر دہلی نے لکھا کہ اس سے اور اس کے لکھ کر کیا دی

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض اور قاصد سے
 نے بھی اہل بیت علیہم السلام کے اس نظریہ قاصد کو ان الفاظ میں بیان کیا
 اہل بیت علیہم السلام سے اس کے لکھ کر کیا دی اور اس وجہ سے
 حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے معاصر اور معاصر

فقد سئل عن الزيادة في نصيبته فبأنه قد
 إذا تخلصت ذالك أيتها المستند
 الشافعي أو الحنفی أو المالکی
 أو الحنبلی الصالح أو الفاضل
 أنه يجب عليك الحد والثناء
 من كتب الإخبارات تنبيه
 بتأليفه المتعلق بالفتاوى والحد
 فتدعى في مذهب الصلابة ولا
 يفتقد الشكر بعد ذالك
 بحال بين الأخوال وإنا إن
 نكتب بكتابنا بالسياسة لعلمنا أن
 الأوامر من بعد أوى في كتاب
 جنة العيشين وتكفل آمنة
 حنفی من أهل المسئلة والجماعة
 فلهذا الكتاب قد خدع
 عن حقيقته وسينم وصادق
 جماعة ابن تيمية فاجزا بذهبه
 مذهب الذهابية من بجمعه
 اعلمت كوالی علی الرحمة کی نصیحت
 چنانچه گوید علی الرحمة کی کتاب بحال برو ساله میں اپنے
 کو جو نصیحت فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیے
 اپنے تئیم مولد ۱۱۱۱ھ و متوفی ۱۱۸۰ھ میں رہا ہے

اسے شافعی مذهب
 مسلمان جب لا
 و سائل اعلیٰ ہوں
 کا عقیدہ رکھ کر جس
 تو اپنے تئیم اور اس
 سے عمل اور اس
 کے گروے میں نہ
 تھے نہ امت تھی نہ
 آپ کو اس سے
 اپنے ہی اوصیاء کے
 اور اسے جس کی
 میں موجود ہے اور
 کان کرے بیکردہ
 سے نصیحت اور نصیحت
 ہے اور اپنے تئیم کی
 کے واپس مذہب
 دشواری تھی وہ مفسر
 اعلمت کوالی علی الرحمة کی نصیحت
 چنانچه گوید علی الرحمة کی کتاب بحال برو ساله میں اپنے
 کو جو نصیحت فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیے
 اپنے تئیم مولد ۱۱۱۱ھ و متوفی ۱۱۸۰ھ میں رہا ہے

اپنے تئیم کی نصیحت
 اسے شافعی مذهب
 مسلمان جب لا
 و سائل اعلیٰ ہوں
 کا عقیدہ رکھ کر جس
 تو اپنے تئیم اور اس
 سے عمل اور اس
 کے گروے میں نہ
 تھے نہ امت تھی نہ
 آپ کو اس سے
 اپنے ہی اوصیاء کے
 اور اسے جس کی
 میں موجود ہے اور
 کان کرے بیکردہ
 سے نصیحت اور نصیحت
 ہے اور اپنے تئیم کی
 کے واپس مذہب
 دشواری تھی وہ مفسر
 اعلمت کوالی علی الرحمة کی نصیحت
 چنانچه گوید علی الرحمة کی کتاب بحال برو ساله میں اپنے
 کو جو نصیحت فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیے
 اپنے تئیم مولد ۱۱۱۱ھ و متوفی ۱۱۸۰ھ میں رہا ہے

اپنے تئیم کی نصیحت
 اسے شافعی مذهب
 مسلمان جب لا
 و سائل اعلیٰ ہوں
 کا عقیدہ رکھ کر جس
 تو اپنے تئیم اور اس
 سے عمل اور اس
 کے گروے میں نہ
 تھے نہ امت تھی نہ
 آپ کو اس سے
 اپنے ہی اوصیاء کے
 اور اسے جس کی
 میں موجود ہے اور
 کان کرے بیکردہ
 سے نصیحت اور نصیحت
 ہے اور اپنے تئیم کی
 کے واپس مذہب
 دشواری تھی وہ مفسر
 اعلمت کوالی علی الرحمة کی نصیحت
 چنانچه گوید علی الرحمة کی کتاب بحال برو ساله میں اپنے
 کو جو نصیحت فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیے
 اپنے تئیم مولد ۱۱۱۱ھ و متوفی ۱۱۸۰ھ میں رہا ہے

ماہیں تطہیر دینے سے قاصر ہے۔ جیوت سے کہہ کر انہیں
 تو کون پرست برسی کا اظہار فرماتے ہیں جو ان نعروں کی
 میں بیکین اس برسی اور سنت گذری اور انکا پرست ہے
 نعروں کی تاول کرتے ہیں بیکین اس برسی اور سنت گذری
 مشہد کے باوجود ہم سنت کے سلسلہ میں تدار
 مجازی قرار دیتے ہیں۔ (حیات ابن تیمیہ)

ابن تیمیہ کے نظریات فاسدہ
 اقوام چاند میں بھی
 اور ہیں

حافظ صلاح الدین نے ان اصول و فروع مسائل
 جن میں ابن تیمیہ نے خلاف کیا ہے۔ چنانچہ بعض ان میں
 ہیں جن کے اندر اس نے اجماع کے خلاف کیا ہے
 جن میں مذاہب راجح کے خلاف کیا ہے۔ ان میں
 یعنی وہ طلاق قسم کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اس
 کے یکساں ہے کہ جس چہرہ قسم کھاتی جاتی ہے۔ اس
 کے بعد وہ دائرہ میں ہوتی تیکہ قسم کھا لینے والے پر
 جوتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے اس مسئلہ میں اختلاف
 کسی کوئی فقیرہ کفرہ کا قائل نہیں ہوا۔ اقوام چاند
 پانچ ماہ اور اٹھارہ دن کی ستر

چونکہ یہ فروعی امور اہل ہند کے ماننے والوں پر اس
 انہوں نے سلیج، ابن تیمیہ کی مخالفت کی
 شام کے قاضی نے سلیج دار الشریعہ کو بلا کر قمرہ
 سے منع کر دیا اور سلطان کا حکم بھی لگایا۔ (۱۱۰۰ھ میں)

ماہیں رہے اور چہرہ خیال کر کے کریم خان
 و پانچ ماہ منع کر دیا۔ اس قوس کی بنا پر
 ات کے حکم سے جیل مانا پڑا پانچ مہینے اور اٹھارہ
 و مجموعہ الترمذیہ (۱۱۲۰ھ)

ابن تیمیہ کی نظریات میں
 اب ابن تیمیہ بعض مسائل میں جملہ مذاہب راجح کی
 اور سے مذاہب کی حتیٰ کہ شیعہ مذہب تک کی
 (حیات ابن تیمیہ ۳۲)

ابن تیمیہ کے نظریات میں
 اب ابن تیمیہ مصر کے لے مزید کیا
 ہے کہ

اس کی زیادت کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ
 ان کی زیادت جانتے نہیں سکتے نظر میں رہنے
 ان کے خلاف ہے بلکہ ان کے خلاف
 ان کی حیثیت رکھتا ہے۔ فقہر صحابہ اور ان
 میں جو ان کے مشہد مخالف ہیں اب
 یہ کہ ان کی زیادت کو منع قرار دیا
 و صحت ہے۔ ہمارے نزدیک یہ خوف ہے
 منع توحید کے باعث تقدیس ہے
 (المذاہب الاسلامیہ ص ۲۸)

اس سے کہ وہ صاحبین اور انبیاء کی
 نہیں بگڑے اور ان کی تہمت نہ ہو
 ہے۔ ہمارے نزدیک اصل کرتے ہیں۔ ہم

ابن تیمیہ ائمہ دار ماہ جبل میں گزرا چکا تھا؟ دعوہ اللہ
ابن تیمیہ پر فتوے
۱۔ پہلے وہ اپنے تئیں دہ کے امام ابن تیمیہ
علاؤ الدین ابن کمال ابن حجر عسقلانی شافعی نے اپنی کتاب
سب سے درج کر رکھا ہے

جلیل الدین ترمذی نے ابن تیمیہ کو قید کر دیا۔ اس کے بعد ابن تیمیہ
کئی قوا سے بری کر دیا گیا۔ پھر ابن تیمیہ جبل گیا۔ پھر قوہ
کی طرف سے اعلان ہوا کہ ملا اس کے اتفاق سے ابن تیمیہ
درمندانہ نہیں ہے اس لیے ہنر استغناء اعتقاد ہے
تیمیہ حلال مال و دھرم یعنی ہر ایک شے تیمیہ کے ہے
اس کا مال لوٹ لو اور قتل کر دو۔ واللہ انکلام بخیر علامہ بیہوش
علامہ محمد بن عبد الرحمن بن علیہ الرحمہ نے بھی ابن تیمیہ کی قید کا تذکرہ
ہیں فرمایا ہے۔

ابن تیمیہ معتقد آفتاب تھا
یہاں والا سلاطین
ابن تیمیہ کو سلاطین کا
بھڑکنا تھا۔

(سیف الدار علی السلطان عبدالعزیز)

مولوی شہار الدین امرتسری سے
کفر کے فتوے کی تصدیق
جو کہ سردار ابوالہریرہ بن ابی
انصار احمد شیت امرتسری سے کہ
اشعار بڑے بڑے تھے
ابن تیمیہ اسے کفر کا فتوہ
مرگروہ انھیں انھیں دیکھے تھے۔ چاروں مذہب یعنی حنفی، شافعی،
فتوے سے فتوے لے گیا۔ سب سے اتفاق ملا کہ قید کا فتوہ دیا
(احمد شیت امرتسری) ۱۰۷۵ھ

مشہور فتوے جو ہی زبانی نے بھی ابن تیمیہ کی کتاب
خالدیان

۱۔ انھوں نے انھیں
۲۔ دروغ
۳۔ الحاق مقام
۴۔ عسقلانی
۵۔ الحاضر عقید
۶۔ مسابقة صولہ
۷۔ آکثر الذکر
۸۔ حبسہ فی قلعة
۹۔ نصف سبتہ
۱۰۔ ما میں
۱۱۔ ابن تیمیہ کو قید
۱۲۔ انھیں آداب اللغۃ العربیہ ملا

ابن تیمیہ کے شاگرد کو سزا

۱۔ ابن تیمیہ کے شاگردوں نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے کہ
۲۔ ان کے مرنے کے بعد ابن تیمیہ کے شاگرد احمد بن محمد نے
۳۔ ابن تیمیہ اور احمد بن محمد میں ابن تیمیہ کے کتاب کی
۴۔ احمد بن محمد نے ابن تیمیہ کو قید کر دیا۔ ابن تیمیہ نے انھیں انھیں
۵۔ ابن تیمیہ کے شاگردوں میں انھیں انھیں انھیں

ابن تیمیہ ابن حزم کے مشن کی اشاعت کی

ابن تیمیہ کا کتاب حیات ہے ابن حزم ابن حزم کی حقیقت کا کشف کیا
 ہے ابن حزم غلام غلامی اور غلامی کے عقائد اور نظریات کی تبلیغ و ترویج
 پر کھڑا ہے کہ

ابن تیمیہ متاثرین مدنی جمہوری کے آغاز و انہوں نے صدی کے
 میں آئے اور اسی دعوت کا آغاز کیا ہے ابن حزم جیسا
 کہ بالا پرچہ محمد و محمد بن سحر فرما کر چکا تھا

(حیات ابن حزم ص ۱۳۸)

ابن تیمیہ غلامی تھا اس کے ابو زہرہ و محمد بن سحر نے اسے مخالف غلامی کہا ہے

ابن حزم نے غلامی مسلک و منہاج کو اس لیے اختیار
 کیا کہ اس سے اجنباء کا دروازہ چھوٹ کر مل جاتا ہے

(حیات ابن حزم ص ۱۳۸)

ابن تیمیہ نے مزید لکھا ہے کہ خوارج
 اولین لوگ تھے جنہوں نے غلامی کتاب

دوستہ رہنے کی بنیاد ڈالی اور ابو حزم ابن حزم کے
 طور پر پایا جاتا ہے خوارج کے تذکرہ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ابن
 تیمیہ کی تشریح و تفسیر میں خاص غلامی مسلک اختیار کیا ہے
 کہ حضرت علیؑ کے بارے میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ کر خوارج

قرآن کو اسے ابو شاہ نے اپنے انتہا کے پڑھ کر دیا۔ قرآن نے
 علامت ای میں احمد بن محمد کو مارا مگر ثواب لود کر دیا۔ اور گھر سے پراگ
 سوار کر کے شہر میں بکھڑا دیا۔ اور اعلان کر دیا کہ یہ وہ آدمی ہے جس
 نے بنی ہاشم کی اہل علی علیہ وآلہ وسلم کی قبریں میں تفریق کی پھر اسی
 کو بھی قتل کر دیا گیا۔ (الدرر الکاشف ص ۲۳۲ ج ۲)

ناظرینے لکھا: دیوبندی اور غیر متقلدین دہلیوں کے چھوڑاؤں کے منہ
 آگے برآمدین آہ و فغاں کے قنادی آپ نے ملاحظہ فرماتے۔ اور یہ عقیدہ رکھنا
 جو اس کو سزا میں دی گئی اس کا بھی مطالعہ فرمایا ہے۔ اب اس کا بیان کرنا
 سمجھنا بول کر ابن تیمیہ نے یہ عقیدہ رکھا ہے کہ اس کے مشن کی آہ
 کی ہے۔ دیوبندی غیر متقلدین دہلی کہتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے قرآن و حدیث کی آہ
 کی ہے۔ حالانکہ ان کے ملاحضہ خود اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے ملاحظہ
 فرمیں کہ ابن تیمیہ نے ابن حزم غلامی سے یہ عقیدہ حاصل کیا ہے جس کا ثبوت
 پیش کیا جا رہا ہے۔

نے لکھیری انما یزکک سبک بنیاد رکھنا تھا: وحیات ابن حزم ۱۹
 ابن تیمیہ ابن حزم کا شاگرد تھا ابو زہرہ رحمہ اللہ جس کی تصنیف کی تصدیق کرنا
 بنا بامعز نہیں تو خوب جان لینا چاہیے کہ اس کا اذہن دینی اور اپنے حرم تھا
 اور جسے جو پہلا شخص تھا جس نے صوفیہ کو اس کی لڑائی حقیقت کا نشانہ بنا
 اور اپنے تہذیب کے آثار کو اس نے اپنے حرم سے بھی سخت تنقید کی بنا پر یہ ہم کہنے
 حق بجانب ہیں کہ ابن تیمیہ ابن حزم کی تصانیف کے واسطے سے (حیات ابن حزم ۱۹)

مسلمانوں کی تکفیر کرنا جمود و قہر کے خلاف نظریات فساد کی بنا کا اور
 مخالفوں پر بدست و کفر کے فتوے لکھا اور اپنے تہذیب کا شیوہ اور طریقہ
 اور اپنے حرم سے کیا تھا کیونکہ ابن حزم کا بالکل ہی شاعر تھا جیسے کہ
 مصحف نے بھی لکھا ہے کہ

ایک بات جو عام طور سے ابن تیمیہ حرم کے متعلق مشہور ہے
 اس کی طرف بھی اشارہ ناگزیر ہے۔ اور وہ اختلافی مسائل میں اس
 کی تلخ بیانی ہے۔ بلاشبہ دوسروں کے افکار بیان کرنے میں اس
 کا لہجہ تند و تیز ہے۔ یا اس کے الفاظ میں سبک سری اور خفت
 کو نظر سے ہٹا کر جان بچانے کا موقع نہیں ہوتا۔ وہ وہاں دوسروں
 کی کفایت سے گریز نہیں کرتا۔ جب تک سر نہیں ہوتا اسے وہ چھوڑتا
 و اقرار کرتا ہے۔ اور دوسرے فقہاء کی نسبت ایسی تعبیرات سے وہ
 احتراز نہیں کرتا۔ (حیات ابن حزم ۱۹)

اور جسے حرم علماء کے ایک مسئلہ میں جمود و قہر کے خلاف ہے وہ
 حیض اور رخصت والی عورت کے لیے قرآن کو پڑھنا اور پڑھنا مکرر کرنا
 ہے وضو کے لیے تلاوت قرآن تو بالاولیٰ جائز ہوگی: وحیات ابن حزم

مسلمان کی شہادت | علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ انباری صاحب
 فتح الباری رحمۃ اللہ انباری رحمہ اللہ

اور وہ ایسی ہی کہ بنا پر ابن حزم پر
 تنقید ہوئی وہ اس کے انکار کیا کہ شہان
 اقدس میں قلعہ اور گڑھ عبادات
 لکھا ہے اور اشارتہ الفاظ میں
 ان کی تردید کرتا ہے اس کے اور
 ابو سعید عاصی کے باہن مناظرے اور
 سب سے بڑے ہیں۔ ابن عربی رحمہ اللہ
 کا بیان ہے کہ ابن حزم کی زبان اور
 حیا بن یوسف کی تلوار برابر ہیں۔
 ج ۴ بطورہ حیدر آباد کوٹن۔ فائدہ جامعہ فقہ

کی شہادت | علامہ حماد الدین ابن کثیر صاحب تفسیر ابن کثیر بھی
 ابن حزم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ
 اور ابن حزم کی زبان اور قلم سے علماء کرام
 کی شان میں نہایت گستاخانہ الفاظ
 نکلے جتنے اداس کے ساتھ ساتھ وہ
 اصول کے باب میں اللہ تعالیٰ کی صفات
 میں آیات اور احادیث میں سب سے
 زیادہ آمیزش کرتا تھا۔

انصاف ۱۹ ج ۱۲ فائدہ جامعہ بر حوالہ ناظرہ ۱۲۲ طبعہ دہلی
 باب شہر الی قدس شہر النورانی کی شہادت | امام زبائی عرش مدنی

علاء بن مسعودی عبد الوہاب شمرانی نے بھی اپنا
کتاب مستطاب لطائف المثنیٰ شریعت میں اپنی حوزہ کے متفقین
و الخمد و کل الخمد زین مطلقہ
کتبہ ابن حزم انطاہی
الکتاب فی التلطیف من علو و
الدشیرہ لا یستقام فیہا
جسمًا یصلی بأصول الذین
و قو لہ فی القایہ و المعانی
و الحقانی لہ لہ لہ لہ
یثقی ہذا العکود و لہ لہ
أحدہا یا لہ لہ لہ لہ لہ
کلامہ فیہا . لطائف المثنیٰ

ابوہریرہ بن حبان کی شہادت

مورخ المسلس ابوہریرہ بن حبان
بھی اہل حرم کی کتب کا جلا جلا ہے

تذکرہ ان الفاویں کلام ہے

اس دور کے فقہاء کے مخالف
اور اس کی مخالفت و گمراہی پر اتنا
کرنیہ اور اس کی برائیاں بیان کر
اور اس کے آثار نے ان کو اس
مخالفت سے بچا لیا اور وہ اس کو اس
پاکس جانے سے روکا اور اس
اس کی مخالفت کرتے رہے اور
اپنے طریقہ پر قائم رہا یہاں تک کہ

فَتَحَالَ عَلَيْهِ فُقَرَاءٌ مُّغَصِّبُونَ
أَجْمَعُوا لِيُحْكَمَ لِقَضَائِهِمْ وَتُتَوَكَّلَ
عَلَيْهِ وَحَدَّثُوا أَنَّكَ مُشْتَرِكٌ
قَبِيلِهِمْ وَ تَقَرَّرَ أَعْوَابُهُمْ
إِلَى قُدْرَتِهِمْ وَ تَقَطَّعَتْ أَيْدِيهِمْ
وَهُمْ مَعْشَرٌ ظَالِمُونَ بَقِيَّةِ حَقِّكَ كَمَلْ
لَهُ مِنْ تَصَانِيدِهِ وَ قَوْلُهُ يَتَّبِعُ لَه
يَتَّبِعُ ذَا خَلْقَهَا عَتَبَةً تَابِعُ

جسے نقد اس کی کبھی ہوں کتابیں ایک اور
ن کتابوں سے علم کو کھولتے اور یہی تھی
اس اور ان کو جلا دیا

۴۰ مطبوعہ حرم آباد کوکن فرانسہ
شہور مورخ اور متقدم نے بھی اپنی
حرم اس کے مذہب اور اس کی کتابوں

۱۰ مذہب بھی مٹ مٹا لیا کیونکہ اس کے اہل حرم
۲۰ سب اختیار کر گئے اس پر چھوڑ کر طرفت سے
۳۰ ہے اب یہ مذہب کتابوں میں ہے کہیں اور
۴۰ سے طلبہ حوران کے مذہب کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں
۵۰ اس سے ان کی فتنہ اور مذہب سیکھنا چاہتے ہیں وہ
۶۰ مانگتے ہیں اور اس سے چھوڑ کر مخالفت اور ان
۷۰ ہے آخر بھی لازم آتا ہے جو کتا ہے کہ وہ اس
۸۰ سے پڑھیں میں کتا کر لے جائیں کیونکہ وہ اس
۹۰ اور کتابوں سے علم نقل کر رہے ہیں اپنے حرم لایا
۱۰ حاتمہ و متغیر حدیث میں ان کا بہت اور نیا مقام ہے یہ
۱۱ کی حالت لوٹ گئے اور اس میں پندرہ سال اور ماہر
۱۲ نے زلم میں ان کے اقوال میں اجتہادی وجہ حاصل کر لیا
۱۳ اور ان کی مخالفت بھی کی اور بہت سے مسلمان اہل حرم پر
۱۴ کی علماء کو ان کا یہ روئے برا حلوس ہوا اور انہوں نے
۱۵ بلی نوئی تفصیل سے تردید کی اور نوئی بیان کی اور ان کی
۱۶ باٹ کر دیا اور انہوں میں ان کی شریعت و فروع بند

نور علی بلکہ کسی بھی نہیں چھوڑی دیا جا : رشتہ دارین کے لئے
 سلام میں حجر کی علیہ الرحمۃ کی شہادت

قَالَ الْوَكِيلُ يَا خَلِيْفَتِي خَلِيْفَةُ اَنَا
 لَا تَجْعَلُ لَكَ كَلْبَةً وَلَا مَسُوْرًا
 تَسْتَعِيْذُ بِهَا مِنْ اَنْتَ مِنْ غُلَظِيْمٍ
 ثَابِتٍ اَلْحَيَاتِلُوْنَ اِنْ اَعْلَا يَدِيْ اَمْرًا
 لَا تَدْرِيْكَ
 کشف الرعاع ۱۲۱ : عیادت یا دراج
 سلام میں حجر کی شہادت میں مسدوم اور اپنے طاہر
 اِنْ تَكْلَمُ مِمَّا هُنَا بَدَعَ مِثْلَ اَمَّا
 رَابِعًا فَخَرَّ طَائِفًا اَوْ لَا يَفْعَلُوْنَ
 لَمْ يَدْرُوْا كَيْفَ اَلْمُتَّحِلَةُ تَحْكُمُ الْحُكْمُوْنَ
 تَلَاوِيْحَ السَّنَدِيْنِ وَتَسْتَعِيْذُ بِهَا مِنْ
 اَعْمَالِ الْغُلَظِيْمِ اِنْ اَعْلَا يَدِيْ اَمْرًا
 تَخْلُوْا سَعْيًا لِّهَيْسَةٍ اَنْ تَكُوْنَ مَسُوْرًا
 وَتَكُوْنَ مَسُوْرًا اِنْ اَعْلَا يَدِيْ اَمْرًا
 اِنْ اَلْغُلَظِيْمُ فِيْ اَلْمَدَارِ تَجْعَلُوْنَ
 اَوْ فِيْ يَدِيْ اَمْرًا اِنْ اَعْلَا يَدِيْ اَمْرًا

لہذا اگرچہ مسدوم اور اپنے طاہر کے واسطے سے کہیں نہ ہو سکتا ہے کہ
 غلظت کی شہادت میں اس کی شہادت میں اس کی شہادت میں اس کی شہادت میں
 خطرات اور وہ زکوٰۃ دینا اور اس کی شہادت میں اس کی شہادت میں
 اور اس کے واسطے سے کہیں نہ ہو سکتا ہے کہ اس کی شہادت میں اس کی شہادت میں

نور علی بلکہ کسی بھی نہیں چھوڑی دیا جا : رشتہ دارین کے لئے
 سلام میں حجر کی علیہ الرحمۃ کی شہادت

قَالَ الْوَكِيلُ يَا خَلِيْفَتِي خَلِيْفَةُ اَنَا
 لَا تَجْعَلُ لَكَ كَلْبَةً وَلَا مَسُوْرًا
 تَسْتَعِيْذُ بِهَا مِنْ اَنْتَ مِنْ غُلَظِيْمٍ
 ثَابِتٍ اَلْحَيَاتِلُوْنَ اِنْ اَعْلَا يَدِيْ اَمْرًا
 لَا تَدْرِيْكَ
 کشف الرعاع ۱۲۱ : عیادت یا دراج

سلام میں حجر کی شہادت میں مسدوم اور اپنے طاہر
 اِنْ تَكْلَمُ مِمَّا هُنَا بَدَعَ مِثْلَ اَمَّا
 رَابِعًا فَخَرَّ طَائِفًا اَوْ لَا يَفْعَلُوْنَ
 لَمْ يَدْرُوْا كَيْفَ اَلْمُتَّحِلَةُ تَحْكُمُ الْحُكْمُوْنَ
 تَلَاوِيْحَ السَّنَدِيْنِ وَتَسْتَعِيْذُ بِهَا مِنْ
 اَعْمَالِ الْغُلَظِيْمِ اِنْ اَعْلَا يَدِيْ اَمْرًا
 تَخْلُوْا سَعْيًا لِّهَيْسَةٍ اَنْ تَكُوْنَ مَسُوْرًا
 وَتَكُوْنَ مَسُوْرًا اِنْ اَعْلَا يَدِيْ اَمْرًا
 اِنْ اَلْغُلَظِيْمُ فِيْ اَلْمَدَارِ تَجْعَلُوْنَ
 اَوْ فِيْ يَدِيْ اَمْرًا اِنْ اَعْلَا يَدِيْ اَمْرًا

لہذا اگرچہ مسدوم اور اپنے طاہر کے واسطے سے کہیں نہ ہو سکتا ہے کہ
 غلظت کی شہادت میں اس کی شہادت میں اس کی شہادت میں اس کی شہادت میں
 خطرات اور وہ زکوٰۃ دینا اور اس کی شہادت میں اس کی شہادت میں
 اور اس کے واسطے سے کہیں نہ ہو سکتا ہے کہ اس کی شہادت میں اس کی شہادت میں

ابن حزم پر گمراہی کا فتوے اور شریعہ کا حکم
 اور جو کچھ ہے کہ:

"ان کے معاصر زمانہ کے بہت سے علماء نے بالاتفاق ان کو گمراہ
 اور لوگوں کو ان سے بچنے کی ممانعت کر دی۔ اور سلاطین کو بھی ان کی
 طرف سے بھڑکا دیا۔ مثلاً کہ تمام سلاطین ممالک نے اپنے ممالک
 ان کو نکال دیا۔"

واللہ اعلم بالصواب اور شریعہ کا حکم مطہر و عین ہوا
 ابن تیمیہ کے ساتھ ان کے شاگرد ابن تیمیہ کا بھی حال ملاحظہ فرمائیں۔
 اس کے متعلق کیا فتوے ارشاد فرماتے ہیں۔

ابن تیمیہ اور ابن قیم!

۱۔ دونوں بزرگ ابن تیمیہ اور ابن قیم دونوں کا شمار شاگرد میں
 کیا جائے گا۔ لیکن ابن قیم نے کہا ہے کہ ابن تیمیہ نے اپنے شاگرد
 سے کہ دیا۔ ملاحظہ فرمائیے:

۲۔ ابن تیمیہ نے ابن قیم سے کہا کہ میں نے ان سے کہا کہ ان کو
 میں سے ایک شاگرد پرشیدہ تھا۔ اس
 نے اپنے استاد ابن تیمیہ کی صحبت سے
 غیبت افشاء کی۔ کہ مغل عامل کی ہے۔

۳۔ ابن تیمیہ نے ابن قیم سے کہا کہ میں نے ان سے کہا کہ ان کو
 غیبت افشاء کی۔ کہ مغل عامل کی ہے۔

۴۔ ابن تیمیہ نے ابن قیم سے کہا کہ میں نے ان سے کہا کہ ان کو
 غیبت افشاء کی۔ کہ مغل عامل کی ہے۔

۵۔ ابن تیمیہ نے ابن قیم سے کہا کہ میں نے ان سے کہا کہ ان کو
 غیبت افشاء کی۔ کہ مغل عامل کی ہے۔

وَرَبِّهِمْ كَلْبُهُمْ وَإِذَا الْفُلُ
الْبُحْرَيْنِ ابْتَغَىٰ هَيْمًا ذَا فُلٍّ
الْفُلَّاهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ ذَا بَيْتَةٍ
وَقُلُوبُهُمْ مِّنْكُمْ مِّنْكُمْ مِّنْكُمْ

۱۔ حضرت روزہ الاعتصام لاہور ص ۹۔ نوید

تاریخ کرام آدھیکے سامنے سترہ کتب حوالہ دیتا
ہے تیسرا اور تاسی عشرہ کتب کے عقائد و افکار و نظریات
انہیں عقائد و افکار کے سلسلہ اور سلسلہ میں

یہ تین اور دوا کا ملین نے جس الفاظ سے ان کی تردید فرمائی
کہ وہ ایک ہے۔ جو کہی ہی انصاف پسند و عاقل نہ سمجھتا

کہ جسے گا اور نہ ہی اسے سبک کو صراط مستقیم قرار دے
امر ہے۔ تو وہ بڑوں کے ایک سلسلہ سوانح مختار میں جلد اول
محمد بن عبد الوہاب سے دین الفاظ میں لکھتے ہیں کہ

”وہابی اپنے تئیم۔ اپنے التیم الجوزید اور ان کے تئیم
پر چلتے ہیں۔ تو اس میں راہ صواب سے کچھ تئیم
تئیم ہی ہے۔ کہ وہابی تئیم التیم متبعین ہیں۔
شیخ الاسلام نے بھی انہی کے طریق کے پیروی کی ہے
احمد بن عبد الوہاب

احمد بن عبد الوہاب و عفا و ہابی کی منہ بہ منہ بلا عبارت کو نہ لگا

بنا سب ہیں کہ وہاب کے مذہب میں تئیم پاک علیہ السلام
نہیں صاب کرام، اہلبیت اطہار، تابعین اور تبع تابعین
ان دونوں مقامات میں ان کے مذہب میں ابن تئیم، ابن تئیم
بنا سب تئیم، تئیم کو کافی تئیم کا خاص مقام ہے

۱۔ ان کی کتابوں سے یہ حقیقت ظاہر نہیں کہ ان کے نزدیک
۲۔ مقام سے تئیم پاک علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم کو وہ مقام نہیں
۳۔ کہ وہ تئیم ہیں کہ تئیم کو علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم کے بعد
۴۔ کہ وہ تئیم ہیں اور علی مقام رکھتے ہیں۔ مگر مذہب ان کی کتابوں کو
۵۔ واسطہ بالکل برعکس نکلتا ہے۔ یہی عامل مرزا قاضی کا تھا۔ ان کو
۶۔ بے چہرہ و ہابی کتب سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں

۱۔ جس کتاب کا وہ ترجمہ اور تئیم تئیم کے تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم
۲۔ کہ تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم
۳۔ تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم تئیم

اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ یہاں
 قاسم علیہ السلام یہاں پہنچا کہ اس نے
 اس پروردگار سے

دین پروردگار سے شہداء اللہ! عالی مقام
 آپ کو اللہ نے کھانا کھا کر رہا ہے
 وہاں یوں کے نزدیک پروردگار علیہ السلام کے
 اور ان کو دیکھنا چاہیے کہ وہاں ہے بخیر و بے حد
 مقدس اور شہداء اللہ! اپنے فرستادہ کے توفیق
 کچھ توفیق کامل ہی ہے۔

قدوسہ دلائل در افتادہ باریک
 شہداء اللہ! در سے توفیق شہداء اللہ!

وہاں یوں کے نزدیک رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچا کہ اس نے
 ان کے نزدیک رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی توفیق نہیں تھا۔
 اسے کل کو دار و دست تیرا توفیق کون تھا!
 کروا جس نے انکے دودھ اور پانی کون تھا

وہاں یوں کے نزدیک خدا کا چاہے تو کر دے کہ اسے شہید بنائے کہ وہاں
 شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے
 اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے

اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے

اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے

اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے
 اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے
 اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے

اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے
 اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے
 اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے

اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے
 اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے

اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے
 اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے
 اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے

اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے
 اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے

اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے
 اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے

اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے
 اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے
 اسے شہداء اللہ! اسے شہید بنائے کہ اس نے

بیرہ ہزار ہفتی والوں سے شائع کیا ہے

’ دلی میں برساتی ہو رہا ہے صاحب آجانی ہائی فریڈام سٹریکٹ میں
جو اگر آج سے وہی طرح کس سال ہی اس کے ڈرنڈ سے باپ کی یاد
آزاد کر کے کے لیے تیار ہے ۲۸ فروری ۱۹۳۱ کو اس نے رچا ہوا
(اسٹارڈم دلی شہر کی پریس)

وہاں ہوں کے اندر یہ بھی فیب دان حلقی اٹھانے کے لیے درآ کر وہاں کو طم
میں کی چیز ہیں ہے۔ گروڈا ہوں کے گروڈوں کوئی کی نہیں بھی ہے۔ اور وہ
شہر کے بھی ہیں جب کہ گروڈی شہر، مالہ، امرتسری کے رہنے کے بعد ایک دہائی
ہو اچھی ہو بلکہ صاحب اختر جو چھوڑے ’ اور سر کے جنت میں رہا ہے
وہ رہے ہیں۔

میں وہ اسلام کے شہر مناظراہ والہ
کہ وہاں سے کیا کوچ رہا ہے جنت

(سیرت ثانی ص ۱۸)

اسے فقیر وقت۔ اسے گھنٹہ بھر وکل
آپ کو شہر تھانہ نے اور ماہ و شہر تری

(سیرت ثانی ص ۱۸)

وہ عالم تھا۔ بہادر تھا۔ محدث تھا۔ زلے کا

وہ برساتی کا غازی مہذب تھا۔ زلے کا

وہ بحر طوع تھا جس وقت طوفانی میں آتا تھا

مناظر تھا۔ کاشی کا کعبہ کا شہر جا آتا تھا

مناظر تھا۔ بہادر تھا۔ وہ سب گروہیں طوع تھا

عرض وہ قوم ایسی سپر ملایا شہر تھا

(سیرت ثانی ص ۱۸)

شأن الله أنصوب بحمد و عباد

بجانب الله ایک یکتا پلا فٹوٹ

آخاطہ بیکل جیلر فیضہ لقمع

فکل ما یشتت فی انفسنا فیضہ

ہم نے اس امر پر شاکس کرنا تھا جو پڑھنے والوں کو دیکھ کر بھیجے

وہ باب دے دیتا ہے۔ اس پر ایسے علم کو دیتا ہے اساط

ہا ہے۔ اس لیے اپنے بحر علوم سے ہر بابا ہے۔ کہنا ہوا

(سیرت ثانی ص ۱۸)

وہاں سے کہنی ایک علی اللہ تھا کہ علیہ و آلہ و سلم کوئی اختیار نہیں

سے شہر عقبہ وہ کہنا اللہ اپنے اختیار سے اس کو نیا سے کہنے

اور جیسا تھا کہجے اسے منسوب راہ و حقیقہ

یوں نہ ہوا تھا کہجے بیستاب جنتا لعلیم

(سیرت ثانی ص ۱۸)

اس کے نزدیک اسلام تک یا رسول اللہ کہنا شہر کہ کعبہ ہے۔ مگر

پر حرم تھا سے اسلام جیسا کہنا ہے۔

اسلام اسے ابی بدوں و فطرون کے عدل

در ہدو سے قبر میں شہر حسد داؤد علیہ

اسلام اسے فقیر اسلام قاتر تارین

(سیرت ثانی ص ۱۸)

وہ فاجہ، ان کے اسرار شہر ہے۔ مگر سادہ قادیان کہنا دیت ہے

وہ دیت دیکھنے کے لیے فقیر کتاب نہایت اور مزاحیہ کہ مطالعہ

(فقیر یا شہر دلی شہر)

اہل سنت و جماعت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کائنات بیان کریں تو وہ پانیوں کے مولیٰ یہ کہتے ہیں کہ یہ رسول
ہیں مگر اپنے مولیٰ امرتہ کے متعلق یہ عقیدہ ہے
جو بیانیہ محمد سے کلاکب آپ کے اوصاف و
ہو سکے خود شیعہ اور فوڈوں میں کیونکر ممکن
(سیرت شامی)

وہ پانیوں کے نزدیک سرور کائنات علیہ افضل الصلوات و افضل
جبار کی مثل میں مگر امرتہ کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ
ہو سکے خود شیعہ اور فوڈوں میں کیونکر ممکن
(سیرت شامی)

وہ پانیوں کے نزدیک یہ کہنا شرک ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے دم قدم سے کائنات میں مبارک ہے۔ مگر اپنے مولیٰ امرتہ کی
باعضان لکھن تو سید و سنت آپ سے
اسے سبھا آپ کے دم سے کھینچی تھی نہ ہی
(سیرت شامی)

وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل
کے نزدیک امرتہ کے مقام پر ہے
وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل

وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل
کے نزدیک امرتہ کے مقام پر ہے
وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل

وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل
کے نزدیک امرتہ کے مقام پر ہے
وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل

حق اسباب زینت پر
تہ کر اس پاک باز و پاک طینت پر
(سیرت شامی ۴۰۴)

اللہ تعالیٰ کائنات علیہ وسلم کا قول مبارک قرآن
میں ہے کہ اسلام میں جنت قرار دے رہے ہیں
(سیرت شامی)

وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل
کے نزدیک امرتہ کے مقام پر ہے
وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل

وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل
کے نزدیک امرتہ کے مقام پر ہے
وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل

وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل
کے نزدیک امرتہ کے مقام پر ہے
وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل

وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل
کے نزدیک امرتہ کے مقام پر ہے
وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل

وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل
کے نزدیک امرتہ کے مقام پر ہے
وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل

وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل
کے نزدیک امرتہ کے مقام پر ہے
وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل

وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل
کے نزدیک امرتہ کے مقام پر ہے
وہ پانیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و افضل

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ ابی کے تہذیب
نہیں ہوتا مگر اپنے مولوی عبدالغفور نے ۳۷
حضرت کے لکھنے سے بھی مستفاد
ماصل ہوا۔ ایک طالب علم حضرت پریشان افغان
اسی وجہ سے دو طالب علم برادر پوشتین کے نام

وہابیوں کے نزدیک بنی پاک علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
تبعین یوم بعثت ہے مگر مولوی شمس الدین لکھتے ہیں کہ
وہابیوں کے لکھنے کی عادی ہے کہ

جس دن حضرت مولانا کا نکاح ہوا تو حضرت ابراہیم
بیدار کے لیے یوم بعثت منیا یا جاسے اور اس دن
دن سبب کام چھوڑ کر مذہب اہل بیت کی طرف
تغفل میں صاف صاف دعوت دیں ایشی تو یہ
نہیں کہ اسے نہ آوے علیہ السلام سے کہ شیخ ابی نے ان کا
تعالیٰ علیہ السلام کو نہ لکھتا بلکہ شریعت کی دوسری چیز میں
مغفائی قائم آیا ہے مگر وہابیوں نے اپنے مولوی عبد الباقی
جزد کے طور پر استعمال کیا ہے۔ دیکھتے اصل عبارت
ہیں کہ

ہمارے حکام میں ایک نئی تہذیب قائم ہوئی ہے
تہذیب سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ کسی طاقت میں
کاہل میں ملے گا کہ بنی بقیہ کو ہی تہذیب سے
جب تک کہ کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الہ الا اللہ
اس سے مٹا جائے نہیں۔ اور اہل اہل بیت پر تو

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی قسم کی اپنی
دلیل اور ہمارے پہلے ہیں کہ کلمہ میں اعلان کیا گیا
ہو مولوی ابو القاسم شامی کا تفسیر سے

ان میں سے دو کو ایک ذات گردی لہی
ہے ان کے آزاد خیالات میں انقلاب اور
ہے کہ اپنے پرانے دوا لا اللہ محمد
نے لکھے۔ اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا گیا

اور اہل بیت اور قریش اور جلالی علیہ السلام
طرح جو راست محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
سبب اس پہلی کے تعلق ان کے نام اساتذہ نبوی

ماہیت عرض کرتا ہے کہ اس کتب میں برقراری
کے چرچہ نبوت ابی زمار شیعہ کی حضرت
بہ لکھنے پر اسے مثال میں حاضر ہوتا ہے اللہ
ما تو آپ کے نزدیک زید کے لئے فائدہ
دراصل قسم

بہ لکھنے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تعاقب عقیدہ
میں آئندہ جو کچھ ہوئے والا ہے کا علم رکھتے ہیں
میں جو اپنے محمد و محمد بن عبد الوہاب کے نبوت کے
بہ لکھنے آئندہ ہونے والے معاملات کی خبر دے سکتے
ہے مولوی نے کہ مختلف اصحاب و شعوخ و علماء اور اس
شیخ ابی ابو القاسم محمد عبد اللہ الفلاح نے لکھا ہے

ان اوجہوا ان انت قدمت اگر تم لا الہ الا
 بنصر لا الہ الا اللہ آفت آمادہ ہوا
 فیظہر ان اللہ تعالیٰ قلمہ کرا اللہ تعالیٰ اللہ
 تجدد اے ابراہیم اور محمد اور اس کے اعراب کے
 (مجاہدین)

وہابیہ مذہب کے نزدیک سبب رب العالمین سید
 علیہ وسلم کے نفع اور فیض سے نہیں واسطہ فیض ان
 کے نزدیک سبب رب العالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم کے نفع اور فیض سے نہیں واسطہ فیض
 کا اپنے مولوی میاں نذیر حسین کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ
 وہ کون سیدنا مولوی نذیر حسین
 کہ جس کے فیض سے مستفیعین اہل زمین
 (مجاہدین)

وہابیہ ایک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو غیر معلوم نہیں کہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امتناع نظر کے قائل نہیں ہیں بلکہ اپنے اور
 نذیر حسین دہلوی کے متعلق ان کا ان سرود سلیح عقیدہ ہے
 عجیب ذات ہے کیا مجھ معلوم و مستعمل
 کہ جس کا آیت نہیں پسند میں نظر و ان
 (مجاہدین)

بلکہ وہ انہوں کے نزدیک تو میاں نذیر حسین دہلوی کی ذات
 ہی ہے جس کی نسبت ہے۔

کسی حال تغلیب میں ا دریں عالم ہو جائے
 (مجاہدین)

بہ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو زمانہ شرک سے
 میں دہشت کی کتاب پیدا لغت کے حروف کو زور

سلسلہ زور صرف اوپر دیکھو سیدنا
 حضرت زبیر بن عوف دل پر اہل لغت کے
 (مجاہدین)

میں نے دہشت کے قائل ہیں ایک مولوی نور الحسنی
 (مجاہدین)

مست نذر اقلوی جزیرہ دہشت (مجاہدین)
 — جاں نذر ہو گیا مولوی کے قوسے جاں نذر ہو گیا

— قوسے جاں نذر ہو گیا کتنا ان کے نزدیک بڑے کسے
 ا کے ایام اس عرصہ کے لئے لکھا ہے کہ

— دل سے سناٹا کرے تا غرہ و دنیا میں غرہ و
 و ان کی حقیقت کی کو معلوم نہیں۔ تہی کر دی

— (نقوۃ الایمان ص ۱۷)
 سید احمد کے متعلق اس کا عقیدہ یہ ہے کہ

— ادا و است راست ایشان را بدست قدرت
 ا اورد قدیم کہ بس رفیع و بدیع بود پیش

— ان لود فرمود کرتا ان پندین و اقام و ہیز ہست
 نصیر کتاب حضرت ایشان است ماسے

— ان ناس علی العزم افذہ است ہی کو غنا علیہ
 — ان ناس علی العزم افذہ است ہی کو غنا علیہ

— ان ناس علی العزم افذہ است ہی کو غنا علیہ
 — ان ناس علی العزم افذہ است ہی کو غنا علیہ

مناسب وقت خواہد مرشد۔ حال معلوم خواہد آید۔
استشارہ استیذان بجناب حضرت علی مرتضیٰ
کہ بندہ از بندگان تو راستہ را می کند کہ جیت میں
گرفتہ و بہ کہ درین عالم درست گئے را می گیرد پاس
می کند و اوصاف ترا با خالق مخلوقات آری لفظ
معاوضہ منظور است اوایل طوفان مکرشہ کہ بہر
خواہد کرد و گو کہ گماشتہ بہ یک را کلمات است اور
(صورتی شریف نامی)

ایک دن حضرت علی جل و علی نے آپ کا واسطہ
میں کر دیا اور کوئی تیز امر قدسیہ سے جو کہ نہایت
صاف بنے کر کے فرمایا کہ تم نے مجھے ایسی چیز عنایت کی
گئی کہ تا نہ کہ ایک شخص نے آپ کے پاس حاضر ہو کر نہ
آپ دن یا م میں علی اہرم جیت نہیں لیا کرتے تھے
کہ قبول کیا جب اس شخص نے نہایت الحاح اور
فرمایا کہ ایک و درود تو قریب کرتا چاہتے۔ بعد ازاں ہر
پرگن کا جاسے گا۔ پھر آپ امانت اور استشارہ
اور عرض کیا کہ بندگان و گدا سے ایک بندہ اکساری
سے جیت کر سے اور اپنے یہ لایق پہنچا ہوا ہے اور اس
باختہ کر تائے ہمیشہ بہشتی کی کی پاس کر آئے اور
اخلاق مخلوقات کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں کہیں اس صاحب
طروت سے حکم ہوا کہ جو شخص میرے ہاتھ پر جیت کر سے اور
ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے۔ (صورتی شریف نامی)
وایتین کا عقیدہ بھی پاک معنی و لطف لگائے علیہ السلام

سید احمد کے متعلق عقیدہ ہے جو مروج الزامیہ الزامیہ
لکھا ہے۔

۱۔ رحمت کی حالت تھا کہ یہاں سے گزرتے
تھے چھوڑ دیا ہے۔ دیکھتے والوں کا متعلق
ہوئی رہے پھر گئے وہاں مساجد میں رونے
میں گزرتے۔ انا براج شہادت کا شوق۔ اسلام
میں بھی شریک و بدعت اور قس کا باطل فتنہ
حالات آپ کے قدم سے ہو رہے ہیں
اور اس سال تک یہ اثر اور فتنہ رہا۔

(سیرت حسنیہ احمد رشید طبع)
راستہ شہر کر سید صاحب اس توان دو در بندہ
تھا روٹ سے گئے۔ وہاں اب تک خیر و برکت ہے۔
میں وہاں نہیں گئے۔ وہاں اب تک وہی برکت
تھا۔ وہاں کے لوگوں میں وہی حالت و
وہاں ہے۔ حال مسلمانوں کے وہاں گھر میں آتھیں
وہاں بھی گئے ہیں۔ وہاں بھی خیر و برکت پائی جاتی
وہاں ہے کہ بدعت بدعت وہ گئے اور وہ بدعت بدعت
رہے۔ سید صاحب احمد رشید طبع (ا)

۲۔ سانی بی کے ایک بزرگ اور سید صاحب کے
خوفا۔ جہاں جہاں حضرت سید احمد
آئے تھے آثار پائے جاتے ہیں۔ ایک جگہ
میں ان مسلمانوں کا قتل پہلے ہوا تھا۔ انہوں نے

حضرت کو روک لیا۔ غلامی کے لئے ایک نہ جا
 دیکھتے تو مسلمانوں کا عقد نہایت سہل ہے ۱۱۰
 ہیں اور انھیںوں کا عقد ورنہ پڑا ہے ۱۱۱
 وہاں ذیل دیویدوں کے مولوی اپنی بھرتی کا نہایت
 اور اس کے ساتھیوں کے متعلق ایک قصیدہ تہنیت صا
 ہیں۔ پڑھیں اور اس حقیقت کو آپ جتنا نہیں سمجھ رہے
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وہ عظمت و رفعت نہیں ہے

ہیں ۱
 سب سے کامرس فریڈرک جیبرٹ و انھیں
 جس طرف دیکھتے وہ فراتر سے
 کر کے میں غور جو بھی پڑتے زمین کو دیکھا
 شرق سے غریب تک نور سے مالا مال
 اس کے نور سے روشن ہے زمین کا ہر ایک
 سبب احمد و عالی سبب و فخر و زمان
 ہونا محصور اگر بعد ہی کے کوئی
 دہم کو اس کے تر جسد لہنی کہتے
 خاک پاوست تری آگہی کو کیا نسبت
 تیری صفت نے ملک کی کو غایت
 غور اہل سے نال ارباب صفا
 فیض سے تیرے ہوا دم میں ویدوں
 (میرتکبہ احمد)

مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق دیویدنی و لونی
 تھانوی کے پادری و صحر کو پیتا عجبات آخری کا سبب

یہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سید عالم شہید
 مولوی اشرف علی تھانوی کے کو سیدنا فی الدارین کہنا
 مولوی اشرف علی تھانوی کے مطبوعہ
 یہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درہم سے اور اس
 دہم سے فاسد ہزارا ہست ہیں۔ اور فراموشی کا پتلا
 فی ثیل احمد انھیںوں کے متعلق ان کا یہ لڑنے پھینکا
 صراحت ہے تو فریڈرک جیبرٹ ہیں۔ ان میں لڑنے کے
 (میرتکبہ احمد)

اس جنگ و جدوجہد کے متعلق عقیدہ ہے کہ
 و صفت کر دیں اس کا ممتا
 ال کی فضل میں فرشتہ دیکھا
 اندکرتا اٹھلیس وقت تذکرۃ الرشید میں
 امام الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر
 چاند مولوی رشید احمد گلکری کے متعلق عقیدہ یہ ہے
 اس سے چھوڑتے دہانے میں کو میری خوش دہن
 اس سے ہزار ہا جینے منکر میں بارہ سال تک مقیم
 سالہا بارہ روز ابدہ تھیں سیکڑوں امدادیں

میرتکبہ احمد کہتا ہے حضرت گلکری کے کہتے
 اس سے حضرت کو نہیں چھوڑا۔ جن امام میں میرا
 قہار دہان میں نے صبح کی نماز حضرت گلکری
 میں کیا کرتے دیکھا۔ اور لوگوں سے کہتا بھی کہ
 شہید احمد گلکری ہیں جنکو سے قسرت لایا

کرتے ہیں :
 تذکرۃ الرشید :
 وہابیوں کا محبوب خدا علیہ افضل الصلوات والہ
 سب کے کہ وہ بشری کمزوریوں سے بالاتر نہیں۔ مگر رشید
 متعلق غور ہی پر کما ہے کہ :

”مفسرین کو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے
 یہ قسم کھتا ہوں کہ میں کچھ نہیں سمجھتا کہ اس زمانے میں
 نجات موقوف ہے میرے اتباع پر“ (تذکرۃ
 وہابی امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق
 ہیں کہ کسی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ان کی توحید کو قبول نہیں وہ
 مولوی غلیل احمد انیسویں کے متعلق عقیدہ ہے کہ
 ”مولوی غلیل احمد مستجاب الدعوات ہیں۔ اور ان کی کوئی
 جوتی۔“
 تذکرۃ غلیل :

وہابی مولوی اکثر علما و مسکب حق اہلسنت و جماعت کے متعلق
 یہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شان حد سے زیادہ بیان کرتے
 وہابی حضرات کو بھی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان
 نہیں ہوتی۔ اُن اپنے مولوی غلیل احمد انیسویں کے متعلق
 جو جتنی ہے کہ :

”حضرت کے کمالات بیان کرنا میری طاقت سے باہر
 کا ادراک مجھ جیسے ناکارہ کی تو کیا حقیقت ہے۔ وہابی
 مشکل تھا“
 تذکرۃ غلیل :
 رشید احمد گنگوہی کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ :

آقا یوسف نے
 اقبال و غایت مجرا

(تذکرۃ انبیل : ۱۵)

”ابو یوسف نے شناسا و ہر روزہ (تذکرۃ رسول اللہ
 ہم کے متعلق عقیدہ یہ لکھا ہے کہ
 ”ما قبل آپ کے بعد ہی آدم ہیں“
 ”لکھنؤ کے گورنر گھڑی بے مثل قرار دیتے ہوئے

دار فطرت دوران بے مثال !

ان کی اہلیت و خوش خصال !

(تذکرۃ انبیل : ۱۵)

اپنے سپرد و مقرر رشید احمد گنگوہی کے متعلق یہ

شیخی کے کتبوں کے برابر بھی نہیں ؟

(تذکرۃ غلیل : ۱۵)

”ہر امام المسلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
 سیما گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ :

”دار فطرت دوران بے مثال

کی درجائی در اہلیت و خوش خصال

(تذکرۃ غلیل : ۱۵)

”ہر امام المسلمین کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ رسول کے چاہنے

کے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ مگر شہداء و شہداء کے تعلق سے
 ہوا کی گرفت شکنان واد حق
 تجھے بر خلق از رب استحق
 (۳۰)

نیز مولوی رشید احمد گنگوہی کے مقلد مولوی عاشق
 لکھا ہے کہ

"پہلے کتا بول کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے
 نہایت موقوف ہے میرے اتنا پرہیز و انزوا
 و باجیل کا عقیدہ ہے کہ طاکہ و انبیاء بھی ویسے ہی
 ہیں کہ قرعہ خود سوار واد ہی اس کی رحمت کے طالب
 تھے اسی طرح کڑاں و ترساں میں جس طرح قرعہ واد
 مگر اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کے کہتے ہیں کہ
 "حضرت والا کے متوسلین کے حسن خاتمہ کے بڑے
 ہیں جن سے مقبولیت و برکات کا تسلسلہ ظاہر ہے
 نور حضرت والا فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت حاجی امی
 صاحب سک پیرا کے سلسلے کی یہ برکت ہے کہ جو باد
 حضرت سے بہت زرا اس کا بغض و تعاضل خاتمہ
 ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض متوسلین کو درپہر سلسلے
 ہی رہتے مگر ان کا خاتمہ بھی بغض و تعاضل ہوا۔ اللہ
 اشرف اعلم
 و باجیل کا عقیدہ ہے کہ دجور کی کسی کے متعلق یہ کچھ

ہم لیتا ہے۔ اور خیال دوم اس کے دل میں گھرا ہے
 ان ابرار سے شریک ہوتا ہے۔ اور اس قسم کی باتوں
 (تقریب الامیان ص ۱۸)

فصل تیسری کے متعلق و باجیل کا یہ عقیدہ ہے کہ
 ابرار کو اس سے سنبھلنے میں آتی اور خود بار ہاں کا
 ان میں سے کہ آتے یا جو اشکال قلب میں پیدا ہوا
 و باب حضرت والا کی زبان فیض تر جان سے برکت
 حالت میں حاضر ہوئے تو خطاب خاص یا خطاب

مولوی واد ہی جس سے فیض ہوگی۔ (اشرف السورۃ ص ۱۳)
 کہ قرعہ کو بہت بنا اشرک کی ابتدا ہے۔ اس لیے کہ
 کہیں آواز میں کشتانی دیتی ہیں صورتیں و کمال و بقی میں کوئی
 آتا ہے۔ یہی وہ مرد کی رحمت سمجھتے ہیں۔ مثلاً
 واد ہی کوئی۔ مردہ باجیل آیا۔ باتیں کہیں معاف کیا اس
 ان کے علاوہ دوسری کی قبروں پر بھی شیش لگاتی ہیں مگر
 جہاں کی جہاں ہیں۔ ہزاروں کے قبروں میں لگا ہوا کوئی
 اس سے کہیں گلاں بھی لگا لگا شیعہ ہوں۔

کتاب رسد مدہ مصنفہ ابن تیمیہ
 مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق یہ عقیدہ لکھا ہے کہ
 "سب کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے
 اس کے فرمایا۔

و صاحب کمرے میں قراؤں نہیں کرتا۔ حضرت مولوی
 ابنہ۔ خیر میں شاہ و صحت اللہ صاحب آتے
 واد اعلم بہت راجح ص ۱۹۲

و دہاتیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی نذر ماننا
شنا رائے اور شری کے لئے کے عطا رائے کی طبیعت نامہ
کی صحبت کے شکر پر پر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی
کرنے کی نذر ماننا جائز ہے۔

و دہاتیوں کے نزدیک قبلہ و کعبہ کھانا جائز ہے
شارعہ اور شری کے قبلہ و کعبہ کھانا ہے۔ اخبار احمدیہ
مولوی رشید احمد گنگوہی کو بھی دہر بندی دہاتیوں
محمود الحسن نے مرثیہ میں لکھا ہے کہ:

جدھر کو چپ مائل تھے اوہر ہی جی بھی داری
مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی ستہ
حاج وین و ذنیب کے کہاں ہے جاتیں
گیا وہ قبلہ حجابات روحانی و ذنیب
و دہاتیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
تین کوئی دخل نہیں۔

مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ
جدھر کو آپ مائل تھے اور جہی جی بھی داری
غیر متقلین اور دہر بندی دہاتیوں کے نزدیک انبیاء
کی فضیلت جانتے کے محتاج ہیں۔ پھر اپنے مولوی
کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

لے اخبار اہل حدیث اور شریک عالم شہر کوئی رائے
مگر کوئی رائے نہ رہے لہذا انہی اخبار شریک جہز کے لئے

جئے اور پڑھائے اور عبادہ اور ریاضت
اور استیسا یہ ہے کہ ایسے حضرات کو اپنی
جہ لیا۔ ان حضرات کو دیکھنے سے یہ سمجھیں
ماہر مجاہد۔

لی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جہز کے وقت پاک ریاضت
اور استیسا ہے۔ مگر گنگوہی نے دہر بندی کا
کی شریعت سے منع کرنا جائز ہے۔

ذنیب امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
قائم است ہی ہیں۔ پھر مولوی صاحب کا اپنے

لاح میں نے اپنی تقریر میں کہا ہے قول

تجدید کے اکابر کی علمی قابلیت، ان کا کردار و تقریر
ان، ان آپس میں خوشی، باہمی، رفوی حرکات،
انہیں فراہمی، انگریز کی وفاداری اور ملکیت
لی قابلیت، مسلمانوں کا انہیں دہر بندی کے ہاتھوں
دراہ، آپ نے سند کتب کے حوالہ جات سے
و آج بھی آشکارا ہو گئی۔

جہاں جہز کے نزدیک اللہ تبارک و تعالیٰ کی ساری
تہہ تمام اور ان نام نہاد و عہدین کی کوئی توجہ
لی سند کتب کے حوالہ جات سے پیش کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اجل جلالہ کے منقل
وہابیوں کے عقائد !
اللہ سب بڑا نہیں ہے

وہابیوں کے ایم اور مجدد ابنہ تہمینیہ کا عقیدہ یہیں والا
نے لکھا ہے کہ وہ کہتا ہے ۔
عقیدہ اِنَّهُ يَعْزُزُّ الْعَرْشَ لَا يُصْعَقُ بِهِ ۱۰۰
اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے ۔ اس سے چھوٹا ہے
وَقَوْلِي تَبَيَّنَ
فَارْتَضَى كَأَمِ اِمام الوابیہ ابنہ تہمینیہ کے اس عقیدہ سے الہ
کے نزدیک اللہ اکبر کتنا درست نہیں ہے کیونکہ اللہ اکبر کا معنی
اور ابنہ تہمینیہ کہتا ہے کہ اللہ عرش سے بڑا ہے ۔ اور نہ چھوٹا
ہے جب برابر ہے ۔ تو پھر وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر موجود ہے

وہابیوں اور تہمینیہ کا ایم اور مجدد ابنہ تہمینیہ کا
عقیدہ ۱۰۰ وَزَعَمَتْ اَنَّ اللّٰهَ طَوْنُ الْعَرْشِ
مَعْقُودًا لِّقَوْلِهِ اَللّٰهُ مَعَهُ ۱۰۰

۱۰۰ سب اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر موجود
نہ کہتا ہے کہ وہ کہتا ہے ۔
(تہمینیہ نوید از ابنہ تہمینیہ)

وزن سے گری چر کرتی ہے
سب اللہ سب بڑا نہیں ہے

۱۰۰ سب اللہ سب بڑا نہیں ہے
پرتی ہے : اور کہ ایک تہمینیہ و حیدر آباد

شش ملی چر کرتا ہے !

تہمینیہ نے یہی کتاب تصدیق و جان میں لکھا ہے کہ
ص ۳۰

۱۰۰ سب اللہ سب بڑا نہیں ہے
۱۰۰ سب اللہ سب بڑا نہیں ہے
۱۰۰ سب اللہ سب بڑا نہیں ہے
۱۰۰ سب اللہ سب بڑا نہیں ہے
۱۰۰ سب اللہ سب بڑا نہیں ہے

۱۰۰ سب اللہ سب بڑا نہیں ہے
۱۰۰ سب اللہ سب بڑا نہیں ہے

عقیدہ سیدہ سیدہ نہ کسی زندقہ کو کہنے کی ضرورت نہ کہ کسی دوسرے کو کہنے کی ضرورت ہے۔ سو ایک دن میرے والدین سے
اسامیل دہلوی قسطنطنیہ کی اس جارت کا یہ جملہ کہ سیدہ
اسامیل دہلوی کے قاتلین کے مطابق اس میں عقائد کے سبب
کیونکہ چنانچہ انھوں نے تو زندقہ سے یہاں کہ تو ان پاک میں ان
الحیۃ الفقیہہ۔ وہ زندقہ اور قائم رہنے والا ہے۔ اسامیل
رہے ہیں کہ زندقہ کہ سیدہ نہ کہیجئے۔ اور ساتھ ہی آخر میں یہ سزاوار
ہے سو ایک دن میرے والدین سے۔

حالانکہ عقائد انھوں نے اعلیٰ القیوم زندقہ بھی سے اور نہ
کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ و عبادت نہ ہو
موسیٰ و جبرائیل و امثالہ ہی آیتہ الزمخشری نے لکھی ہے
گرتے ہیں کہ

عقیدہ سیدہ وہ بہت رحم والا شخص ہے چڑھا۔
لحم الشدای علی العشرین۔ پھر شمس

مولوی حبیب الرحمن نے جدیداً دہلوی نے اپنی کتاب
چیز لکھا ہے کہ کل یہ عقائد و جہود ہیں جس میں اللہ تعالیٰ
عقیدہ سیدہ اللہ تعالیٰ جب اسکاں کو اپنی طرف زوال
تعلیٰ اس سے خالی رہتا ہے۔ یہ قول زیادہ
و اپنیوں کے مولوی محمد یونس دہلوی اور مولوی محمد
عقیدہ سیدہ اللہ تعالیٰ پر ہے۔ مگر اس وقت اور سیدہ

نہ دیم اندر کی کتاب تاریخی کتاب یاد کوٹ سے ۱۸۷۰ء ہے

سہا مایان لاسے ہیں۔ اور کیفیت اور اس سے
اساتذہ اعلیٰ کی ایک کتاب میں مذکور ہے کہ سیدہ سیدہ

بنا علی اکت راجی کہنے میں کہ
نہ پر سب سے اسکا کہ فرم ہے۔ کہ اساتذہ اعلیٰ العرش
سے زندقہ جو ذیل بذاتہ عرش عظیم پرستی
و استناد علی العرش

و منت درود الاحصاس میں لکھا ہے کہ
بہت نام ہے۔ اور وہ بہت کم ہیں ہے۔
والاحصاس میں ۱۲۰۰ سیدہ

سیدہ دہلوی نے فتویٰ دیا ہے کہ
۱۰۰ صاحب عرش اور سیدی عرش عظیم ہونا چاہیے
بنا ہر سیدہ کہ اپنی کتاب کا ذکر ان کی ۱۲۰۰
۱۰ عقائد اور ایمان پر ہے کہ سیدہ عرش و جل
ان اور عرش عظیم پرستی ہے
سیدہ ہر سیدہ کہ اپنی کتاب کا ذکر ان کی ۱۲۰۰

۱۰۰ سیدہ ان کی ذات کے لیے فرما ہے
سیدی ہر سیدہ، جس نے اس کا ذکر کیا وہ بھی
زمانہ سیدہ سیدہ ۱۲

۱۰۰ ۱۰۰ اور فرمے کہ ان کی سیدہ میں موجود ہے۔
یہ بات ہے

۱۰۰ سے سوال کیا کہ اللہ پاک کہاں ہے؟ بگرنے
۱۰۰ عرش پر ہے۔ قرآن شریف میں فرمایا کہ
علی العرش اللہ تعالیٰ، زندقہ کہایات

بالکل غلط ہے۔ اللہ سبیل تو میری ہے جو دوست ۱
 اس کی دلیل قرآن میں ہے کہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ
 وَالْاِنْسَانُ كَافِرٌ ۱۰ لَتَجِدَنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ سَافِلِیْنَ
 سمجھا ہے۔ یہ قرآن کا کلام ہے۔ جو ہر جگہ ۱۰
 جواب ۱۔ دیکھ کہ قرآن بشل بول اور سراسر قلم
 اللہ تعالیٰ رب العزت وکبر عرش پرستی خدا
 قرآنی لفظ اللہ تعالیٰ علی العرش پر ہے قرآن
 بے اَنْتَ سَعْنُ عَلٰی الْعَرْشِ اَسْتَكْبَرُ ۱۰
 کے قرآن پر اس نے۔ و غنائی ستا ہے
 تا تو میری کرام : آتا ہوں یہ ہے اپنے بند پر بالہ
 عرش مطلق کے برابر قرار دے کر اس کو محدود بنا دیا۔ حالانکہ
 ہے نیز اللہ تعالیٰ کی عرش قرار دے دیا جبکہ عرش
 لینس کی شکلہ بشیخہ اس کی بشل کوئی چیز نہیں ہے
 تیرے عرش اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے۔ اور اس
 عرش مطلق کا محتاج بھی ہوا لیکن قرآن پاک فرمانا ہے
 قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّهُمْ لَكَاْفِرٌ ۱۰
 آپ ع
 یہاں پر ہستوار کا سنیہ ازہر فرمایا ہے۔ قرآن
 کہہ کر کی شان خداوندی میں کوئی فرق نہیں آئے گا

اللہ تعالیٰ محتاج ہے

وہم نہ تھا اور حق قلم و دہانوں کے ایم اور رب و انور

اللہ تعالیٰ محتاج ہے جو کی عبادت سے اس تہیہ کے

وہی محتاج ہے جسے کل جہر کا محتاج ہے۔
 افتادہ کی عبادت سے خدا محبوبہ صرا
 مر فاعلے و شش پر پیشا ہے۔ اس سے یہ ثابت
 ہے کہ محتاج ہے کہ یہ کہ قرآن کی گاہیں اللہ تعالیٰ نے

وہ دلا گیا جو عرش اٹھاتے ہیں۔ اور جو
 اس کے گرد ہیں۔ اپنے رب کی تعریف
 نے ساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں۔

تو دونوں کو سامنے رکھا جائے تو پھر وہاںوں کے
 اس میں عرش کے وجود کے اٹھانے رکھا ہے۔ نیز
 اس میں آج ہے کہ یہ کہ رب پر اس نے قرآن پاک

اور وہ رسول اللہ علیہ السلام آپ
 فرشتوں کو دیکھتے ہیں کہ عرش کے قریب
 کو گھیرنے جو سنے پیا۔ اپنے رب کی حمد
 ہے ہیں۔

رکھنے مطلق اور لاگہ جھٹلے ہیں۔ عرش مطلق کو
 اس کے اور پر قرار دے ہے اور جو عرش
 ہے محتاج کی بنا۔ یہ رب تعالیٰ کے عین اٹھا

اللہ تعالیٰ المجتہم ہے

شیخ الاسلام ابن حجر مکن علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ

عقیدہ (قولہ بالجسیمیۃ والجلیۃ) وہ ابن تیمیہ اور بہت قرار دیتا تھا۔ (فتاویٰ مدثریہ ص ۱۱۰)
عقیدہ اللہ تعالیٰ ربک ہے۔ (فتاویٰ مدثریہ ص ۱۱۰)
وہ انہوں کے مولیٰ عبد الجبار سنی آفت کراچی نے لکھا ہے
عقیدہ: دست خداوندی کا حقیقی و عملی انوار کے (ص ۱۱۰)
دسترا علی دہر

وہ انہوں کے عقیدہ اور محدث مولیٰ وجیب الزمان نے یہ
ولہ (حقانی) وجہ: عین و مید و کف و قد
و ذراع و حیدر و جنب و حق و قدیم
کھا نکلیں یہ آیتہ المقدسہ۔ (ص ۱۱۰)

اللہ تعالیٰ اپنی مثل پیدا کر سکتا

وہابیہ نجدیہ کے عزیزی خاندان کے مجتہم حیدر شاہ
کے شاگرد اور وہ انہوں کے شاگرد آفاق مصنف تاج محمد الہی
کے اہم اور سولہ مولیٰ شہداء اور قدیم کے عقیدہ لکھا ہے
عقیدہ: رب تعالیٰ نے اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے
تامنی عبد الاسعد خاں نے کس کے مزید لکھا ہے کہ

نور اللہ عزوجل کی ہزاروں مجلسیں قرار دیتا ہے
(الغنیۃ بالمجازیہ ص ۱۱۰)

مخلوق سے باطن نہیں ہے

۱۔ علامہ ترمذی نے اپنے فرقہ کے محدث اور مجدد مولیٰ

لکھا ہے کہ

۲۔ سے باطن نہیں ہے۔

۳۔ ہفت اور سولہ ۲۰ اپریل ویکم سن ۱۲۹۵ھ

۱۔ کے حاضر و ناظر سے انکار

۲۔ فرماتے ہیں۔

۳۔ ہمارے وہابیہ دین و فرقہ مبارک کا بطل عقیدہ ہے۔

فتاویٰ مستطابہ ص ۱۱۰

۴۔ اپنی ذات سے عین و مید و کف و قدیم

۵۔ انہیں ہے بلکہ وہ اپنی برکت پر تمام مخلوق سے

۶۔ والا مقام لاہر میں ۱۲۹۵ھ

۷۔ شہداء۔ وہابیہ کے کسی نے سوال کیا کہ:

۸۔ میں نے یہیں کہ خدا پر نگہ موجود ہے مگر میں

۹۔ ہم نہیں جانتے۔ اس پر جواب دیا کہ:

۱۰۔ چہ و ہا وہ یہ ہے

عقیدہ: آپ کا قول بالکل صحیح اور قرآن و حدیث سے
تفاسد پر اچھا عرض مسئلہ اس قول آسمان سے اُ
بلکہ برزخ سے۔ صحیفہ ابھی پیش کر چکی ہے ۱۰

اللہ تعالیٰ لاجبت اور مکان سے پاک:

۱۱) لوہا پتھر مٹی اور سب کے برابر سے قبل نے کہا ہے
عقیدہ: اللہ تعالیٰ کو جہت اور مکان سے پاک ہے۔
است۔ (البيان الحق للشيخ محمد)

اللہ تعالیٰ کی صفات حادث:

۱۲) ان کے عقیدہ اور مذہب و حیل و انیسویں جہاں
عقیدہ: اہل حدیث اللہ تعالیٰ کی ان سب صفات
میں وارد ہیں۔ اپنے ظاہری مسئلہ پر محمول نہ کیے
تو کفایت نہیں کرتے۔ جب فتنہ اللہ تعالیٰ کی
توفیق نہ تھی کسی کی صفات میں سے ہر گز
ہے اور توفیق اللہ کی ذات اور صفات قبضہ میں
صفات افعال میں توفیق ضرور ہے۔ مثلاً کلام
ہوتا ہے۔ پھر توبہ کرنے سے راستہ بد جاتا ہے
گرتا ہے۔ اور کسی کلام نہیں کرتا کبھی اُترتا ہے
صفات افعال کی عام روٹ اور نیز اہل حدیث کے
تیسرے اہل ہدیٰ ۱۰

۱۳) عقیدہ: بھی شیخ الاسلام ابن حجر مکی نے تحریر

۱۴) اس سے۔ (رقی علی حدیثہ منقول)
۱۵) اور اس کے ساتھ گرد و غبار بھی عبد اللہ بن مسعود سے لے کر ابھی
۱۶) اس کی صفات کو حادث قرار دیا ہے۔
۱۷) اس کے بعد بتا رہے ہیں انہی تصنیف پر اللہ کی ہیں

۱۸) غرض کہ قرآن و حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ
کی صفات فعلیہ حادث ہیں۔

۱۹) اللہ کی صفات ۱
۲۰) ان میں انفرادی کے مد بخلاف ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا

۲۱) اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کسی کی توحید نہیں اور
۲۲) اس پر نذر اور ان کا قائم رکھنا والا۔
۲۳) اس سے نذر اور اس کے نہ نہیں ۱۲
۲۴) عام و خاص و تمام میں ہے۔ نتیجہ ہونے کا کوئی ثبوت نہیں
۲۵) حادث ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے۔ اور اس
۲۶) کا ثبوت ہے۔

اللہ واجب بالذات ہے

۲۷) واجب بالذات ہے
۲۸) اللہ تعالیٰ حدیث سے منقول

آخرت میں دیدار الہی کا انداز

دو چیزوں کے تاضی جہلا مدعا تہدی کے لئے کیا ہے ۔
عقیدہ آخرت میں دیدار الہی کے لئے نہیں ہوگا ۔ الحسب

اللہ تعالیٰ کے علم غیب ذاتی

امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ :
عقیدہ ہر اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اخت
جاستہ کہ ہے ۔ یہ اللہ کا حب ہی کی شان ہے ۔ اتنا
میرا فتنہ ہی سے کیا جاتا ہے ۔ میں کوئی علم ہر دو گویا
و یافت کرنا دلالت کرتا ہے کہ اس کو ذاتی علم نہیں ہے ۔ اللہ
و یافت کرنا عقیدہ رکھنا میرا کفر ہے ۔ اور قرآن و حدیث سے
دیرینہ یوں کے سرور قلام غیب کے اسرار و سروری میں ہر
ہی علم طبع کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے ۔

اللہ تعالیٰ کو انسانوں کے کاموں کی پیمائش

عقیدہ : اور انسانی خود نمائند ہے ۔ ہر کام کرنا یا نہ کرنا
کوئی علم ہی نہیں کہ کیا کریں گے ۔ بلکہ اللہ کو ان کے کام
و فیض انجیلان ملائے نصف مروتی میں ملے

جس نے نہ جو قرآنی آیت ہر کر کے جوئے اللہ تعالیٰ کے علم ہی

الفن کا کہ کیا تم خیال ہے کہ داخل ہوا تو مجھے جنت
ہر جاہل دا میں ۔ آخر میں کہ معلوم نہیں کیا ثابت رہے
والوں کو ۔ (پہلا ۱۵)

راج کہ مال و زر کے لئے فرج کیا ہے کہ
جہت و جنت میں ہر ماہ داخل ہو گئے ۔ (مالا کہ)
ہر ماہ و برسے والوں کو تو بھی طرح معلوم کیا ہی نہیں
و ہر ماہ قدم رہے والوں کو معلوم کہ ہے ۔ یہ ہے
لست صفت فاضل برائی علیہ الرحمہ نے جو بیان افروز

ہر محنت میں ہے ہر ماہ کے اور بھی اللہ نے ہر ماہ میں
ہر والوں کی آزمائش کی ۔

حقیقت کا موقوعہ

جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی
چیز کو اس کے واقعہ ہونے سے پہلے
نہیں جانتا وہ کافر ہے ۔ اگرچہ اس کا
قابل بدعت سے شائبہ کیا ہو ۔

اللہ تعالیٰ کے محبوبان میں الاسب

مرا ہے نہ اللہ تعالیٰ کو کھولا دینے والا اور اللہ تعالیٰ

سے رسول سرور ہوا قرآنی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھ دیا ہے
 قَدْ وَدَّوْا اِيْمَانًا لِّبَيْتِهِمْ لِقَاءَ قَوْلِهِمْ
 حَلَا ۱۱۵
 اپنے دلی کو پہنچا کر
 مولیٰ شریف علی شفاوی نے فرمید ہے کہ یہی اصل تھا ہے
 "تو آپ اس کام پر چکڑ کر آئے پہنچا کر اس دن کے آئے کو پہنچا دیا"
 پہنچا دیا

دیوبندیوں کے مولیٰ فتح محمد جانندہ رحمت نے فرمایا کیا ہے
 "موصوفہ آگ کے، مریضے چکھو اس لیے کہ تم نے اس دن کو
 تھا۔ آج ہم بھی کہیں بھلا دیں گے؟
 میرے ساتھ علی حضرت امام اہلسنت وجمہ و دینی دولت مرانا شاہ احمد
 کا ترجمہ حضرت خلدونی کو کشاکش کر کے لایا ہے۔
 "اب چکڑ کر اس کا ترجمہ ہے کہ اس دن کی حاضر ہی نبولے تھے
 چکڑ دیا۔"

دیوبندیوں کے مولیٰ محمد حسن نے دوسرے مقام پر آیت
 قَدْ وَدَّوْا لِقَاءَ قَوْلِهِمْ لِقَاءَ قَوْلِهِمْ
 مولیٰ فتح محمد جانندہ رحمت نے فرمایا کہ یہی اصل ہے کہ
 "انہوں نے خدا کو پہنچا دیا۔ خدا اسے ان کو پہنچا دیا"
 محمد و نایت صحت ۱۰ امام اہلسنت وجمہ رضا خاں بریلوی
 کیا ہے۔

"وہ اللہ کو چکڑ دینے کا ارادہ نہ کیا۔"

لے دیوبندیوں کے مولیٰ محمد حسن اپنے مولیٰ علی شفاوی
 خیرات کے انقاب سے مخاطب کرتے تھے۔ احباب اشراف ۲۰۰

اما لے دعا دینے والا ہے

۱۰۰۰ اللہ تعالیٰ پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھ دیا ہے
 اللہ تعالیٰ دعا دینے والا ہے کہ وہی اللہ ہے۔ اور
 وہی ان کو دعا دے گا۔

اما لے دعویٰ میں رکھنے والا ہے

۱۰۰۰ اللہ تعالیٰ آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھ دیا ہے
 "یہ منافق اللہ کے ساتھ دعویٰ کر رہے ہیں۔
 "یہ منافقین و منافقین کا ہے۔" (تفسیر القرآن چ ۱۸)
 "اللہ تعالیٰ دعویٰ کرتے ہوئے لکھ دیا ہے کہ
 "اللہ تعالیٰ دعا دینے والا ہے کہ وہی اللہ ہے۔ اور
 وہی ان کو دعا دے گا۔"

اما لے مذاق کرتا ہے

۲۰۰ اللہ تعالیٰ آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے

خدا تعالیٰ جس صورت میں چاہے نظر ہو

وہاں کے روئے و جہاں کے روئے میرا یاد سے ازل سے
 ذالقدر و ذی انجی حضور ذی شان
 اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے مگر قربا آہ
 و ہر آنہ اس عقیدہ کی رو سے خدا تعالیٰ ہے
 ظاہر و نہ گہا ہے۔ پھر انہوں نے نزدیک گفتار کا گہا تو فرما

اللہ تعالیٰ فاعل مختار نہیں

مشرع الاسلام اپنے مقرر کئے ہیں کہ وہ باری
 باسم اور محمد اپنے پیغمبر کا عقیدہ لکھا ہے کہ
 عقیدہ اللہ تعالیٰ فاعل مختار نہیں۔ و فتاویٰ مدنی

خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے!

وہ بندگان اور مصلوٹوں کے ساتھ کہ اس اور محمد کا نام
 نے جھوٹ بول سکتا ہے جسے زور و شہادت قائم کیا ہے
 عقیدہ آپس لایم کہ کذب مذکور محال ہے مسطر
 آئندہ قرآن الہی و ما ازادہ دست زانی
 پس ہم نہیں تسلیم کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ محال

بہ توفیق کی قدرت سے زائد ہو جائے گی۔
 ویرانہ کوزہ غائبی کا ملبہ و ملبہ

۱۔ حضرت حق سبحانہ سے شہادت و اورا ہوتا ہے
 کہ اس و ہمارا کہ اشارہ کسی ہم کذب حدیثی
 ۲۔ مال میں است کہ شخصے قدرت پر مقرر بنام
 عایت مصلحت و عقابے حکمت پر منور از
 ۳۔ فاعل نمی نماید ہواں شخص مدح میگردان
 ۴۔ حلقہ باہر کہہ اورا دہ حکم اسلام کا کذب سے غایب
 ۵۔ میرزا بن اورا بندی نماید پس اشخاص و مصلحت

وہاں تعالیٰ کے کلمات سے گئے ہیں۔ اس سے
 ۱۔ فاعل کہے اور پھر کہ ان کو کوئی عدم کذب
 ۲۔ فاعل ہے کہ میں صفت کمال ہی ہے کہ
 ۳۔ فاعل مصلحت اس کی آفرین سے
 ۴۔ فاعل شخص قابل تعریف ہوتا ہے
 ۵۔ ان اوقات ہو گئی ہو۔ یا جب بھی ہو شہادت
 ۶۔ کہ آواز بلند ہو جائے یا کوئی اس کا مزہ بند
 ۷۔ کہ نزدیک قابل تعریف نہیں ہیں۔

ویرانہ کوزہ غائبی کا ملبہ و ملبہ
 ۱۔ اللہ تعالیٰ سے بھی لکھا ہے
 ۲۔ پھر کہ ہے کہنا بین ایمان ہے
 ۳۔ ایش اورا کہ ۲۰ اگست ۱۹۱۵ء
 ۴۔ طرہاں ہے۔ (مشرع قرآن و مصلحت)

دیوبندیوں کے بہت بڑے بزرگ مرشد مگر
عقیدہ اہل کتب یا سنی اگر جو حق تعالیٰ نے
خلافت پر وہ قادر ہے۔ مگر اختیار نمود اس کو
بندہ کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

قاری کرام اور کھیا واپسوں کے ایسا اور قسب
قدرت الہیہ کو کذب اور جھوٹ جیسے محبوب اور نا پس
کسی مسلمان کی ایمانی غیرت یہ کہنے یا کہنے کی تاب نہ
یوں زمین مگر کون سا ہے؟ ہاں دیوبندیوں کے قسب
واقع الفاظ میں کہنا ہے۔

جھوٹ اور بے شرم زمینیں دیکھو
مسب پر سبقت کے کسی ہے بے مبالغہ
یہ عقیدہ سمجھ لیا کہ ہے۔ جیسا کہ مخالف قلم نے تحریر
بیان فرمایا ہے۔

اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰی بِالْقَدَرِ
عَلَى الظُّلْمِ لَآ اَنْ اَعْلَمَ لَا يَزِدُّنِ
بِقُدْرَةِ الْقَدَرِ وَ كَيْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ
اَنْ تَعْلَمُ وَ كَيْفَ تَعْلَمُ
(شرح نفع اکبر ص ۱)

اومی جو بڑے افعال کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام رشیدیہ مگر جس کے کلام
کہا ہے کہ:
عقیدہ اہل غیرت و باری تعالیٰ ہیں۔ (الجماعۃ)

یہ عقیدہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شراب خوری
بہ انصافی و غیرت جیسے اعلیٰ عیب پر مکر ہے۔
یہ دعوت بت فرماتا ہے کہ باری تعالیٰ علیہ السلام
(الحجۃ المثل ص ۱)

یہ انہی جن کو ان کتب کے متعلق کہتے ہیں۔
یہ اس کی سنی نہیں سمجھا۔ بلکہ لڑا۔ میں خلافت
ایا مارا ہے۔ انہیں۔ ابراہیم علیہ السلام۔ (مجموعہ رشیدیہ)
سین ل ماری اور کافی ملاحظہ فرمائیں کہ خود قرآن مجید
میں جو کثرت کر دیا ہے۔ مالا کہا میں حق کا عقیدہ اس

نہا میں نقص اور عیب ہو سکتا ہے

یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نقص اور عیب سے انہیں
انوں کی تہرات جن میں انوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام
بند رہا ہے۔ سے اللہ تعالیٰ کو محبوب بنا جانے میں
بند رہا ہے۔ جیسا کہ تفسیر قادری میں قرآن پاک کی
تائید کے تحت لکھا ہے کہ

یہ ایسا جھوٹ کر دیا نہیں۔ جس واسطے کہ جھوٹ

یہ جھوٹ سے پاک ہے۔
اس آیت میں جھوٹ کے تحت لکھا ہے۔
اَللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِ وَ اَنَّا یُؤْتِیْکُمْ اَمْحَدُ الْکَلِمَ
لَا سَطَرَ فِی الْکِتَابِ اِلَّا خَیْرٌ وَ یَهْدِیْکُمْ

لَا تُكَلِّمُ تَقْصُرُ وَهَذِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

ابو الکا۔ استغنی ہے کہ کیا کوئی اللہ تعالیٰ سے
پس لا دم سے کہ اس پر کتب اعطاف و عید کا التزام
تحریر میں واقع ہو، کیونکہ یہ ذات ابری میں نقص ہے
علامہ شریعی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر سراج المیہ میں
قوله تَعَالَى فَقَدْ يَنْخَلِفُ اَدَلَّةً مُتَعَدَّةً وَهَذِهِ
فی تحذیر اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ پر خلف و عید

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے
من صفات کلمۃ اللہ جسدًا و الذی لا یزول
و انقص علی اللہ تعالیٰ

پس بولنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے سب ازل
جو بولنا اللہ تعالیٰ کی ذات پر نقص ہے۔ ازل
حال ہے۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اللہ ابارک و تعالیٰ سے
فرمایا ہے۔

لَا يَكُونُ لَمْ يَكُنْ لَا يَكُنْ لَا يَكُنْ
بِاللَّهِ الْكَذِبُ بَلْ يَكُنْ بِذَلِكَ
يَكُنْ لَا يَكُنْ يَكُنْ وَ تَفْسِيرُ كَلِمَةِ كَلِمَةٍ

تفسیر باب التاویل میں ہے۔
لَا أَحَدًا أَصْنَفِي مِمَّنْ اللَّهُ تَعَالَى
وَلَا يَخْلُفُ الْإِيمَانُ وَلَا يَكُنْ رَعِيكَ
الْكَذِبُ تَفْسِيرُ بَابِ التَّوِيلِ

مداون اور کذب اللہ بابرک و تعالیٰ میں بحال

۱۳۵ ہے۔

مرفوض ہے۔

حدائق اندازے تعالیٰ یعنی نیست از
صحت قوی دو مدد یعنی کذب را در حق
اکر آن نقص است و خدا سے اور نقص
و تفسیر حسن ۱۳۵

اور تفسیر فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُ قَالَهُ لَا يَخْلِفُ الْإِيمَانُ وَلَا
و تفسیر خازن ۱۳۵

۱۳۵

بَلْ قَالُوا كَذِبًا وَ عَذُو وَ عَذُو
تفسیر دارک

۱۳۵ پانچویں نے بھی کذب اور جھوٹ کو
بلا کر جیتے ہیں اگر

۱۳۵ میں ہے جیسے خلف و عید

۱۳۵ ہاں القرآن ۱۳۵ ہے سزا قریب

۱۳۵ آری نے کھتا ہے کہ

۱۳۵ جھوٹ یا خدا اللہ پر جھوٹ یا خدا

۱۳۵ اس سے بڑا نہ کر ظالم کوں ہے جہ

۱۳۵ تفسیر الماری ۱۳۵

۱۳۵ ۱۳۵ ۱۳۵ ۱۳۵ ۱۳۵ ۱۳۵ ۱۳۵ ۱۳۵ ۱۳۵ ۱۳۵

اندر بنی بطنس ہے کہ جو بڑا غلبت والا شخص اور نفس
 ہے۔ اور اللہ کریم پر جو حشر کا الزام تھا نہ والا تھا
 حبیب النفس اور اوصاف و صفات کا سرسنا انسان
 کیونکہ اللہ کریم کی ذات پر قسم کے عیب نفس اور اوصاف
 تو سے نزدیک ہوا کہ بظاہر الہی ممکن سمجھ نہ سکا
 بلکہ کہ اس کا قوت است بار و قوت است اس کا
 وہ انہوں کے سرور عاشق النفس سے ملے نہ سکا
 کہ اس کے کہ

اللہ تعالیٰ سے چوری و رشرب کی

چوری و رشرب گہری جہل و غر سے عادت کو نفس
 ہے کہ عوام و مشائخ کے نزدیک خدا کی قدرت نہ
 یہ کہ یہ سب کی کام سے بے ہوش و لاعلم ہے وہ قدر اور
 قدر سے کریم : وہ انہوں کے چوری و رشرب سے بے ہوش
 اندر تعالیٰ کے بڑے جہل و غر سے بے ہوش کہ قدرت
 زیادہ ہو جائے گی کہ کہ وہ بے ہوش و نادان ہے اس
 نے بھی اپنی کتاب میں داخل میں یہ تعزیر عقیدہ کہ
 انہی تعالیٰ کا وہ ان سے بڑا کہ لہذا وہ وہ
 اذ نفسہ فی ذلک انکاف عیاجل
 علامہ علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام کا کہ
 اور وہ اس میں علیہ السلام کے منہ پر بلا مبالغہ است
 نامی فرماتے ہیں :

اس چوری اور رشرب کی چوری و رشرب
 کہ کہ خالص ہوا اس کو انہوں نے کہا کیا
 قبا حشر کا لہذا ان کی ہیں جو کسی کے ہم
 حشر میں ہی نہ سکتی ہیں اور اس کو ہم
 کہیں طاقت گیا جو تو جب ہو کہ قصور
 قدرت کی طرف سے ہو۔ اور جب یہ
 وجہ ہے کہ کمال خود ہی غفلت قدرت کی
 قابلیت نہیں رکھتا۔ تو اس سے کہ غفلت
 کو چوری کا ہم نہیں کر سکتے۔

اس فرماتے ہیں :

یہ تعزیر نامہ کہ اللہ تعالیٰ محلات پر
 قادر ہے : وہ سخت و جی اور جی کا
 احث ہو گئی جس کے ساتھ نہ ایمان ہے
 نہ اسلام احکام عقل کا نشان
 اس کی تعلیم دینے کا نشان کرتے ہوئے فرماتے

مسند قدرت میں اس سے ہم سے وہ
 ہکی ہکی ہستی اعلیٰ اعلیٰ و اعلیٰ جلی جس
 میں اس کا پیش اور پس گاہی کے سزا
 اس کے کو کرتی نہیں
 چہ صحت ہے لیکن اور گند سے عیب کی نسبت کرتے
 ی انہی نہیں بلکہ تمام صفات کمالہ کے صفات
 ہاں ہاں ہے کہ یہ سرور کی اور یا قرآن کریم میں

اور سامیہ بھست کر کے کرشمہ قرار دیا ہے۔ اور بھست کر کے
تقریر کا بیان میں جو خود اس نے لکھی ہے وہ یہ ہے
"جو چھیننے اور کھانے لپٹنے واسطے خاص کی ہیں ۱۰۱۱۔
کشت ان ہند کی مٹھرائی ہیں۔ اور چھینیں اور کھیں کہ وہ
کھاؤ یا پیوں نے اپنے خدا کے لیے کوئی شکر گرا کر لیا ہے۔
میر علی حنفیہ اور سامیہ کو کرنا خدا تعالیٰ کے لیے پختہ کار
پریشان ہند کی مٹھرائی جو وہ خدا کو شکر ہاتھ ہیں۔ میں پر ہر حال
ہند کی ہے۔ اور یہ کشت ان ہند کی دوا پر چھینیں اور کھیں جا
کی نظر میں خدا کی عظمت و شان و اعلیٰ ذات ہے

اللہ تعالیٰ نے ہرنبی سے خود غلطیاں

مردی صاحب اپنی کتاب تعقیبات میں لکھتا ہے کہ
یہ کہتے تھے کہ نبی کی عبارت کرتے کرتے رنظر اذ بین کہ
"ان غلط است۔ شاید کہ اس امر پر غور نہیں کیا کہ
لازم ذات سے نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو
وہاں سے غور پر آ کر لکھنے کے لیے سننے کا ذوق اور
دیباچہ ہے۔ ورنہ انہ تعالیٰ کی حفاظت بقول
منکسب ہم جانتے کہ ہر صبح عام انساؤں سے بھرنا
اسی طرح آہستہ سے ہر گزرتی ہے۔ اور یہ کہ
نے بلا راہ ہر نبی سے کسی کی وقت اپنی حفاظت
جو جانتے وہ ہیں۔ مگر کوئی انبیاء کو خدا نے بھیجا ہے۔

۱۔ چیتے آت چکرال نے یہ عبارت لکھ کر جو تیسرا کیا ہے
۲۔ سب کو لیا۔ کی تصدیق کر دی ہے۔
۳۔ سبیل دفعہ انہی حفاظت نصرت اٹھا ہے
۴۔ غلطیاں ہوئی ہیں۔
۵۔ اس سے کسی کی وقت ہر نبی سے اپنی حفاظت
کی ہیں

۶۔ یہ کڑی گئی ہیں مگر کوئی ان کو خدا نے بھیجا ہے۔
۷۔ انہ تعالیٰ نے ان کو انبیاء کی طرف سے سب کو لکھا ہے کہ ان کی
انہ تعالیٰ میں جو کوئی انبیاء پر لکھتے ہیں کہ ان کی غرض
"ان غلط ہے اپنا ہادی زرا کرتی ہے جو نصرت کے
۸۔ انہ تعالیٰ نے انہ تعالیٰ سے ہم ہوتے ہیں جو ہم کو لکھا ہے کہ
۹۔ مرد و وقت صاحب نے غلطی کا قیاس کر کے لکھا ہے

(مرد و وقت صاحب نے لکھا ہے)

۱۰۔ انہ تعالیٰ نے جل جلالہ کے متعلق ذرا لکھا ہے کہ وہ
۱۱۔ انہ تعالیٰ نے انہ تعالیٰ سے ہم ہوتے ہیں جو ہم کو لکھا ہے کہ
۱۲۔ انہ تعالیٰ نے انہ تعالیٰ سے ہم ہوتے ہیں جو ہم کو لکھا ہے کہ

ابو یوں کا کلمہ میں زیادتی کرنا:

۱۳۔ انہ تعالیٰ نے انہ تعالیٰ سے ہم ہوتے ہیں جو ہم کو لکھا ہے کہ

تاکرک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و شراعت
یہ کہتا ہوں :

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی محمد و آلہ
صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ اس کو سب سے پہلے کہنا
اپنے قلوب میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کہیے خیر۔ یا نور
و قہر۔ یا نور و قہر۔ یا نور و قہر۔ یا نور و قہر۔
تجربہ میں کہ ایک ایک روز کروں۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے اس کا جواب دیا
کہ نہیں ہے۔

جواب : اس واقعہ میں کسی بھی طرح کی طرف سے
نفاذ سے متعلق نہایت ہے۔

۳۴ سوال

روایت الہاد و...

فارشین گرام : اوچتردی و انہوں کے لئے انہاء
اشرف علی تھانوی نے اس پر ایک جواب دیا کہ اس کا
کوئی بھی نہیں کہنا کہ یہ شیطان کی دوسری جگہ ہے۔
تائید کر دی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے جواب کو پڑھ کر دوا

کہ نہ کام مرزا قاریانی سے نہیں ہوتا۔ وہ دوسرے ہیں۔
تھانوی نے کہہ دیا ہے۔ نیز وہ بہنوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت پڑھنے والا شریک ہے۔
صلوات اللہ علیہ و آلہ و سلم۔

تاکرک میں گرام : اوچتردی و انہوں کے لئے انہاء
تاکرک میں گرام : اوچتردی و انہوں کے لئے انہاء
تاکرک میں گرام : اوچتردی و انہوں کے لئے انہاء

صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے

صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے
صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے

صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے
صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے

صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے
صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے

صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے
صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے

صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے
صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے

صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے
صحابیہ و ان کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام علیہ
اور اولیاء عظام علیہم الرحمۃ کے مقتدا
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جہان کے نفع و نقصان

عقیقہ ۱۵۱ امام الربابین محمد بن عبد الوہاب
رَأَيْتُ مُحَمَّدًا لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهِ
وَلَا خَيْرًا أَفْضَلَ عَنْ عِبْدِ اللَّهِ
أَوْ عِبَادِهِ سِوَاكَ مُنْذَرُ الْمَلِكِ
نَبِيٍّ كَيْفَ نَفْعٍ وَفُضِّلَ عَنْ
عَبْدِ الْفَقْدَانِ سِوَاكَ مُنْذَرُ الْمَلِكِ
عَبْدُ الْفَقْدَانِ وَغَيْرُهُ وَكُنْ الشَّاهِدَ
لِإِمَامِ الْوَلِيَّةِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدٍ كَتَبَ أَسْمَاءُ

عقیقہ ۱۵۲ امام ربانہ انبیاء و اولیاء کے سوا
وہم تھے۔ اور لوگوں نے انہیں کے بڑے
انبیاء سے سب اسماء کو انہیں سید ہیں
انبیاء کی پیروی سے بڑی حاصل ہوئی تو ان
اللہ صاحب نے فرمایا کہ اپنا حال دیکھو
کہ میں تم سب لوگوں کا حال معلوم ہو جاؤ

ہر وقت ہے نہ کچھ غیب دان میری
راہی جان اب کے بھی نفع نقصان
سے نہ کیا کر سکاں؟

آئینۃ الایمان مکتبہ امام مہر علی دہلوی
عالمیہ شکر کا شے جیسے میں کہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْغُفْرُ وَالْغُفْرُ
عَالِمٌ بِهِ وَيَسْئَلُهُ وَيَا لَيْتَهُ
تَحْلِيلُ

سید ہادو اس کے سوال قبول پر اور آخرت
اور دوا دین اللہ کے نفع اور ضرر پہنچانے کے
سے اس کا یہ عمل نفع ہے
وَالْغُفْرُ وَالْغُفْرُ

سید نے لکھا ہے کہ
وَالْغُفْرُ وَالْغُفْرُ

اَشْأَاذُنُ اللَّهِ مَا شَرِكُ هُنَا

یہاں نے لکھا ہے کہ
وَالْغُفْرُ وَالْغُفْرُ

اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا نام ہے کہ اس درجہ بھاری
اس میں اس میں ہیں
وَالْغُفْرُ وَالْغُفْرُ

کی طاقت ان دنیا دار اولیاء کو خود بخود
اٹھ لے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے کہ عام
ہے۔ (تقریباً الایمان ص ۱۸)

یا رسول اللہ یا علی کہنے والوں کو قتل

حقیقت یہ کہ امام اولادِ پیہ ساجد علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ جو کوئی یا رسول اللہ و صلعم یا یا ابن عباس
جبلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اس
پکارنے سے اس کا عذاب واقع نہ ہو یا اس
امور میں اعداء حاصل نہ کرنا ہو۔ جو خدا کے صواب
میں نہیں ہیں۔ مثلاً کسی بیار یا ستر دست کرنا
کرنا یا کسی چمکھ سے بھٹکا کر مینا وغیرہ۔ تو اس
کے سوا کسی دوسرے سے اجازت طلب نہ کرنا
بہرگز نہیں وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب
عقیدہ یہی ہے کہ حامل حقیقی نقطہ ربوبت اللہ است
ما صاحبین سے دیکھا کہ کسے کسے سے حد محض
سے مراد پرستی کی گویا یہ ایک واسطہ ہیں
ہر حال شرک ہے۔ اور ایسے لوگوں کو تو
اور ان کے اعمال کا کوئی لینا مباح نہ ہے
و تقرباً ہا میری طرف سے

سے ہر روز ساجد فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ یا علی

یا رسول اللہ یا علی کہنے والوں کو قتل

حوالہ ایچ کہ کتاب ہجرتہ المذہب میں لکھا ہے
جبلانی و قنڈاق کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے
نام سے کہتے ہیں۔ و ہجرتہ المذہب میں لکھا ہے
کہ جو خاص و غیر خاص کا قریب کا قریب کا قریب کا قریب
۱۔ ان کو حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے پکارنا
(خاص تو حیدر شاہ)
۲۔ ان کو فیوض اور اولیاء اللہ کو پکارنا بیک ہے۔
(خاص تو حیدر شاہ)
۳۔ ان کو بزرگوں کو پکارنے والے سے زیادہ کوئی
(خاص تو حیدر شاہ)

ان مشکل کشا نہیں ہیں!

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کشا ہوتے تو کیا کسی کافر
کو سبک نہ چلا جاتا؟ (خاص تو حیدر شاہ)

تہ امتیاء کو پکارنا شرک ہے

وہ نہیں لکھا ہے کہ

عقیدہ ۱۰: شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کے ذریعہ پکشان بندگی کے لئے بنائے ہیں وہ تو اپنے معبود کرنا اور اس کے نام کا بارہ نہ تھے وقت پکاؤ اور پر بیگ عائد نہ کا فر سمجھا اور کفر سوا ان باتوں سے شرک کا ثابت ہوتا ہے۔ مگر اگرچہ اور بھی کافر تھے اور کسی کا بندہ اور کسی یا سنے میں اور میں اور مجرت میں کسی کو کفر قرار نہیں دیا جس سے کوئی ہر جاد سے گنا خواہ انبیاء و اولیاء سے کہے خواہ نبوت و پرہیز سے۔

عقیدہ ۱۱: اہل ایمان پر لائق شہادت کے ہوتے ہیں۔
 اَنْتُمْ مِنْ ذٰلِکَ بِتَیْنًا اَوْ وَّلَیْکَ اَوْ وَّلَیْکَ
 الْحَاجِبَاتِ وَ لَقَدْ یُحِیُّ الْکَلْمَ بِاٰیَاتِ اَنْتُمْ هُنَا
 الْمَشْرِیْقِ۔ جس کے یہی اولیٰ ان کے مابین کسی حاجت مناصب اور مشکلات کو دور کرنے کے یہ شرک اکثر سے ہے۔
 الْعِدَّةُ الْعَصِیَّةُ
 واپس لوٹنے کے بعد واپس تیسرے کے لئے ہے کہ
 عقیدہ ۱۲: انبیاء اور اولیاء کو پکارنا اور ان کے شرک کرنا

مکرم قریب کو گم اور بدیہیہ قبیلہ وادی توتوں کی گم واپس و تسم کی عظمت کو کہہ کر نہ کی اور قرین کہنے کی پڑی۔ ان کی عقل میں حاقی رہی۔ بلکہ قرآن وادی کا دعوت ہے خدا کی کہانی کے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مشعل ان انبیاء و اولیاء کی عقل کے لیے جو دلیل پیش کی ہے۔

جس اور علم سے کہوں کہ انسانی علم نہیں کہ ایسے علم کی حاجت وادی اور آدمی مطلق ہونے پر بھی اور ان کے لئے ہے۔ یَقْلُوتُ الْقَدِیْنِ یَقْلُوتُ
 وادی شہید کیا۔

سائنس و علم و تسم کے دوران مبارک شہید کریں تو ایسا کہہ سکتے ہیں اور مشکل کی ان کی عقل ہے۔ مگر ایسا کرام علیہ السلام کو شہید کریں تو خدا تعالیٰ

کی اور غیر مطلق واپس کو اگر خداوند تعالیٰ ہے تو

ان میں انبیاء و اولیاء کے علم و تسم سے ہے۔
 ان میں انبیاء و اولیاء کے علم و تسم سے ہے۔
 ان میں انبیاء و اولیاء کے علم و تسم سے ہے۔
 ان میں انبیاء و اولیاء کے علم و تسم سے ہے۔

ان میں انبیاء و اولیاء کے علم و تسم سے ہے۔
 ان میں انبیاء و اولیاء کے علم و تسم سے ہے۔

ان میں انبیاء و اولیاء کے علم و تسم سے ہے۔
 ان میں انبیاء و اولیاء کے علم و تسم سے ہے۔

ان میں انبیاء و اولیاء کے علم و تسم سے ہے۔

سوائے کسی دوسرے کو جو کہ میری مخلوق ہے۔ اپنا دوا دے گا اور میں

انکس پر اس کے لئے فرماؤں گا۔
 حضرت علیؓ نے فرمایا کہ: **الصلوة والسلام کی شان**
 تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے ا
وَأَقْبَلْنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ۔ (البقرہ ۱۷۰)

اپنے ج ۱۱

روح القدس کو میں ہے۔ وہ میری اپنی ہے جو روح
 فرشتہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پاک
 اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا۔
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ خُذْ مِمَّا يُضَاهِي الصَّلَاةَ۔ اسے زیب
اَتَّبِعْ خَلْقَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ۔ تمہیں
 اس ج ۱۱

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

قُلْ لِّلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى
وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا۔ (البقرہ ۱۱۹)
 اور فرشتہ
 امام الانبیاء شافعؒ روئے حسیہ حضرت مومنہ صلی
 کا بھی ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
وَلَا تُقْبَلُ إِلَيْهِ إِلَّا بِذِلَّةٍ۔ (البقرہ ۱۷۰)

رحمن رحیم علیہ السلام کی طرف سے انکس کو کتاب الہیہ
 نیز وہ پیغمبر کے کوئی وسیعہ الذاوہ ہے۔ (البقرہ ۱۷۰)

۴۴

۱۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**
 اور اللہ تعالیٰ نے انکس کو بتایا کہ تمہارے لئے زمین پر
 ۲۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**
 اور اللہ تعالیٰ نے انکس کو بتایا کہ تمہارے لئے زمین پر

۳۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**
 اور اللہ تعالیٰ نے انکس کو بتایا کہ تمہارے لئے زمین پر

۴۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**
 اور اللہ تعالیٰ نے انکس کو بتایا کہ تمہارے لئے زمین پر

۵۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**

۶۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**
 اور اللہ تعالیٰ نے انکس کو بتایا کہ تمہارے لئے زمین پر

۷۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**

۸۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**

۹۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**

۱۰۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**

۱۱۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**

۱۲۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**

۱۳۔ **وَمَا يُغِثُ النَّاسَ وَمَا يَجْعَلُ الْاَرْضَ فَسَادًا**

اندھ خلیفہ، وستم فار قسطم

فرستہ الی بطنہا

ملا قہر کے کہ آپیں ماننا ہوں یہ آپ کی دانا کا نتیجہ

فرمائیے جو بھی تنہائی تلاش میں جسے گا میں اسے

فَدَعَا اِلَیْہِ عَجَبًا

ایک مسلم شریف ملے (ج ۲) بل کی

امام الزماہیر کو اب صدیق حسن عجوبہ کے لئے اچھا

عظیم اور تربت صحابی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عن ان الفاظ میں نقل کیا ہے

و طرہ جسے کہیں کہ ایک بار پاؤں رہے

کہا یا محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم فی القہر کما

و کتاب اللہ

پس یہ عقلمند اور دیوبندی وہاں جوں کے انمول

نور و کبر انبیاء کرام علیہم السلام علیہم السلام کی سدا

افضل الصلوٰۃ و السلام اور صحابہ کرام علیہم السلام و ان

من ذالک۔۔ بعد السلام آزاد کے والد ماجد کے قول

وہی ہے جیسا کہ جو ہے

ترتیب جرتیب ان

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء کو سفارشی

امام احمد بن حنبل سے لکھی قلیل بارگاہ ہرگز

سے کہاں وصلغوی کا انکار کرتے ہیں

ما آتائے کی غلطی سے قہر فرماتے ہیں

ما سے غلطی اور کہیں ہیں یہ سب کچھ

ہو یاں سے مستند امام الزماہیر اسماعیل دہلوی

اللہ غاشی ماننے والا ابو جہل علیہ اللہ

دلیا کو اپنا کوہ یاد غاشی کیے اور نذر و نیاز

و غلطی سے کیے سو اور جہل اور وہ شرک

(تقویۃ الایمان مشعلیہ مدنی)

سے غلطی کو مانیں قہر ثابت کرے اور

و مانے سو جس پر شرک ثابت ہو جائے

(تقویۃ الایمان مشعلیہ)

سے لکھتے کی حاجت نہیں (تقویۃ الایمان مشعلیہ)

و انکار سے اہر ہے وہاں کی کسی کی حاجت

و جہل بن کتا (تقویۃ الایمان)

ایا کو شفیق سمجھنا شرک ہے

ما اہم اور تہید کو یا کسی قہر سے کو یا کسی قہر سے

ما شفیق کیے سو وہ اصل شرک ہے اور بڑا

(تقویۃ الایمان مشعلیہ)

ی فرما رہی ہے ہر دلی مشعلیہ قہر اور ان سے

و یہ افق اور شرک رکھنا شرک ہے

دعا دلی غازیہ مشعلیہ (ج ۱)

محمد الوائسہ ثواب صدیق حسن حبیب الودیع کہتے ہیں
 عقیدہ، ہرگز اعتقاد نہ کروں شریعت یا جہت یا حق
 یا ذمہ یا عہدہ از اولیٰ یا نبی یا اسلم نہ کیا پیر نہ کروں
 اور نہ گار نہ پیشین نہ دیر نہ درکار نہ مانجئے از سرکاری
 دے مجھ کو ایسے کہ مسئلہ و تشفیہ و قسمل ہوئے نہ
 (درجۃ اولیٰ)

جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ پیر یا فقیر یا فرشتے یا جنات
 نبی یا ائمہ یا شیخ یا زہری یا کوئی انسان دینے والا
 یا شفاعت کرنے والا عقیدہ دینے والوں کے نزدیک دنیا
 پرستی کہلے والا یا لوگوں کا دبا دکرہنے والا ہے اسی قسم
 دینے کی طرف متوجہ نہیں منتر کی ہے۔

عقیدہ اولیاء الہیہ علیہم السلام کی صورت میں جو مومن الودیع
 "فَلَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ وَسَاطِعًا" نہ کرے
 اللہ شافعہ و شہید و شہداء علیہ السلام
 اور اپنے درمیان کسی کو وسیلہ نہ بنائے اور ان کو پکارے اوصاف
 کرتا ہے۔ اور ان پر بھیجے کہ کہے۔ اُس نے کہا راہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ یا

و یا جنوں کے محمد و محمد بن عبد الوہاب نے مذکور کیا عقیدہ
 "مَنْ قَوْلَهُ صَلَّيْ بِالْغَيْبِ صَلَّيْ بِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ"
 جن کو کہم صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وآلہ وسلم سے قول
 جاتا ہے۔

لہ۔ وہ نبی کہتے ہیں کہ
 "ہاں وہ وسیلہ بھی جائز نہیں تو اور کا کس طرح جائز ہوگا۔
 (وسیلہ بزرگان میں)
 "اسی بزرگ کا وسیلہ ہر جن میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نہ آیا جائے گا۔"

وسیلہ بزرگان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر پڑے

و اب اس غرض سے کہ لکھا ہے
 اول کیا مقام ہے کہ خیر و برکت کے حاصل کرنے یا نجات
 ت دہانے میں اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق میں ان کو
 نایا جائے۔ اس لئے وہ ایسے وسیلے استعمال فرمائیے جو اللہ تعالیٰ

سے انتقال کے بعد مانگنا فضول ہے

نہ سالہ وسیلہ بزرگان کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے یہ دانستے
 ہا عقیدہ اولیاء الہیہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 نہ کہ ان سے ان کے انتقال کے بعد کچھ مانگنا فضول ہے۔

نہ نبی سے یہ بھی عقیدہ لکھا ہے کہ

جب لو کہ سب بادشاہوں بادشاہ ہے۔ پر اور
 "ہاں میں کہ کوئی ذلتی جہت میں الیہم کہے کہ
 نہ خیال نہیں کرتے۔ اس لیے مذہبی لوگ اور ایسے
 ان وسیلہ کو عزیز رکھتے یا کہ انہیں کی خاطر سے انبیاء
 کہ وہ بزرگ کہیں کہ وہیم ہے۔ وہ ان کی ولایت و مابیت
 (تعلیق ایمان ۲۲۵)

قاریوں سے اور دیکھیں کہ کمال کی عبادت میں کسی کا لہو
تھلے طے نہ کرے ورنہ کس کے وسیلہ اور شفاعت کا ذکر کس پر
اور کس کے کس حکام کی سے مسلمانوں کا سیدنا امین صلی اللہ علیہ
بارگاہ اقدس سے منہ پھرنے کے لیے کیا انداز اختیار کیا ہے
اس اعلان کا کس طرح اہمیت نے انکار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ میں یوں پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرے کہ
وَصَلِّ عَلَیْہِمْ اِنَّ صَلَواتِکَ سَکُنَتْ
اور ان کے حق میں
لَیْسَ لَہُمْ رَیْبٌ
بچے نصف ہمارے تو

ہیں سہ

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے مقام پر فرما
لَوْ اَنَّہُمْ اَدَّوْا اَظْلَمُوا اَلْعَیْشَہُ
اور تیسرے دو مقام پر
یَا اَکْوَثُ لَوْ فَاسَفَعْتُمْ اِلٰہَہُ وَ اَسْتَعَفْتُمْ
لَہُمْ اَلْمَرْسُوْلُ لَوْ جَدَّ اِلٰہُ لَوْ اَبَا
دیکھنا۔ (پہ ۵۷)

اور اگرچہ ان میں

غیر معتدین اور بدعتیوں کی زبانوں کا اہل عصا سے بھی فرق نہ ہو پھر
جوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ان کو فرمایا ہے
اَلَا تَنْتَہٰی الْاَیْمٰنُ اَمَّا اَمَّا اَللّٰہُ وَ اَمَّا
لَیْسَ اَلْفَسِیْلَہُ وَ جَاہِدُوْا فِی سَبِیْلِہِ
لَعَلَّکُمْ تَقْصِدُوْنَ
اور اُن کو فرمایا ہے
وَ اَمَّا اَللّٰہُ اَللّٰہُ سَبِّحْہُ وَ کَرِّمْہُ وَ اَمَّا
کاتب القرائے کیلئے یہ فرمایا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے پیرو کا نبی آخر الزماں نبیانی لائے ان کے

۱۔ اے ایمان اور نبی کے وسیلے سے دعا مانگنے کی وجہ سے اللہ
سے قربت پہنچے ہوئے کفار پر ان کے حق و نصرت عطا فرمائی۔

۲۔ اے اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلہ
سے کافروں پر حق مانگتے تھے۔ تو جب
شریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس
سے ملنا چاہتے تھے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ اور زمین کی مسند کتب کے علاوہ بات سے
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اور ان کے واسطے
ہے۔

۴۔ اے اہل انصاف اہل الفتن میں فرماتے ہیں کہ
اے اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے وسیلے سے ہم کو حق عطا فرما اور ہمارے
مرد فرما۔

۵۔ اے اللہ تعالیٰ ہم کو سیدنا جبرائیل
کے واسطے سے دعا فرما۔

۶۔ اے اللہ تعالیٰ ہم کو سیدنا جبرائیل
کے واسطے سے دعا فرما۔

۷۔ اے اللہ تعالیٰ ہم کو سیدنا جبرائیل
کے واسطے سے دعا فرما۔

۸۔ اے اللہ تعالیٰ ہم کو سیدنا جبرائیل
کے واسطے سے دعا فرما۔

تفسير جلال الدين علي بن ابي اسحاق
تفسير جلال الدين علي بن ابي اسحاق

شاہ عبدالعزیز یزدانی و مولانا غلام الرحمن صاحب تفسیر قرآن
ابو نعیم یزدانی اور شاہ کرمیہ المستوفی معین اور مولانا

کی سب سے کہ عیسائے مذہب اور یہودی کے یہودی جب اشتراک
 ہوں عطفان جھینڈے عذر کے ساتھ مقابلہ کر سکتے اور جب
 تو وہ اپنے یہودی علماء کے پاس آتے تو ان پر وہی

نصرت کے لیے : دعا کیجھائی ۔ اسے اطمینان

لَا تَقْرَأُ فِيهِ إِلَّا مَقْرُونًا إِلَّا أُفٍّ لَكَ يَحْيَىٰ عَمَّ يُخَبِّرُ

اَلَا يَتَمَنَّوْنَ الَّذِي يَرْتَدُّ عَنْهُمُ الْجَنَّةُ
كَرِهَتْهُمُ الْمَرْءُ

جَدُّ لَنَا فِي تَحْرِيرِ الزَّمَانِ وَهَكَذَا

يَسْأَلُ عَلَيْهِ آخِذًا كُنُزُ

مَضْرُوبًا عَلَى أَعْدَائِهِ.

فتح العرب وفتح العرب مطبوعه دار

۴۰ فلز نے گر اے اس منہ رومہ بالا معتدین کے حوالہ عیادت

وَلَا تَكُنْ جَنَابًا مِّنْكَ مَا صَلَّيْتُ اللَّهَ تَعَالَى عَلَيْهِ الْخَيْرَ

۱۰۰ - عوامی کمر وئی - دیوبند کی تعلیمی سائنس دانوں کی سرکشی سے متاثر اور

سید حمید اور واسطہ غلطی سے دوبارہ کرنے کی تقریریں

شکر الہی کہ کلمہ قیام و زوال ہے۔

لَقَدْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ

سید احمد علی خان

من سے یہ بھی کہ علیؑ پر تھا اس لیے کہ اس کا عمل و غریٰ کا عقیدہ ابھی تھا

۱۷۹۰ء میں ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی گیا تھا۔

۱۰۰

وہ چار انسان مع نبی باورنگا و رب العالمین سے تھے۔ یہ
تھے اہم کے وسیلہ سے آسمان کی پہلی چوڑی مسند محمدین اور

فرمانی ہے۔

مذہب اے میرے چچا کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جہ سے مجھے سعادت و کامیابی ہے۔

سیدک شاداج ۲۰۰۰ عسکر کوشا ج ۳۰۰۰ وندگانی شریف ملک

حسب الوفا باحوال المصطفى صلى الله عليه وآله

والصالح المأمون في عهدنا الملك الناصر المنصور بالله

صحت آدم علیہ السلام کہ افضل الانبیاء علیہ السلام علیہ السلام

یہاں آج جو مولوی اس کے دیکھ کر خوشترک قرار دے رہے ہیں

۱۰۔ پتہ آپ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بھی مفید۔

وہ خدا کا بھی نہیں اور بھی نہیں!

سے یا اس لئے کہ کیا ہے کہ

مسلم نے اپنی قوم کے لیے جب دُعا کی تو اسی طرح کہ:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

في ذكره على الحقيقة بعين الحق سبحانه وتعالى مطبوعة بمصر

مردان نے بھی آپ کے استعمال کے بعد حبیب کبیر یا شافع

کی روایت اور بات کا وسیلہ ہے کہ دُعا میں کی ہیں جیسا کہ

۱۰۱. حضرت علیؓ سے خلیفہ سوم جابر قرآن امیر المؤمنین متیذ

۱۰۔ غلامانہ کے دروغ و خالیات : واقعہ درست ہے جو کہ سرکاری

ہمارے لئے خود ایک نامیہ لکھنا کہ پڑھنا و لکھنا سے ہر سبیل

وہ علی نقیہ اور مرزا عالم ہے۔

أَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ نَبِيٌّ مَنَّاعًا

2020-2021

یا محمد آقا! تو جنت را می رانی فی کما شرف
فشفعا فی - در طریق شریف

نہز دوسری حدیث شریف میں بھی ایک مثل ملتی ہے ۔
 شام کے اجالوں کی مثال میں فرمایا ہے : **یُنْزِلُ قُلُوبَهُمْ** ۔
 پیوستہ قلوب کو نازل کر دے گا ۔ اسی طرح سے روقیہ دعا کا
 جو نتیجہ ہمارے دل پر ہے اس کی وضاحت پر فرمایا ہے : **يُنْزِلُ قُلُوبَهُمْ** ۔
 اُنہیں اپنے دل پر نازل کر دے گا ۔
 اسی کے ساتھ ہی یہ حدیث شریف بھی ملتی ہے : **يُنْزِلُ قُلُوبَهُمْ** ۔
 اُنہیں اپنے دل پر نازل کر دے گا ۔
 اسی کے ساتھ ہی یہ حدیث شریف بھی ملتی ہے : **يُنْزِلُ قُلُوبَهُمْ** ۔
 اُنہیں اپنے دل پر نازل کر دے گا ۔

[illegible]

۱۔ علامہ رشیدی علیہ الرحمہ کی مسند عالم میں بھی ان کا شمار ہے اور ان
نے اپنی کتاب الداء والدواء سے صفحہ ۳۶ پر اس

وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ الْبَشَرَ فَمِنْ عَمَلِهِ
سُبْحَانَ عَمَلِهِ

۱۔ علیہ وسلم میں کچھ قدرت نہیں

۱۔ اے امام اور مجدد دوسرا عیسیٰ و نبوی قلیل کے فقیہ کہتا

۱۰۰ و ستر نے فرمایا کہ کچھ قدرت اور غیب مان
و لعلہ الایمان ۱۰۱

۱۔ اللہ کے عذاب سے عام آدمیوں

سب ترسان و لرزاں ہیں

۱۔ تمہیں نے لکھا ہے کہ :

یہ خدا کے بندے ہیں۔ چلیے کرتیم خود ہو۔
عذاب اور اس کے عذاب سے اسی طرح
فرخورد ہو۔ (کتاب تفسیر ص ۱۵۵)

ایک عظیم بات اور اعلیٰ شہر کے لئے یہ باتیں ہیں۔
 قرآن مجید میں ہے کہ: "وَمَا يَكْفُرُ لَكُمْ بِهِ اللَّهُ مُبِينًا"۔
 یہ باتیں ہیں جو آپ کے لئے ہیں۔
 جو آپ کے لئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے راہ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

دیوبند میں اور بڑے عقیدہ والی حضرات کے بھڑاواں امام اور
عقیدہ دار شرف انکوائٹ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی
دشمنت کے جو کچھ ہو سکے۔
غیر عقیدہ والوں کیوں کے اشیاء اور غیر عقیدہ داروں کیوں
ہوئے لکھا ہے کہ سب انسان ہیں و ان
اسی طرح ہوتے ہیں، البتہ
واللہ اعلم

رسول کے چاہنے سے کچھ نیچے

عقیدہ دار مسلمانوں کو دارالندوی کے مانتے سے ہوتا ہے
کچھ نہیں بڑھتا۔
اور

انہی میں سے امام ابو ذر والی یا نہ کہیں کسی دوسرے کسی
موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
دشمنت میں آسانی کر کے لگا کر لکھا ہے۔ رسول
آلہ کو قسم جو بارگاہ ربوبیت میں مقام امامان سے
کرم میں فرما دیا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ و سلم
منہم و آلہ و سلم
۱۹ دہشت ۱۹
کرم ہمارے

اور ہم نے تمہارے لیے ہمارا ذکر کیا ہے
کر دیا۔

ہم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم کو رہنما کریم سے وہ
میں مصل نہیں ہوا، ہمارے طریقے کے واقعہ سے یہ
اسے رہنما کریم سے اس میں ہر گاہ ذکر فرمایا ہے۔

پاک ہے اسے جو اپنے بندے کو دیکھ
راست سے کیا۔ مسجد حرام سے مسجد
واقعہ ملک میں کے گرد اگر ہم نے نہ کر
رکھیں یہ ہم سے اسے اپنی عظمت نشانی
دیکھائیں بیشک وہ مستحق دیکھا ہے۔

ابن ح ۱

۱۰ امام شافعی و دیگر حنفیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خیریت الخالین اپنے سبلی
سادت مشبہ معراج کے واقعہ سے قرآن پاک

اور وہ مسلمان ہیں کے سب سے بلند
کھارہ پہنچا، پھر وہ جلوہ باز دیکھ ہوا۔
پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور کسی
محب میں وہ لفظ کا نام لکھ رہا تھا
بھی کم، اس وقت قرآنی اپنی بندے کر
جودی قرآنی میں نہ جوت کہ کما کر دیکھا
۶۱

اُمس رسول کثرت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
رسول کے چاہنے سے کہ نہیں ہوا نشان لڑنے کی
اَنَا اَعْلَىٰ تِلْكَ الْكَوْكَبِ

رسول ۱۳۳
وَلَسَوْفَ يُعْزِزُ بَيْتَ رِبِّكَ فَتَهْتَفِیْ
رسول ۱۳۴

جس رسول وصیت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے بیت المقدس کی پہلے سے بیت اللہ کو قبلہ قرار دیا
اَنْتَ سَوِیٌّ قَدْ عَلِمْتَ وَجْهَیْكَ
اَلْمَسْأَلَةُ فَتَسْأَلُ لَیْسَ لَكَ بِمَلْکٍ
قُوْنِ وَجْهَیْكَ مَطْلَبُ الْمُتَجِدِّ
اَلْحَسْبُ اِیَّیْهِ دَعَا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے
یَقْبِضُ بَیْنَ یَدَیْهِ یَوْمَئِذٍ مَنْ شَاءَ
یَشَاءُ دَعَا

میں ہیں اللہ کریم نے اپنی شان بے نیازی ظاہر فرمائی
پر شان مجرب بیان کر کے ہوتے ہیں محبوب کے چاہنے

سے دلدار اس طرح فرمایا ہے
وَلَوْ اَنَّ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا لَّ رَکِبْتُہَا
جَنَّا رُحُلَہُ کَا سَنَہٍ اِنَّہُ رَاسِخٌ
لِّعِزِّ الرَّسُوْلِ لَوْ جَدَّ اَقْلَہُ قُوًّا
تَجِبَ ۱۶

بیت المقدس کی طرف سے کہ چاہتے خدا ناپ و ستے دے
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مہم اور سفارتیں بڑی
حد والا اللہ تعالیٰ کو تو بہ قبول کرنے والا میرا نیا تو ہے
ی دیر نے قدرت رسول اللہ کی

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

امام الانبیاء واللہ کے آگے چھارت مہی:

غیر غفلت اور غویبندی و غایتیلاً عقیدہ امام الانبیاء کی شان
مستحق کر آئے:

عقیدہ: یہ یقین مان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق پر
شان کے آگے چھارت مہی وکیل ہے اور عقیدہ
ہر نفسیہ انبیاء میں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ
وہ انبیاء کرام علیہم السلام اور محمد اولیاء الرحمن علیہم السلام

انبیاء اور اولیاء و ذرۃ ناپیس:

عقیدہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور او
ایک ذرۃ ناپیس سے بھی کہتے ہیں، و ذرۃ ناپیس
امام الوہابہ اسحاق علیہ السلام سے قبل کے ان عقیدہ
اللہ کی شان کا ایک کباب کہ ہے نیز قرآن وحدیث
و حدیث کا انکار کہ ہے۔ و ان کی شان کو اللہ تعالیٰ اپنے
وہابہ الموصول و صلی اللہ علیہ وسلم
تین تین مہارت حکم اللہ و ذرۃ
تقصیر نہ دیکھتے۔
کلام

ابھی ۱۱
اللہ کی شان و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور وہ

۱۔ امام الانبیاء
۲۔ امام الانبیاء
۳۔ امام الانبیاء
۴۔ امام الانبیاء
۵۔ امام الانبیاء
۶۔ امام الانبیاء
۷۔ امام الانبیاء
۸۔ امام الانبیاء
۹۔ امام الانبیاء
۱۰۔ امام الانبیاء

۱۱۔ امام الانبیاء
۱۲۔ امام الانبیاء
۱۳۔ امام الانبیاء
۱۴۔ امام الانبیاء
۱۵۔ امام الانبیاء
۱۶۔ امام الانبیاء
۱۷۔ امام الانبیاء
۱۸۔ امام الانبیاء
۱۹۔ امام الانبیاء
۲۰۔ امام الانبیاء

۲۱۔ امام الانبیاء
۲۲۔ امام الانبیاء
۲۳۔ امام الانبیاء
۲۴۔ امام الانبیاء
۲۵۔ امام الانبیاء
۲۶۔ امام الانبیاء
۲۷۔ امام الانبیاء
۲۸۔ امام الانبیاء
۲۹۔ امام الانبیاء
۳۰۔ امام الانبیاء

۳۱۔ امام الانبیاء
۳۲۔ امام الانبیاء
۳۳۔ امام الانبیاء
۳۴۔ امام الانبیاء
۳۵۔ امام الانبیاء
۳۶۔ امام الانبیاء
۳۷۔ امام الانبیاء
۳۸۔ امام الانبیاء
۳۹۔ امام الانبیاء
۴۰۔ امام الانبیاء

۴۱۔ امام الانبیاء
۴۲۔ امام الانبیاء
۴۳۔ امام الانبیاء
۴۴۔ امام الانبیاء
۴۵۔ امام الانبیاء
۴۶۔ امام الانبیاء
۴۷۔ امام الانبیاء
۴۸۔ امام الانبیاء
۴۹۔ امام الانبیاء
۵۰۔ امام الانبیاء

پہنچے

خداوند پریم نے واضح الفاظ میں اعلان فرمایا ہے ۔
وہ ہے ۔ اپنے محبوب کے متعلق اللہ پریم نے ان کے منہ
اس حوت دی ہے ۔

وَالَّذِينَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَهُمْ كَاذِبُونَ

اور وہ

يَكْفُرُوا بِمَا لَمْ يَكُنْ لَهُم بِهِ بَيِّنَاتٌ

مستحق ہیں

۱۱

اس کے علاوہ کتب احادیث میں بھی سب سے کریم اکرم
نے فرمایا

أَنَا سَيِّدُكُمْ أَلَا

وَشَكَرُوا لِي وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفْرًا

عاصم آدمی اس نے حبیب کو دلیل اور چہ بیعت کی

اللہ تعالیٰ کے حبیب اور سید مسلمانین صلی اللہ علیہ وسلم

جیسے تو اس کے منہ میں کس کو شک و شبہ ہو سکتا ہے

قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ معلوم ہوا کہ اہل اسلام

ایمان میں کلام عقائد کی توحید و شہادت کے لئے ہی

شعبہ سیمت ہی گندی ہے عینیت

کفر کیلئے کہ کافرانہ ہے نبوت

وہاں توحید کی جیسے کہ محبوب نہیں بنانا اس کے

اور ہے ۔ تو اللہ کا محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرد آپ سے ہی کمتر ہو سکتا ہے ۔ اعلیٰ اللہ ۔ یہ صریح

عاصم کو اس چیز کی قسم اٹھانے میں جو قدر و منزلت والا

ہے جسے محبوب کی عمر زمانہ چہرہ انکس و طغیہ معتز و غیر

یہ اس پریم پریم کو بارگاہ عارفانہ میں دیکھنے سے کہتے
ہے ؟

ہاں ہے تب بقرتہ سے دل پریم سے بچا ہے

لہذا۔ عاجز و بے اختیار ہیں

سب است ہیں کچھ بڑا ہی نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم میں

سن دی ہو کہ جس کو چاہیں مار ڈالیں یا ادا کر دیں

وہ اپنی کر دیں یا کس و کشت سے دیں یا کس

راہنہ کر دیں یا کس کو امیر و وزیر کسی سے یا کس

کس سے دل میں ایمان ڈال دیں یا کس کو کشت

فی جہنم دیں کہ ان باتوں میں سب بند ہے

عاجز اور بے اختیار ۔ و توفیق الہی

ان حرات میں کچھ نہیں ہے قرآن اور حدیث کے سر

اقول کا ذکر کرتا ہوں ۔ تو ان پاک میں آئے ہے

اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل

سے غنی فرمایا ۔ (سورہ ۱۵)

یہ دنیا پرست عالم کا مجروح و آہستہ آہستہ

میں شفاعت و توفیق ہوا کہ وہ اسے اور سفید

ان اللہ کے حکم سے ۔ (سورہ ۱۳)

ماہرین و کسے اسے سرگرم ہیں کہ ان کے لئے

۱۱ است میں کر دیا ہے

۱۱ ہوا کہ تو کس کس کی کے لئے حضرت مری علیہ

اسلام کے پاس آئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے
 علیہ السلام کے پیشواؤں کی شکل میں لائی کہ تو خدا کو
 برکتیں دینا کہ تو ان کی باتیں کر رہا ہے۔

وَمَا يَسْتَفِيحُونَ مِنْهُ لَقَدْ جَاءَهُمْ
 فَكُلَّمَا أَصْحَابُ لَقِصَاتٍ فَنُجِجُوا
 فَأَمْلَقَتْ جِلْدُهُ لَأَنَّهُمْ كُفِرُوا
 عَيْنًا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب حکم فرمایا
 ہے اپنے درباریوں سے کہ تو ایک ولی اللہ کے دربار

ثُمَّ الْكَافِرِينَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ
 أَنَا أَنَا بَيْنَ يَدَيْهِمْ أَنَا بَيْنَ يَدَيْهِمْ

إِلَيْكَ مَكْرُوكٌ۔ رَجُلٌ عَنِ
 ثَانُو أَحْبَبْنَا اللَّهُ سَيُؤْتِيهِ اللَّهُ

بِهِ فَظَلِمَ وَرَسُولُهُ۔ وَبِطَانَةٍ
 وَكَوْنَهُمْ رَضُوا مَا أَمَرَهُ اللَّهُ

وَرَسُولُهُ۔ دُخِلَ عَنِ
 کتب امانیہ شہید میرا ہے

وَبِطَانَةٍ مِّنْهُم مَّا رِوَايَةُ
 تَوْشِيْعَتِ قَسَادَتِ مَعْنِ جِبَالِ الْأَعْيُنِ
 وَشَكْلُهُ مَعْنِ

ایک دفعہ حضرت مریم علیہا السلام نے ایک
 علیہ السلام کو فرمایا کہ تو وہ عورت ہے جسے
 أَتَمَلَّكَ مَنَاقِبُكَ يَفْ

میں تپ

ماگتا ہوں۔

۱۔ کہ آیت اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگ کر
 ۲۔ کہ تو شریف ملک باب البحر وفضلہ

۳۔ کہ ہے دیشے کہ منہ چا چیتے
 ۴۔ کہ ہے پختہ جاسا بنی

۵۔ کہ وہاں ہر ایک اس میں سے ایک ہے جس کے
 ۶۔ کہ اس عقیدہ میں بھی ہیں طرہ پائے اور اس کے

۷۔ کہ اس عقیدہ کی مخالفت پائی جاتی ہے۔ نیز عقیدہ
 ۸۔ کہ اس اور کہ سلطان کے لیے بھی اس عقیدہ رکھتا رہا

میں علیہ السلام ناکارہ لوگ ہیں!

۱۔ کہ کتاب فقہیہ ان بیان کی ابتدا میں شکر کی اقامت
 ۲۔ کہ ان کی تفصیل کے لیے پانچ فصلیں مقرر ہیں ان فصلوں

۳۔ کہ کی شرح ہے۔ پہلا چھ لکھا ہے۔
 ۴۔ کہ ان کی شان ہے کہ یہ اہل اولیاء کی یہ شان

۵۔ کہ آیت پلارے وہ شکر کی جو جاتا ہے۔
 ۶۔ کہ ان کی اس قسم کا عقیدہ کہ مشکل کے وقت

۷۔ کہ شکر ثابت ہوا ہے۔
 ۸۔ کہ ان کی عقیدہ کہ شکر کی یہ اہل اولیاء کی یہ شان

۹۔ کہ وہاں اور بہت سے ہیں۔ دوسرے کے بہت
 ۱۰۔ کہ ان کے عقیدہ کہ شکر ہے کہ

اللہ میں سے جسے نہ ملے گا کافر ہو جائے گا۔ ہر گروہ میں
میں توبہ کی دعا تھا کہ کہیں میں اسی لیے اہل زناں ایمان کا
نام لکھتے ہیں، چنانچہ اس کے شہرہ کے لیے ولہ جو
صاحب ولہ کی کے ترجمہ میں اللہ تعالیٰ سے پند ایک کیست

توڑو اسے یا نہ توڑو اسے وہی ہے
 مائیں گے۔
 ثابت ہو چکی ہے ات اُن بیستوں پر
 سروس نہ مائیں گے۔
 راستے ہیں جو اترا مسجد کو۔

اور بھیاڑی کاٹنی اُن کی چوٹ بھلا تے
تھے۔ ہماری آیتیں، اللہ نہ
ماننے والے۔

اور جب اس کو میرے پاس ہماری آیتیں
 ماننے والے کو کہ سلام پہنچانے پر
 مانا نہ ملے گا تو کہہ کر اُڑا اس کے رب
 کی طرف سے اُن کے دل کو اُن کے رب سے
 مانا اُن کو اور اُس کے فرشتوں کو
 اور کہیں کہ اُن کے رسول کو

دولت سے شاہ عبدالقادر صاحب لہند کے شہید کا تعریف لکھی ہے۔

عقیدہ: اللہ کے زبردست سنے ہوئے اپنے جاندار
اور عقائد ان نہیں چننا سکتے، یعنی سبے انصافی ہے
ایسے انکار کو تو گنہگار ثابت کیجئے۔ و تقویٰ الزما
فانہ فیہ تضرر انتہی البراویق ہے کہ جو بوب دین ادا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر ائمہ کرام علیہم السلام
الانوار کو کس بیانی اور جرح سے انکار کر رکھا ہے
سوا کہ عیسویانہ و دو دینی ہے کہ
مرد دو ہے ہر آدمی کی نسبت ہے

اللہ کے سوا کسی کو نہ ہو

[illegible][illegible]

ایمان والوں نے اللہ اور اس کے فرشتوں کو کہا کہ

تمہارا نام ابوبکر دہلوی رکھا ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے۔

ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ آمَنُوا كُنْتُمْ رِجَالًا

يَا لَيْتَكُمْ أَهْلًا بِمَنْ رَكِبْتُمْ كُنْتُمْ رِجَالًا

تھوڑے سے! مندرجہ بالا آیات بلیغیت کو ترجمہ دہلوی

میں ہے یہ واضح ہو گیا ہے کہ امام ابوبکرؓ کا ان ایسے خاص

کفر ہے جو کہ انہیں اس کے عہدہ داروں کو ان کے عہدہ دار

کے سوا انبیاء نہیں مانتے بلکہ دوسرے ہی کو نہ ماننے کی اپنی یا

ساتھ کفر کرے۔

ماتا یعنی ایمان خود اس امام ابوبکرؓ کی کتاب نہ کیا اور

جو کہ اس عبارت سے ظہور میں آتا ہے۔

۱ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھنا اور ان

جو ان کو نہ ماننے اس کا ٹھکانہ و درج ہے۔

تاکہ میں اہل ایمان کو دشمن و حرب و عجم و غیر مسلم

اور دیگر مسلمانوں و عظام اور انبیاء کرام علیہم السلام سے

کرام علیہم السلام کو جو نہ ماننے اس کا ٹھکانہ و درج قرار دے

رکھ رہے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانے۔

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مومنین ہوسکتے ہیں

دیوبندیوں کے امام بننا و شیخ الاسلام ہندوؤں اور کھنوں

کا گریس سے بھی کھاسے کہ

عقیدہ: یہودی اہل آسم کے اتباع اسے ایک عیسائی عقیدہ ہے

یہ نام ایک ہے جسے ایک دو گنا نہیں سکتے۔

۲۔ یہ نام ایک ہے جسے ایک دو گنا نہیں سکتے۔

۳۔ یہ نام ایک ہے

۴۔ یہ نام ایک ہے

۵۔ یہ نام ایک ہے

۶۔ یہ نام ایک ہے

۷۔ یہ نام ایک ہے

۸۔ یہ نام ایک ہے

۹۔ یہ نام ایک ہے

۱۰۔ یہ نام ایک ہے

۱۱۔ یہ نام ایک ہے

۱۲۔ یہ نام ایک ہے

۱۳۔ یہ نام ایک ہے

۱۴۔ یہ نام ایک ہے

۱۵۔ یہ نام ایک ہے

۱۶۔ یہ نام ایک ہے

۱۷۔ یہ نام ایک ہے

۱۸۔ یہ نام ایک ہے

۱۹۔ یہ نام ایک ہے

۲۰۔ یہ نام ایک ہے

۲۱۔ یہ نام ایک ہے

۲۲۔ یہ نام ایک ہے

کئے گئے۔ پھر حضور پر نور علیہ السلام
ماضی میں نمازی کو چاہئے کہ جس وقت
سے ناکلی ہو۔ اگر قریب کے قراۃت
ہو یا دوسرے۔

اب سامعین کرام و شوال اللہ تعالیٰ علیہم
بسیدنا کتب ابن کاتب یعنی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
أخوتي قریباً میناً کما سار فیه النکاح
قریب نما
نہی کرنا
چرا کرنا

حوالہ حیات اور بزرگان دین کے عقائد کو بالاسطاف
عمل انسان اتنا ہی سہی کہ جب وہ نماز پڑھنے کی تیاری
کے وقت کی طرف منسوب ہو جائے اس لیے ہاتھ کا کبھی یا
مبارک ہے۔

القولہ مفتاح الصلاة
دشوی ابتدائی سے نماز کے وقت میں داخل ہونے کا
تیب حاجت کے ساتھ نماز پڑھنے کا۔ وقت کے تیب
یہ کہ جو تیب اللہ تعالیٰ علیہم السلام و کلمہ کا فرمان ہے
پھر نماز کی ابتداء کیے بغیر کہہ گئے۔ کہ میں کوئی دلی
میں بیان دلی الا علی۔ یہ ترتیب قائم رکھے گا ترتیب کس
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں طواف ادا فرمائی ہے اور یہ
مذکورہ کلمات و آیات و احادیث

نماز میں دھیر

اللہ تعالیٰ و عزوجل سے کہے گئے۔
نماز میں نماز کی تیاری کی قراۃت سے اس
صلی اللہ تعالیٰ علیہم السلام و کلمہ کا فرمان ہے اور ساری نماز میں
لا اگر نماز میں کوئی مسجد پر گیا تو مسجد میں کھڑے گا کیونکہ
مسجد و التعمیلات نے ایسے کیا ہے۔
نماز کے بعد سے یہ کتا پڑھے گا کہ وہ نماز نماز ہی نہیں

صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ محمد و آلہ محمد و آلہ محمد
نماز علیہم السلام و کلمہ کا فرمان ہے اگر کسی نے کوئی مسجد
میں تیب نماز صلی اللہ تعالیٰ علیہم السلام و کلمہ اس کے کلمہ

اللہ تعالیٰ سے کہے ہوئے یہ کتا پڑھے گا کہ اہم الامام احمد
و کلمہ سے کہیں قرآن بھی درست نہیں بلکہ کس سے رسول
ہے اس کا کلمہ اور کلمہ و اہل بیت علیہم السلام ہے۔ اہل بیت
دین و ملت ہر امام شاہ احمد خاص بریلوی علیہ الرحمۃ
یہ کتا پڑھنا چاہئے۔

دعاؤں میں خیال ان کا بڑا
کہہ کرے اے یہ خرافات تیسری
دے گا نہ اگر وقت نماز
ہا کی ترسے نہ یہ عبادت تیسری (ذوق نعت)
۱۱۳
۱۱۴

اللہ تعالیٰ علیہم السلام و کلمہ کا فرمان ہے کہ ہر روز صلی
اللہ تعالیٰ علیہم السلام و کلمہ کا فرمان ہے ۵۵۰ پڑھیں۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
عَلَيْكُمْ بِإِيمَانٍ بِرُسُلِهِ وَالْحَنِيبُ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْسَلْنَاكُمْ شَاهِدًا
إِلَى اللَّهِ بِأَنَّهُ وَصَّيْنَا أَجْمَعِينَ بِكَ
وَمَا أَوْسَلْنَاكُمْ إِلَّا رَحْمَةً بِنِهَايِنِ
فَدَجَّكُمْ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَوْ كُنْتُمْ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ فَدَجَّكُمْ لَكُمْ مِنْ خَلْقٍ
لَوْ كُنْتُمْ يَتَنَبَّأُونَ ۝ ۳۷

تو اس امر اور اس کے مقتدرین کے ذہن میں فرما
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا انفرادی یا عام
سے سوال ہے اس امر اور مقتدرین کے متعلق آپ
ہیں تو ان کی حطرات تراویح میں یہ بھی آیتیں ہیں کہ
آخر میں یہی کلام پڑھے گا یا اے اللہ اپنے رسول کی قیادت
تو کرتی مسلمان قبول نہیں کرتے اور ایسا حق کہنے والے
تجربہ تو رہنا صرف مسلمان بھی نہیں سمجھتے
وہاں چلوں کہہ سب کی دنیا میں جلا فرودوں
نظر آجئے اللہ کے حالی ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کر مٹی میں

دیو بندیوں اور غیر تقدس دہانوں کے اس امر اس لیے
کی عزت منسوب کرتے ہوئے لکھا ہے۔

مٹی میں بنے والے ہیں : (تقدیر الایمان حلقہ)

مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج

مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج

مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج

مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج

مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج

مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج

مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج
مٹی اور غیر تقلد واپتوں کو چیلنج

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

عقیدہ: جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ نبی
پا ہوں اس سے غیب کی بات معلوم کروں
میرے تابعین ہیں، سو وہ بڑا بھڑکا ہے
جو کوئی کسی نبی کو یا نبیوں کے درمیان کو اکام
بخوئی دنیا میں ایسا کرنا قابل دیکھنے والے کا
کو ایسا جانے اور اس کے حق میں یہ عقیدہ

اسا کیسے دلوں قلیل نے یہ بھی سمجھا ہے کہ
عقیدہ: اگر کسی انبیاء و اولیاء یا امام و شیعہ میں
شرک کیے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں
یہاں بھی ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھئے
اہل اللہ و پیغمبروں سے تو یہ نہیں دلوں کے لئے ہے
کی عقیدہ کرتے ہوئے لکھا ہے

عقیدہ: علم غیب اور حضور کی برہان کی ضرورت
سوائے اسی کے اور کسی میں خواہ کچھ نبی یا اولیاء
امام و اولیاء یا پیغمبروں کا ساتھ غیر خدا کے لئے ہے

مولوی شمس الدین امرتسر کے بھتیجے ہیں کہ
عقیدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم
صلی اللہ علیہ وسلم پر مگر عاصی و نافرمان ہیں اور

تہ
ما بعد حق تعالیٰ واحد عالم الغیوب ہی کے لئے
انسانی عرشہ کے کسی پر اس کا اطلاق کرنا درست
مگر جو چاہتا ہو
انہما قبل حدیث اربعہ (۱۹۳۶ء)

ت جاننے میں انبیاء شیطان اور کھوت پر کی برابر ہیں!

ما غیب کی جاننے میں، اور انبیاء اور جن و
شیطان کی زبان کچھ فرق نہیں، بلکہ عقیدہ ایمان خدا

کے علم غیب کے قائل کی امامت اور سبیل ملاپ حرام ہے

۱۔ وہی دشمنان و گنہگاروں کے لئے لکھا ہے کہ
ما بعد حق تعالیٰ واحد عالم الغیوب ہی کے لئے
انسانی عرشہ کے کسی پر اس کا اطلاق کرنا درست
مگر جو چاہتا ہو
انہما قبل حدیث اربعہ (۱۹۳۶ء)

۲۔ حق تعالیٰ کے کوئی کبریا صریح ہے
وفاقی تفسیر (جلد ۳)

مولوی رشید احمد کو جو کہ دوست دیوبندی ہیں نے اس
عقیدہ ۱۔ علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے۔ اس عقیدہ
پر اعلان کیا ہے کہ حق تعالیٰ نہیں ہے۔ اور
ہر شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تعالیٰ ہے ثابت کرے اس کے پیچھے نہ مارے
وفاقی

حضور علیہ السلام کے علم غیب کی حقانیت پر ایمان

مولوی رشید احمد نے کہا ہے کہ:
عقیدہ ۱۔ اس کی ذات معجزہ پر علم غیب کا حکم لیا ہے
میں جو قورباقت طلب ہے۔ اسے کہ اس طلب
غیب ہے۔ بل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ
معلوم ہیں کہ غیب ہے۔ ایسا علم غیب ہے
مومن بلکہ جمیع مہر اناس و بہائم کے لیے بھی ہے

شیطان اور ملک الموت کا علم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم

دیوبندیوں کے مولوی علیہ السلام کو جو کہ دوست
عقیدہ ۱۔ تحریر کیا ہے کہ شیطان و ملک الموت
زہد کا فرمان کو خلاف نصوح قطعیہ کے بلا

۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ نفس سے ثابت ہے۔ جو کہ حق تعالیٰ کی رحمت طلب
ہے۔ اور ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان

۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان

۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان

۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان
۱۔ میں تو کون سا ایمان کا عقیدہ ہے۔ بل شیطان

وہ بھی تعلیم علی اور علیہ السلام کا نام و نامیوں کی تہذیب
اور اپنے مسند ستونہ بلکہ مخالفین و سب
قریبیت کے سوا سراج کے خلاف جو سب کی دہ
ہوئے :
افغان تو

عقیدہ اکابر و سنت کو سامنے رکھ کر علم کی تقسیم ہوا
جسم و رسول کے علم و عارفان یعنی فرقی کے سامنے
گھبرا ایک حقیقی خدا - ایک مجازی خدا - انوار
عقیدہ : یہ نسبت ان قیامت میں اعلان کرتی رہندہ
نہ تھا۔ جس کے سچے یہ ہیں کہ قیامت تک آپ
انور

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا قانع نہ ہونا

وہابیوں کے مولوی احمد فرخ شکر دہشت نے لکھا
عقیدہ : چوتھیں یوں کہتا ہے کہ وہابی علم انبیاء
مکافات و صاحبوں کے علوم کو ماننا ہے۔ ایک قسم
تعلیم کا منکر ہے۔ اور اہل عقیدہ رکھنے دانستہ لکھا
تصاریف میں جنہوں نے اپنے انبیاء کو رب بنا لیا کہ :

وہابیوں کے مولوی فریادہ نہایت پست و رستہ کے لکھا
عقیدہ : یہی ہوا ولی ہوا پر ہی ہوا فرشتہ جو کہیں وہ :
شرک ہے۔
(اصلاح و)

وہابیوں اور غیر مقلدین وہابیوں کے امام ہمایوں : اگر

ہجرت اللہ تعالیٰ فرما لے۔

اور یہ بھی غیب بتائے ہیں صلی نہیں۔

غیب کا سامنے والا تو اپنے غیب کی کج
مسئلہ نہیں کر سکتا اس لئے اپنے پسندیدہ
دوسروں کے۔

اور جنہوں کو کھواہ جو کچھ تم نہ مانتے تھے۔

بہت سب الدنیا میں رہتے لکھا اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وہابی : کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے میں
سب : اس کو جان گیا ہوں۔

تہذیب : یوں کہ وہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم سے روز روشن
ما سے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ

دعا کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلاف ہے۔ اور ہرگز وہ نبوت میں
مخلی کی جہالت ہے۔

شعور : وہ لکھی سے بھی اللہ کریم نے یہ شہر لکھو کہ مصنف

مختار : یہ ایک نے ہمسایہ شہر لکھا کہ اس افغان سے نہ لکھا ہے
ان کی اولیاء یہ وہ کہ علم شریعت پر تو قطعاً غلبہ رکھتے نہ
ہو جہت : جانتا تھا اس کی کج تعلیم دی گئی تھی :
(درجہ درالہدیٰ ص ۱۲)

حق اولیائیت و جماعت فی کفایت، روشن ہو گا۔
دو شعر یہ ہے

بندہ این مناس مستغلام
در بیان جان ہوا سبب اہل

نبی پاک ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قہر و شہ
سختی کہ اپنے حال کا بھی علم نہ

اہم اولیائیت الہیہ و انبیاء علیہ السلام سے ملو کیسے تمہیں نے کہا ہے
عقیدہ و جو کچھ اللہ پہلے بندوں سے پہلے کرتے تھے وہ
خواہ آخرت میں ہو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہ
نہ انہما مال و دوسرے کا، اور اگر کچھ بات اللہ سے
کو دینی سے یا اللہ سے بتائی کہ تمہارے کام کا ہر
بابت نکل رہے۔ اور اسی سے زیادہ معلوم کر لینا
کرنی ان کے اختیار سے آہستہ آہستہ

و بھرتی اور غیر متعلقہ باتیں حضرات کے اہم امور ہیں
یہ کوئی دیکھ کر بھی کہ اپنے حال کا بھی علم نہیں ہے یہ عقائد
مختلف ہیں۔ نہایت پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَمَا كَانَ أَدَانُ لَكُمْ يَطْلُبُ لَكُمْ تَقِيًّا
وَكَلَّمَ اللَّهُ نَبِيَّكُمْ هُوَ رُسُلُهُمْ
کیشاور۔ ویک ۱۹۲
چین لینا

۱۔ اس میں میری دعا نظر آتا ہے۔
۲۔ انہیں کہنا اور اس کو جو تم نہ جانتے تھے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ کا نام پر افضل ہے۔
۴۔ انہوں نے انصاف اور عجز و دلالت و ملی ہوئے ہیں اور
۵۔ بیان آپ کو کہ میں رسول سے ملیں گے۔ اگر نبی کو ملیں

۶۔ یہ وہ کہ رسول کی مشورہ و نصیحت شریف ہے اسی سے بھی ایمان
۷۔ آپ کا فرمان ہے۔
۸۔ تم پر میری نصیحت اور سفارہ راستہ ہیں جو
کہ ہدایت یافتہ ہیں کی صحت لازم ہے۔

۹۔ اہل ایمان و مسلمین سے نصیحت شریف، اہل ایمان و شریف
۱۰۔ تو قاصد اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کو ظاہر و باطن میں
۱۱۔ حال کا علم لکھا کر یہ تا اس حال کہ نصیحت ظہور پر ہی ملے گی۔
۱۲۔ یہ خبر دینا اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ نبی پاک ملی اللہ
۱۳۔ سے پہلے کسی اور نے اسے علیہ و آلہ و سلم سے کہا ہے کہ تمہارے
۱۴۔ کو یہ خبر دینا ہے۔ فرمایا کہ ان کو خطاب کر رہا ہے۔ اور
۱۵۔ یہ بتائی ہے کہ ان کی پیشاب کی چیزوں سے نہیں بڑھتا
۱۶۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے نصیحت شریف سے نصیحت شریف سے

۱۷۔ یہ رسول ہے کہ اس کا یہ عقائد علیہم السلام ان کے آپ
۱۸۔ کا نصیحت شریف
۱۹۔ جسے جو کچھ فرمایا جانتے ہوئے ہو۔
۲۰۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ان کی پیشاب کی چیزوں سے نہیں بڑھتا

مَنْ أَحْبَبَ أَنْ يَتَمَالَ عَنْ شَيْئٍ
فَلْيَسْتَلْ عَنْهُ قَوْلَ اللَّهِ لَا تَتَمَلَّ
عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَحْبَبْتَ كَرِيمًا
كُلُّهُ فِي مَقَامٍ هَذَا -

ترجمہ بخاری شریف ص ۱۰۰

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
لَا أَحْبَبْتُ مَا كَانَ قَرِيبًا مِمَّا كَانَ
لَا عَلَيْنَا أَحْطَطًا -

واللہ اعلم۔ تمام بیان فرمایا۔ جو ہم سے زیادہ عاقل و لاعاقل
ہوں۔

مندرجہ بالا آیات قرآنی اور احادیث محبوبہ ان سے
سے اہل بیت اہل بیت سے کہ وہ انہیں کے عقائد
سے علم غیب سے ان کے متعلق قرآن و حدیث کے عقائد
مسلک اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے محقق شریف کو
تسلیم ہے (۱) کہہ رہے ہیں جو کہ کسی مسلمان کو زیبا نہیں
محفوظ رکھتے ہیں۔

نبی معصوم نہیں

عقیدہ ۱: درود پابند کے بنی مولوی کا قسم اٹھاؤ

پھر درجہ صریح بھی کنی عزت ہوا ہے۔ ان میں سے
نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔

یہی ناقذی صاحب مزید کہتے ہیں کہ

سب کو ملانی شان نبوت۔ ان میں سے کسی ایک کو کہہ سکتے ہیں
معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں۔

(تفسیر اسفار ص ۱۰۰ مطبوعہ)

صاحب نے لکھا ہے کہ

۱۰۰۔ سہول چوک سے نہیں بچتے۔

(روایت ابی یوسف)

کہ لکھا ہے کہ

۱۰۰۔ درانیہ سے بعد نبوت بھی اتفاقاً جائز کیا۔

(نوائے برکت ص ۱۰۰)

۱۰۰۔ نہ لکھا کہ

۱۰۰۔ کہ کوثر جو آگے ہو چکے تھے کہ وہ اور ابھی ہے

نہ لکھا ہے۔

۱۰۰۔ کہ سب ملے ہیں غلطی سے لکھا ہے۔

۱۰۰۔ کہ اس کو لکھا ہے۔

۱۰۰۔ کہ اس کو لکھا ہے کہ وہ اور ابھی ہے

تفسیر جان القرآن ص ۱۰۰

۱۰۰۔ کہ

۱۰۰۔ کہ اس کو لکھا ہے کہ وہ اور ابھی ہے

(تفسیر عسکری ص ۱۰۰)

۱۰۰۔ کہ اس کو لکھا ہے کہ وہ اور ابھی ہے

۱۰۰۔ کہ اس کو لکھا ہے کہ وہ اور ابھی ہے

۱۰۰۔ کہ اس کو لکھا ہے کہ وہ اور ابھی ہے

عقیقہ لاہ و عقیقہ کمالہ کمالہ کمالہ
نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

موروثی صاحب نے آیت کریمہ

وَقَدْ حَدَّثَكَ صَلَاتُكَ

کا ترجمہ کیا ہے۔

عقیقہ لاہ اور لاہ نے تم کو واقف ماہ لایم

موروثی صاحب نے آیت کریمہ

موروثی صاحب نے آیت کریمہ

سے اپنے خبر قرار دیتے ہوئے کہا ہے۔

عقیقہ لاہ و عقیقہ کمالہ کمالہ کمالہ

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا

دو چیزوں دہائیوں کے موروثی صاحب نے

عقیقہ لاہ اور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا

ناظرین کے راہ اور دہائی کا کہی رسول پاک صلی

سے آپ نے لایم کمالہ کمالہ کمالہ کمالہ

کتاب احادیث میں روایات سے بھی حقیقت ظہر بنا

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا
نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا
نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا

میں وہ گرفتار نہیں تھا جو جوتوں

کا استہزاء کی طرف لایا گیا ہے

اور صرف وہی گرفتار تھا اگر کہہ لیا

جس پر بیچ کے وقت ان کا نام

لیا گیا ہے۔

حاشیہ: عیاض علی المرتضیٰ نے اپنے تفسیر کتاب المغنی

کا لکھا ہے کہ

جس سے کہہ لیا گیا ہے

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا

رسولِ مظلومی کا اندازہ و افق طبع پر ہر جانستہ۔ اور: مٹی جیسی روپ ریزی کوستہ۔

نبی اکرم اللہ صلی علیہ وسلم کا ہر امراں نما

ما فطر عليه الله ورسوله

عقبہ ۱۰ بی ایک سے لے کر علیہ والہ وسلم

ہاں کو بھی استعمال میں لاتے رہتے ہیں۔ (بکرا اور)

وہ فتنے اور مہل گئے بن کو سنان کر

نرپ جاؤ گے کانپ اچھو گے سن کر ۱۰

شیراز

۱۰۰

میں نے اس کو اس قسم کے میں کہ اگر وہ کسی اور شخص سے ملے

و آہے کہ مسلم کو مردار خوردہ ماننا چاہیے۔

ہر انسی کی اصل عبارت یہ ہے کہ

عقیدہ مولوی ثناء اللہ شیخ کو امر شرعی

بجنا ہے۔ اسی واسطے کہ اسی صحیح مسیح کی قیادت

ایہ سب کچھ دیکھ کر وہ بڑے غصے سے اٹھ کھڑا ہوا اور فریاد کیا کہ "یہ سب کچھ میری طرف سے نہیں ہوا، یہ سب کچھ ان کے ہاتھ میں ہے۔"

وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ سُلْطَانٌ عَلَيْهِمْ

آپ کہتے ہیں کہ ہم تو طیراں۔

بندہ پر یہ کہیں اپنوں کو بھی

یہ تم کا قصو اور ان کا خاتم ختم و نیا شرک ہے

۱۔ تمام علماء اور محدث و اسماصل دہلوی قندیل نے لکھا ہے ۱

مخے بیٹھے لپا کرے۔ اور دور و نزدیک سے

ہاں ہے اس کی کڑوائی دیو سے۔ اور دشمن پر اس

۱۱۔ "اس کے نام کا ختم پڑھے۔ پانچ منٹ کرے یا اس

۱۱۔ یہاں مجھے کزیب میں اس کی کاہنہ لیا چوں

وہ کہتا ہے کہ یہاں ایک خاصا پہاڑ توڑ دینا اور اس کو ہیرا

[illegible]

میں اسے خبر ہے۔ اور خبر ایسا نہیں ہے۔

نہیں لیتا ہے۔ اور جو خیال دھم سے بول

سب سے دانا ہے، سوان باتوں سے

۱۔ قیصر اہلبیان اولیا ہے جسے سزا

۱۰۔ ایک امتیاز اہل حق سے ہے خواہ اللہ کے

وہ کہتے ہیں کہ ہر طرح کی آہستہ ہو گا۔

(التقوية بالإيمان مثلاً)

سے بڑھ کر پڑھنے سے پہلے ۱۰ اور پھر ۱۰ کے مقابلے میں ۱۰

وہابی یا غریبی و غیرہ کو تبرک و تبرک ہے یہاں تک کہ

ایم جی ایم ایس کے پیرے سے لگا سہاگت

۱۰۔ سب سے بڑے پتھر کے ٹکڑے کا پتھر

۱۔ ایک سو تیس روپے والی دو تالیوں میں رکھتے تھے۔ ۲۔
 اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا جو بہرہ جیور رضی اللہ عنہا اپنے اہل
 طہر سے جوستے تھے کہ آپ اپنے والد سے کرائے
 و قریب کس قسم پر کچھ نہ لیں۔ ۳۔ ایک سو
 فرماؤ کہ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیحدہ ہوئے تو میں نے ان کا کیا کرنا نہیں کیا۔
 ایسا نہ کرتے کہ آپ اپنے والد کو نہ والی چیز
 لیں۔ ۴۔ فقیر نے فقیرانہ طور پر فرمایا۔ ۵۔
 انہوں نے عام فرماتے ہیں۔
 فہم انہی سے کہتے ہیں کہ انہی سے کیا
 ہذا آکا جیڈ فہم فقیرانہ طور پر فرمایا۔
 ۱۔ ایک سو تیس روپے والی دو تالیوں میں رکھتے تھے۔ ۲۔
 اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا جو بہرہ جیور رضی اللہ عنہا اپنے اہل
 طہر سے جوستے تھے کہ آپ اپنے والد سے کرائے
 و قریب کس قسم پر کچھ نہ لیں۔ ۳۔ ایک سو
 فرماؤ کہ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیحدہ ہوئے تو میں نے ان کا کیا کرنا نہیں کیا۔
 ایسا نہ کرتے کہ آپ اپنے والد کو نہ والی چیز
 لیں۔ ۴۔ فقیر نے فقیرانہ طور پر فرمایا۔ ۵۔
 انہوں نے عام فرماتے ہیں۔
 فہم انہی سے کہتے ہیں کہ انہی سے کیا
 ہذا آکا جیڈ فہم فقیرانہ طور پر فرمایا۔

۱۔ ایک سو تیس روپے والی دو تالیوں میں رکھتے تھے۔ ۲۔
 اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا جو بہرہ جیور رضی اللہ عنہا اپنے اہل
 طہر سے جوستے تھے کہ آپ اپنے والد سے کرائے
 و قریب کس قسم پر کچھ نہ لیں۔ ۳۔ ایک سو
 فرماؤ کہ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیحدہ ہوئے تو میں نے ان کا کیا کرنا نہیں کیا۔
 ایسا نہ کرتے کہ آپ اپنے والد کو نہ والی چیز
 لیں۔ ۴۔ فقیر نے فقیرانہ طور پر فرمایا۔ ۵۔
 انہوں نے عام فرماتے ہیں۔
 فہم انہی سے کہتے ہیں کہ انہی سے کیا
 ہذا آکا جیڈ فہم فقیرانہ طور پر فرمایا۔
 ۱۔ ایک سو تیس روپے والی دو تالیوں میں رکھتے تھے۔ ۲۔
 اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا جو بہرہ جیور رضی اللہ عنہا اپنے اہل
 طہر سے جوستے تھے کہ آپ اپنے والد سے کرائے
 و قریب کس قسم پر کچھ نہ لیں۔ ۳۔ ایک سو
 فرماؤ کہ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیحدہ ہوئے تو میں نے ان کا کیا کرنا نہیں کیا۔
 ایسا نہ کرتے کہ آپ اپنے والد کو نہ والی چیز
 لیں۔ ۴۔ فقیر نے فقیرانہ طور پر فرمایا۔ ۵۔
 انہوں نے عام فرماتے ہیں۔
 فہم انہی سے کہتے ہیں کہ انہی سے کیا
 ہذا آکا جیڈ فہم فقیرانہ طور پر فرمایا۔

کا ثبوت درج ہے۔ نیز خود بھی صراحتاً مستقیمہ فاسی
چشمہ کی وجہ سے اولیٰ کی اہمیت اور اس سے
اولیٰ طالب راہ پر گزروں اور ہونا
اسی طریقہ یعنی حضرت خواجہ حسین علیہ السلام کی
بہت سی راہ کی دینی و دنیاوی راہوں کی وجہ سے
نہایت حاکم کو چاہئے کہ چاہئے اور ہونا
کے ہر گز کو نہیں حضرت حسین علیہ السلام کی راہ
بہت سی راہ کی دینی و دنیاوی راہوں کے نام کی ہے
ان بزرگوں کے توسط سے اس راہ سے پہنچ کر
اس لحاظ سے خود بھی اس راہ سے پہنچ کر
کے نام کا ختم اور ان کے ذریعہ سے دیکھا جائے گی۔

خدا چاہے تو کروڑوں محمدیہ

اہم الہامیہ والہامیہ سماجیہ و علمیہ و فنیہ
ختم نبوت کے نام کا دروازہ کھلا ہے
مستندہ اس شہادہ (اللہ کی توحید شان)۔
میں سے چاہئے تو کروڑوں نبی اور ولی اور
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو سکتے۔
وہ بنیں اور میرے خاندان کے نام کے کسی خاندان
نیز وہ بھی کی علیٰ غایت اور قرآن دلی کا سامنا بھی
وہی نے بہت سی اہل اذکار کے ساتھ ساتھ
پر کی ہے۔ حالانکہ اس پہنچ کر کوئی علم نہیں کر سکتا۔

ہاں ہے۔
بے شک اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ کر چاہے
اس پر قادر ہے۔

ہاں ہے۔
مخبر
ہاں اور کے رسول ہیں۔ اور سب نبیوں میں
بہت

اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت نہیں ہے
وہی وہی صلاحت اعلامیہ ہے۔ ہاں سب نبیوں کے بعد نبوت صلی اللہ تعالیٰ
پسے بعد کوئی نبی نہیں۔

میں انہیں کے باوجود اس عظیم و عظیم پر عقیدہ رکھنے کو
ہاں میں ایک حکم میں سے چاہئے تو کروڑوں محمدیہ

ہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بقا و ست نہیں تو
ہاں تو نبوت بھی دے گا۔ اور اگر نبوت دے گا تو عالم
وہ خاطر ہو آئے بہر پروردگار عالم کا یہ بھی اعلان ہے
اللہ تعالیٰ سے فریادہ کرنے کی بات چاہئے

اللہ کی باتیں ہر جگہ ہیں۔
ہاں میں ہر جگہ دیکھا جائے کہ راستہ دکھایا۔ ہر جگہ ہر جگہ

ہر جگہ
میں محمد و احمد کے پیغمبر ہیں
در بیان القلوب ۱۷۱

باقی ماندہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے بھی فرما کر
کی انتہا کرتے ہوئے ختم نبوت کا اٹھارن اٹھارن
اس حقیقت کی تفصیل دیکھنے کے لیے فیض کی راہ
مطالعہ فرمائیں۔

گاہر بنے نظام ابو الوالیہ اسماعیل کا عقیدہ تو یہ
کہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم
موجود ہائی رسول حضرت مسلمان بنے ثابت ہے رضی اللہ
عہما عنہما ﴿وَأَنبِئَتْ كَذِبًا مِّنْ قَبْلِكَ﴾
﴿أَنبِئَتْ كَذِبًا مِّنْ قَبْلِكَ﴾
﴿أَنبِئَتْ كَذِبًا مِّنْ قَبْلِكَ﴾
﴿أَنبِئَتْ كَذِبًا مِّنْ قَبْلِكَ﴾

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اشعار فرمادے
کہ ان کے معنی وہی ہیں کہ رسول محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی نہ ہوگا اور
حضرت مسلمان بنے ثابت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بقیہ سے مراد یہ کیا جاسے تو یہ ظہور من اوشس ہو جائے
انہما علی سے پوری پوری ہے۔

سکندریا! مسلمان بنے ثابت ہے
کفر یا برہنہ کے کاغذ ہے نہ ثابت

نہ وہاں سے وہاں سے مسلمان بنے ثابت ہے
نہ وہاں سے وہاں سے مسلمان بنے ثابت ہے

ختم نبوت کا انکار

اس کے نام قادیان بزرگ مولوی قاسم نانوتوی نے ختم نبوت
کا انکار کیا۔

یہاں تو جھٹلے اندھ علیہ السلام کوئی ہی پیدا ہو
گاہر بنے کچھ فرق نہ آئے گا کہ جہاں تک آپ کے
سے باخبر ہیں اسی زمین میں کوئی اور نبی نہیں
آئے گا۔

اس کے بعد انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سب
کے سب انہوں نے فرمایا ہے کہ باقی نانوتوی صاحب نے
کہہ دیا کہ وہاں کے نبوت کریم کی تردید ہی
انہوں نے فرمائی کہ وہاں کے نبوت کریم کی تردید ہی
انہوں نے فرمائی کہ وہاں کے نبوت کریم کی تردید ہی
انہوں نے فرمائی کہ وہاں کے نبوت کریم کی تردید ہی
انہوں نے فرمائی کہ وہاں کے نبوت کریم کی تردید ہی
انہوں نے فرمائی کہ وہاں کے نبوت کریم کی تردید ہی
انہوں نے فرمائی کہ وہاں کے نبوت کریم کی تردید ہی
انہوں نے فرمائی کہ وہاں کے نبوت کریم کی تردید ہی

یہاں سے معنی آخری نبی لینا عوام کا خیال

اس مولوی قاسم نانوتوی نے قرآن پاک میں خاتم النبیین کے
عوام کا خیال قائل ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے
سے مل کر اس کو اس کے آواز سے کہہ دیا کہ وہاں سے
کہہ دیا کہ وہاں سے کہہ دیا کہ وہاں سے کہہ دیا کہ وہاں سے

اور جس نے عقیدہ اہل بدعت کو بے بنیاد کیا ہے
 جسے وہ چاہے کہ متعلق اصل درست ہے شائبہ کیا کہ
 "وہ نہیں کہ کسی کو اسلئے آئیں کی ضرورت ہو تو
 انسان بنائے ہی (عبداللہ و دیگر) کو دیکھ لے
 (خدا پر مبنی) الہی

حسنہ و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدم

مردوں کی مثال اسد و بنیادی نے کہا ہے
 عقیدہ کا "پس کوئی اور اسلئے بھی قرار
 و شرف کمال ہے کسی کو جو اصل آپ کا
 نفس بنیاد میں شامل آپ کے ہند ہی آدم
 (بڑا بنیاد)

دیو بند کا وادی مولوی قوسو کار دو عالم میں
 مثل قرار سے رہا ہے کہ خدا و دیگر عمل حلال اپنے
 عقیدہ و آپ کو سلام کی اور ان کے عظمت و رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 وادی ہے

یٰٰ ذی النہد القیم ۱۰۰
 تاسخ قوت الکتا و پیغام کی طرح
 خدا و دیگر عمل حلال نے اپنے محبوب سے
 اللہ تعالیٰ کوئی و تسمو مشور
 ویت آفندہ پیغام ۱۰۰
 اُمّہ شمسہ دین ۱۰۰
 یہاں آن ل

مسما علیہ اللہ تعالیٰ عنہ و آپ کو سلام ہے اپنے

"یہاں کہا رسد کی آدم کی کائنات نہیں"

۱۰۰

میں کہا کہ شائبہ کائنات نہیں ہیں

۱۰۰

میں تہا دی ضرورت و مشکل و حجت

۱۰۰

کی کائنات نہیں ہوں

۱۰۰

تم میں میری مثل کوئی ہے

۱۰۰

عجب اور افسوس قوم و ہر اور ان کے اکابر پر کہ

۱۰۰

و آپ کو سلام کی اور ان کے عظمت و رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۰۰

وادی ہے

۱۰۰

یٰٰ ذی النہد القیم ۱۰۰

تاسخ قوت الکتا و پیغام کی طرح

۱۰۰

خدا و دیگر عمل حلال نے اپنے محبوب سے

۱۰۰

اللہ تعالیٰ کوئی و تسمو مشور

۱۰۰

ویت آفندہ پیغام ۱۰۰

۱۰۰

اُمّہ شمسہ دین ۱۰۰

۱۰۰

یہاں آن ل

۱۰۰

۱۰۵

نواب صدیق میرزا پوری کے قلم سے میرزا محمد
میرزا پوری کے لئے لکھا دی اور وہ یہ سہ
"حدیث" جو میرزا پوری نے اپنے سے کہ رسول خدا صلی
نعم وصال ذکر کرو، لکھا، آپ کو کر کے ہیں درج
کراں میں مانتا بسر کرتا ہوں، میرا رب مجھے گناہ
اور عیبوں سے محفوظ رکھے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
مَا تَقْبَلُ مِنْ عَدُوٍّ قَطُّ وَلَا مِنْ
وَسِيٍّ وَلَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَتَّخِذُ
مِنْهُ رِيحٌ مَسْجُودٌ لِلَّهِ صَافٍ
مُتَّعٍ وَلَا سَلَمَ
(نشر الطیب ص ۱۲)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
لَنْ تَأْتِيَنَّكَ وَلَا تَقْبَلَنَّ مِنْكَ
دُخَانٌ مِنْ عَيْنٍ مَطْمُورَةٍ وَلَا مِنْ
عَالِمٍ لَا يَكُونُ عَالِمًا إِلَّا كَوْنُهُ عَالِمًا
صَدِّقًا وَأَمَّا بَرِّئُ السُّبُلِ الْأَذْرَافِ
بِحَرْقِ سَوْسَةٍ مِنْ مِثَالِ كَيْفَ
قَرَأَ وَصَدَّقَ أَوْ كَتَبَ أَوْ لَفَافَ فِي رُوحِي
مِنْهُ
ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام بھلے سے محفوظ رکھے

بڑے بھائی کے برابر ظہیر

دیر بندہ می اور غیر مقلدین کا سردار و صاحب دلی اور کلمہ

ہر سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی
بھائی کے کسی ظہیر کہیے (تقریب الامانی ص ۱۲)
یہ نااہل و بے علم کے اپنے وہ بھائی کہ یہ سبق دلیہ کہ
سب سے بھائی ہیں، فوقیہ سے کہ وہ بڑے بزرگ ہیں، اس
عالم کیا ہے جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے، برائے کی
س سے یہ تبلیغ وہ بھائی کہ کہیے کہ البتہ جن میں برتر عالم
ہو وہ بھائی کہیے۔
حدیث کے مخالف ہے۔ لَنْ تَقْبَلَنَّ مِنْكَ
وَمَا تَقْبَلَنَّ مِنْكَ إِلَّا كَوْنُهُ عَالِمًا
یَا نَبِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ سَلَامٌ وَہُوَ
یَا نَبِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ سَلَامٌ
۱۰۷
جب تک کہ اپنے والدین اور اولاد اور
تمام لوگوں سے زیادہ چھ سے محبت
نہ کرے۔

۱۱
اولیٰ کا ذکر واضح ہوتا ہے کیونکہ یہ توہم فحش جانتا ہے کہ
ظہیر زیادہ کی گائی ہے، مگر کیا ایک صلی اللہ علیہ وسلم
تھیں ہیں زیادہ چھ سے محبت نہ کرے گا وہ ہر مسلمان ہیں
۱۲
اسی طرح قلیل سے اپنے ذہنیت کو کس دے رہے

بہت سبب کے راگزیہ
کوہ بنسہ نزل شواہد رسید

ولاء و ائمة اسلام سے خارج ہو جائے۔ کافروں کے چہرہ
کوئی دہلیست قرار پا کر ان میں ارشاد نہیں فرمائیں مگر یہ سب
لَا تَقُولُوا اَوْ اٰجِنَا وَ قُولُوا
اَلْقُرْآنَ تَا ۱۱۳
لَا تَقُولُوا اٰخِنَا اِنْكُمْ قَوْلُكُمْ
صَدَقَ النَّبِيُّ ۱۱۴
کافروں کے چہرے کے انکار سے انسان کا قہر نہیں ہے
غیر کفار و ظلم کے انکار سے انسان کا قہر ہو جائے

پہنچے۔ "خاک را با عالم پا
شاه و پادشاه و خدایا و پادشاه و پادشاه و پادشاه
لَا یَسْتَعْمِلُ الْبَشَرُ کَلِمَ اٰلِهٍ ۱۱۵
بعد از خدا بزرگ کسی حق پرست
نہ

ثابت ہو کہ دیوبندی اور غیر عقلمند و باطنی حلقہ کے یہ
کافی مقیدہ۔ سچا کفر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اشرف علی

دیوبندیوں کی مبینہ کتاب اسد اللہ فیہ مولانا
مستور رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کمال منشاء ہے۔
"آپ کا قدر مبارک اور رنگت اور پیچہ سراپا
حضرت مولانا اشرف علی صاحبہا تھا" ۱۱۶
"معلقہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مولانا مستور علی"

فی الروایہ ص ۳۲

چھ ہمارے مولانا تھا نوی کی

(اسد اللہ فیہ ص ۳۲)

۱۔ نسب سے ان دیوبندی و باطنی مولویوں کی وہابییت
سب نہیں کہہ سکتا کہ باطنی کے ہمیل رہتا یہ و باطنی بھی ہیں۔
و جسی انکار کئے عذر تو فرما رہا ہے:

حسن ۱۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو
نہیں دیکھا:

۲۔

۳۔ مجھے ہمارے مولانا تھا نوی کی

۴۔ ہمارے مولانا تھا نوی کی شکل میں ہیں۔

دیوبندی مولوی سرور عالم کے مشترک میں

۱۔ ہمارے مولانا تھا نوی صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی
دربارہ:

۲۔ صلاحت میں ہم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ قاضی الامام ابو سعید ص ۴۷

۴۔ کہہ کر کہیں غیبت کو نفیس ہی کہہ کر پڑتا ہے کہ:

۵۔ جیسے جیسے ہیں یاد!

۶۔ حرمین قلن کو مارو!

رشید مکتوبی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

وہی ہندوؤں کے شیخ احمد مولوی جو کہ
گوئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کافی قراد دینے کا کہ
زبان پر اہل بڑائی ہے کہوں ۱۶
اعلا عالم سے کوئی جائز اسلام
شاید اس سے دیوبندی واپسوں کے رہے
حمید احمد شاہ اپنی دعوت کے ساتھ
اپنے آپ کو قرآن پاک کی نفس قلعی ہر مستکر تیار
اور حجاب دونوں طرح کا بھی ہے

صرف ابو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی

استغفار کر دیکھا فرماتے ہیں علمائے دین
آؤ اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابھی
الحوالبہ، المذہب کے لئے اہل بیت سے خاص سوال
نہیں ہے بلکہ دیگر ادیان و انبیاء اور علماء وہ شیعہ
جو تھے ہیں
اللہ کریم تو صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے
فرماتے
وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا رِجَالًا نَحْمِلُ الْوِزْرَ
وہیوں کا نام نہاد قلعہ مکتوبی جس کا صبر

وہی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی
شریف خاصہ خاصہ اللہ بے پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی

والجہد علیہ وسلم عالم باہر دینی مشفقین
اسلام کے سرور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز اس شخص
کا باقیہ انجیل میں سے کوئی نہیں عالمین کے لئے نبی
وہی احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نبوت اگر کسی کو اللہ کریم نے عطا
ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
میں اللہ تعالیٰ سے وہی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
اللہ کے عالم اور عالم کے اعتبار اور صبر صلی اللہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی

مدینہ منورہ اور فضائل بھون کی

وہ بہت ہی بڑی و بڑی شرف علی خاں
 جیسا کہ مدینہ شریف میں روگزیل کیا گیا
 شکر ہے کہ حضرت حاجی صاحب رحمت اللہ علیہ
 ویسا یہاں و فقہان بھون پر بھی نہیں روگزیل
 (۱۱۳)

مولوی آصف علی خاں کی ایسا شرف و قدر ہے
 کہ شرف کی گنت ہے۔

"یہاں سب بے نیاز بنا رہتے ہیں" -
 ناظرین! خاں صاحب کے جملہ غریبوں
 جس سے یہ کیفیت سنا ہے انہی کے کہ مولوی
 ہیں۔ اگر خاں صاحب کی مبارکت کا مطالعہ کیا جا
 ہی ہو جاتی ہے۔ انہی کا نام آنا کہ والد ماجد کی دعا
 چکا کہ عفا سے وہاں بے نیاز ہو گئے ہیں۔
 تہہ اترتے جہاں تہاں کو مار

ایسے نظریات دے دیے کہ ان کی عقل و ذہن کو
 دین کو اپنا کام تسلیم کرنے والوں کی عزت و حریت کا تو
 بھون کو مدینہ منورہ سے شہادت دے رہے ہیں اور
 گاؤں کو کعبہ سے بھی افضل قرار دینے کی ترغیب ان
 کعبہ سے شکر و افضل ہے

ان وہابی و بندگان کی عقل کی کچھ سمجھ نہیں آتی

یہی مسئلہ کہ وہابیوں سے افضل قرار دیتے ہیں۔

یہاں نے مزید کہا ہے کہ
 کہہ دیں یہی پوچھتے تھے کہ
 کہ اپنے سینوں میں ذوق و شوق مرقا
 (در شہید)

ہیں فرم منہ۔ کہ غزوات میں شہید
 ہیں جس طرح افسانہ و داستان ہم

بن پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے استاد ہیں!

ہیں اس پر چند کتب لکھتے ہیں کہ

"اسلام کی زیارت سے خواب میں شرف بڑے تو آپ
 کہہ دیں کہ آپ کو کلام کہاں سے آگیا۔ آپ غزوات
 میں حصہ لے کر رہے ہیں ہمارا علم ہوا کہ آپ کو یہاں لگتی"

(۱۱۴) کہ یہاں کا خدشہ ہے کہ

یہاں ہیں انہی کا خیال ہے کہ انہی کا علم ہوا کہ آپ کو یہاں لگتی
 کہ یہاں کے مولویوں کو کہہ دیا کہ انہی کا علم ہوا کہ آپ کو یہاں لگتی

انہی کے لئے اس کا اصل بیان فرمایا ہے کہ
 والہ اللہ! یہاں اور ہم نے ہر دہائی کی قسم یہ کہ
 میں سمجھا

۱۱۵ کہ یہاں کے مولویوں نے ہر دہائی کی قسم یہ کہ
 کہ انہی کے لئے اس کا اصل بیان فرمایا ہے کہ

اس کا چہرہ مشابہت سے انھیں اس شخص سے کہ رسول بن گیا۔
اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے لیے رسول رحمت بن کر گئے تھے۔
میں ہے۔

وَمَا أَزِيْزٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۚ

وَمَا يَزِيْزُهُمْ فِيْ سُبُوْحَتِهِمْ ۚ

مذہب بالا قیامت طہارت سے واضح ہے کہ وہ یوں ہیں۔
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آگاہ اس میں بہت بڑی پنداری
جو کوئی ہے۔

یوں ہیں۔ وہ یوں ہیں۔ اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
بہت ہی پاک و پوری علیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
شیخوں کا مآثرہ انہیں برکات سے عیاں ہوتا ہے کہ وہ
وہابی اس شخصیت کو اپنا متنازع قرار دے رہے ہیں۔
کے نام نبلہ شیخ القرآن مولوی غلام خاں صاحب کے
صاحب آفت دہان ہیں ان کے بیرونی کچھ کر دہان صاحب
وہ صاحب درج کیا گیا ہے۔

دیوبندیوں کے مولوی حسین علی نے:

اللہ علیہ وسلم کو پل صراط سے گرنے

دیوبندیوں کے مولوی غلام خاں صاحب آفت دہان صاحب
آفت دہان صاحب نے لکھا ہے کہ
مَا يَزِيْزُهُمْ فِيْ سُبُوْحَتِهِمْ ۚ
حکایت و سُبُوْحَتِهِمْ ۚ
۱۱۶

ہاں ہی پل
موجود اللہ علیہ وسلم
تھی۔۔۔۔۔
وَمَا يَزِيْزُهُمْ فِيْ سُبُوْحَتِهِمْ ۚ
بہت اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دعا
ماگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس گیا۔ اور میں نے الصلوٰۃ و
والسلام علیک یا رسول اللہ عرض کیا
کہ آپ نے مجھ سے معاف کیا اور
اذا نماز سکھانے اور میں نے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ چلتے
تھے میں ان کے
سے بچا گیا۔

ہاں آپ خود ہی تعارف کر رہے ہیں کہ آپ سلمان اپنی امت
کی بہت کچھ بیان نہیں کر سکتے۔ جو رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم
ہوں۔ جو خود گزروں کو ٹھکانے والے ہوں۔ جو قیامت
کے ہو کر رہتے ہیں کہ ہمارے ہیں ذہن تسلیم آفتی
کہ اسے میں دیوبندی وہابی دیوبندیوں کے آقا اور سرور
آفت دہان صاحب
کے ہیں میں نے ان کو گرنے سے بچا
کے ہیں۔ یہ ہے دیوبندی کا کار کا ایمان عمر
دعا ہے ملاقات احمد رضا خاں صاحب نے فرمایا کہ سرور القریٰ کا

تو مجھ سے کہہ دیجئے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۷

حسین علیہ السلام اور بھائی علیہ السلام نے سرسبز و درخشاں صلیب پر آت
چراغ و آتش برپا کر کے ہوتے مستحقین کو شہادت کا شریک ہوا ہے وہ
دریں شہادت میں اللہ تعالیٰ نے عید و نور و علم کے سرور کو ہم ادا فرمایا ہے
سے شہادت کے بغیر کون کونسا تھا۔ اصل عبارت ہے

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم
ہوئے شہادت و شہادت و شہادت و شہادت و شہادت و شہادت و شہادت و شہادت
اس سے بلا قدرت کون کونسا کریم۔ (ماہنامہ النور ص ۱۶)
تا جہن کوام: امام کا جہاد و شہادت و شہادت و شہادت و شہادت و شہادت و شہادت و شہادت
نور کی یادگار ہے۔ (مجموعہ شریعت علیہ السلام ص ۱۶)
حضرت اس سے بھی کلمہ لکھانے کو فرمایا ہے۔

لَکُمَا الْفَتْحَةُ بِعَدَّةٍ شَرِيفَةٍ بِحَقِّهِمْ جِبْرِائِلُ
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا اِنَّا لَمِنْ سُوءِ الْعَاثِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ رَبُّ الْعَالَمِینَ
فَاَذْکُرُ مَا عَلَنِي۔ (مجموعہ شریعت علیہ السلام ص ۱۶)
عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم
نور کی یادگار ہے۔ (مجموعہ شریعت علیہ السلام ص ۱۶)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کسر پتہ طیبہ علیہ السلام نے شہادت دی اور وہ

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم
و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم
و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم
و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم
و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

عید و نور و علم اور بھائی علیہ السلام و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم و نور و علم

وَالْمُؤْمِنَاتُ بَأْفَاجٍ خَيْرًا وَ
قَالُوا هَذَا إِفْلَاقٌ مِيقَاتٍ ۝

دشمنان ۱۸ ہے
کہ جو مسلمان کوئی قسم سے کوسلمان کے ساتھ ایک ہوا
ہوئے گمراہ بد مذہب یہ کہ جو دوسرے میں رسیبہ عالم ہوا
پڑنا کی گزرتی تھی، وہ مفسر کی کتاب میں اور مذہبی عالم
حق میں بھی خلاف نہیں ہے، بلکہ مسلمانوں میں سے ذائقہ
کیسے ممکن تھا کہ یہاں پر مسلمانی کے ساتھ نہ ہو
کھانا پڑی سب سے بدلتی ہے۔

میں نے یہ سب سے بدلتی ہے، جس سے خدا کا راز
میں شک و شبہ تھا، خدا کے لئے انہوں نے عالمی دنیا کو کفر و
پاک میں اللہ تعالیٰ سے سب سے بدلتی ہے، اللہ تعالیٰ سے
خفیہ میں گمراہ و کھانا پڑی ہے، کیسے کہ کفر و
محفوظ رہے، بصورت میں کھانا پڑی ہے، یہی اللہ تعالیٰ
ہمارے بیان کی اور وہ دنیا کے لئے ہے آپ ۱۸
پر کسی کا قدم پڑے تو پھر گمراہ آپ کے ساتھ کھانا
کہ وہ آپ کے کھانا کو محفوظ فرماتے، حضرت علیؓ
ہوئی کا خون گھنے سے پروردگار عالم نے آپ کو تقدس
کا لعل شریف کی اتنی سی آغوش کو گوارا فرمایا کہ گوارا
اُس طرح بہت سے گوارا و بہت سے گوارا بہت سے
قبل ہی حضرت ام المومنین کی طرف سے خوب طہ
حر و شرف اور دنیا و گوارا تو بہ ہوئی کی گوارا ۱۸

ان فرسے وادوں کے لیے نعمت ترین مہبت ہے۔
میں اور غیر شرفدار بہتوں کی عقل و دانش کا خطرہ باقی آج
میں کوئی کمال کے متعلق اس قسم کی بات کھی جانتے اور اس کی
منازات سے خود ان پر بدترین نظر کیا جاتا ہے اور وہی جو
کونہیں ان وادوں کی اکبر کو ایمان لایا، یہی اللہ تعالیٰ علیہ السلام
میں ان کے متعلق ایسے نیا کائنات اور اس قسم کے ذیل لایا جیسے
ان

م تم کو مگر نہیں آتی!

اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں

تو ان بعد ازاں اس سے بدترین کا عقیدہ ہے کہ
میں کہ اللہ کے فضل و کرم کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں۔

و کتاب التوحید ج ۱ ص ۱۹

اعظم آپ غر و ہما و درگاہ کو دنیا کو تمام عالم اسلام کی شان
سے آگے اور سب سے بدلتی ہے جس کو سب کا پروردگار ہے کہ
عالم اسلام کو سب سے بدلتی ہے، وہ اور سب کے شرف کا پورا جزو
میں وہیوں تمام عالم اسلام اور سب کے شرف کا پورا جزو
ہے اور اپنے شرف کی بدلتی ہے، جس کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں
اور سب سے بدلتی ہے، جس کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں

اور اس کے بعد ازاں اس کے فضل و کرم کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں
اور اس کے بعد ازاں اس کے فضل و کرم کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں
اور اس کے بعد ازاں اس کے فضل و کرم کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں
اور اس کے بعد ازاں اس کے فضل و کرم کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں

سہ درگشاں علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بعد
 مِنْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا
 وَاللَّهِ اِنَّ اللّٰهَ كَذِبٌ عَنَ الْخَيْفَةِ
 وَشَكَاةٌ عَنَ صِيحِ سَلَمِ شَرِيعَتِ
 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
 علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔

مَنْ يَتَّبِعْ اَنْجِلَةَ شَهَادَةِ اَدْنٰى
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، شَكْلَةً شَرِيعَتِ مَرْحَا
 اس سے واضح ہوا کہ وہ پورا ہے ہم شہادۃ اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امامت شریعت پر بھی ایمان نہیں
 کی فضیلت بتا رہے ہیں۔ یقیناً وہ فضیلت حاصل ہے جس پر
 برحق مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ و العافیہ نے کیا ہے
 دیکھا رہا ہے میں نے سمجھا کہ ہم تو کرم سے
 ہمیں میک ڈاگلہ کرتا آستانہ ہے

حُضْرَتِ مَوْلَانَا اَبُو اَبْنِیْمِیْہِ شَیْخِہُ اَکْبَرِہِ یَحْیٰی اَبْنِیْمِیْہِ

اَلَمْ اَوْ اَبُو اَبْنِیْمِیْہِ اللّٰہُ اَبُو اَبْنِیْمِیْہِ اَبُو اَبْنِیْمِیْہِ اَبُو اَبْنِیْمِیْہِ
 عَدِیْبِہِ اَلَمْ اَوْ اَبُو اَبْنِیْمِیْہِ اَبُو اَبْنِیْمِیْہِ اَبُو اَبْنِیْمِیْہِ اَبُو اَبْنِیْمِیْہِ
 تھیں ہمیشہ نہیں۔۔۔ اور ابراہیمؑ کی اور کس مصلحت ۱۲۱
 اس عقیدہ میں میں سرورِ فاضل صاحبِ بولک ملہ اللہ
 کی امامت شریعت کی مخالفت کی گئی ہے۔ یہی عجیب و غریب
 وسلم کے متعلق قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

سُورَةُ التَّوْبَةِ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول
 آجین۔

مَنْ يَتَّبِعْ اَنْجِلَةَ شَهَادَةِ اَدْنٰى
 وَاللَّهِ اِنَّ اللّٰهَ كَذِبٌ عَنَ الْخَيْفَةِ
 وَشَكَاةٌ عَنَ صِيحِ سَلَمِ شَرِيعَتِ
 اور یہ رسولِ نبی کے معجزانہ
 نعمت ہیں۔
 اور تم فرماؤ کلام کہو اب تمہارے
 کلام دیکھو۔ اور اس کے
 رسول۔

یہ امام احمد بن حنبلہ شریف نے پیش کی جاتی ہیں جس سے بڑا کرم
 سننے سے سامنے نہ آتا اور تمام علوم کا حقیقی بڑا دانش ہے
 اور انہیں کو کرم کا زبان ہے۔

یہاں جو کچھ ہیں دیکھتا ہوں۔ تم نہیں
 دیکھتے۔

یہاں جو کچھ تم چاہو مجھے پانچ لکھ
 خیر و برکت
 از ترمذی و حاکم و ابی داؤد
 امام محمد بن علی القسری فرماتے ہیں۔

کو جان لو کہ تم میں رسولِ اللہ علیہ وسلم تم کو دیکھتے
 ہیں۔ اور تمہارے کلام کو سننے میں آتی ہیں
 واسطے کہ آپ اللہ کی صفات سے
 شمع ہیں۔

یہاں جو کچھ تم چاہو مجھے پانچ لکھ
 خیر و برکت
 از ترمذی و حاکم و ابی داؤد
 امام محمد بن علی القسری فرماتے ہیں۔

یہاں جو کچھ تم چاہو مجھے پانچ لکھ
 خیر و برکت
 از ترمذی و حاکم و ابی داؤد
 امام محمد بن علی القسری فرماتے ہیں۔

مَنْ يَزِيْزِي فِي السُّوْمِ لَنَا فَرْقٌ
 غَالِثُهُ وَكَانَ يُزَعِّلُ وَجْهَ
 قَبِيْطِي بِسُكْنَى يَزِيْزِي
 قَبِيْطِي وَكَانَ يَزِيْزِي يَنْفُلِي
 كَمَا يَزِيْزِي يَنْفُلِي أَمَا يَسْهَى
 وَنَزَلَ الطَّبِيْبُ مَعَهُ مَعَهُ

زمین پر در بند
 محمد بن عظیم علیہ السلام نے امام ابو یوسف علیہ السلام
 اسرار شریف میں۔ الخبیر۔ المصنف المصنف
 ہیں۔ دیکھئے مدارج النبوة تاریخی ص ۱۳۱
 ص ۱۳۱ مدارج النبوة تاریخی ص ۱۳۱
 قرآن و حدیث اور سنی کتب میں سے ہے

۱۔ عالم نور محمد علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نمازیں اور
 و کلمات اور حالات سے باز رہا اور وہ وقت آیا۔
 اور کیا غیب نبیوں پر آپ
 زحمت خدا پر چھپاؤں پر گمراہوں

۲۔ وہ نبی و رسول نے مائتہ و زست و ستہ میں
 سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں
 رہا ہوں جیسے چھپائی پرانی کا دانہ
 وہی کہہ دیتے سلطان العالیین و سید العظامین

۳۔ حضرت باجوہ بظاہری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا
 میں شامیانہ کا قاتل گمراہوں

۱۔ مایہ سلم کو حاضر فرما کر سمجھنے والا کافر ہے

۲۔ مایہ سلم کو حاضر فرما کر سمجھنے والا کافر ہے
 ۳۔ مایہ سلم کو حاضر فرما کر سمجھنے والا کافر ہے

۴۔ مایہ سلم کو حاضر فرما کر سمجھنے والا کافر ہے

۵۔ مایہ سلم کو حاضر فرما کر سمجھنے والا کافر ہے
 ۶۔ مایہ سلم کو حاضر فرما کر سمجھنے والا کافر ہے

۷۔ مایہ سلم کو حاضر فرما کر سمجھنے والا کافر ہے

۸۔ مایہ سلم کو حاضر فرما کر سمجھنے والا کافر ہے

۹۔ مایہ سلم کو حاضر فرما کر سمجھنے والا کافر ہے

۱۰۔ مایہ سلم کو حاضر فرما کر سمجھنے والا کافر ہے

۱۱۔ مایہ سلم کو حاضر فرما کر سمجھنے والا کافر ہے

۱۲۔ مایہ سلم کو حاضر فرما کر سمجھنے والا کافر ہے

کو آئی پاک میرا اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے سبب حبیب سلیمان سے
انہیں میں فرمائیے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ
شَهِيدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا
وَأَمَّا إِلَى اللَّهِ مَبْدِئُكُمْ
فَمَا تَعْبَأُ بِهِ أَعْمَارُ
الْعَالَمِينَ
اور شاہد کے لئے فرمایا ہے۔ اور شاہد کے لئے مبعوث کیا ہے۔

مقامات میں فرمایا ہے کہ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ
اور مقامات میں فرمایا ہے کہ

أَنَا نَبِيُّ اللَّهِ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ
اور شاہد کے لئے فرمایا ہے کہ

وَمَنْ يَشَاقِقْ
أَمْرًا مِنْ أَمْرِي
فَعَلَيْهِ
اور شاہد کے لئے فرمایا ہے کہ

اور شاہد کے لئے فرمایا ہے کہ
وَمَنْ يَشَاقِقْ
أَمْرًا مِنْ أَمْرِي
فَعَلَيْهِ
اور شاہد کے لئے فرمایا ہے کہ

اور شاہد کے لئے فرمایا ہے کہ
وَمَنْ يَشَاقِقْ
أَمْرًا مِنْ أَمْرِي
فَعَلَيْهِ
اور شاہد کے لئے فرمایا ہے کہ

اور شاہد کے لئے فرمایا ہے کہ
وَمَنْ يَشَاقِقْ
أَمْرًا مِنْ أَمْرِي
فَعَلَيْهِ
اور شاہد کے لئے فرمایا ہے کہ

اور شاہد کے لئے فرمایا ہے کہ
وَمَنْ يَشَاقِقْ
أَمْرًا مِنْ أَمْرِي
فَعَلَيْهِ
اور شاہد کے لئے فرمایا ہے کہ

حیدر علی رحمہ اللہ - تھیں - بہرہ میں تھے

دوسرا شمال - ہے کہ بہرہ کا نائب ہو

جو گیارہویں سے قطعاً باقی رہی - اور تھیں

خوف بہرہ میں سب کو بہرہ میں گوارہ ہو

دوڑوں حالتوں میں اسلام علیہ السلام اچھا ہے

بہرہ کے نائب میں بہرہ پائی کو

آفتاب میں بہرہ نائب العین و قریب

جمع احوال و اوقات بہرہ در حالت عبادت

دریں محل چہرے دو قریب است و لیٹ

بہرہ میں سیانہ بہرہ بہرہ است و در

تکلیف میں بہرہ بہرہ در وقت صلیب

مصلی و بہرہ کہ ازین بہرہ بہرہ است

تقیب و اسرار بہرہ بہرہ و افق

آفتاب میں بہرہ بہرہ و اسرار بہرہ

ساحل بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ

وقت نورانیست کا بہرہ بہرہ بہرہ

آفتاب میں بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ

مادریں بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ

نارہیں بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ

مصلی بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ

کو بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ

اور بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ بہرہ

۱۰ - مندرجہ بالا سوا اسیاں کی روشنی میں دہلی مذہب کا

۱۱ - سب دلی میں صاحب لوگ احمد خاں سے اشد تعالیٰ علیہ

۱۲ - سب صحابہ اور دہلی میں محفوظ نہیں رہے - ان دہلی میں

۱۳ - کہ اسلام کے عربی اختلاف ہیں

۱۴ - سب صحابہ جس میں تعلیم و تہذیب

۱۵ - جس میں مذہب پر لغت کیجئے

ہمالک و مختار ماننا عیسائیوں کا عقیدہ ہے

احمدیہ اہل بیت میں گھسا ہے کہ

۱ - سب سب کرنا بہرہ میں چلنے والے بہرہ کی تکلیف کے

۲ - سب سب کرنا بہرہ میں چلنے والے بہرہ کی تکلیف کے

۳ - سب سب کرنا بہرہ میں چلنے والے بہرہ کی تکلیف کے

۴ - سب سب کرنا بہرہ میں چلنے والے بہرہ کی تکلیف کے

۵ - سب سب کرنا بہرہ میں چلنے والے بہرہ کی تکلیف کے

۶ - سب سب کرنا بہرہ میں چلنے والے بہرہ کی تکلیف کے

۷ - سب سب کرنا بہرہ میں چلنے والے بہرہ کی تکلیف کے

۸ - سب سب کرنا بہرہ میں چلنے والے بہرہ کی تکلیف کے

۹ - سب سب کرنا بہرہ میں چلنے والے بہرہ کی تکلیف کے

۱۰ - سب سب کرنا بہرہ میں چلنے والے بہرہ کی تکلیف کے

۱۱ - سب سب کرنا بہرہ میں چلنے والے بہرہ کی تکلیف کے

۱۲ - سب سب کرنا بہرہ میں چلنے والے بہرہ کی تکلیف کے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کی

مورد و کسی صاحب نے لکھا ہے کہ

عقیدہ دینی مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرب کے لئے فرمایا
انوار تھوڑی سی مدت گذرنے کے بعد وہ اپنے ملک
مکہ دنیا کے ایک بڑے حصہ کے محسوس گروہ اس
عرب میں بہترین انسانی مواد لیا۔ یہیں کے اندر یہ
حق، اگر خدا کا ارادہ نہ ہو تو اسے نہ ہوتا۔
لوگوں کی سیر میں جاتی تو کیا چہرہ ہی وہ تاج بھی لگنے لگے
(تحریر اسلامی کی علامہ کی)

ناظرین کے لئے یہ مورد ہی مناسب ہے۔

انکار کرتے ہوئے لازماً یہ معلوم ہی کی انتہا لڑی ہے۔ وہ
مورد عام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کامیابی کو وہاں
میں لایا ہے۔ حالانکہ عرب کے بننے والوں کی حالت کی طرف
بالکل نظر پڑنے پر ہنسا کر کہتے تھے چوں کہ زندہ درگور
انکی مخالفت کا مذکور نہ اور تعالیٰ نے اس طرح فرمایا

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ
وَدَّ بَعْثُوا رُسُلًا مِنْهُمْ
أَلَيْسَ جَعَلْنَاكَ نَبِيًّا
وَكَيْفَ تَكْفُرُ بِهِمْ لَبِيفًا
وَالْحُكْمَ فَهِيَ كَانُوا هَوْنًا
فَبَشِّرْهُم بِمَا كَانُوا يَسْتَعْجِلُونَ

سے پہلے کھلی گڑھی میں تھے۔

عرب قوم بنیاد کے ملک میں کہ خدا کے رسول کی کامیابی کا
مورد ہے یہ ہے۔

انوار نبوی کی وجہ سے ہی مورد و کسی نے لکھا ہے۔

علیہ السلام اس وقت میں سنہ ۱۱ھ میں مدینہ منورہ میں
مقام پر تھے۔ یہاں سے وہ اپنے ملک
مکہ میں اپنے گھر پر
مکہ میں اپنے گھر پر

صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیدا نشی ہوئے نہ تھے

بہ نورانہ ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

انوار سے بہت مسرت ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایمان الغیب کی منزل سے گذر چکے تھے۔ جس
میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعلق میں آیا ہے۔
انوار انوار کائنات کے سنا ہے سے وہ توحید کی حق
انوار پر آیت صادقہ تھی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس حقیقت کو پتا چلا۔ اور اس کے
رسول کی ذمہ داری تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے علم ہی حاصل کروا تھا۔

(تفسیر القرآن ص ۳۳۱ ج ۲)

انسانی ظہر میں سے ہی اس عقیدہ کو بطلان اور کفر قرار

میلاد رسول کو اٹھائے حزب محض اور مجال کے گھر سے ہوئی

دہلیوں کے غافل و غافلہ جو ناگزیر دہلی کے اخبارات کی تبلیغی کے اندر سے
مکرور و عالم سلسلہ طبع کے علاوہ شریف کے واقعات کو منظر محض کذب
و تالی کی غلطی مبنی اٹھیں قرار دیتے ہیں کھینچتے ہیں کہ

عقیدہ ۱۔ چشمہ واقعات اس سوانح میلاد محمدی کے ذکر میں سب گز
رے گا۔ یہاں حلیت نہیں۔ اپنی موعود روایتوں کے ذکر کو نام نہادوں کی کیا
یہاں ایک بڑی و معروف مولود کی مخالفت کی ہے فقہ سنی کا واقعہ محض ہے اس
انتق کدہ فارسی کا واقعہ محض عربی نہیں ہے۔ ہندو یا جاری ہونا بھی گیسے۔ ہندو
ہو جائے اور پھر حضرت ہے۔ سہروردی کا ظلم و غریب و بیکار یا عجم خوشی کا خیال کر کے آ
کی خوشی کو بھی باسی رنگ لیا۔ جیسی جانوروں کی پولیاں عرب کن لیں اور
یہی خوشی یا جھوٹ ہے۔ روٹی کا کھینا، لہو کا پھینکا، سفید ابر کا اترنا سب کذب کہ
کسی و تالی کی غلطی ہوئی ہے۔

(ادبیات محمدی دینی حجت حاجزری رضی اللہ عنہ)

ناظرین حضرت ۱۔ دہلیوں کے مولوی محمد یوسفی سے بن میرا کے
کو منظر محض کذب اور مجال کی غلطی ہوئی اٹھیں قرار دے کر بارگاہِ نبوت میں
مستحق کی حسرت کی کہ ہے۔ ان واقعات کا درست اور صحیح ہونا دہلیوں کے اندر
مولوی ابراہیم صاحب فیروز بنگلوی کی کتاب سے پیش کیا جا رہا ہے۔
فیروز صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۔

آپ کی وفات کے نزدیک اور اس کے بعد آپ کی نبوت کے علامات میں سے
کچھ ظاہر ہوا۔ اس میں ایک وہ ہے۔ جسے طبرانی نے عقائد بنی الامم الصغریٰ سے اور ابن
ابن خلدون سے روایت کیا ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زاد و ماجہ حضرت آدم

ن کے پاس تھی جب آپ کو درود شریف پڑھا تو میں نے مشتاقانہ کچھ کہہ
دیا کہ ہے ہیں جی کہ میں نے کہا کیا کہ وہ کبر و کریم کے جب آپ وضع
کے ہوئے۔ تو اس کے ایک نور نکلا جس سے وہ گھر اور وہ محل روشن ہو گیا۔
اور اس حدیث کی شاہد عربی بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے۔ جو

میں کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور میں
اللہ کے بندہ ہوں اس وقت میں قائم القیوم تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے
اللہ اور ابی تم کو اس کی حیثیت بتانا ہوں۔ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور حضرت
نوح کی بشارت بول، جو انہوں نے میری بابت کہی تھی۔

عالمی ڈیٹے ہیں

ہم سے پہلے آئے سے ہو یا دعا سے نبیل اور نو پیر جی
اولیٰ والدہ ماجدہ کی روایت ہوں۔ جو انہوں نے بھی صحیح اور ایسا ظہیر اسلام
ن میں اس طرح روایت کی ہیں۔ اور ایک رسول اللہ کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ کی وفات
کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے غمات روشن ہو گئے۔ اور روایت کیا کہ
حدیث کو امام احمد نے روایت کیا۔ اس کو ابن حبان نے اور امام حکم نے۔ اور حضرت ابراہیم
کی حدیث میں بھی اس طرح ہے کہ جو امام احمد نے روایت کی، اور امام ابن اسحاق نے ثور بن
زیب سے اور اس نے خالد بن مظان سے اور وہ آنحضرت کے صحابہ سے اس طرح روایت
کرتے ہیں۔ اور کہا کہ علامہ شام کا شہر یثرب میں روشن ہو گیا۔ اور امام ابن حبان نے اور اس کے
اپنی شہر عراق کے فقہ میں ابن اسحاق کی طرح روایت ہے کہ ستارہ چاندی سے ایک ایسی
حدیث بیان کی۔ اس میں علامات نبوت میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی چھاتیوں میں دو وہ
کاغذ دوڑ جائے گا اور اس کی اوشی کا دور دوڑ جائے گا کہ دور بارہ لاغر ہو جائے گی اور آپ کی
ساری کے گرد سے کو تیز ہو جائے گا اور اس کے بعد وہ چھاتیوں کی کمر لیں گے اور وہ بارہ
جو آتا اور اس کے علاوہ کہ میں میں پیداوار کی طرف آئی اور اس کی کاوشت کا مہبت تھا

اور ان کا دورہ فرشتوں کا آپ کا سیدنا ایک شوق کرنا

(میتو العظمیٰ) ۱۳۰۰

اور خرم بن ابی خزیمہ کی حدیث میں ہے، وہ اپنے باپ کے روایت کرتے
سے کہا، اور اس وقت اس کی عمر ایک سو پچاس برس ہو چکی تھی، جا کہ میں رات کو
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ سونے کے لئے لیٹا، کامل ٹوٹ گیا، اور اس کے ہوتے ہوئے

خبر پڑے، اور اس پر سب نازیبوں کی دعاؤں کی آگ بجھ گئی، اور وہ اپنے
پچھلے ایک ہزار سال سے کبھی نہ بچ سکتی، اور کچھ ساقیہ کا پانی پیئے گا، اور
مردان اپنی لے رکھنا کہ سخت اور قوی اوٹ اچھے اچھے ٹھونڈوں کو پیچھے
لیٹے ہیں، اور وہ اپنے دیکھ کر پانی ٹوٹ گیا ہے، اور اس کے گرد کے شہر ان
میں منتشر ہو گیا ہے، جب کسی صبح کو اٹھا، تو اسے اس واقعہ سے خبر پڑی
ہوئی، اور اس نے اپنے اسباب کی شکست سے دریافت کیا، تو انہوں نے مطلع کیا کہ
کی طرف پیغام بھیجا، چر سارا فخر و جلالت مذکور ہے، روایت کیا، اس کو
ابن سکین وغیرہ نے معرفۃ الصحابہ میں درج فرمایا، الباری جلد دوم ص ۱۱۱
و ابوبکر کے ہی دوسری حافظہ کھوسے والے نے اپنی تفسیر میں

مذکور ہے، حدیث میں بھی با اسناد دیا

میں ختم نہیں پاس خدا علیہ وسلم تاک ملایا
ثبوت ابراہیم دی اور لکھا حدیث میں
یہ خواب ایسا صحت و یقین و تحقیق ہو گا
جو اس شخص کو ظہور جو اس شام قصہ شمس ہے

و ثبوت ابراہیم دی آیت ایسا لغوی فرمائی

قائلیہ سے سر لہر! مولوی ابراہیم بیگم کوئی اور مانتا ہے
(تفسیر محمدی ص ۱۱۱)

کے کی عبارت سے ملتا ہے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات کا ثبوت
کے بعد یہ حدیثیں ہیں جو جانی ہے کہ وہ اپنے کے مولوی محمد امجد علیہ السلام
ماہ سے لے کر صلی اللہ علیہ وسلم سے عناد اور حسد ہے، جن واقعات کو سلمہ محمد بن
ابو بکر بن سہیل نے اپنی کتب میں درج فرمایا ہے، ان واقعات کو یہ کتب رسول
کرب محض اور دعائی واقعات قرار دے رہا ہے۔

زندان سے رہست میا دوست ہی سہی

اے شیخ گفتگو تو شرفیاد چاہیے

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں تکمیل کتنے ہوتے
آتا اور سبہ کہ تائب لغو اور چپ رہا!

دلبریں کے مولوی محمد جو گاندھی کہتے ہیں کہ

دینی کلمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہنا بیجا فحش کے وقت کے محرم ہے
ہوئے، مسجد کہتے ہوئے، اس میں جتنی باتیں ہیں، وہ دنیا میں اسے سب
مولویوں کی مرثیہ کہتا ہے، اور محض لغو و بے ثبوت ہے، انہوں
سے ایک بات بھی قابل تحقیر اور واجب التسلیم نہیں۔

خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۵ جنوری ۱۹۰۰ء

قائلیہ کہ لہر! وہابی مولوی کو اس عبارت اور عقیدہ سے
نئی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نفرت اور عناد شک رہا ہے۔

ابن حجر عسقلانی شافعی بخاری کے حوالہ سے امام جلال الدین سیوطی
مدیر الرعیت نے نقل فرمایا ہے کہ

نئی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جو کلام فرمایا ہے۔ وہ

اِنَّهُ اَكْبَرُ مِنْكَ بِهَيْلٍ قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّ صَاحِبَهُ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّ صَاحِبَهُ

وہاں لکھا ہے کہ یہ کتاب "اسان العیون" المشہورہ ہے۔
میں لکھا ہے کہ

جب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوا
تو آپ کے گھر میں ایک کتا ملا جس کا نام "الکلب" تھا۔

اِنَّهُ اَكْبَرُ مِنْكَ بِهَيْلٍ قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّ صَاحِبَهُ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّ صَاحِبَهُ
(صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۲)

مسند اکبر کی کتاب میں دست شہود روایات سے ثابت اور ائمہ
کباری روایات انفرادیہ نہیں۔ بلکہ اسی روایات کو کئی روایات کے ساتھ مل کر لیا گیا ہے۔
پھر یہ روایت ہے جس کو کوئی عالم دین کہتا ہے کہ اس کی گواہی کرتا۔

انصار کربلا کے ہاں
وہابی تہذیب کے ائمہ کی نگاہ

میدان شریف ہونا گناہ بلکہ بدعت و شرک ہے

۱۲۔ حج الاول کو دو گنا نہیں بد کرتا اور جس مرد کو گناہ ہو۔

الاجنبیہ مشہورہ ۲۰۱۲ء

۱۳۔ حج الاول کے ماہ میں ہی تہذیب کا غلط ہے۔

الاجنبیہ مشہورہ ۲۰۱۲ء

وہابیوں کے مولود ہر حال ناجائز ہے
کے شاعر ہیں، نے لکھا ہے کہ

جس میلاد شریف، قیام وغیرہ بدعت و شرک ہے۔
(الاجنبیہ مشہورہ ۲۰۱۲ء)

نہ اللہ انہ سے نے لکھا ہے کہ

جس میلاد شریف کو بدعت ہے۔ (الاجنبیہ مشہورہ ۲۰۱۲ء)
وہابیہ تہذیب کے امام ترمذی نے بدعت کے بھی اسی طرح کا ٹھکانا دیا ہے۔
(فتاویٰ ترمذیہ ص ۱۲۲)

وہابیوں کے مولود ہر حال بدعت ہے۔
نہایت سہل کے ساتھ مل کر ان کا انفعالی اور بدعتی کتاب و سنت

۱۴۔ بدعت بلکہ داخل فی الشرک ہے۔ (فتاویٰ ترمذیہ ص ۱۲۲)

جس مسجد میں میلاد شریف و غیرہ بدعتوں اور نام الاچیزوں کا قائل ہو جائے
وہابیہ تہذیب کے مولود ہر حال بدعت ہے۔ (فتاویٰ ترمذیہ ص ۱۲۲)

میدان شریف ہونا گناہ بلکہ بدعت و شرک ہے

وہابیہ تہذیب کے مولود ہر حال بدعت ہے۔
نہ کرشمہ کے ساتھ اور گناہ کی شکل ان الفاظ میں قرار دیا ہے۔

۱۵۔ جس نے میلاد شریف کو بدعت قرار دیا ہے
وہابیہ تہذیب کے مولود ہر حال بدعت ہے۔

(الاجنبیہ مشہورہ ۲۰۱۲ء)

جس مولود ہر حال ناجائز ہے

وہابیہ تہذیب کے مولود ہر حال بدعت ہے۔

۱۰ اتفاقاً مجلس میلاد ہر دوں قیام پر دوایست جمع درست ہے یا نہیں؟
مجلسی صاحب سے اس کا جواب دیتے ہیں۔

۱۱ اتفاقاً مجلس مملوک ہر حال ناجائز ہے۔ دفعہ اولیٰ شریف شریعت اسلام پر مبنی
مجلسی صاحب سے ایک اور سوال مملوک شریف اور مجلس مملوک کے متعلق
تھا۔ وہ سوال اور جواب دونوں درج ذیل ہیں۔

سوال: مولود شریف ایک اور کسی میں کوئی بات خلاف شریعت نہ ہو جسے کہ
حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھا کرتے تھے آپ کے دربار
جائز ہے یا نہیں اور شاہ صاحب واقعی مولود اور کسی کرتے تھے یا نہیں؟
الجواب: عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی اربعہ شریعت نہ ہو مگر اہتمام و تدبیر
اس میں بھی موجود ہے۔ لہذا اس قاعدہ میں درست نہیں۔ مسئلہ ہر ایک
کا جو جواب ہے۔ بہت اشیاء ہیں کہ اول بیان نہیں ہو سکی وقت میں
تجسّس ہوئی۔ مجلس مملوک و مملوک ایسا ہے۔ اتفاقاً شریف شریعت پر مبنی و مملوک

میلاد شریف کی دیوالی اور دوسرے تشبیہ

موردی صاحب نے میلاد شریف کو دیوالی اور دوسرے تشبیہ یہ تھے کہ ہاں ہے کہ
”یہ تو اور ہے ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیا جاتا ہے۔
حقیقت میں اس کا تواریخ نہیں۔ جس کا کوئی ثبوت یا سند نہیں ملتا۔
تھے کہ صحابہ کرام نے بھی اس دن کو نہیں منایا۔ صحابہ کرام نے اس دن

نے جس مجلسی صاحب کے نزدیک تو اس شریعت پر اسے کہ بعض میلاد شریف منسوب ہے۔ ان کے نزدیک
ساگر مناجا ہے۔ چنانچہ اسے مانگا یا یادداشت نہ کرنا چاہیے کہ ۵۰ نہیں مملوک اور بعد
چار سال کے کھانچہ اور اللہ کے کھانا ہی درست ہے۔ دفعہ اولیٰ شریف شریعت پر مبنی و مملوک
۱۵۳

کو دیوالی اور دوسرے کی جعل دے دی گئی ہے؟

۱۲ ہفت روزہ قزاقی لاہور ۲۰ جولائی ۱۹۶۶ء
ناموس کی کام: ایک بار ایک صاحب کا بیان ہے
رم و لاوت: میلاد شریف مناسک پر نہیں دینا والی کے غلوں سے افسوسناک ہے
دیوالی اپنے بچوں کی سزاؤں منائیں۔ میلاد کو نہ نہیں اور میلاد جسے کہیں کہیں
کی تشبیہ اسناد کے ایک صاحب نے یہ کہیں یہ کہیں اور حرام نہیں۔ مگر ہاں ہاں ہاں ہاں
تسا کے بعد وہ کہہ کہ میلاد شریف مناجا مانے تو بدعت کے فوہ کی کہ نہیں کہیں۔

تشریحی چل پہل پہ ہزار عیدیں ہیج الاول
سوائے اہلس سے حال ہی کہیں تو شریعت مانے ہیں
پارے سے سلف صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف اور اللہ کا کہ نہیں خود
سببہ العالین کے تو ان کو ہم میں جا بجا فرمایا ہے۔

وَقَدْ جَاءَ قَوْمٌ مِّنْ نَّسْلِكَ
عَلَيْهِ عَلَيْهِ نَاعَتْ ثُمَّ خَرِبُوا
تَحْلِيكَ بِأَلْفِ عَيْنِينَ وَفَتْ
وَحْيِهِمْ ۝ وَطَلَعَ ۝

فَلَمَّا جَاءَ قَوْمٌ مِّنْ نَّسْلِكَ
يَحْيَا مَيْسِرًا ۝ (طہ ۷۷)
فَلَمَّا جَاءَ قَوْمٌ مِّنْ نَّسْلِكَ
إِذَا بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ
أَنْفُسِهِمْ ۝ (طہ ۷۸)
وَمَا أَكْفَرُ لِقَوْمٍ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيَدْفَعُوا

اور ہم نے نہیں بھیجا مگر رحمت دوسرے
جہاں کے لیے۔

ان سب کا یہ قیاسات میں اللہ پاک و تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب علیہ
۱۵۵

قُرْآنِکَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا تُخْفِی وَ تَکْشِفُ
 وَ اَحَدُکَ لَا یُحِیُّ اِلَّا بِاِذْنِکَ
 یُخْفِی الْجَسَدُ وَ لَا یُحِیُّ اِلَّا بِاِذْنِکَ
 یُخْفِی الشَّیْءَ فَقَدْ اَنَّکَ اَعْلَمُ
 کَیْفَ کَانَ اَوَّلُ تَرْکِیْبِ هَذِهِ
 ذَلِکَ تَتَمَلَّکُ بِلَکَ الْاَسْمَاءُ
 فَوَجَدَ تَحَارُجَ قِیَمِ الْمَلَائِکَةِ
 اَلْمُکَلِّیْنَ اِمَّا لَیْ هَذَا اَمَّا هَیْ
 وَ اَمَّا لَیْ هَذَا اَمَّا لَیْ هَذَا
 یُحَیِّی الْعَالَمَ اَمَّا لَیْ هَذَا اَمَّا لَیْ هَذَا
 ثُمَّ وَلَیْسَ اَللّٰهُ وَ لَیْسَ اَللّٰهُ
 بِرَبِّ الْعَالَمِ اَمَّا لَیْ هَذَا اَمَّا لَیْ هَذَا
 وَ لَیْسَ اَللّٰهُ وَ لَیْسَ اَللّٰهُ
 بِرَبِّ الْعَالَمِ اَمَّا لَیْ هَذَا اَمَّا لَیْ هَذَا
 وَ لَیْسَ اَللّٰهُ وَ لَیْسَ اَللّٰهُ
 بِرَبِّ الْعَالَمِ اَمَّا لَیْ هَذَا اَمَّا لَیْ هَذَا

[illegible]

دیکھیے قسبۃ الدنیا میں ہیں ہوتی ہے ان سے سمجھو۔ اور ان کے
طرز عمل پہلو۔ (روحانیت عورت میں)

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سید صاحب نے اپنا عقیدہ ان کا کہنے سے بعد ثابت کر دیا اور فرمایا کہ میں نے اپنے
سے غیب الی سنت و جماعت کو قبول فرمایا اور اپنی مرضی کا قیام دیا ہے
غیب کو کہنے کا نہ کوئی پل ہے جس پر شیطان و شیعوں نے غیب کو خود ہی کہا ہے
اور نہایت مسرت و اطمینان سے فرمایا کہ صاحب کو اس کے بعد تعریف و توصیف

باز کر کے خود دہر دہر جوئے اور شیخ صاحب برصوف کو غفلت نہ آئے
 صاحبین کو داخل حسدات کیا اور شہر بنی بطور تبرک از لیسم تیار کیا
 مُنفذ و اجماع سے کھٹے سے تقسیم کر لی۔ اہم زور و فرود نہ آئے
 بیکر کے : اور ائمہ غلامیہ حضرت : اور انہما جہت اور شہر ۱۶۹۷ء
 قادیان کرام : اور انہما جہت کی رسول و شہر کے طریقہ آپہ نے ملاحظہ فرمائیے
 شہر یہ احمد غلامیہ کے زور و یک مولود ہر حال میں جاری ہے۔ اور یہاں شہر
 ساگر اور کھلیا کی شکل ہے۔ اس غلامیہ کے زور و یک ساگر و منا ساگر ہے

ساگر و منا ساگر ہے

"ساگر و کچھ کی اور اس کی غلامیہ میں اہتمام الطعام کرنے میں کوئی
 عرق معلوم نہیں ہوتا۔ اور کھانا وجہ اللہ تعالیٰ کا بھی درست ہے
 دفا و فی رشیدیہ ۱۶۹۷ء

مجلس میلاد منعقد کرنے اور فطائف کیزولوں کو

مولوی اسماعیل سے غزوئے کی دیکھتے حکومت بنی کھول برسر ادبی ہے اور
 "مجلس میلاد منعقد کرنا" جس کو تعاقب (۱۶۹۷ء) کا زمانہ ہے
 ہے کیونکہ جس کا کوئی ثروت نہیں۔

اسی عادت مناسک کے مترادف و غلیظہ و است و است و قرآن و غلیظہ اور است
 میں ان سے احوال حاصل کرنا یہ سب بدعات ہیں۔ بلکہ کبھی یہ شہر کو اکبر
 تک بھی پہنچ جاتے ہیں۔ مولوی کو بتایا جاتا ہے کہ یہ طریقہ بدعت ہے
 اگر ان میں تو بہتر و نہ حکم ان کو سزا دیتا ہے۔ تاکہ باز آجائیں اور

دو جہتیں :
 "مجلس میلاد منعقد کرنے اور فطائف کیزولوں کو
 جہتیں :"

دعا سے پہلے درود شریف پڑھنے کی نعت

دو جہتوں کے سرور و شان و است و است سے کسی سے سوال کیا کہ
 "اور یہاں درود شریف پڑھنے کے بعد نعت اسلام پڑھیں اور درود شریف
 نعت کے بعد نعت اسلام سے شروع کریں۔ درود شریف پڑھنے
 کی ممانعت میں کوئی حدیث صحیح جو زبان کریں؟
 ۱۶۹۷ء اور شہر کے جواب : ایک

اور اس نعت کے بعد درود شریف ہے کہ جو درود کسی مقام پر ثابت ہے۔ وہی
 مسنون ہے۔ درود شریف : حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک
 شخص نے چنگ مار کر آنا دیکھا۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک
 موقع کے لیے ہم کو درود نہیں لکھا گیا بلکہ الحمد للہ لکھا گیا ہے۔ اس
 روایت کے مطابق حدیث متصل وہی دعا پڑھنی چاہیے جس کا ثبوت
 حدیث میں ہے۔ اور حدیث اسلام و درود کی فضیلت مجملہ سے خود ہے۔ مگر
 وقت مناسب وہی ہے جو مل جائے۔

اور انہما جہت اور شہر کا کام ۱۶۹۷ء اور شہر کی ۱۶۹۷ء
 مگر بنی کرام : اور انہما جہت کے سرور و شان و است و است سے کسی سے سوال کیا کہ
 "اور یہاں درود شریف پڑھنے کے بعد نعت اسلام پڑھیں اور درود شریف
 نعت کے بعد نعت اسلام سے شروع کریں۔ درود شریف پڑھنے
 کی ممانعت میں کوئی حدیث صحیح جو زبان کریں؟ اور شہر کی ۱۶۹۷ء
 جواب : دیتے ہوئے کوئی حدیث دعا سے قبل درود شریف پڑھنے کی ممانعت میں نہیں

نہیں کر سکا۔ بول ہی نہ اُٹھتے کر دی۔

مہ اسے بچہ کو کھائے تب بستر پر سبزل میں کسٹ مارا۔
طوائف شریف میں روایت ہے کہ کوٹھائی سے بیان نے منصور کو دیا
نہیں بھی روک کیا ہے کہ

فَاَيْتُكَ فِي يَدِي وَاسْطُ الْمُدَّعَا
فَاَيْتُكَ اَوْ لَيْتُكَ اَوْ اَجْبَا

(جلال الاقلام ص ۲۳۲ الفصولۃ والسلام ص ۱)

فانصی علیہا نہ منصور پر دوس نے لکھا ہے کہ

مقامت دود میں سے ایک بچہ دے گا کہ وقت ہی منی اللہ علیہ
دود شریف کا پڑھا ہے۔
والفصولۃ والسلام ص ۲۳۲

ہر ایک دعا کے بعد اللہ تعالیٰ کے درمیان جواب پڑا ہے یا
نہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر دود پڑھا جاوے جسے
پڑھا گیا پر دود اٹھ جاتا ہے اور کوٹھائی کی جاتی ہے اور جب دود

نہ پڑھا جاوے تو دعا نہیں قبول کی جاتی۔
والفصولۃ والسلام ص ۲۳۲

اپنے قیم سے بھی لکھا ہے کہ

مَنْ اَزَادَاَنْ يَسْئَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهُ
فَلْيَبْدَأْ بِاَصْلَافِ الْمُنَجِّحِ صَلَّيْ اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلِّمْ فَإِنَّ الصَّلَاةَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُتَقَبَّلَةٌ۔
(جلال الاقلام ص ۲۳۲ مطبوعۃ الفصولۃ والسلام ص ۲۳۲)

دعا قبول کے واسطے پہلے اسے منصور پر دوس نے ہی لکھا ہے کہ
مغز دود پر ہی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ایسا ہے جیسے نماز

ہے سورۃ الفاتحہ اور یہ حکم مقامات میں کا شفا دگران سے دیا دود
شر و حیت خلق ہے جس سے دیکھتے ہیں کہ مقامات کا دود دین

ہے۔ یہاں کو متنازع نماز و منہ ہے۔
(الانصاف والسلام ص ۲۳۲)

مذی شریف اور شکوۃ الصالحین میں حدیث شریف ہے کہ ہر نماز وقت اظہر
درہ تاج و حیرت ہے۔

لَا اَبْرَحُ وَكَرَّ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ وَبَيْنَ يَدَيَّ
وَالْاَرْضِ وَبَيْنَ يَدَيَّ

مذہب و احادیث شریف اور دود ایسا ہے کہ ہر نماز میں اس سے
دود و شریف

دعا قبولیت کا ذریعہ ہے۔ ہر نماز میں اس کے بعد دعا پڑھ کر اسے یہ کیفیت
دکھائی کہ کس طرح عبادت ہوگئی ہے۔ جس کے دل میں سرور و لطم ہو

ہر نماز کے بعد دعا پڑھ کر اسے یہ کیفیت
دکھائی کہ کس طرح عبادت ہوگئی ہے۔ جس کے دل میں سرور و لطم ہو

لَا اَبْرَحُ وَكَرَّ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ وَبَيْنَ يَدَيَّ

والص: یہاں فرماتے ہیں تمام جن کو کس سند میں کہ فریقہ لا ابراۃ اللہ محمد رسول
اللہ عاجز ہے۔ یہاں میں۔ یہاں تو ہوا۔

دعا قبول کے لیے اہل ایمان نے یہ فریقہ دوسرا اس کا جواب دینے میں کہا
الاجواب ہے۔ فریقہ محمد و آلہ اللہ محمد رسول اللہ ثابت نہیں ہے۔ فریقہ کے

واسطے دعوت کا لا ابراۃ اللہ ہے۔
دعا قبول کے واسطے محمد و آلہ محمد ثابت نہیں ہے کہ اس استقامت کے جواب

یہ لکھا ہے کہ

میں ایک ذکر اور تفسیر کے لیے صرف **لا اِلهَ اِلَّا اللهُ** ہے اور
 اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا بھی روایت سے شواہد
 (فتاویٰ مذہبیہ ص ۱۲۸)
 ۱۰ غرض یہ کہ کلامِ اسلام پر بلا دلائل اگر کسی پر اہانت سے ان کی
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں ہے۔ جو فرقہ کے دیگر
 محدث اہم رسول قبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نہ کر اور نہ
 اس فرقہ کے جملہ جوئے میں کیا شک و شبہ ہے اور ان سے بڑھ کر کثرت
 کتنا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ جَاءَكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ **اللَّهُ**

ترجمہ ص ۵۱۲

فَإِنَّمَا يَسْتَحْيُوا لَكَ الْكِبَرُ وَيَقُولُوا

إِنَّمَا أَتَيْنَاكَ **اللَّهُ**

قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنا وصف ذکر مصطفیٰ خود قرآن پاک میں

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى

الرَّسُولِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ترجمہ ص ۵۱۲

مفسر قدس ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر رسول پر علی الفضل ہے اور

اِذَا كُنْتَ كَذِبًا مِّنْ عِندِ

اس میں حدیث قدس سے بھی میاں ہے کہ میں ذکر خدا ہو گا وہاں ذکر مصطفیٰ

۱۰ **لا اِلهَ اِلَّا اللهُ** اگر ذکر نہ ہے تو محمد رسول اللہ بھی ذکر و تعظیم ہے۔

ان کی کیا جہاں و کجور ایمان دار

پس ذکر حق ذکر ہے مصطفیٰ کا

۱۱ ابیہ نے پناہ عقیدہ کہ کر نفس منہ صلی کا تو بڑا کیا ہے۔

شکر شکر ہے جس میں تعظیم صلی

اس طرحے مذہب پہ لعنت بیچنے

۱۲ ان کے امام ابن قیم اور تاجی علیہ السلام نے نقل کیا ہے کہ

ما من رقی فی اللہ ورجل احسن من اللہ علیہ وسلم کے نام سے کی حدیث

فرمانی نے روایت کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَكَيْفَ

ترجمہ ص ۵۱۲

۱۳ اسناد صحیحہ جہاد الاسلامیہ

۱۴ صلی علیہ وسلم

۱۵ اس کی تعریف بشیر جیسی بلکہ اس سے بھی اختصار کرو

۱۶ حدیث کہ کسی بزرگ کی تعریف میں اگر ان سفار کربوں اور بزرگ کی تعریف

۱۷ اور سوار میں بھی اسکا نام نہ کرے۔

۱۸ (توضیح: ایمان ص ۶۳ طبع دہلی)

۱۹ مرد کو نہایت علیٰ فصاحت و انشیاات اور بزرگ دنیا کلام علیہ السلام

۲۰ کے لفظ میں آجاتے ہیں۔

۲۱ خود تیار کریں کہ اس میں وہ بڑی کہہ لیتے کہ جو بشر کی ہی تعریف ہو

۲۲ صاف پڑھ لیتے ہیں۔

لَعْنَةُ اَنَا قَبْلَكَ وَلَا
بَعْدَكَ يَسْئَلُكَ
اَب جيسا اَب سے تیار
دیکھا روئے اَب کے پس
دیکھا۔

سب شرمناک تیرے درمیان تھے جیسے شرمیلی ایک سے اللہ کا
نہیں تو شرمناک ہی طرح سب بچہ جیسے تیرے ان کی آنکھیں اور دل سر ہاتھ
پاک مل اللہ کے سامنے انبیا کو ہم ہم ایک ہم کے مشتاق ارشاد فرمایا
تَنَامُ عَيْنَاكَ وَلَا تَنَامُ اِنَّ اِيَّاهُ يَنَامُ اِنْ يَرَاكَ يَنَامُ
فَلَا يَنَامُ (میرزا جیسے) کا بیان دیتا ہے۔

عورت کا شرمناک دیکھتا ہے تو جلد از سر تیرے درمیان سے گزرتا ہے
سکتی ہے۔ یعنی اگر ہم سے اللہ جیسے علیہ وسلم کی اذعان مہربان دینی میں اللہ کی
کسی دور سے نہ کیا۔ نہیں کر سکتیں۔ ہم بشر کی بدی ہر مسلمان کی اذعان
یعنی پاک علیہ وسلم کی اذعان مہربان دینی اللہ عظیم کاظم غلوں کی دین
ہیں۔

اے اللہ! یہ کاہل ہے کہ ستر کی سی تعریف کرے۔ نیز یہ بھی حکم دیتا ہے کہ اس
سے بھی احتیاط کر۔ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَرَكْعَتَا لَكَ بِكَ كَقَد
ہفت ۱۹
وَرَكْعَتَا لَكَ بِكَ كَقَد

تو رکعتیں پڑھنے کی ہر رکعت
اور ہر رکعت پچھلی آجاستے لینے
پہلی سے بہتر ہے۔

(میرزا جیسے)

ان دلائل اور اسامیوں پر ہی کے عقیدہ کو تشریف اللہ تعالیٰ دیکھا جائے۔ تو
اللہ اور یہ لڑکائی (میرزا جیسے) انسانی کرنے کی تعلیم جسے دے رہا ہے۔

راہ پر ان کو تیرے آئینہ ہم باتوں میں
اور کھانچ جائیں گے درجہ بالا قانون میں

انبیاء کے نفس شری

مورودی صاحب نے لکھا ہے کہ
عقیدہ کا یہ اور تو اور بسا اوقات تیرے دل ایک کو اس نفس شری کی سزا
کے خطے میں پیش آتے ہیں۔ (تغیبات ص ۱۸۱)
اس عبارت کو انبیا کو کرام علیہ السلام کی انتہائی گت تھی تو لڑتے دیتے ہوئے پورے
عزیز کا نفسی ظہور میں نکلتے ہیں کہ۔

انبیاء کے کرام کے پاک نفسوں کو ضرر پہنچنا انتہائی فیض کی گت تھی
پہلو معصوم ہوتے ہیں۔ ان کے نفس شری خواہ مخواہ سے پاک ہوتے
ہیں۔ بلکہ وہ درجہ کے نفسوں کو بھی پاک کرنے آتے ہیں۔ ق
مورودی مذہب ص ۲۲

انبیاء کو اللہ تعالیٰ کی سزائیں

مورودی صاحب نے لکھا ہے کہ
عقیدہ کا یہ اور تو اور بسا اوقات تیرے دل ایک کو اس نفس شری کی سزا
کے خطے میں پیش آتے ہیں۔ (تغیبات ص ۱۸۱)
اس عبارت کو انبیا کو کرام علیہ السلام کی انتہائی گت تھی تو لڑتے دیتے ہوئے پورے
عزیز کا نفسی ظہور میں نکلتے ہیں کہ۔
انبیاء کے کرام کے پاک نفسوں کو ضرر پہنچنا انتہائی فیض کی گت تھی
پہلو معصوم ہوتے ہیں۔ ان کے نفس شری خواہ مخواہ سے پاک ہوتے
ہیں۔ بلکہ وہ درجہ کے نفسوں کو بھی پاک کرنے آتے ہیں۔ ق
مورودی مذہب ص ۲۲

موردی صاحب کے اس عقیدے پر تبصرو کرتے ہوئے پڑھتی کوئی ص
مظہر حسین لکھتے ہیں کہ

موردی صاحب کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کو سکھ
ایک دی جاتی تھی بہت بڑی گستاخی ہے۔ انبیاء علیہم السلام پر
جو مصیبتیں نازل ہوئی ہیں وہ جرم کی بنا پر نہیں۔ بلکہ ان کی عظمت و شان
کے پیش نظر ان کے دیات اور ہذا کر کے کیے گئے ہیں۔ انبیاء اکرم
کی مسند پر جتنی عظیم اور قابل ستائش چیزیں ہیں وہ تو لوگوں
کے جبرائیل کا ازار کر کے کیے گئے آتے ہیں۔

(موردی مذہب ص ۳۳)

انبیاء اپنی کوشش سے خدا کو پہچانتے ہیں

موردی صاحب نے لکھا ہے کہ

عقیدہ ۱۱۵۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ وحی کے ذریعے
مخلیقت کا براہ راست علم ملنے سے پہلے انبیاء علیہم السلام مشاہدے
اور تجربے کی فطری قابلیتوں کو صحیح طریقے پر استعمال کر کے دیکھتے اور
کی باتیں یہ بتاتے ہیں اللہ سبحانہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ توحید و مبادی
حقیتوں کو پہچانتے تھے۔ اور ان کی ہر ساری باتیں نہیں بلکہ
سچی ہوتی تھی۔ اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں علم وحی عطا کرنا تھا
اور پھر کسی نہیں بلکہ وہی ہوتی تھی۔

(درمان وسائل ص ۲۹)

دیوبندی علماء کے مولیٰ مظہر حسین صاحب آف پکوال موردی صاحب
کی اس عبارت کے متعلق لکھتے ہیں کہ

یہاں موردی صاحب نے منصب نبوت کے خطرات بہت غلط
تصویر لکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء اکرام کو جس حد نبوت محض اللہ
تعالیٰ کی طرف سے ایک وحی نبوت پہنچی ہے۔ اس میں ان کو اپنی
کوشش اور محنت کی حاجت نہیں ہوتی۔ یہی طرح ان کو فطرتی
فطر انبیائی توحید پرستین یا ذوالعین عطا فرما رہا ہے۔ وہ پیدائش اور فطرت
موجود و مومن ہوتے ہیں۔ (موردی مذہب ص ۳۳)

انبیاء کی بعثت کا مقصد حصول اقتدار ہے

جماعت اسلامی کے انی موردی صاحب انبیاء کی بعثت کا مقصد صرف حصول
اقتدار قرار دیتے ہیں۔ اس میں انقلاب برپا کرنا قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

وہ اہل جاہلیت کو رقی توحید کرنا چاہتے تھے۔ اگرچہ ان میں تو اپنے جاہل
اعتقادات پر قائم رہیں۔ اور یہ خدا کا مژدہ ان کے عمل کا خلاف بھی کی
داشت تک محدود رہا ہے۔ اس میں اپنے جاہلی طریقوں پر چلتے رہیں
مگر وہ انہیں یہ حق دیکھنے کیلئے تیار نہ تھے۔ اہل فطرت دیکھ سکتے تھے۔
تو اللہ کی کھلیاں ان کے اگلیں رہیں اور وہ انسانی زندگی کے
معملات کو طاعت کے ذریعے جاہلیت کے قوانین پر چلا لیں۔
اس وجہ سے ہم انہیں مسیحی انقلاب برپا کرنے کی کوشش
کی۔ (تجدید و احیاء ص ۲۱ ص ۳۳)

تاریخ اسلام کے ان جماعت اسلام کے انی اور نام نہاد مسلمانوں کے کام
اسلامی پر ہی نہیں بلکہ انبیاء اکرام علیہم السلام پر بھی مبتلا رہی ہے۔ انہیں سے اختلاف نہیں کیا بلکہ
یہ بتایا کہ انہیں تو اللہ کا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو لوگ کہا یا اعتقادات پر قائم
ہے مگر حق تو یہ ہے کہ انہیں ان کی کھلیاں دیکھنے کو تیار نہ تھے۔ اس عقیدہ سے

عیسائیوں نے کہا انبیاء اکرام علیہم السلام کی شریف آوری اور بعثت کا مقصد تو یہ ہے
انشاءت اور پرچار تھا۔ کچھ ایسا لگتا تھا۔ اور یہ جیسا انقلاب برپا کرتا تھا۔ جو
قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْتُمْ
الَّذِينَ عَلَىٰ كُفْرِكُمْ أَكْبَرُ مِنْ
ذُنُوبِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (آپ ج ۳)

وَمَا خَلَقْنَا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ
لَهُ لِيُعْبَدُونَ (آپ ج ۲)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ
بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَمَا ظَنَرْنَا أَن نُّزِيلَ
الْبُحُرَ لَنَا مِنَ الْوَحْيِ وَالْوَاقِعِ
مَعْرَاجًا مَّهِينًا (آپ ج ۳)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی پاک کو ان کی جزا سے اس کے حکم سے بجا
والا قرار دیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا۔

وَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ أَشْجَارًا وَمَثَلَانِ
أَعْبَادَ لِلَّهِ ذَلِكُمْ عُتْقَادُ لَكُمْ
فَمِمَّنْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَ (آپ ج ۲۰)

اور ابراہیم کو جب اس نے اپنی
قوم سے فرمایا کہ اللہ کو رو بہ جلال
اس سے ڈرو اس میں تمہارا
جیسا ہے۔ اگر تم جانتے۔

قُلْ مَا تَدْعُو لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ
فِي الْأَيْدِيهِمْ وَأَلْفُ ثَغْوَةٍ
إِذْ كَانُوا مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ
مُتَوَكِّلِينَ (آپ ج ۲۰)

وَمَا خَلَقْنَا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ
لَهُ لِيُعْبَدُونَ (آپ ج ۲)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ
بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَمَا ظَنَرْنَا أَن نُّزِيلَ
الْبُحُرَ لَنَا مِنَ الْوَحْيِ وَالْوَاقِعِ
مَعْرَاجًا مَّهِينًا (آپ ج ۳)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی پاک کو ان کی جزا سے اس کے حکم سے بجا
والا قرار دیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا۔

وَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ أَشْجَارًا وَمَثَلَانِ
أَعْبَادَ لِلَّهِ ذَلِكُمْ عُتْقَادُ لَكُمْ
فَمِمَّنْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَ (آپ ج ۲۰)

اور ابراہیم کو جب اس نے اپنی
قوم سے فرمایا کہ اللہ کو رو بہ جلال
اس سے ڈرو اس میں تمہارا
جیسا ہے۔ اگر تم جانتے۔

جیسا چاہا رہا ہے۔ واصلی تھا۔ اسے یہ ایک امتحان کی حالت ہے۔
 کہ بنو ہاشم میرے پاس آکر آکر ہوگا۔ اور میں تمہارے کام کو
 کر کے قبول کر دوں گا کہ تم میں سے کون امتحان میں کامیاب رہے
 اور کون ناکام۔ تمہارے لیے صحیح رہنمائی ہے کہ تم اپنے اہل و عیال
 اور حاکم کو ہم کر دو جو ہر بات میں چھوڑیں کہ اس کے مطابق تمہاری کامیابی
 اور کٹنا وارا کا امتحان سمجھتے ہوئے اس شخص کو کہ اس شخص کو کہ اس شخص کو کہ اس
 اصل مقصد میرے آخری مقصد میں کامیاب ہونا ہے۔ اس کے برخلاف
 تمہارے لیے یہ روئے رہنمائی ہے۔ جو اس سے مختلف ہو۔ اگر وہاں
 رہنمائی کر دو گے۔ جسے اختیار کرنے کے لیے تم آزاد ہو۔ تو تمہیں
 دنیا میں امن و اطمینان حاصل ہوگا اور جب میرے پاس پہنچ کر آؤ گے
 تو میں تمہیں اپنی راحت و مسرت کا وہ ٹھکانہ دوں گا جس کا نام جنت ہے
 اور اگر دوسرے کسی روئے پر چلو گے۔ جس پر چلنے کے لیے یہ بھی تم کو قادی
 ہے۔ تو دنیا میں تم کو سزا اور سزا ہے۔ ہمارا اختیار ہوگا۔ اور دنیا سے گزیر کر
 عالم آخرت میں جب آؤ گے تو اپنی روح و معیشت کے اس عرصے میں پہنچیں
 اپنے ہاتھ جس کا نام دوزخ ہے۔ (مصدقہ تفسیر القرآن ص ۱۸)

نبی پاک اور دیگر انبیاء اور اولیاء کو شہنشاہ کہنا حرام ہے

وہ ہیں کہ مہدی محمد بن عبد الوہاب علیہ السلام نے رسول کے زمانہ کتاب میں کہا ہے۔
 عقیدہ ۱۰۔ شامان شاہ کا لقب دین حرام ہے۔ (کتاب التوحید ص ۱۸)
 تاہم ۱۱۔ اہل ہلال کے اہل جہنم کے شہنشاہ اور بڑے بڑے ائمہوں سے
 فرماتے ہیں۔ ان کے نزدیک ہر دولت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی شامان
 شہنشاہ کہنے کی رحمت ہے۔ حالانکہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرق

جیسا کہ ان میں جو خدا تعالیٰ نے
 (مصدقہ تفسیر ص ۱۸)

ایک اور اشارہ ہے۔
 انما شہد و لہ آؤ۔
 (مصدقہ تفسیر ص ۱۸)

عالم بادشاہ اولاد آدم میں سے ہی ہیں۔ تو پھر سرور عالم کو شہنشاہ یا شامان شہنشاہ
 کہیں سلام ہوگا۔
 میرے محفرت محمد بن وقت نے مسلمانوں کی رہنمائی کرتے ہوئے ہاتھ دیا ہے
 میں کی خوب عرض کیا ہے۔

سرور کونوں کہ ملک و مولا کونوں ہے
 باغ خلیل کا گل لریا کونوں ہے۔
 لیکن رشتہ سے شمع سخن میں ہے کہ دیا
 غافل کا ہنسنہ و خلق کا آقا کونوں ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غریبی اور کس میں پرسی

وہ ہیں کہ سرور کونوں نے خدا تعالیٰ کے کہنے میں کہ
 عقیدہ ۱۲۔ انہیں انار سے پیو شہنشاہ نے شروع سے وہاں اور وہاں کہنے
 تعلیم شروع کی۔ اخیر میں کسی انار پر رہی۔ حالانکہ انہیں سال کی عمر ایک دہائی مادی
 سے نہیں ہیں انسان کے کئی طریقت سے شہنشاہ پرستے ہیں۔ خود کو حضرت ایک غریبی
 کس میں پرسی کی تکلیف سے شہنشاہی مراست حکومت تک پہنچنے گئے۔ مگر تعلیم میں
 انہوں نے ایسی ہی رہی۔ (غریب اسلام ص ۱۸)
 نماز میں کرام ۱۔ چھپو کہ وہاں عبادت میں امام ابو ہاشم کے کہنے

ہی انہیں گستاخ و جھوٹ کی بنا پر بدنام کیا اس امر پر بھی کسی جہالت کا یہی نہیں
اس سے کیا کیا ہو گا ہے۔ خدا کو تو یہ بھی کیا کہتا ہے؟
خود انھیں ایک خارجی کی طرح ہی کی تکلیف سے شہنشاہی ریاست حکومت
پہنچ گئے۔

علیہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پہنچے اس کے بعد میں کو بھی کرم و رحمت عاتق
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد اور جلوہ گرمی کے بعد میں طرح طرحوں کا نواز
منفک العالی جاتی رہی بلکہ میں سالہ سرور و صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلد والا
ہوئے اس سال کو چھترہین منہ میں اور تیسریں میں و برکت کا سال کہتے ہیں۔ ہر طرف برکت
برکت تھی۔ مگر گستاخ رسول پر شریعی ایسا طعنیت ہے کہ اس مسئلہ کے ہمارے میں گستاخ
خود اس حضرت اکیس فرمایا ہے کہ یہی تکلیف سے شہنشاہی ریاست حکومت تک پہنچے
اور میں کو کیا معلوم ہے کہ علی الصلاۃ والسلام کی حکومت کا تو اس وقت ہر ذی شعور
کو علم میں آیا جب نبوت تھو بتو ایسے کتب و گویا ہو گیا۔ سنا سنا حیرت گئے۔ چہ میرے آلا کہ
برکت کی شایق تر ہے۔ فرمایا۔

كُنْتُ أَزَلُّ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ
الْبَشَرِ كُلِّهِمْ فِي الْبَرَقَةِ
میں چاہتا تھا کہ ان کے لئے سب آہیا کر دوں
سے قول پورا ہوا ہوں اور سمجھتا ہوں
کہ ان کے لئے سب سے آگے میں ہوں۔
و تفسیر ابن جریر مشرق و مغرب
الکلیہ علیہ السلام و دینار و شمس کے مشرق و اول و ثبوت و ثبات
لما یبہ الذیہ ص ۱۱۰ ج ۱۰ اجماع و اجماع و اول و ثبوت و ثبات
مطابق تفسیر روح البیان ص ۱۱۰ ج ۱۰
کُنْتُ أَزَلُّ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ
وَالْبَشَرِ كُلِّهِمْ فِي الْبَرَقَةِ
میں اس وقت بھی جی صاحبہ آدم
علیہ السلام روح ادرہم میں تھے۔
دعویٰ البیان ص ۱۱۰ ج ۱۰ اجماع و اجماع و اول و ثبوت و ثبات
لما یبہ الذیہ ص ۱۱۰ ج ۱۰ اجماع و اجماع و اول و ثبوت و ثبات

تقاضا تھا۔ اہل حق و عدل و انصاف نے مذکور کے دلائل پر کیا کیا ہیں۔
اس مہدی کے بچے و بچے فاضل و بیرونی علی المرتضیٰ کے بچے فریاد ہے
میں کے آگے سرسبز و دان فم و این
اس کی کام و ریاست پر انھوں سلام

علامہ صاحب دست بدینا حضرت نے فرمایا ہے کہ
مَنْ رَزَقَ مِنْكَ الْغَنَى صَلَّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
فَمَنْ رَزَقَ مِنْكَ الْفَقْرَ لَا يَلْمُكَ
نَبِيًّا أَصْلًا وَلَا يَنْفَعُ يَدَهُ ظَاهِرًا
وَلَا بَاطِنًا فَهَذَا كَأَنَّهُ
پس معلوم ہو کر ایسا عقیدہ رکھنے والے کے دل میں سرور و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
محکم کارکن مقام نہیں۔

نبی یک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہجرت سے پہلے غلبہ نہ تھا

و امیروں کے عارضت و ممانعت نہ پہنچتا و ہر جگہ کے گستاخ
کے شہید و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے ہجرت ہوئے اسی وقت سے
آپ کو ہجرت اور حکومت و سلطنت عطا ہوئی۔ مگر ان کے ہجرت تک آپ کو لقب نہیں تھا
اور اسلام میں اس وقت اور اس کے بعد کچھ اور دونوں ملک و طرح کی غریب تھی۔
و تفسیر ابن جریر ص ۱۱۰ ج ۱۰ اجماع و اجماع و اول و ثبوت و ثبات
مطابق تفسیر روح البیان ص ۱۱۰ ج ۱۰ اجماع و اجماع و اول و ثبوت و ثبات
کُنْتُ أَزَلُّ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ
وَالْبَشَرِ كُلِّهِمْ فِي الْبَرَقَةِ
میں اس وقت بھی جی صاحبہ آدم
علیہ السلام روح ادرہم میں تھے۔
دعویٰ البیان ص ۱۱۰ ج ۱۰ اجماع و اجماع و اول و ثبوت و ثبات
لما یبہ الذیہ ص ۱۱۰ ج ۱۰ اجماع و اجماع و اول و ثبوت و ثبات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 بِسَلَامٍ دَائِمٍ وَهَارٍ صَلَاتِكَ عَلَيْهِ
 اسے چشم شعلہ بارقہ مارا دیکھو تو سبھی
 یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

امتی عمل میں نبی کے برابر شے کہ بڑھ بھی جاتا

دیوبندی و دیگروں کے اقام اور نام نہاد قاسم العلوم ہر سہ دین ہند کے والی کا
 کام پڑھو گئے کہتے ہیں کہ وہ
 عقیدہ ۱۔ انبیاءِ ماریتی اُمت سے ممتاز ہوتے ہیں۔ تو علوم ہی جہاں جاتا ہے
 ہیں باقی راجل اس میں بہادرات بہت وقوف میں بغیر امتی مساوی ویرا
 ہائے آپ جیکہ امتی بھول سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں۔ تو غریب اناس مذکورہ ملے وہ
 ہائی ہند و دیگر ملک پر عقیدہ بجا قرآن و حدیث کی واضح طور پر مخالفت کر رہا
 ترک کر چکے ہیں اور تھاپے لے رہا ہے۔

وَلَا تُخَالِفُوا مَخْلُوقًا لِّمَوْلَانَا
 میں اُنکا وہی۔ (دیکھئے) اور اپنے شک پہ بھول نہا کے پہل سے
 ہر شے کا تعین ہی بھی یہ مسئلہ کہ جو کچھ کو نیک عمل کہتے یا نہاتے اور جو

اس ایک عمل پر گناہوں پر تو جتنا قوی ایک عمل کرنے والے کو برکات امتی ہی اگر اس ایک
 عمل نہاتے والے کو بھی لے گا اس مسئلہ کی روشنی میں معلوم ہوگا کہ کیا مستحب اُمت کے ہر
 جو بھی ایک عمل کرے گی۔ مینا تو سب عمل اُمت کے نیک کام کرنے والوں کو ملے گا اُن ہی
 اگر ہاں سے آکا و مولد اور اُن کی اولاد و ہر حق نہایت سے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم
 کے نام اعلیٰ میں جو کہ ہر حسب نیکیاں ہائے رائے سب حق اصل اللہ تعالیٰ علیہ
 و آلہ وسلم ہیں۔

وہ منزل میں سب کم ہیں مگر انوس تو یہ ہے
 اب یہ کورواں بھی پیدا نہیں کم کردہ راجوں میں

مرد کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لامتی زیادہ نافع ہے

دو ہیں کے مورد عروفت میں سے امرتا مذکورہ اللہ نے وہی کتاب انساب
 انساب میں دو ہیں کا عقیدہ دکھایا ہے کہ
 عقیدہ ۱۔ ہمارے اُنکی لامتی ذات مرد کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام
 ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کئے کو دلچ کر سکتے ہیں۔ اور ذاتی غیر
 روح عالم اللہ علیہ وسلم سے غمخیز بھی نہیں کر سکتے۔
 (بحوالہ انساب الشاہب صفحہ ۱۳۴)

نبی پاک کا کوئی احسان اور فائدہ نہیں

عقیدہ ۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۷۴۸ ہجری میں پیدا ہوئے اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان
 کی ذات پاک سے بعد اُن کے۔ (بحوالہ انساب الشاہب صفحہ ۱۳۴)
 حوالہ ۱۔ ہندو پاک و دیگروں کے عقیدے پڑھتے ہوئے مسلمان لڑے جاتے ہیں۔
 اُن کی پاک اور کثرت اُن کی کثرت کا مسلمان کو پڑھتے ہیں۔ خداوند کریم تو اس عقیدے
 کو قبول نہیں کرتا تھا۔ علیہ و آلہ وسلم کی آمد پر مسلمانوں پر احسان پہنچانے اور فائدے
 لے کر فائدے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیک کام کرنے والوں کو ملے گا اُن ہی
 اگر ہاں سے آکا و مولد اور اُن کی اولاد و ہر حق نہایت سے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم
 کے نام اعلیٰ میں جو کہ ہر حسب نیکیاں ہائے رائے سب حق اصل اللہ تعالیٰ علیہ
 و آلہ وسلم ہیں۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ بجا فرماتا ہے۔

لَقَدْ جَاءَكَ كَذِبٌ مِّنْكَ وَفِي
 الْفَجْرِ مِمَّا يُبْدِيهِ عَلَيْهِ مَا
 عَلَيْهِمْ حَسْرَتٌ مِّمَّا كَفَرُوا
 لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ
 تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ يُخَوِّدُ بِهَا
 الْفَاسِقِينَ
 وَمَا أَصْلَافُ الْفَاسِقِينَ
 إِلَّا أَنْفُسُ الْفَاسِقِينَ
 وَمَا أَصْلَافُ الْفَاسِقِينَ
 إِلَّا أَنْفُسُ الْفَاسِقِينَ

قرآن مجید کی آیات و احادیث سے کہہ دینا چاہیے کہ اسلام اور اسلام کے پیروں کی مخالفت جو
ہو، وہ ایمان سے کہہ کر نکال دیتا ہے، جو مسلمانوں کے خلاف ہے، اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہے،
پھر اسلام ہے، اور اسلام کی مخالفت وہاں مخالفت سے فائدہ نہیں ملتا ہے۔

مَنْ حَبَسَ عَمَلَهُ اَجَلَهُ مَرَّةً
فَحَبَسَ اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا
مُرَاتٍ .

جو شخص پر ایک مرتبہ دودھ شرب لیں یا نہ
ہے ، اللہ تعالیٰ اس پر اترتے دس مرتبے
پیچھتا ہے ۔

نبی کی صلوات اللہ علیہ و آلہ وسلم اور سید قرآن پر ہے کہ
صَلُّوا عَلٰی قُرْبَانَ الْعَدْلِ عَلٰی
قَدَرِ ذَلِكُمْ وَتَنْتَظِرُوا حَتّٰی
تَقُولَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّلَامُ

مجھ پر دو دو، میرا کرو، جو تمہارے لیے
کلمہ ہے، مجھ پر دو دو کہتا ہے، جا
سہارا دے، تمہاری نیکیاں۔

مَنْ مَاتَ تَحْتَ يَدِي يُدْرِكُ الْعَقَبَ
 مَنْ مَاتَ لِقَابِي مَاتَ بَعْدَ الْعَقَبِ
 مَنْ مَاتَ بَيْنَ الْعَقَبِ
 وَالْعَقَبِ

اسی طرح سید ایمان منصور پوری اور ابن قیم سیڑھے کھانے کے

بر شخصہ حضرت صفیہ علیہ وسلم کی قبر سے کہا: اللہ تعالیٰ اس کی شہادت فرمائے۔
 (السنن والاسلام مشتم)
 (میں نے اس کو دیکھا ہے)۔

آج کوئی ملک نہ ہو جس کے مسلمان ہوں، جسے تو بھی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 کہ اوشوں کے مطابق اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ قریبی سادے گن و صحت فرمادیتا ہے
 میرے اہل حضرت تہذیب و دین و ملت کے ملا انشا اللہ و داناں پریشانی علیہ ارجو ہے
 نہیں ہو گا طلب کرتے ہوئے راجہ بابیت کی طرف ایک اشتہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
 اور تو میرے آکا کی عنایت نہ سہی
 تجھ پر کلمہ پڑھانے کو میں اعلان کیا

[illegible]

فَاذْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِمْ لَا يَأْكُلُوا مِنْهُ عَلَى كِبَرِهِمْ وَلَهُمْ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ
وَلَا يَحْمِلُونَ فِيهِ مَقْرَصَ الثَّيْلِ وَلَا ثَمَرَهُمْ عَلَيْهِمْ عَوًّا وَلَا تَحْمِلُونَهُمْ فِيهِ ثِقَلًا ثَقِيلًا
فَلَا تَحْمِلُونَهُمْ فِيهِ ثِقَلًا ثَقِيلًا

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا

موجودہ دنیا کا مسیحی مذہب جو کہ مسیحی مذہب کے نام سے مشہور ہے اس کے بانی مسیح علیہ السلام کی شان اقدس میں ملوث ہیں
 قسم کے کائنات کی کہتے ہیں کہ ہر شے کا آغاز ان کے ہاتھوں سے ہوا ہے۔
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرشتوں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔
 اس کے بعد ان کے ہاتھوں سے ہر شے کا آغاز ہوا ہے۔

کرنا ہے۔ نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ تھا مگر انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔ چنانچہ حبیب زوجین نے ان کو اس قسم کی طاقت کی تو انہوں نے چہرے سے دھڑکیں اس بات کا قراء کیا کہ قتل نہ کرو (۱۰۱)۔
 ریت اعلیٰ لیلۃ و اعلیٰ لیلۃ و اعلیٰ لیلۃ یہ فعل مجتہد اس وقت میں ہوا جب وہ وہ نہیں پر ہوئی تھی۔
 اور اس کی دوسری مثال (۱۰۲)۔

یہودیوں کے تادمی مندر میں۔ یہی مندر دستان یا جاسے تارہ درباری و دیوبند کو بھی ان کے بڑوں کی بیٹی کشمیشرون کی بھی کچھ خبر ہو۔ اور ان کو اپنے کارہائیں کرنے کا انکار کر دیا اور یہی اعلیٰ بیت امام اہلسنت مولیٰ اسٹاد احمد رضا مانی پر غرضی قتل کر دیا۔ انہی کی تحقیق سے کئی اور بھی دین اسلام کی جگہ سے کہیں اہل سنت و جامعہ مسلک اپنا نے کی توفیق ہو گئی صاحب مودودی صاحب کی اس عبارت پر توجہ کر کے دیکھتے ہیں کہ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ ایک بہت بڑا بہتان ہے۔ مگر ان سے بہت بڑا گناہ ہوا تھا۔ اگر بہت بڑا گناہ انبیاء سے جو بات کے وہ معدوم کیے مانے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ کہ ماریون کی قوم کا ایک آدمی ایک اسرائیلی کو مار دینا۔ مظلوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کیا کہ آپ نے اس کو بھڑکیا تو میری ایک کڑ تارہ۔ اور اس کی دہیں جان تکی ہوئی۔ مگر ہر جہ کہ آپ کا اعادہ قتل کرنے کا نہیں تھا آپ نے تو چھڑنے کے لئے صرف یہ کہنا مانا تھا۔ ابھی مظلوم کی حاجت میں ایک عالم کا ذکر کرتے ہیں کہ کسی قانون میں سر سے سے گناہ ہی نہیں۔ وہ اس کو بہت بڑا گناہ کہنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عصمت پر بہت بڑا حملہ ہے۔ آپت میں ذاتا دین اہلسنتا لیلۃ نے الفاظ سے بڑا گناہ کیے ثابت ہو سکتا ہے۔ جبکہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی ایسا لفظ لایا کہ ان میں ہیں استغفار کیا ہے۔ وہ خود کذب مثلاً کہہ دیا تو کیا مودودی صاحب امام الہ نبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس لفظ کی وجہ سے خود کو بڑا گناہ کار کہہ دیں گے۔

(مودودی مذہب مسیحی)

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جلد باز اور غیر تدبر فاتح تھے

مودودی صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک مثال اعلیٰ السلوۃ والہام کر۔
 آیت محمدیۃ الیحدۃ ذیہ لقرۃ خطی کے تحت لکھا ہے کہ ان کی مثال اس جلد باز فاتح کی سی ہے۔ جو اپنے اقدار کا استحکام کے بغیر اپنے کمر بڑا جڑا چلا جائے۔ اور پیچھے ہٹنے کی جگہ کی طرح مقلدوں میں جرات پھیل جائے۔ (تفسیر القرآن ص ۲۵)۔
 یہودیوں کی قاضی مظلومیت کے بڑے بڑے حکماء کیسے ہیں کہ

یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک جلد باز اور تدبر نہ فاتح ظاہر کر کے ایک اور اور ہم پھر کی خدمت کو لوٹنے کی گنج ہے۔ نیز یہ ثابت ہو گا کہ مودودی صاحب انبیاء کرام کو اسلام کو بھی تنقید سے لانا نہیں سمجھتے۔
 (العیال ولسلام)

(مودودی مذہب مسیحی - ص ۲۵)

حضرت نوح علیہ السلام میں جاہلیت کا سبب تھا

مودودی صاحب سورۃ ہود کی آیت اِنِّیْ اَمَلْتُ اَنْ تَمُوتُوْا حَیْثُ اِنِّیْ حَیْثُ تَمُوتُوْنَ کے تحت یہ عبارت تحریر کرتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی شان میں یہ ادنیٰ کی جرات ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ

یہاں اوقات کسی ظالم نفسیاتی کو کہہ رہے ہیں جو یہ بیان مانی و آخرت انسان بھی اپنی بشری کرداروں سے مغلوب ہو جائے۔ حضرت نوح کی اعلیٰ رافت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ اسی جان جان بیا انسانوں کے سامنے غرق ہو گیا ہے۔ اور اس نفاذ

لے اور اعظم پھر کی سنت تو ان کے لیے ہے۔ آپ مودودی اور اس کو اپنا دینہ تسلیم کر رہے ہیں کہ متعلق شریعت میں کیا کہتے ہیں؟

فعل تھا جو کہ ساتھ مل کر دست کرنے والے کسی فرمایا اور کہو یہاں نہ دینا تھا۔

(تقریباً ۱۲۰۰۰ جلدیں سورۃ ص ۱۲۰)

کافی تفسیریں صاحب دیوبند نے اس پر جمع کر دی ہیں کہ

یہاں تفسیر کے جو غرض ہیں مودودی صاحب نے حضرت داؤد علیہ السلام

ایسے الفاظ کا ذکر کیا کہ وہ پاکستان کے کسی ڈسٹرکٹ میں پڑے ہیں۔ اور یہ انہیں

نہیں دیکھا کہ وہ ایک غیر معلوم علیہ السلام کے بارے میں کچھ لکھ رہے ہیں۔ آخر ان الفاظ

صاحب نے اس اس مقام کو لکھا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے وہ فعل نماز میں

فعل کے بنا کر کیا تھا۔ ان کو تفسیر کا حال کیسے معلوم ہوا۔ اگر وہ لائق الموعظین۔

الفاظ قرآنی سے یہ اشتباہ کرتے ہیں، قرآن ان کی جہت ہے۔ قرآن مجید میں بھی یہی کلمہ

عالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب کرنے فرمایا گیا ہے۔ لَوْ تَشْكُرُونَ

اَلْمُتَّقِينَ (آپ شکر کرنے والوں میں سے ضرور کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ نہ)

اللہ ام لا انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی قرآنی میں کوئی شک لاحق ہو گیا تھا

تفسیر سے یہ نہ کہ آیا ہے کلام علیہ السلام کے فعلوں تک و مطلق ہوتے ہیں، بلکہ ان

کے فیضان سے دوسرے فعلوں میں بھی پاک ہوتا ہے۔ لَوْ تَشْكُرُونَ لَآتَيْنَاكُمْ دَرَكًا

مِنْ قَبْلِ رَحْمَتِنَا اَللّٰہِ کے لئے ہوتا ہے۔ لہذا مودودی صاحب نے یہاں ملاحظہ

حضرت یونس علیہ السلام نے فریضہ رسالت میں کوتاہیاں

کی تھیں

مودودی صاحب نے درج فرمایا علیہ السلام پر بھی تنقید کرتے ہیں کہ

تاہم قرآن کے انہماک اور مجاہدہ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے اپنی بات

مسلط معلوم ہوتی ہے۔ کہ حضرت یونس سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں

ہو گئیں۔ اور انہوں نے یہ صبر ہو کہ قبل از وقت اپنا سہارا بھی چھوڑ دیا تھا

اس لئے جب آ کر مذاہب دیگر کو بخیر و بدی کے کوبہ واسطہٴ کفر کی توثیق فرماتے تھے

یہ سماعت کر دیا۔

پس جب نبی اوائے رسالت میں کوتاہی کر گیا اور اللہ کے مقرر کردہ وقت سے

بے تعلقی کر دیا اور اپنی جگہ سے ہٹ گیا تو اللہ تعالیٰ کے انصاف نے اس قوم کو ناپائیدار

کر دیا۔ کیونکہ اس پانچاں محبت کی حالت میں شرائط قرآنی نہیں برقی تھیں۔

تقریباً ۱۲۰۰۰ جلدیں سورۃ ص ۱۲۰

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑ سجتے والے اور

یہودیوں میں کوئی فرق نہیں

دلایں گے من غرض ہے احمد دین گھڑ: ۱۲۰ کے لکھا ہے کہ

حقیقہ یہ ہے کہ جو شخص یوں کہتا ہے کہ خدا بھی قوم ہے اور نبی بھی قوم ہے۔ ایسا

تقصیر ہے جسے اسلامی تعلیم انکار ہے۔ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے مسلمان میں اور

ان کے بعد و تعداد میں ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کو رب بنایا کوئی فرق نہیں ہے۔

(برہان الحق ص ۱۲۰ مصنف مولوی احمد دین)

۱۲۰ یہ ہے کہ اس عقیدہ سے اہل بیت اطہار۔ صحابہ کرام۔ محدثین۔ محققین اور

ادبیا۔ کہ قرآن مجید وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ذہن میں رکھا ہے۔ اور ان کے اس عقیدے

مفسرین۔ مجتہدین اور ادبیا۔ کا میں مسابہ کی تکمیل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کر سکتے

تھے۔ چنانچہ وہ اس عقیدے کے حامی المسلمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بھی محض تھے اور یہ کہ

آپ کا فرمان ہے۔

اَللّٰہُ تَعَالٰی سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ

فرم کر پیدا فرمایا۔

ایسے نیکو شخصیت رکھنے والے دونوں ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسان کو
ہدایت نصیب ہو اور ایسے حضرات کو اپنا منافع و اہم تسلیم کرنے والوں کو ملنا
خود سے ظالم بننا چاہیے۔

یہ شہر ہے ہیں و منساب دین کے سب
لقب ان کا ہے وارث انبیاء و اسباب

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بشری کمزوریوں سے بالائز نہیں

جماعت اسلامی کے بانی مولوی محمد رفیع صاحب رسول کا تمام اوصاف بتاتا ہے
ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

عقیدہ ۱- رسول ایک انسان ہے اور انسانی اذنی و عیون و لسان و
کافرا پر بھی کوئی محدود نہیں ہے۔ وہ ذوقی و جسمی ہے۔ نہ بشر کا کمزوری سے بالا
ہے۔ نہ خدا کے جواروں کا ملک ہے۔ نہ عالم الغیب ہے۔ نہ کسی کو خدا کی طرف وسیع کہ ہم
وہ دوروں کے لئے ناسخ و فساد کرتا تو نہ خدا کو اپنے لئے کسی نفع و ضرر کا اختیار ہے
لکھتا۔
وہ ذات مرفوعہ و متعالیٰ و ارفع علیٰ مراتبہ

موردی کا مندرجہ بالا عقیدہ چاہے کہ موردی کو مبلغ اسلام یا مفسر اسلام
کہنا تو بہتر معلوم ہے۔ ہاں زمین اسلام کو باطل و منت ہے۔ حق کیجئے وہ کلمہ آج ہے
کہ رسول ہر شے کا کمزوری سے بالاتر نہیں رہتا۔ مگر کہہ ان کے لئے پاپا ہے۔ رسول کو ہم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ ایک لڑکا یا اور اس کے اسوۃ بہتر
اسوۃ قرار دیتے ہوئے فرماتا۔

قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أَسْوَأَ خَلْقٍ دَارَ الدُّنْيَا
بیشک تعجب رسول اللہ کی بات سے
ہو رہا ہے۔

قُلْ (لَكُمْ خَيْرٌ مِنْهُ خَلْقٌ) اللَّهُ
تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے نزدیک

فَأَتَيْنَاهُ فِي يَمِينِهِمْ بَكَرَةً أَهْلًا
يَعْقُوبُ لَكُمْ ذُرِّيَّتُكُمْ وَاللَّهُ
مَعَكُمْ ذُرِّيَّتُكُمْ (دعہ ۱۲)

دوسری طرف رسول پاک علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے۔
عَقِبَكُمْ ذُرِّيَّتُكُمْ وَتَسْتَعْرِضُونَ عَقْدًا
الْبَاطِلِ بِذِيْنَةِ اللَّهِ وَتَقْتُلُونَ
وَسُكُوتًا (دعہ ۱۲) مگر شریفی (دعہ ۱۲)

مقرر ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ السلام کو ہم نے اپنی ذریت قرار دیا ہے۔
فَمَا آتَانَا عَلَيْهِمْ وَآخِذْنَا بِهِمْ
موردی صاحب کا رسول کو بشری کمزوریوں سے بالاتر و مطلقاً قرآن و حدیث کا
آئینہ رہے۔ میرے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ہے کہ شخصیت میں ایسے جسم
وہ جس پر کسی بھی ذریت کسی آپ کے کچھ دوسری کچھ جو میں نہ پڑتی تھیں۔ آپ کے اول
دیر از طبیعت و عاقل ہیں۔

آپ کے جسم مقدس کا سایہ نہ تھا۔ چربی سے پاک تھی۔
مردہ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مراد میں ہی حضرت سلمان
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

تَبَيَّنَتْ مُبْتَلًى مِنْ كُلِّ غَيْبٍ
اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب اہم کمزوری سے پاک پیدا فرمایا ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ
نے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق بنا لیا ہے۔

موردی صاحب کا عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ارشاد رسالت میں ہے۔
انہیں تم کی قسمتی ہے۔

اے جماعت اسلامی کا اسلام کا حق لگا کر اس پر سزا دے دو کہ بے بگوئی ان کے عقائد
اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ

پر چلنے کی مخالفت

جماعت اسلامی کے بانی اور نام نہاد حکر اسلام مودودی نقیض قطعی کا اظہار کس دامادی اٹھانے سے گریز کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

عقیدہ ۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نمونہ قرار دینے اور آپ کے افعال و اقوال کو پیروی کرنے سے یہ گروہیں اپنے تمام معاملات و زندگی میں آپ کے پیروی کیا ہے اور جس طرح کہ ہے۔ سب انسانیں ہی کی طرح کرتی اور اپنی زندگی میں آپ کی حیات طیبہ کی ایسی نقل آگاہی، کو معنی اور نقل میں کوئی فرق نہ رہے۔ یہ مقدمہ قرآن کا ہے۔ نہ ہر جگہ ہے۔ (تفہیمات ص ۱۱)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو واعظ غیر محقق یا غلط کی کسی بڑھیا کا مقولہ کہا ہے۔

دوباروں کے نام نہاد مناظر عبدالقادر صاحب دہلوی کے چچا جانے حافظ عبداللہ صاحب دہلوی نے فریقہ کے مولوی شاعر اللہ اہر قسری کا بارگاہ مولوی میں گنتی کی کہ کائنات وحسن کرتے ہوئے اہر قسری کی ترک اسلام کی عبارت لکھتی ہے کہ

اصل یہ کہ آپ بھی مفسد رہیں۔ تو ان میں فرق کو قرآن کی اصل زبان میں تو پڑھا نہیں۔ مولوی انگریزی یا اردو میں ترجمہ دیکھا اور کسی غیر محقق واعظ یا غلط

کسی بڑھیا سے سن دیا کہ حیل یعنی ہوتی تھی۔ لے
اس عبارت پر روچری صاحبہ ای بھرہ کرتے ہیں کہ
ناظرین خیال فرمائیں کہ قدر دلیری کے سہے میں غویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ارشاد مبارک کی کسی واعظ غیر محقق کا یا غلط کی کسی بڑھیا کا مقولہ ہائے اس۔
تقریبات البسنت پر تبدیل حال ہو
ارضا اللہ

حضرت ذکریا اور ابراہیم علیہما السلام نامزد تھے

مولوی عنایت اللہ انری گجراتی نے لکھا ہے کہ
عقیدہ ۵۔ حضرت ذکریا اور حضرت ابراہیم علیہما السلام نامزد تھے۔
(ہجرون مزمل ص ۱۱)

حضرت زین العابدین علیہ السلام کا چال چلن ٹھیک نہ تھا اور

یوسف علیہ السلام کا ان سے نکاح نہیں ہوا تھا

ہاں مولوی نے شامانیہ اہر قسری سے کسی نے حضرت زین العابدین علیہ السلام کے
مستحق سوال کیا کہ

کیا حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح زین العابدین سے ہوا ہے یا نہیں؟

اہر قسری صاحب نے جواب دیا ہے کہ

عقیدہ ۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح نہ لیا۔ نہ نہیں ہوا۔ کیونکہ
وہ ترکہ میں بہت بڑی تھیں۔ دوسرے اس کا چال چلن بھی حضرت یوسف کو
معلوم تھا۔ اس لئے یہ نکاح نہیں ہوا۔

داخدا ابراہیم علیہ السلام سے ۲۰ مولوی

دفع بندری واپس ہونے کے مولوی غلام خان سے کہ مدرسہ کے مفتی محمد عبدالرشید تھیں
 ۱- تھیں کہ

حقیقہ ۵- در حضرت پُرسنت علیہ السلام کا حضرت زینا سے نکاح
 کی شرعی دلیل کوئی معلوم نہیں ہے۔ فقہوں والے اقبال نقل کرتے ہیں۔

مردودی صاحب نے زینا کو نبیہ قرار دیا ہے۔ (بحوالہ تفسیر ص ۱۱۱)
 تمام مہلک فکر اسلام اور مفسر قرآن مردودی صاحب نے لکھا ہے کہ

حقیقہ ۵- یہ جہاد ہے یہاں شہر ہے کہ جہاد میں اس صورت سے حضرت
 پُرسنت کا نکاح ہوا اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ نہ کہ میں اور نہ اسرائیلی
 تاریخ میں جتنی کثرت ہے کہ ایک نبی کے دو بہت سے ہوتے ہیں۔ کہ
 وہ کسی صورت سے نکاح کیسے جس کی چہرہ اس کو ذاتی تجربہ ہو چکا ہو۔

(تفسیر القرآن ص ۱۲۳)

وہ بول کے الابر کے اس عقیدہ کی تردید واپس ہونے ہی مولوی حافظ جلال الدین
 وزیر آبادی کے شاگرد مولوی حافظ عثمان سے اللہ صاحب اشرف وزیر آبادی
 سے پیش کی جاتی ہے۔

رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مات طہات ابن سعد
 ص ۱۶۱) جلد ۱۱ ص ۱۶۱ سے مروی ہے کہ وہ خیر مصر کی وفات کے بعد نبی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی تھیں۔

(حضرت) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض میں وہی ہے کہ حضرت
 سے بھیہ ہوں۔ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں آئی اور اس سے دو بچے بھی
 پیدا ہوئے۔

امام ابن کثیر نے الحاد میں فرمایا ہے کہ
 یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زینا کا نکاح ہوا اور دو بچے بھی پیدا ہوئے
 امام ابن کثیر بن ہریرہ بن عابدی نے اپنی تفسیر اور تاریخ ص ۱۶۱ جلد ۱۱

میں صاحب مغازی سے حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت زینا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 نکاح اور ان سے دو بچے پیدا ہوئے ہیں ذکر فرمایا ہے۔

امام فخر الدین بازاری نے تفسیر میں خاشی بنیادی نے (امام ابن کثیر) نبی علیہ الصلوٰۃ
 والسلام میں یہاں فرمایا ہے کہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نکاح ہوا اور دو بچے
 بھی اس سے پیدا ہوئے تھے۔
 (تفسیر جلد ۱ ص ۱۶۱)

اسرائیلی حیر والا

مردودی صاحب نے سرکاری کتابوں سے تسلیم کیا علیہ السلام کی شان اقدس
 میں کس قسم خاندانہ ہے کہ
 اس اسرائیلی چرواہے کو نبی دیکھتے ہیں سے داؤد مقدس ص ۱۱۱ میں لکھا ہے
 کی کہیں۔ (تذکرہ ص ۱۱۱)

معراج کی شب کو جبریل کا نبی پاک کے دو دولت پانے کا انکا

مولوی حنا بن اللہ بازاری لکھتے ہیں کہ
 حقیقہ ۱- جبریل بنی اسرائیل پانہ ملا اور نبی شکر علیہ السلام سے ملا وہ نبی و کتب
 مدینہ میں ہے کہ فوج سفیر بلقی و انا یسکتہ فغفر لی جبرائیل علیہ
 السلام و ففوت جسدی میرے گھر کہ چوت چاکر کہ جبرائیل علیہ السلام اس سے
 تھے اور اس نے پاک نبی شہاد اور اسے نازم کے پانی سے دھو دیا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام
 کا چہرہ چاکر کہ غراب میں ہے۔ جبرائیل میں نہیں کہ اس کا زبانی نہیں
 (الطہر البیضاء ص ۱۱۱)

شرح صدر کا انکار

مولوی عنایت اللہ شری لکھتے ہیں کہ
عقیدہ ۱۵۔ سیدہ پاک کا بھی خواہ میں ہے پیادری میں نہیں۔
(العطر المبین ص ۱۱۱)

معراج جسمانی کا انکار

مولوی عنایت اللہ شری لکھتے ہیں کہ
عقیدہ ۱۵۔ براہ کے قدم اس کے قدم و کامت کے مناسب ہیں تو برائی
میں اس کے قدم کا فصل اس کے مناسب ہوتا ہے مگر میان عین مناسب ہے جس سے
صاف ظاہر ہے کہ خواہ میں ہے پیادری میں نہیں۔
(العطر المبین ص ۱۱۱)

چیونٹیوں سے مراد انسان ہیں

دینی مولوی عنایت اللہ شری لکھتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت میں جس میں حضرت سلیمان علیہ
السلام کے چیونٹیوں کا نام ہے، انکار کرتے ہوئے چیونٹیوں سے مراد انسانوں کی ایک
قوم لکھا ہے۔

عقیدہ ۱۵۔ یا ایہذا العنسی اذخکوہا مستحکمہ آیت کریمہ میں
انسانوں کی ایک قوم ہی مراد ہے۔ چیونٹیاں نہیں۔
(العطر المبین ص ۱۱۱)

ہلہ ہلہ انسان تھا

مولوی عنایت اللہ شری لکھتے ہیں کہ

ہلہ ہلہ انسان تھا۔
(العطر المبین ص ۱۱۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے پردہ ماننا عیسائیت کو

تقویت دینا ہے

دلائل کے مولوی عنایت اللہ شری لکھتے ہیں کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے پردہ ماننا عیسائیت کو تقویت دینا ہے۔
(امیدوں روزم ص ۱۱۱)

حضرت عیسیٰ کا باپ یوسف تھا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف تھا۔
(امیدوں روزم ص ۱۱۱)

حضرت مریم کو غیر شادی شدہ ماننا ان سے ظلم ہے

حضرت مریم علیہا السلام کو شادی شدہ نہ ماننا مریم کے ساتھ بہت برا ظلم ہے
(امیدوں روزم ص ۱۱۱)

پنگوڑہ میں حضرت عیسیٰ نے کلام نہیں فرمایا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نغمہ نغمہ نہیں فرمایا۔ (امیدوں روزم ص ۱۱۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے پیر ماننا ان کی شخصیت پر

حضرت علیہ السلام کو ہے پر مائیں نور علیہ السلام اور حضرت
 مریم علیہا السلام کی بہت بڑی محبت ہے ۔ ارجوئے زمزمہ ص ۱۸۱
 حضرت مریم علیہا السلام نے اسی وقت کو لئے شادی کی تھی ۔ (طوفانِ نوح)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوسے اسرائیلی تھے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہے اسرائیلی تھے (رسالہ عقائد قاسم دہلوی ص ۳۱)

حضرت علیؑ کو بغیر باپ کے ماننا خلاف شریعت ہے

مولوی ضیاء الدین شاہی گجراتی عزیز اللہ ہو گئے ہیں کہ
مولوی کی تعلیم و اصلاح و ترویج اسلام و تعظیم الطریقین چھوڑ کر اپنے صرف اپنے
سے ولادت و نظارہ اور غلو و شرعیت اور غلو و نظام قدوس سے۔

وَلَقَدْ رَاسِدًا إِلَىٰ هَذِهِ ۚ فَاتَّخَذَتْ لَهُ رَقِيبًا ۚ

مولوی غلامیہ اللہ اثری مجاہد اپنی جماعت کے مولوی اسماعیل سلفی لاہوری
آف گورنمنٹ اسکول کے متعلق رقمطراز ہیں کہ

ان کے دل سے حضرت علیہ السلام کا اعزاز و اکرام و خدمت ہو چکا ہے۔

(۴۴) *عند الخ*

مولوی اشرفی صاحب لکھتے ہیں کہ

حضرت عیسیٰ کی پہلی پیدائش کو خیال بھی دوڑا یہی میرا گہرا راز ہے
 حق ہر ماہ نے نکالا کہ اس میں نبوت کی کوئی نئی مضمحل ہے۔ (انظر علیہم السلام ۹۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کے قاتل کے سچے نماز جانر ہے

نام شہزاد محمد اسلم سودودی صاحبہائے فزستہ دہ کے کہ
 از حضرت مسیح کی پیدائش باپ کے شہادت کرنے کی کوشش کی ہے۔ موصوف
 ہر مکمل شغل ہے۔ مگر یہ تادیب کی غلطی ہے۔ اس کی وجہ سے غار ان کے پیچھے ناجائز
 نہیں برساتی۔ (راوی ابوالحسن ص ۱۲۱)

موردوں کے حوالے سے سرکارِ سندھ نے علیحدہ اسٹیم کے ذریعے سیالکوٹی کا انکار بھی
کئے ہوئے الفاظ میں کر دیا ہے۔ چنانچہ گھنٹے میں کر

حقیقہ : یہ اس معاملہ کی اصل حقیقت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے۔

اِس میں جزم اور راحت کے ساتھ جو چیز بتائی گئی ہے۔ وہ صرف یہ ہے

الکبریتا۔ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اسی طرح سوال کو اٹھا لینے

وتغيبهم القراكن حنك ١٢

[illegible]

حضرت آدم علیہ السلام خلیفہ نہیں ہیں

مولوی رفیق عثمانی پسر دہلی نے لکھا ہے کہ
عقیدہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خالق ہیں۔
(اصول عقائد ص ۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مُردہ پرنندوں کو زندہ

کمرے والے معجزہ کا انکار

وہاں کے مولوی عبدالغنی غزنوی نے اپنے سہ دار مولوی شہنشاہ اللہ اورتبہ کے کہنے پر
تفسیر شفا میں اس کا حوالہ دیا ہے اور انکار کرنے کے ثبوت میں لکھتے ہیں کہ
مولوی میں آپس میں نصرت و تقرب نہیں ہوتا ہے۔

المخلص آخذاً جعلها مثلاً لئلا تاتيك بحيث إذا نزلت بها تسبيل
أنتك ثم بعد ميلادنا أنتك وقودوها أجعل رقتي على جبل
منهون جنة أي واحدًا واحدًا يعني النور والروحاني سابع بطريرك

چند ایکس ایکس کو خدا خدا پہاڑ پر بیٹھا دو بیچ ملک ان کو یہ پائس دور کیا ہے
(اربعین ص 1)

دوایوں سے حافظ عبداللہ صاحب روپڑی اپنے لڑکے کے سردار امیر ۳۵
کی اس تفریح پر شکستہ ہو کر
الکلام البین کے ص ۳۳ میں لکھتے ہیں جاوڑوں کا مرکب یا مقطوع ہو کر
لڑکھ ہوتا ہوگا۔ زکوٰۃ کی جہد کی اس سے حدیث سے اس کا تفسیر ہے۔ اس لیے
اس نے یہ مفہوم لکھے ہیں۔

انکلام البین اور تفسیر کی عبارت پر مبنی ہونے اور محض معاصی
 رقصہ انداز میں عرض پر بندوں کے ذوق ہونے سے جو کہ تمام کو صاف انکار ہے
 علاوہ کہ اہل علم و فضل سے پہلے کسی پر بندوں کے ذوق ہونے سے انکار نہیں کیا۔
 (توفیق الہی علیٰ تفسیر علیہ السلام)

دعا قبول کے مولوی ابوالتراب محمد عبدالحق نے اعلیٰ القیاس میں ہدایتی کو حق طلب
کہتے ہوئے لکھا ہے کہ

آپ کی اس تقریر سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا مجروحہ اور کیفیتِ اسلام
موتی اور اعلیٰ تعلیمی حدیث پر ماسک کا ثابت نہیں رہتا۔ اس حدیث میں عجیب و غریب فقرہ
قرآن الہی پیش قدمی اور سبقت کے لئے لگے ہیں۔ آپ نے صرف ان کی کساہلی ہی کہے
اور اس امر کو صریح طور پر تصدیق فرمائی ہے کہ خرافات لازم آتی ہے۔ (الحق یلقین حقائق)

بعد از این گفتگو، میرزا کوثر علی بیگ کوآپ نے جو دستہ اندازی اور غارتگری میں
سورۃ بقرہ کے آیتوں کے اور کتب کے مطالعہ میں مگن رہا، ترک اسلام، ترک اسلام
اور دینِ جبر کا پورا دامن لے لیا۔ اسے نہیں ملا کہ اس نے اسلام اور دینِ جبر میں کیا
بازار کھولا اور خدا کو کیا جواب دے گا؟
الحق القیوم (مصلح)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ حقیقی و ذنب اُتارنے والا

واقعہ کا انکار

مولوی عبدالحق غزنوی اپنے امقری کی تفسیر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ
 "ہمیں اس آیت وحید بننا ہمدیغ عظیم کی تفسیر میں
 ہے اسی اصولاً ہمدیغ انگلیش میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو ایک ذنب اُتار
 کرنے کا حکم دیا۔" (اربعین ص ۴)

مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب اس تفسیر سے قلماً استلزاماً و ثلثہ تجلیات
 یعنی حضرت اسماعیل السلام کو ملے اور ان کے حق پر چڑی چلائے انکار کیا ہے۔

مولوی عبدالحق غزنوی امقری عقیدہ پیروی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
 یہ بھی جملہ تفاسیر اہل اسلام سے خلاف ہے کیونکہ تفاسیر معتبرہ اہل اسلام
 میں آپ کے زمانہ وراثت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے اصولاً
 وہ اپنے آپ کو ذنب سے ایک بڑا ذنب سمجھا۔ اور اسے ذبح کیا لیکن ایسی باتوں کے
 واسطے ایمان بالغیب چاہیے جن کے دلوں میں فلسفیت اور اعتدال کی بیماری ہے
 وہ کہہ سکتا ہے میرا اخراجت شیعہ و ذینے جن پر وہ اپنے
 المنذر و ابن ابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 قد شولم ذنبا ہمدیغ عظیمہ قال کبش قد رعی فی الجذع
 الذی بین نجد لیس و ذنوبہ چالیس سالانہ موت میں پر بار بار تھا۔

(اربعین ص ۴)

مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب نے اپنی کتاب "ترک اسلام" میں جو ذنب اُتار
 ہمدیغ عظیم کا ذکر کرتے ہوئے تصانیف کے حوالے دیے ہیں بڑا ذنب بولے میں

(انکب اسلام ص ۴۵)

اسی ہم نے کہا کہ ایک ذنب ذبح کرو۔
 وہابیوں کے ہی مولوی تاج محمد عبداللہ غازی نے اس عبارت پر ترجمہ
 کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

یہی جملہ تفاسیر اہل اسلام سے خلاف ہے کیونکہ تفاسیر معتبرہ اہل اسلام میں
 ہے کہ چونکہ وراثت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے
 عذر دیا گیا آپ کے ذنب سے ایک بڑا ذنب سمجھا۔ (اور اسے ذبح کیا لیکن ایسی
 باتوں کے لیے ایمان بالغیب چاہیے جن کے دلوں میں فلسفیت اور اعتدال کی بیماری ہے
 وہ کہہ اسی کو ملے ہیں۔) (اشول الفاضل ص ۴۵)

وہابیوں کے مولوی تاج محمد غازی نے اپنے فرقہ کے شمارائے نو ذنب کرتے ہوئے

ذکر فرمایا ہے کہ

آپ کی اس تفسیر اور ترک اسلام کی عبارت ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ
 پیشین گوئی کا کراہا تھا۔ اور بدعت اسماعیل کے بجا آئے اور ہر جگہ سے ملتا ہے۔
 (المنہج النبوی ص ۴)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکنے

والے معجزہ سے انکار

وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کو آگ میں ڈالنا اور آگ کا آں پر شعلہ چڑھانے سے انکار کرتے ہیں چنانچہ لکھتے
 ہیں کہ

حقیقہ ۱۵۰۔ اصل مضمون قرآن شریف میں صرف اتنا ہے کہ آفوں نے
 نہیں آپ لوگوں کے کھانوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ کی

ہو کر ایک مجبور نکاح کی کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے۔ کیونکہ ہمارے یہودیوں نے
نہایت کڑھانے میں پڑھائے فرمایا ہے کہ ہم نے ان سے کوئی دیا کہ انہی نے
کے حق میں سلامتی والی صورت پر ہمارے۔
اور محمد اسلام مد

تقریباً ۱۰ سالوں میں شمار ہوتا ہے کہ یہودیوں کی مشاعرہ ہلا مہر ہے۔
ہاں کہ مقلد نے ان اہل انکار و کفر کو دیکھا کہ انہی نے جو کچھ دیکھا وہ
(یہودیوں کی طرف سے) کہ یہودیوں کی ہونا سبب ان کی عقلی بیوقوفی، صاف کھلے لیں کہ انہوں
ذہنی اعتبار سے ان کو کچھ نہیں دیکھا ہے۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیٹا ہے کہ اس کا نام بھی یہودیوں کی ہوا۔ کمال بھی سبب ہی ہوا
انہی کے انکار سے ہیں اور یہی ابراہیم علیہ السلام اس میں پڑے ہیں
انہی کے اپنے اور یہودیوں کے اور نہ ملے۔

ملائکہ قراب صبر و صبر سے جو پاؤں سے ہی اپنی تفسیر میں لکھی ہے وہ
(قرآن میں) نے بہت اہمیت حاصل کی۔ یہاں تک کہ اگر کوئی غیر مسلم
سے یہاں پہنچ کر وہ قدر کرے تو اگر کبھی حقیقت دیکھ لیں تو یہودیوں کی ہونا سبب علیہ السلام
جلالہ کے لئے انہیں انکار لائیں گی۔ پھر انہوں نے اس ایجنٹ کو ایک ٹکڑے میں
نہیں کے ڈال دیا اور اس کو اس کے کمرے میں لے کر لے گئے۔ اور یہی جملہ لائیں اور
انہی کے لئے کہیں دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام کو انہوں نے یہودیوں کے لئے
ڈال کر کھینچا اور ادا کیا۔ انہوں نے انہوں میں ایک کھانے کا اشارہ کیا یہ سبب
ہو گیا کہ اس کا نام جیسے انہوں نے اس کو انہوں نے لے کر ان میں دیکھا دیا تو وہ
نہایت تک اس میں ملایا دے گا۔ جب انہوں نے آپ کو اس میں ڈال کر کھینچا
تو آپ نے فرمایا عنین اللہ و بشارت الودیع جیسے بخاری نے ابن عباس رضی
اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عنین اللہ و بشارت الودیع اس کا کمرہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے فرمایا سبب ان کو آگ میں پڑ گیا۔

تفسیر ہوا کہ یہ ہیں۔ جلیل علیہ السلام کی عمر اس وقت سو سالوں کی تھی

اس وقت کی تفسیر میں نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا انہوں نے بہت ترلوں کو جمع کر کے ایک
طریقہ و طریق باطنی اور ہر جہت سے اس میں کمال لگایا۔ اور اس میں کوئی کمال ہی
واللہ تعالیٰ بھی دیا۔ مشعل بن کعب کہے ہیں۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام
انہوں کے لئے گئے ہوں میں یہی اس یا اس میں سے فرمایا جس نے کوئی دن اور کوئی
ت ایسی عمر لیس کہ ان چاروں یا چالیس لوگوں سے میں چاہتا ہوں کہ میں ساری عمر
و یہی ہی لیس کر دیں۔
(قرآن القرآن ص ۱۹۹ ص ۱۹۹)

سیدہ مریم علیہا السلام کے پاس بے موسم پھل آئیے انکار

مولوی عبد القیوم فرماتے ہیں کہ اگر وہ کسی کرامت سے انکار کے
کے حضرت میں اس کی تفسیر فرمائی گئی ہے کہ اس کے لئے کہ
عقیدہ ۱۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔
کی تفسیر میں فی ظل صاحب (ابن سیرین) روایت کرتے ہیں کہ کائنات علیہا السلام
منسوب ماکان عنک کما فی القرآن فلیس فیہ من دلیل علی ان مریم
المصدوقۃ کان یا تھا فاکھتہ العیبت فی المقتاتہ و فی کھتہ
الشیبہ و فی العیبت ابن مریم علیہا السلام کا نام ہے کہ انہی کی طرف نسبت کرتے
سے اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ مریم علیہا السلام کے پاس موسم گری کے ہونے
جائے میں اور جائزے کے لئے گری میں آئے تھے۔ (ابن سیرین ص ۱۹۹)
ماخذ ج. اللہ صاحب روایت ہے کہ فرقہ کے سردار امرتسر کے اس
عہد سے اس کا عقیدہ دیکھتے ہیں کہ

نویا مریم علیہا السلام کی کرامت ثابت نہیں ہوئی۔
و تقریبات اہلسنت چاہیے مکتب

تیری بیعت میں اُس کے تیرے سے پانی میں سرنگ نہیں بنی، اسی واسطے دانہ
نی، البتہ عجباً کی تعبیر میں لکھتے ہیں۔

تعبیر یوحنا من سرسنگ و این پریش نے پہلی کی تیر میں
تعبیر کیا، حالانکہ مسلم کی حدیث میں ہے کہ سرنگ کی وہیر سے غریب ہو جاتا
کی حدیث میں ہے کہ وہ پہلی تک لگی ہوئی ہیں جتنی ہوئی تھی اور اگر کسی میں وہ
کر ساتھ لے گئے اور بناری کی ایک روایت میں ہے کہ وہ تیرہ تھی مگر علیہ السلام
پہنچے تو زندہ ہو کر پانی میں داخل ہو گئے مرنے پر شام اٹھا اس سے صاف اٹھادی تھی
(ترغیبات اہل سنت پر تبصروں ص ۳۷)

سرکارِ نوح علیہ السلام کے انکار سے ان کی قوم پر عذاب آنے والے معجزہ کا انکار

موروی عبد الوہاب خزرجی وہابی لکھتے ہیں کہ

عقیدہ ۱۰۔ اے آیت لعلنا حالوہا ساء فلہا کی تعبیر میں لکھا
س۔ ای اسقطنہ سقفت میں مقصد علیہ السلام نے اُن کے مکانات
کی چھتیاں اُن پر کرائیں۔ (اربعین ص ۵۸)
خزرجی صاحب اس پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

یہ تعبیر بھی تمام تفاسیر اہل اسلام کے خلاف ہے سب تفسیریں اہل اسلام اس
پر متفق ہیں جیسے آئینہ قرآنی والو تفسیر اھدیٰ اسی پر مافق ہے کہ جہاں علی
اسلام نے نوح علیہ السلام کی قوم کی نسبتوں کو اکھیر کر قریب آسمان لے جا کر میری
کے زمین پر جسے مارا مگر چونکہ یہ بات اس وقت آئی کہ جس کے خلاف تھی بلکہ
سب مفسرین اسلام اور سبیل المؤمنین کو چھوڑ دیا (اربعین ص ۵۸)

مناضی محمد ان مدنی پوری عقل کہتے ہیں کہ اس آیت میں بھی معجزہ اور کریمت
ثابت ہوئی ہے۔ جس اس وقت اس وقت کی مجھ میں نالوں قدرت کے بر خلاف ہے۔ اس
واسطے آیت کی تعبیر بھی اوسکی اور ہی کر دی۔ (والحق انما اصل ص ۵۸)
وہابیوں کے موروثی ائمہ تاجہ محمد عبدالحق نے لکھا ہے کہ
(اور تیری عقیدہ) مروج حدیث اور روایات اور اقوال مفسرین اہل سنت کے
بر خلاف ہے۔ (والحق البیہر ص ۵۸)

چھوٹے بچے کا حضرت یوسف علیہ السلام کی

گواہی دینے والے واقعہ کا انکار

موروی عبد الوہاب خزرجی وہابی اپنے امر تیری کے متعلق حضرت رسول کے

انکار سے متعلق رقمطراز ہیں کہ

ص ۲۱ میں اس آیت و شہد شہاد من اھلھا کی تعبیر میں
لکھا ہے۔

اَحْمَد اظہروا بید یعنی اس کے گھر میں سے کسی ذی رائے نے
سارے دی۔ (اربعین ص ۵۸)

خزرجی صاحب خود ہی اس تعبیر کے خلاف رسول کے انکار پر تکیہ کرتے ہوئے
لکھتے ہیں کہ

یہ حدیث صریح کے خلاف ہے کیونکہ احمد اور ابان جہاں اور جہاں میں
ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال نکلمہ اربعۃ فہم صغار ابن ما شیطۃ فرعون و
شہد یوسف وصاحب حبس و یحییٰ ابن مریم علیہ السلام

میں اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعائیت کرتے ہیں کہ
جانبوں کو ملے کلام کے درمیان کو وہ جھڑپ تھے۔ قرعہ کی کشتہ کے بیٹے کے اور اس کا
یوسف اور صاحب جبریل اور یسوع بن مریم سے اور اعلیٰ اور نبی اور ابن علی اور امام
ابو مالک سے کہ کہ لہذا کلکم فی اللہ والآخرۃ وکل شہد لیس
یعنی پھر حضور کے گروہوں پر بات کی ہے کہ میں میں سے ایک شاہد یوسف بھی ہیں چرچہ
مصنف کفر شافی کے بھی کے خلاف ہے لہذا صریح حدیث سے خلاف کیا۔

وہابیوں کے مولوی عبداللہ کو کہتے ہیں کہ، (ایسے مسلمانوں کو)

(۱) اگر کسی نے عقیدہ یہ بھی تحریر کیا ہے اور چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کے خلاف ہے۔ (الحقینہ فی غرہ ص ۵۶)

پہاڑ اور پرندوں کا حضرت داؤد علیہ السلام کے

ساتھ ملکر تسلیج پڑھنے والے معجزہ کا انکار

مولوی عبدالرحیم غفرانوی نے کہا ہے: سرورِ عالم رسولِ رحمتی کا بیڑا
دستِ مجتہد و قطرانِ ہمیں کہ عیساؑ میں امانت ہے و سخرو نافع و داؤد الجبال
یوسفؑ و الخضرؑ گواہ ہے تذکرہ حیاتِ غفلۃ و الخضرؑ ما قبلہ
بدل و دقتان سبز در لعلِ جوشیدہ ہر دے و نشرِ حیاتِ معرفت کا گہر
(الرحمن مدلل)

مولوی جمال الحق غزنوی سے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
مصطفیٰ القیسر شمالی کا مطلب یہ ہے کہ پہاڑوں اور بانوؤں کو جو کچھ کہ
تشریف فرما ہیں یاد آتا ہے بڑے کچھ اور جانور آپ کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں۔ انہوں
نے انہوں کو دوسرے تہو پہاڑ میں کافر القیسر کے طریق مذہب مشہور کئے۔ اہل سنت کا

تمام تقاضا مسترد ہوئی ہے۔ میں کو بیجا اور جانور اور دھوکہ دہندگان کے ساتھ کسی طرح سے متعلق نہیں ہوں۔
تقاضا مسترد ہونے پر اسلام کو کفر قرار دینا اگر کسی کے لیے مناسب اعتراض کا باعث بن جائے گا تو وہ کوئی نامور
فکرمیں سے مسلمان کا کام نہیں ہے۔
(اربابین صفحہ ۲۲)

ماہر عبد اللہ صاحب نے دوسری ایڈیشن اس تقریر کی ایک تصدیق بھیج دی ہے کہ اس تقریر میں جو غلطی
آ کر میں اس تقریر کا تصدیق کی تھی وہ غلطی

ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ اگرچہ یہ سب باتیں صحیح ہیں مگر یہ سب باتیں
 ایسی ہیں جو ان کے دل میں نہ تھیں۔ ان کے دل میں تو یہ تھا کہ
 ان کو دیکھ کر خدا یاد آجائے گا تو کیا داتاؤں کے لیے تسلیم کیا جائے گا کہ ان کے لیے
 تو وہ لغات میں اہل سنت پر فیصلہ ہے۔

سہرکار داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لولا کا ترنم ہو

جانے والے معجزہ سے انکار

اور دین میں پیش کرتے ہیں کہ
واللہ اعلم بالصواب

عزیز قوی صاحب اس پر تب ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ
یہ نفسی تمام نفسیہ اہل اسلام سے خلاف ہے۔ نفسیہ اہل اسلام
شرف ہیں کہ انہوں نے دین کے خلاف نہیں ہوئے۔ یہ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ وہ
داؤد علیہ السلام کا بیٹا تھا۔ اگر حضرت کعبہ ثنائی کی نفسی کے حامی ہیں تو میں
علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے۔ اہل مذہب نے تو ہمارے ساتھ ساتھ کھڑے ہوئے۔

(درمیں ص ۲۳)

طریق سکھایا دیا۔ جسے کوہ پانی مناتے ہیں۔
 تاجی عبدالاحد غازی پوری نے بھی لکھن کیا ہے کہ
 داؤد علیہ السلام کے مجروحہ سے انکار کیا ہے (اقبال افاضی ص ۱۸)

انبیاء علیہم السلام عیب دار ہوتے ہیں

مولوی رفیع خاں پیر پوری کا کتاب میں ہے کہ
 عقیدہ ۱۰: انبیاء علیہم السلام عیب دار ہوتے ہیں۔ (اصلاح عقائد ص ۱۵۸)

تصرف اولیائت پرست مشرکین کی میتھاجوبی ہے

جماعت اسلامی کے نام نہاد و کفر اسلام مخالف و سی صاحب نے اپنا عقیدہ لکھا ہے کہ
 عقیدہ ۱۱: دوسری طرف ایشیائی عقیدے میں کسی کے ان بزرگوں کی ولادت و وفات
 نمبر و عیب اکرامات و خوارق اختیار نہاد و تعزیرات اولیاء و اولیاء اللہ تعالیٰ کے یہاں
 ان کے تصرفات سے متعلق ایک پوری میتھاجوبی بنا رہی ہے جو بہت پرست مشرکین کی
 میتھاجوبی سے ہر طرح لگاؤ لکھا ہے۔

(تجدیدِ ادیان ص ۱۵)

تصرف اولیاء اللہ کو اسلام میں کوئی درجہ نہیں

دلچسپ کے مولوی محمد معاویہ سیالکوٹی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ
 عقیدہ ۱۲: ہر آدمی کے تصرف اولیاء اللہ کو اسلام کے اندر کوئی درجہ اور مقام
 حاصل نہیں ہے۔ (میں نے اہل حدیث ص ۱۰۱ و ۱۰۲)

وہاں کہہ کر یہ عقیدہ بھی قرآن و حدیث کے سرخشاخا منہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن

ایک میں لکھا ہے۔
 وَلَا تَجِدُ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّهَا أَلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ
 لَا تَجِدُ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّهَا أَلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ
 اَللّٰهُ مُّسْلِمٌ لِّمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

تھیں وہ مسلمان اس دن
 ایک دوسرے کے دشمن
 ہو گئے مگر پرستگار

(سج ۱۲)

لکھتے ہیں کہ جو کہ دور دورہ افسانے تھا۔ اور ساتھیوں کو کھڑی دیکھ کر اندھنوں کو
 تھا۔ کہ مشرکین کے بارے میں بھی خدا اور کوشش میں توفیق دے اور سخت ۸۰ گز لہا اور ہم گز
 چڑھا تھا۔ اس سخت کو سر کا پرستان علیہ السلام نے اپنی بارگاہ میں حاضر کر کے کار واداری
 کو حکم فرمایا تو سر کا پرستان علیہ السلام کے استغنی ولی اللہ کے تصرف کا واقعہ خداوند کو یہ ہے
 خود بیان فرمایا ہے کہ

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ عِلَافٌ مِّمَّا يَفْتَخِرُونَ
 الْكَذِبُ أَكْثَرُ لَكُمْ أَتَنْتَظِرُونَ
 أَنْ تَكُونَ لَكُمْ عِلَافٌ مِّمَّا يَفْتَخِرُونَ
 (سج ۱۸)

حضرت نبی علیہ السلام جو کہ مخلوق الہی ہیں، عزت سید مریم علیہا السلام کے
 پاس آکر کہتے ہیں۔
 لَا تَعْظُمُ لَكَ عِلَافًا مِّمَّا يَفْتَخِرُونَ
 (سج ۱۸)

خداوند کریم میں جلال ہے مہیب بسبب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو کہ
 کرتے ہوئے فرماتا ہے۔
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ
 وَكَفَىكَ الْكَفَى وَكَفَىكَ الْكَفَى

لے عیب کی خبریں بتانے والے
 (جی، اللہ تعالیٰ کو کافی ہے۔ اویں
 ۲۱۵)

الْفُتُوحِ سِتِّ مِائَةٍ (پنج ص) جتنے مسلمان تھے اسے ہر مرد پہننے
 حدیث کا دسویں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حبیب میں بندے کو اپنا محبوب
 مقبول بنا لینا اور ان

فَكَذَّبْتَ بِهَا وَلَدَيْكَ نَفْسٌ
 بِمَا كَذَّبَتْهُ الْاَلَيْكُ فَيُضَيِّقُ
 جہاں سے وہ نکلتا ہے وہیں سے وہ دیکھتا ہے۔
 قَالُوا لَيْتَ كُنَّا نَسْمَعُ رَدًّا مِّنْ رَّبِّكَ فَاذْكُرُوا لَكُمْ

بیان کر رہے اور وہابی مولوی کہیں کہ قسوف اولیاء اللہ کو اسلام کے اندر کوئی ذرہ اور
 تمام حاصل نہیں ہے۔ لہذا یہ کہنے میں کوئی باگ نہیں کہ ایسے تقاضے قرآن و حدیث
 کے خلاف ہیں۔ اور ایسے اعتراضات مبلغ اسلام نہیں بلکہ منکر اسلام ہیں بلکہ وہابی
 گواہ کریم نے دنیا ہی میں ان کے اکابر سے تعزیرات اولیاء الرحمن کا اقرار کیا تھا کہ ان
 وہابیوں کو یہ سنا دے دی کہ تمہارے عقیدے کے مطابق تمہارے بڑے بھی مشرک و
 مرتد کلمہ کے اقراری اور حق اسلام کو سمجھنے سے بے بہرہ ہیں۔

اولیاء اکابر کی شرک و بیع ذیل ہے۔
 وہابیوں کے مولوی مسندید احمد گلوچی کے شاگرد مولوی نگرودی صاحب نے
 گلوچی کے ارشادات میں تعزیرات اولیاء اللہ کے مستحق نگاہ کر کے وہابیوں کے منہ پر
 جوت مارا ہے۔ وہ عبارت یہ ہے۔

”تعزیرات و کلمات اولیاء اللہ نہایت نکال خود باقی می ماند بلکه در تمام
 بعد موت ترقی می شود حدیثی کہ ابن عربی علیہ الرضیٰ کردہ شاہد است
 اولیاء اللہ کی کلمات اور تعزیرات ان کے اشغال کے بعد ہی آج کل
 نکال ترقی میں۔ بلکہ ولایت میں بعد از اشغال ترقی ہوجاتی ہے۔“

(تذکرۃ الشیخ محمد صالح ص ۲۷)

وہابیوں کے مولوی ابراہیم پیر سیالکوٹی جو کہ صاحبِ صادق و سیدِ عالمی کے

استاد بھی ہیں لکھتے ہیں کہ
 منقول است از حضرت خواجہ محمد علی صاحب حضرت خواجہ عبداللہ اعجاز
 قدس اللہ سرہ کہ ایک بار ایک کسوف برآواز آمد بعضی اندھے
 باڑوں و نماز گاہوں حق سبحانہ و تعالیٰ نے وہاں اختیار خود کرنا خواہند
 تعزیرات کسوف

یعنی حضرت خواجہ عبداللہ اعجاز قدس سرہ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد علی
 قدس اللہ سرہ العزیز نے منقول ہے کہ اہل تعزیرات کی بھی آقا سائیں، بعضے قانون و حدیث
 میں کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے ان کے اذن سے اور اپنے اختیار سے جب چاہتے ہیں تعزیرات
 کرتے ہیں۔ (ارشادات روحانیہ ص ۳۲۳، ص ۳۲۴، ص ۳۲۵)

دوبہ ہر یوں کے مولوی اسے علی قاضی نے بھی لکھا ہے کہ
 ”بعض اولیاء اللہ سے بعد اشغال کے بھی تعزیرات و عوارض سرزد
 ہوتے ہیں، یہ لغوی حدیث و کلام ہے صحیح نہیں ہے۔“

دوست ہی دشمن جہاں ہو گیا
 دشمن داروے کیا کیا اثر سمجھ گیا

یا رسول اللہ کہنے والا کافر ہے اور اس کا خون مباح

وہابیہ نجد کی شمشاد کتاب تحفہ دیباچہ میں لکھا ہے کہ
 عقیدہ، اگر کوئی حق نہ سمجھے والا اور اسے قبول نہ کرنے والا یہ اعتراض
 کرتے کہ تم جو قطع علیہ پر کہے ہو کہ جو کئی یوں کے یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے شفقت جانتا ہوں کروہ میں شرک
 بزنا اور اس کا خون مباح ہو گا۔ ۱۰ یہ دونوں کلمہ کافر کہتے ہیں؟
 (تحفہ دیباچہ ص ۲۷)

مکتوب نظر آئے ہیں۔ حالانکہ اللہ کریم نے ان کے حق میں نیکیاں کیں اور ان کے لئے عذاب عظیم سے محفوظ رکھا۔

و درین طرف رشتہ کائنات علی افضل الصلوات و علیہ السلام است کامی قوافل سے کہ
 قوت اخلاقیہ و فطریہ و اخلاقیہ
 من اذا فقم فعدا اذی
 اس نے فہم سے محبت کی عین نے
 صفا پر کھلیفہ کا بیچا پی پس اس نے
 محمد کو خلیفہ بنایا۔

و پانی کا برکے نفاذ کی روشنی میں صحابہ کرام مشرک ہوئے اور کسی مسلمان کو
 مشرک کہہ دیا جائے تو کھلیفہ اس کو کھلیفہ بنی چہ جہا شیکہ صحابہ کبار علیہم السلام
 پر یہ فتوے چاہا کہ وہ جانے اس سے تو صحابہ کرام و کفار و منافقین کے قریب
 ہی مجوس ہوتے ہیں۔ حدیث شریف کی روشنی میں ذوقہ ابوحنیہ کے اکابر سے امام
 انبیاء علیہ السلام نے فتوے جاری و کرم کو ازیت اور کھلیفہ بنی چہ جہا

شہدائے حق کو رکھتے ہیں

خصوصاً زہیت کی وجہ سے

انبیاء اور صلحا کو ان کے انتقال کے بعد تقابیر کے

ذریعہ بھی پکارنا شرک عظیم ہے۔

و ابیوں کے ایمان عظیم نے کھلے ہے کہ

عقیدہ ۱۰ ملاکہ انبیاء اور صلحا سے ان کی ولایت کے بعد اس طرح کا رد
 خطاب خواہ ان کے مقابر کے ذریعہ سے ہو یا ان کی عدم موجودگی میں ہو یا ان کے قبور اور
 تصویروں کی مدد پر ہو بشریکان کتاب اور اہل اسلام کے بیعتوں کا ایک شرک عظیم
 (کتب الرسالہ ص ۱۸)

و ابیوں کے نام نہاد ہوا علم اپنی تہذیب سے کھلے کہ
 عقیدہ ۱۱ قوت شدہ انبیاء و اولیاء کو پکارنا اور ان سے دعا و توسل
 کی انتہا کرنا ہی درست نہیں۔ وصال کے بعد انہیں پکارنا اور ان کو پکارنا شرک کبھی
 جاتا ہے۔ (کتب الرسالہ ص ۱۸)

و ابیوں کے رولوں سے علی علیہ السلام و آلہ علیہ السلام کے
 عقیدہ ۱۲۔ جن کو پکارنا یا دعا کرنا یا توسل کرنا یا توسل کے واسطے پکارنا
 کفر ہے اور شرک ہے۔ (تفسیر الخیران ص ۱۸)

و ابیوں کے مولیٰ عبداللہ بن عبدالمطلب کے پلٹ حلقہ دیکھنے پر
 عقیدہ ۱۳۔ غیر اللہ کے ساتھ استغاثہ کرنا۔ یا پکارنا شرک ہے۔

(تفسیر شامی ص ۱۸)

عقیدہ ۱۴۔ اگر کوئی پیر پوری کو پکارے یا ان کو اور انہوں کو
 اور فرشتوں کو اور پیروں کو شکل کے وقت پکارتے ہیں وہ شرک ہیں مگر تقار ہیں۔

(تفسیر شامی ص ۱۸)

عقیدہ ۱۵۔ کسی پیر فقیر نبی، ولی بزرگ، وہابی، اقطاب، بھوت
 پری وغیرہ کی پناہ لینا، دعا کی چاہنا، مصیبت و شدت کے وقت ان کی پکارنا یا
 شکل کشا یا سمجھنا قطعاً حرام و زمین شرک ہے۔ (تفسیر شامی ص ۱۸)

موت کے بعد اگر غلبہ شرک ہے تو اللہ تعالیٰ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 و آلہ کو مدد پر نہ مدد کی کو پکارنے کا حکم فرمایا۔

۱۶۔ و ابیوں میں اگر کوئی اور بیعت ہے تو ان کو قبول کیا جائے اگر کسی صاحب میں یا اپنے انبیاء
 ہر مذہب کے شرک نہیں کیونکہ مقدر اقبال علیہ السلام سے ہر مادی اور فطری و انسانی و فطری
 کو مانتے ہیں، چنانکہ ان کا شوق ہے۔ ان کے دل کا ہر مادی و فطری
 کو اپنے انسانی و فطری و انسانی و فطری

و ابیوں میں اگر بیعت کا مادہ ہے اور ان کا مشک ابھرتا ہے تو خواہ بیعت کر کے دکھائیں۔

ثُمَّ اَذْهَبَتْ مَا بَيْنَهُمَا
مَعْنَاهُ (پہلے سے) آتی ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام حبیب الارثیب زبیا گرام علیہم السلام سے بی قراری
کرم ہرمان دونوں کی قوموں کا قائد و سر ہے کہ جب کرم پر خطاب کیا اور وہ سرگرمی سے
نے ان مردوں کو گناہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

وَقَالُوا لَوْلَا جِئْتَنَا بِآيَاتٍ
وَلَسَلَّاتٍ نَّهِيكَ عَنْهُ
عَلَيْهِ سُبْحَاتُكَ
وَأَيُّهَا شَرِكُكَ
مَعْنَاهُ (پہلے سے) آتی ہے۔
اور کہا کہ اگر تو ہم کو آیتیں
نہی سے روک دے تو ہم کو روک دے گا۔
اور کیا بھی شریک علیہم کی تعلیم دیتے ہوئے ہیں، بلکہ خود بھی اس شریک میں مبتلا ہے جس پر
کرم کی اولیٰ سے اولیٰ مسلمان کا عقیدہ کیا اس کے تہم میں پھر بھی یہ خیال نہیں آ
سکتا۔

ثُمَّ اَعْمَلُوا
فَعَمَلُهُمْ

يَا صِدِّيقُ يَا عُمَرُ يَا عِثْمَانَ يَا عَلِيُّ كُنْهُنَّ وَالْاَكَا فَرَبِ

خبر نقل کیا کہ چار آدمی جو بنی ثعلبہ کے لوگوں سے تھے کہ
عقیدہ ۱۔ اِنَّ مَنْ اَذْهَبَ قَبِيْلَتَهُ وَارْتَضَا مِنْ اَهْلِهِ
اَوْ اَمْرًا مِنْهُمْ فَهُوَ كَاْفِرٌ اِنْ كَانَ مِنْهُمْ فَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُوْنَ
بلکہ جس شخص نے اپنی قوم سے کفر کے لئے کفر کیا وہ کافر ہے۔
کافر ہے۔ اور جو شخص اس کے کفر میں شریک کرے وہ بھی کافر ہے۔
کافی جو بنی ثعلبہ کی ہی یہ عقیدہ یہ بھی لکھا ہے کہ
وَالَّذِي نَفِيْنَا اَنْفَاكُمُ الْاَمْرُ عَمْدٌ مِّنْهُ لَمْ يَكُنْ شَرِكًا لِّيْ

عَقِيْدَةُ اِيَّاهُ غُلُبَ الْاَمْرُ مَعِيْ اَنْتَوْنِيْ فَاَلَا تَشْعُرُوْنَ اَنَّ السَّوْءَ
اَلَيْسَ هٰذَا اَكْبَلُ شَرًّا لِّكُلِّ اَمَلٍ

مردوں سے جاہلیت غلب کرنا۔ ان سے مرد حاصل کرنا اور ان کی طرف متوجہ ہونا یہ تو
میں اصل شرک ہے۔

خبر آتی ہے کہ بنی ثعلبہ کی قوموں کا قائد و سر ہے کہ جب کرم پر خطاب کیا اور وہ سرگرمی سے
نے ان مردوں کو گناہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

اَلَا اَوَلَيْسَ الْفَرْخُ لِحَدِّ دِفَاعِ
عَشْرًا يَّعْمَرُهَا يَآ عَمْرُو
عَمْرُو اِهْدِنِيْ اِلَى الْبَيْتِ
فَبَا وَبَارِئِ
مَعْنَاهُ (پہلے سے) آتی ہے۔
اور کہا کہ اگر تو ہم کو آیتیں
نہی سے روک دے تو ہم کو روک دے گا۔
اور کیا بھی شریک علیہم کی تعلیم دیتے ہوئے ہیں، بلکہ خود بھی اس شریک میں مبتلا ہے جس پر
کرم کی اولیٰ سے اولیٰ مسلمان کا عقیدہ کیا اس کے تہم میں پھر بھی یہ خیال نہیں آ
سکتا۔

یہ خبر نقل کیا کہ چار آدمی جو بنی ثعلبہ کے لوگوں سے تھے کہ
عقیدہ ۱۔ اِنَّ مَنْ اَذْهَبَ قَبِيْلَتَهُ وَارْتَضَا مِنْ اَهْلِهِ
اَوْ اَمْرًا مِنْهُمْ فَهُوَ كَاْفِرٌ اِنْ كَانَ مِنْهُمْ فَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُوْنَ
بلکہ جس شخص نے اپنی قوم سے کفر کے لئے کفر کیا وہ کافر ہے۔
کافر ہے۔ اور جو شخص اس کے کفر میں شریک کرے وہ بھی کافر ہے۔
کافی جو بنی ثعلبہ کی ہی یہ عقیدہ یہ بھی لکھا ہے کہ
وَالَّذِي نَفِيْنَا اَنْفَاكُمُ الْاَمْرُ عَمْدٌ مِّنْهُ لَمْ يَكُنْ شَرِكًا لِّيْ

یہ خبر نقل کیا کہ چار آدمی جو بنی ثعلبہ کے لوگوں سے تھے کہ
عقیدہ ۱۔ اِنَّ مَنْ اَذْهَبَ قَبِيْلَتَهُ وَارْتَضَا مِنْ اَهْلِهِ
اَوْ اَمْرًا مِنْهُمْ فَهُوَ كَاْفِرٌ اِنْ كَانَ مِنْهُمْ فَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُوْنَ
بلکہ جس شخص نے اپنی قوم سے کفر کے لئے کفر کیا وہ کافر ہے۔
کافر ہے۔ اور جو شخص اس کے کفر میں شریک کرے وہ بھی کافر ہے۔
کافی جو بنی ثعلبہ کی ہی یہ عقیدہ یہ بھی لکھا ہے کہ
وَالَّذِي نَفِيْنَا اَنْفَاكُمُ الْاَمْرُ عَمْدٌ مِّنْهُ لَمْ يَكُنْ شَرِكًا لِّيْ

سنتِ ملازم شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ اہلہٖ و آلہٖ و سلم سے ہے
فرمایا ہے۔ مہ غریب سے مل جائے دین کے دلی

یا رسول اللہ کی کسر مست کیجئے

وہابیہ غلو کے عقیدہ کے مطابق صحابہ کرام علیہم السلام بھی مشرک اور کافر
تھے اور وہابیہ کی خود ساختہ شریعت میں ان کا کوئی مقام تھا۔ نیز ان کے نزدیک
غلامیہ اشدین علیہم السلام کو شیعیت مصطفویٰ کی صحیح علم نہ تھا کیونکہ صحابہ کرام
ان کے دور میں ہی تو لا رسول اللہ یا محمد یا محمد بن عبد اللہ تھے اور پھر تھے۔

نہج یا حجت ہی گمزدی سے ہے طہمت تیری

بشر کہ کسی کفر کا فضل ہے نہاست تیری

قبر پر میت کو نہ کرنا جائز نہیں ہے

امام ابو یوسف مولف حصہ ثانی مسائل القبر کی کتاب کے اشعار میں لکھا ہے کہ

قبر پر میت کو نہ کرنا جائز نہیں ہے۔ (اخبار الہدیہ، امر سرمد، شریعت)

وہابیہ کا یہ عقیدہ بھی میری قرآن و حدیث کے خلاف ہے کیونکہ سورۃ النکاح میں اہل
العلاقہ و انبیاء و الصلیات کا درجہ ہے جب قبرستان مبارک کو قبر،

الصلوات علیہم اجمعین

یہ بھی قرآن و حدیث کا حکم نہیں تو کیا ہے۔

مسلم صحیح و ابوداؤد نے نہج میں کے مولیٰ حاکم کو قرآن و حدیث کے خلاف عمل کرنے
کی تلقین اور تلقین کی ہے۔

غوثِ اعظم شریعہ لفظ ہے

وہابیوں کے اخبار اہل حدیث میں لکھا ہے کہ

۱۹۳۲ء
۱۔ غوثِ اعظم شریعہ لفظ ہے۔ ۲۔ اخبار اہل حدیث میں ۱۹ فروری
تاریخ کے کرام اور ان کے اس معاشرے کے انسانی فکری و اخلاقی مسائل کے

مشقیات کو حل کرنے کے لیے لکھا اور اللہ ہر محنت سے مولیٰ شہداء اللہ عزوجل میں
نہج میں سے مولیٰ شریعت کی شریعت سے محفوظ رہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی کتابوں میں
غوثِ اعظم کا لفظ سراسر کٹر شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے متعلق
لکھا ہے۔ بقول کے لیے، صراطِ مستقیم، ۱۳۲۵ھ، ۱۳۲۶ھ، قادیان شریعت ۱
دعواتِ عہدیت، جلد ۵، قادیان لائبریری، ملک شاہ احمد علیہ السلام کیوں

سدا رہے وہ لوگوں سے

کوئی کمیت نہیں سدا رہے کیا ہے؟

بت پرست متکبرین خدا اور کفار بھی عبادت الہی

میرے مصروف ہیں

مورودی صاحب نام بیاد شکر اسلام میں اس لئے آئندہ نے اپنے نام بیاد
اسلام میں قرآن و حدیث کے غلط عقیدہ عبادت الہی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ
عقیدہ ۱۰۔ انسان خواہ خدا کا کامل بر یا کھر۔ خدا کو سب سے بڑا چوڑا پتھر کو خدا
کی توجہ کرتا ہو یا نہ فدا کی، جب وہ قانونِ نبوت پر عمل کرے۔ اور اس کے قانون
کے تحت ہی زندہ ہے۔ تو حالانکہ وہ نبیہ جانیے ہر لمحہ بلعد و اختیار معلوم و کھر حیا
خدا کی کی تسبیح کر رہا ہے۔ اس کی عبادت میں لگا ہوا ہے۔ (تہذیب ص ۱۱)
تاریخ کرام، مورودی صاحب نے اس عقیدہ میں ایک ہی جگہ علم
میں توحید و ایمان کی بساط اٹک کر رکھ دی ہے اور روشناسی صرف ایک خط سے
تقریباً ایک لاکھ کے ہیں ہزار ایسا کی قریب تارخ سے کڑا لی ہے۔

حضرت ابیہیم علیہ السلام کا خود اورد دیگر بہت پرستش سے مقابلہ اور عطا و
تبلغ کر کے کریم میں موز ہے اور سرگرمی ہر اسلام کا ان کو کامل پر غور دینا
پھر مودودی صاحب کے نزدیک غلط ہے۔ دفعہ دیا لکھا کہ کار و عالم میں اس کے غلط
عصر و آل و سلم کا کفار کو مخاطب کر کے فرمانا۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا تَعْبُدُوا
مَّا كُنْتُمْ تُعْبُدُونَ وَاللَّهُ عَالِمُ
مَا تَعْبُدُونَ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بَيْنَكُمْ وَتَعْبُدُوا
وَلَا تَقْرَبُوا أَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بَيْنَكُمْ وَتَعْبُدُوا
وَلَا تَقْرَبُوا أَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بَيْنَكُمْ وَتَعْبُدُوا

مودودی صاحب کے نزدیک اسلام میں کچھ عینے نہیں رکھتا۔
پس معلوم ہو گا کہ مودودی صاحب اس اسلام کے مبلغ نہیں جو آئندہ کے لال خدا
کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا۔ ان کا کوئی خود
سادہ ہی اسلام ہے۔ ہندو پر بالا عقیدہ میں تو مودودی صاحب نے عبارت و
توجہ کے مفہوم میں اتنی وضاحت پیدا کر دی ہے کہ دشمن کو عبادت بہت پرستی کو
عقد پرستی اور مشرک کو بندہ پرستہ ماننے پر مجبور بھی نہ ان کا عقیدہ تو عقیدہ جبروت
ہے۔ اور عبادت کے مفہوم پر کوئی حیرت آگیا ہے۔ لیکن یہی مودودی صاحب
انبیاء اور اولیاء کے ان عقیدہ مندوں کو حیران کر دے گا۔ عابد اور مشرک میں ان
کو واضح الفاظ میں مشرک گردانتے ہیں۔ مودودی صاحب کی عبارت یہ ہے۔

انبیاء اور اولیاء سے عقیدت ان کو خدا ماننا ہے

عقیدہ۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے اثر سے جہاں تک اللہ اور
آسمانی نئی نئی کمال پر گئے۔ وہاں سے خداؤں کی دوسری اقسام تو وضاحت ہو

گشتی گئے انبیاء اور اولیاء شہداء۔ صالحین۔ جماعہ فسطیہ۔ اقطاب۔ ابدال۔ علماء مشائخ
اور علمائے کبریا کی خدا کی پیر میں کسی دوسری طرح عقائد میں اپنی فکر لگائی رہی۔ قابل
نے مشرکیت کے خداؤں کو چھوڑ کر ان ایک بندہ کو خدا بنا لیا۔
(تجدید و ایمان کے دین مملک)

فاتحہ زیارت عرس مشرکانہ تو کیا پات ہے

جماعت اسلامی کے بانی اور نام نہاد مشرک اسلام مودودی صاحب نے فاتحہ عرس
و غیرہ کی شہرت لے کر پات قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ
حقیقت یہ کہ ایک طرف مشرکانہ پات کی جگہ فاتحہ نہ زیارت۔ نیاف۔ زور
عرس۔ مصلیٰ۔ جبر صا۔ لسانی۔ علم۔ تعترے۔ اور ہی قسم کے دوسرے نہ ہی افغان کی
نئی شہریت تعریف کر لی گئی۔
مودودی نے مسند محمد و حاملین و بدو کے مقابلے نے عرس۔ فاتحہ اور زور و زیارت کو
مستحق قرار دینے کو مودودی کی فکر کا وہ ہے۔ مودودی کی اصل عبارت یہ ہے۔

پس وہ تو ایسی ہی کہ الزام دلا مودودی صاحب
کا کہنا ہے کہ عرس و زور و زیارت اور
شک و حقیقت۔ اسلام مشرک کا ہے۔
اور الزام یہ اس میں دلائل و حقائق کی مدد بلا عبارت اور مودودی کی کفر پر مشتمل ہے
یہاں پر عقیدہ کہ زور و عرس دیکھا جائے کہ مودودی کے نزدیک ان کے اپنے ہی بدوے وادانہ
و بدوے صاحب مشرکانہ پات کی کمی مشرکیت کو تسخیر قرار دے رہے ہیں۔
میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو کتبہ کی کاشیوں
اب یہاں کے کہ مشرک اہل محبت :

نعرۂ رسالت وغیرہ شرک اور حرام ہے

وہابیوں کے مولوی غیر مستر و مفتی سے کسی نے لغو کوٹانے کے متعلق مسئلہ پوچھا تو اُنھوں نے واضح طور پر فریضہ دیا ہے۔ خدا تعالیٰ اُسے علاوہ کسی اور لغو کوٹانے اور شرک اور حسد اہم ہے۔ سوال جواب یہ ہیں ۰

سے اور رسالت کیا ہے؟
ج: خداوند تعالیٰ کے ملازم کسی اور لغو و کلاماثر تک اور حرام ہے۔

[illegible]

مسئلہ ۱۔ یا اللہ کے ساتھ ہاتھ باندھ کر کھانا ٹھیک ہے؟

ج:۔ بشرک ہے۔

صحیفۃ البحریۃ کراچی ۱۳۵۱ھ، حریم الخواص ۱۳۵۱ھ، صحیفۃ البحریۃ کراچی ۱۳۵۱ھ
جمادی الاول ۱۳۵۱ھ

یا رسول اللہ! شیخ عبد العزیز علیہ السلام کے لئے یہ لکھا جاتا ہے یا نہیں؟

ج۱: یا رسول اللہ! یا شیخ عبدالقادر شمس القبر و یا علی مشکوک و غیرہ سے
گناہ پرکرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ستارہ ج ۲ مطبوعہ کراچی

۱۳۔ مسندوں اور محفلوں میں ختماتِ شبیہ فیہ جاری ہے !

امیر شریعت اس کا جواب دیتے ہیں۔

۱۳۹۔ جہانگیر نے یوں کہہ کر شہیدانہ شہادت کے لئے اپنے ہاتھوں سے اپنے دل پر زخم کیا کہ میں جس میں غیر اللہ کو خدا سمجھتا ہوں۔ (ابن ہشام، تاریخ الامم و الملوک، ص ۱۹۱، ج ۱)

۱۰۔ اسی سلطانِ عادل نے کانرونگا کے لئے دس ٹھاپ کا ذخیرہ ترغہ مسلمان
کے لیے کھانا جاکر پہنچا دیا؟

۱۳۔ کیا چاہیے ۔ مصوبہ قائدین کراچی میں حضرت اظہار رحمہ اللہ کا تیسرے خطاب : وہابیوں کے بارے میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ اللہ کے واسطے انصاف کے ذریعہ کہانے سے بچنے کے وہابیوں کو تعلیم دی ہے مگر انہیں کے بزرگ قلاب و انقلاب کے لئے کوششیں کر رہے ہیں کہ وہ ان کے خلاف طلاق کر دے ۔

کافر کا ذبیحہ حلال ہے

وَكَذَٰلِكَ يُخَوِّفُ ٱلْكَافِرَ ٱلْيَاضَاحِلَ ۖ
 وَتَحْتِ كَافِرِ كَمَا جَرَا نَوْرُ مَعْنَى ۖ ذَوَالِ لَاحِظِ ۖ ۲۰ ۖ مَلْبُوعِ ۖ مَارِئِ ۖ

ان دونوں فزوں کو چھ کر کپڑے پر ہی چمکے گا۔ گو وہاں کے نزدیک یا رسول اللہ
 کہنے والے مسلمانوں سے ہندو کہہ کر اور غیر گھڑا اپنے ہیں۔ وہاں نے مسلمانوں کو کہیں
 متعصب کا لفظ مودی ہے۔ اس کے ہندو نے اس کے اکابر کے فتوؤں سے ملاحظہ فرمائیں۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

وہاں سے کہیں کہیں اور بھی دیکھیں گے کہ کچھ ایسے ہیں کہ:

مَسْجُودُكَ الصَّلَاةَ وَاسْتَطَامَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، الصَّلَاةَ وَاسْتَطَامَ عَلَيْكَ
يَا حَبِيبَ اللَّهِ وَغَيْرَ ذَلِكَ دُرُودٌ دُرُودٌ مَعْنَى دُرُودِكَ مَعْنَى دُرُودِكَ مَعْنَى دُرُودِكَ

سلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے نظر جان کر کہتے ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ بڑا احسان ہے
 میں اور اگر عاقل و فاضل جان کر نہیں پرستے بلکہ اس نسبت سے فرستے ہیں
 فرشتے پہنچا دیتے ہیں تو بھی برا ہے۔ دراصل سراج حسنہ و مثلاً: جلالہ و شہداء
 وچند قبول کے قطب رشید احمد تنکوی نے فتویٰ دیا ہے کہ
 'یا رسول اللہ کما کہ وہ دور سے سنتے ہیں، بسبب علم غیب کے تو خود
 کلمہ ہے۔ اور جو یہ عقیدہ نہیں تو کفر نہیں درحکمہ شاپر بکڑ ہے۔

وفاقی رشیدیہ مشیح مملکت دہلی
 قادیان میں عقیدہ کو دہائیوں کے عہد اور دور میں اسے رشید احمد تنکوی کے کفر اور
 برا قرار دیا ہے۔ اسی عقیدہ کو دہائیوں کے عہد و مولوی ابراہیم خاں اور مولوی تاجی علیاں
 منصور پور میں سے ایک واقعہ اپنی کتاب میں درج کر کے ستم اور بارگ قرار دیا ہے
 وہ واقعہ یہ ہے کہ

'ابو بکر محمدؓ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ نے عباد کے پاس بیٹھا تھا، شبلی علیہ الرحمۃ
 آئے حضرت ابو بکر علیہ الرحمۃ کو کھڑے ہو گئے۔ مخالف کیا اور بیٹائی پر
 برس دیا میں نے کہا اسے میرے سر وار آپؓ شبلی کے ساتھ یہ
 سزا کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ آپؓ اور تمام بغداد کے باشندے قابل کہتے
 ہیں کہ وہ دیرانہ ہے۔ کہا میں نے اس کے ساتھ دیکھا جو نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 خواب میں دیکھا کہ شبلی سامنے آئے آپؓ کھڑے ہو گئے اور اس کی
 اس کی پیشانی پر درسا دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ و صلی اللہ علیہ وسلم
 آپؓ شبلی علیہ الرحمۃ کے ساتھ ایسی حمایت فرماتے ہیں۔ فرمایا یہ ناز کے
 بعد لفظ جہاد کہہ دے و سئل عن موت اذ غلبتہ آنکھ بڑھا کر ہے
 اور پھر درود کچھ پڑھنا ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ اس نے
 کوئی قرآن نہیں پڑھی لیکن اس کے آغوش لفظ جہاد کہہ دے

موت اذ غلبتہ آنکھ بڑھا کر ہے اور میں نے وفی اللہ علیہ السلام
 یا نبی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا۔ ابو بکر محمدؓ علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ
 پھر میں شبلی علیہ الرحمۃ کے پاس گیا اور وہ مجھ کو نماز کے بعد کیا کر گیا
 کرتے ہو۔ تو انہوں نے ایسا ہی بیان کیا۔
 وعلامہ الافہام شمس الصلوٰۃ و السلام ۲۵۰۲ھ

کھیت اور باغ کے حصہ نئے دنیا و نیا شرک

امام ابوبکرؓ صلی اللہ علیہ وسلم نے طوری قلیل نے اپنا عقیدہ لکھا ہے
 عقیدہ ۱: کھیت اور باغ (اشیاء و ادویہ) کا تقسیم نہ گئے۔ جو کچھ باقی
 میں لے آوے پہلے ان کی نیا و کر میں۔ ان سب باتوں سے بزرگ ثابت
 ہوتا ہے۔
 (توقیع الامامین ص ۱)

کتب امارت میں سما کر اور رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین لکھ دیا ہے۔ چنانچہ
 ابو مسلم اور امام ابن ماجہ علیہما الرحمۃ نے سہ کار سیدنا ابو بکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 ایک روایت نقل کی ہے

قَالَ النَّاسُ إِذَا مَرَّ أَوَّلُ الْخَبْرِ
 جَاءَهُ فَأَمَّا ابْنُ الْخَبْرِ فَصَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
 وَلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالُوا أَلَيْسَ بَابُ الْفَنَاءِ فِي الْقَبْرِ
 بَابُ الْفَنَاءِ فِي الْقَبْرِ
 فِي صَاحِبِهِ بَابُ الْفَنَاءِ فِي الْقَبْرِ
 فِي صَاحِبِهِ بَابُ الْفَنَاءِ فِي الْقَبْرِ

وگھر و معاہدہ جب پہلا پہل دیکھتے تو میں
 کو نبی ایک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
 میں پیش کر دیتے۔ تو جب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم پہنچے گا انہیں قبول فرماتے تو ان
 فرماتے اسے اللہ جیسے پہنچوں میں برکت
 فرما۔ ہمارے صاحب میں برکت فرما۔ مجھے
 میں میں برکت فرما۔ جو مجھے پہنچوں کو کہتے
 تو وہ انہیں ان میں تقسیم فرما دیتے۔

وہی شریف ص ۱۱۰ ج ۱ ابن ماجہ شریف ص ۱۱۰

الصلوة والسلام بھی شامل ہیں، اس سے واضح ہے کہ وہ لوگوں کے نزدیک امام
الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ مطہر کا گنبد اور مقبرہ ایک جہت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قہرِ شرکِ الحاد کا بہت بڑا دلیلا

ولایہوں کے امام محمد بن عبدالوہابؒ نجدی کے پوتے عبدالرحمنؒ نے اپنے
دادا کی کتاب التوحید کی مشہور تفسیر فیح الجہید میں لکھا ہے کہ

فَكَانَ خَلْقُهُ الْفَعَّابَ وَالْمَلَأَهُ
النَّجَسَ مَا دَامَتْ أَعْيُنُهُمْ ذَرِيعَةً
إِلَى الْمَقْذُوفِ وَالْإِنْفَادِ وَكَانَ
وَسِيْلَتُهُ إِلَى خَيْرِهِمُ الْمُسْلِمِينَ
وَتَخْلَاهُمْ بِمِثْلَانِهِ فَلَوْ بَدَأَ
رَفَعَهُ الْعِلْمُ مِنْ كِتَابِ التَّوْحِيدِ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مراد پر قبیہ بہت بڑی جہاں ہے

و فیہوں کے بہت بڑے امام تھے جنہیں اصحاب علی علیہ السلام نے کھلائے کہ

وَقَدْ كَانَ كَذِبًا هَذَا أَشَقُّ دُشُونِي
اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ وَد
عَزِّزْ عَلَيْهِ رُتْبَةً مُّجِيدَةً

اے ولیوں کے پیروا بن تمیہ نے لکھا ہے کہ ہر رسول نبی اور ولی مہما ہے۔
والفان بن اولیاءہ علیہ السلام والصلی علیہم

خون کیا کیا ہے وہ شہر کیا ہے
 احمد بن اسلم، جو اہل محبت ہوں کہ
 بہت بڑی جہالت ہے۔

وَقُلْ لِّمَن لَّدُنَّ الْإِلَهُ الْخَشْيَةُ (٢٢٤)

وہابیوں کے امام ابن قیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ
 قیام رسول قدامتی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود است ہر وقت ہر جگہ عظیم ہوتا
 ساختہ و تعمیر کردہ اند و احوال کشیدہ برائے انسانی نمرود برپا کر دے اور بظاہر عظیم است
 وزارت السامی ص ۳۱۹

قبروں پر قبے بنانا حرام ہے

دولت علیہ کے محافظ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ
قروں پر گتہ بنانا حرام ہے۔ (روادعائت صفحہ ۵۵)
جہول پر گتہ بنانا شرع میں ایک منکر اور دوسرے نام میں
(روادعائت صفحہ ۶۵)

منہج ہوں مگر احمد عبدالغفور قطار رقمطراز ہیں۔
بلاشبہ جیسے اود قلم میں تیرت پرستی اور نثراناست و بدعات
رئاسہ محمد بن عبدالوہاب ص ۱۹

۱۰۔ اس لئے دلجوئوں کو ہمیں نہیں بتانی چاہئے کہ وہ عیال اور دینی اپنے بڑوں کے
بڑوں کو کہو و بتائیں، کیونکہ قربانیاں کے نزدیک بڑ بڑ ہستی اور عزائمات کا ہنسی ہیں۔
دولت محمد اور اہل بیت علیہ السلام دینی حضرت

گنبدوں کا کرامت و احوال و احوال کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ ولایت نجد کے ماضی شوالیہ نے خود اپنی مشہور کتاب نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ شہر مدینہ نہ فیض القدر خلیفہ قبر کو انکار کرنے کی تحریر ملتی ہے۔ یعنی یقین نہیں ہے۔ (ذیل الاطوار ص ۵۱)

نبی پاک اور دیگر انبیاء اور اولیاء کی قبور کے زیارت کے لئے سفر کرنا شرک ہے۔

ولایت نجد کے محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کے ہاتھ میں مدینہ کے سفر کا بیان ہے کہ نزدیک شریک کے اسباب سے لکھا ہے کہ

عقیدہ ۱۰۔ دھندلہ ہیں
المشائخ لکھتے ہیں
ولایت اسلام
انسان کو چاہئے کہ قبر کو نہ چھو
الذہبیام زائعات لکھتے ہیں۔
رفیع البیہ شرح کتاب التوبہ ص ۱۲۱

ان ترمذی مثنوی اور ادارہ میں اسماہیل و طبری نقل ہے بھی لکھا ہے کہ
عقیدہ ۱۱۔ ایسے ممالک میں دور دور سے قصد کر کے جانے۔ یا دلوں کو شریک کر کے۔ خلاف ولایت جہاد و جہاد سے۔ ان کے نام کی چھری چھری کر کے بے وقعت بن کر وقت اپنے پاؤں چلے جان کی خبر کو رسد دیوے۔ اور وہاں پہنچ کر شام یا دھندلے کر کے کہہ کر ہر دو دیوے ہاتھ ہاتھ کر لٹکا کرے۔ اور مانگے۔ ہمارے بن کر بیٹھے ہیں۔ دلوں کے گرو و پیش کے جھگڑا کر دے کہے۔ اور میں قسم کی ہیں کہ اس پر شریک ثابت کرتا ہے اس کو شریک فی عبادة کہتے ہیں۔ (تقریب الاطوار ص ۱۲)

نبی پاک کے روضہ پر سلام کرنا منع ہے

عقیدہ ۱۲۔ قصد اور ارادہ قریبی پر سلام کے لئے جائز ممنوع ہے۔
شریعت نے اس قسم کا کوئی حکم نہیں دیا۔
عقیدہ ۱۳۔ قبر کو کسی کی یا اگر سلطان و اسلام کہنے یا دلوں نماز پڑھنے یا دعا دینے کے لئے کی شریعت اسلام میں کوئی دلیل نہیں ملتی۔ بلکہ اس سے منع کیا گیا ہے۔
(درایہ المستفی ص ۱۳)

سوال ۱۴۔ یہ حدیث کہ جس نے میرے روضے کی زیارت کی اس کے لئے یہ اجر ملتا ہے
واجب ہوگی سمجھتے ہیں یا نہیں؟
عقیدہ ۱۵۔ جہاد و جہاد کی نیت سے جانا جائز ہے ممنوع ہے۔

(صید الجہاد ص ۱۲۱) جہاد جہاد الاول ص ۱۲۱

حافظ احمد قادری مدظلہ العالی

عقیدہ ۱۶۔ طالب علم اور دین و دنیا کے لئے سفر کا کوئی حرج نہیں صرف کسی مذہب میں جو میں قبر کو کسی کی دعا سے۔ شام کی نیت سے۔ تو کیا جائز نہیں۔ ان کو کوئی بیان سے مسجد کوئی کی نیت پر سفر کرے اور وہاں پہنچ کر علی علی اللہ عقیدہ و سلام کی نیت کرے تو اس کا کوئی حرج نہیں۔ بلکہ ایسا ہی کرنا چاہئے۔ (مستزاد زیارت قریبی ص ۱۲)

روایتی صاحب دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ
عقیدہ ۱۷۔ دلوں کو نہ زیارت کے لئے جائز نہیں۔ بلکہ مسجد کوئی کی نیت سے

لے سائن حدیث کے متن میں زیارت کر دینے کے دلوں حجاب صراحتہ اس سے منع کرتا ہے کہ اسے کہے۔ اور یہاں دوسرا ہے۔ دلوں کا یہ کلام دلوں دشنامی و تحفظ کے سینوں میں ملوین کیے جاتے ہو سکتا ہے۔ (تقریب مستزاد ص ۱۲۱)

سفر کرتے چاہیے، جو سب سے بڑی چیز ہے۔ غرض جو جاسے تو قرآن بھی زیارت کہے۔

(رسائل مرآت)

دو بیوی کے ساتھ جو غرض سے شمار نہ کرے کسی سے سوال کیا۔

حقیقہ یہ کہ اس آیت یا حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے روضہ مبارک پر زیارت کے لئے حاضر ہونا احرام ہے۔

اگر کسی نے احرام بوجھ کر پہنا۔

حرام کا کوئی ثواب نہیں دیا جائے۔ البتہ جہادِ حقیقیہ ہے کہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے اسی مقصد میں وہ احرام بھی پہن سکے۔ تو جائز ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ صفحہ ۱۷۸ و ۱۷۹)

عقیدہ دوم: مرنے والی یا کسی کے بعد وصال ہوئی شمار نہ کرے اگر کسی نے مزید لکھا ہے کہ اولیاءِ سالک کے مزارات پر سفر کر کے جانا میرے ناقص علم میں ثابت نہیں بلکہ بالآخر حدیث کے خلاف ہے۔ (الامام ابن عساکر ص ۱۶۲ ج ۱۲) مولیٰ اسماعیل دہلوی نے تحریر لکھا ہے کہ

عقیدہ دوم: اولیاءِ سالک کے قبروں کی زیارت کے واسطے آنا پہنچنا بدعات میں سے ہے اور ان سفر میں اگرچہ تکلیفیں آتی ہیں۔ اور یہ سفر ان کو شریک کے نعمات اور اللہ تعالیٰ کی عفتب کی عادی میں پہنچانے میں۔ (مسئلہ مستقیم ص ۱۸)

غرض دو بیوی کے ساتھ اس طرح سفر کیا کہ اب بیانی سے کام لیا ہے میں فرسکے سروکار کو مہربوت ہونے شروع نہیں آؤ اس فرسکے دوسرے مولوی اور اچھے متکلمین کو جھوٹ بولنے کیے شروع ہو جائیں اور اچھے متکلمین میں وہی مولویوں کو وہ بدعات جھوٹ بولنے کو کہہ کر ان کو ہوتا تھا مگر سب سے اترتے ہوئے کیا بیان کیا ہے وہ سب یہی کہ وہ جو بھی اور فقہان یا کبار کو اپنے بڑوں کا یہی یہی ہے کہ وہ بیویوں کو ان کے جہوت جو ملتی ہے انہی میں۔ وہی مولویوں کے صحبت حشر قریب شائع کر دیا ہے۔

(فتوح محمدیہ اسلام آباد القادری حضرت مولانا)

قادر تھے کہ اہم و ہائے تجزیہ کے ساتھ جہالتا عفا بکتاب نے پڑھے۔ پڑھتے ہی مسلمان کا دل لرز جاتا ہے۔ مگر ان کا عقیدہ ان میں عزت کو قطعاً چھوڑنا یا کیا کہہ سکتے ہیں؟ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ اور قبر اقدس کے متعلق کیا کہہ سکتے ہیں۔ اب احادیث شریفہ کی روشنی میں یہ بات درست قرار دینی کی مثال ملنا محض فرما بیٹے۔ حضرت امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے روضہ مقدسہ میں فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام کا یہ ارشاد ہے کہ

مَنْ ذَا قَتَبْتَنِيْ وَ ذَنْبِيْ لَمْ يَنْفُضْ لِيْ يَوْمَ يَكُنْ لِيْ فِيْ حُجْرَةٍ كَمَا كُنْتُ فِيْ حُجْرَةِ النَّبِيِّ -
میں نے جس نے میرا گناہ مٹا دیا تو میرے گناہوں کی مٹائی۔

دارقطنی بشرح الشارح لا یجوز۔ مگر ابن خزیعہ۔ شفا و اسقام ص ۱۸۱ شرح شفا۔

للعلی لای یغفر الذنوب۔ اشد الاموات غفری۔ مس۔ حقاۃ و غفر بن عبد۔

مذہب القویہ۔ مدارج النبوة و فضائل حج ص ۱۷۷ و ۱۷۸ القادری ص ۱۸۱ کتاب الخوا

لای یجوزی۔

مَنْ جَاءَ فِيْ ذَا شَرْكَ فَاَنْفَضْتُ لَكَ -
جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا

بُيَاذِقْتَهُ كَمَا تَخْتَفِئُ لَكَ -
کوئی اور نیت اس کی نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا

اَنْفَضْتُ لَكَ شَرِيْعًا وَ دُخِلْتُ لَكَ فِيْ -
تو اس کی سفارش کروں۔

حج ص ۱۸۱ شفا و اسقام ص ۱۸۱

سروہ کائنات علی افضل الصلوٰۃ و التسلیمات تو فرمادیں کہ میں کسی چیز کی زیارت کی نیت

اور ارادہ کر کے آئے مگر تیرے بغیر تیرے شفا و اسقام او۔ سفارح لانی ہے۔ مگر راہ ہول کے اکابر یہ

کہیں کہ وہ حرام ہے اور بیشک یہ جہالت ہے۔ (فتوح محمدیہ ص ۱۸۱)

مَنْ ذَا قَتَبْتَنِيْ وَ ذَنْبِيْ لَمْ يَنْفُضْ لِيْ يَوْمَ يَكُنْ لِيْ فِيْ حُجْرَةٍ كَمَا كُنْتُ فِيْ حُجْرَةِ النَّبِيِّ -
جو شخص نے میرے گناہ مٹا دیے

بِزَوْجِيْ يَوْمَ يَكُنْ لِيْ فِيْ حُجْرَةٍ كَمَا كُنْتُ فِيْ حُجْرَةِ النَّبِيِّ -
وہ قیامت میں میرے بڑوں میں ہو گا۔

مذکورہ شریف مس۔ شفا و اسقام ص ۱۸۱ مذہب القویہ ص ۱۸۱

مَنْ جَاءَ فِيْ ذَا شَرْكَ فَاَنْفَضْتُ لَكَ -
جو شخص نے آئے کسی کی۔ اور میری زیارت

فَعَلَّحْ جَنَانًا

اشفاء السقام ملاحظہ فرمائیے شفاء علی قاری کا تہذیب العلوب کا ہی نسخہ فضائل مع شفاء
در بندگی کے مولوی ذکر بہا ن پوری نے اپنی کتاب فضائل مع میں لکھا
علیٰ ربیبی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سفر شام سے
حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے عہدہ مشرور سے ثابت
ہے۔ جو متعدد روایات میں مذکور ہے۔ (فضائل مع ص ۱۹۶)

مولوی ذکر بہا ن پوری لکھتے ہیں کہ

تعدد روایات ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ مستقل
طور پر شام سے اورش پر سوار کا قصد میا کرتے تھے۔ تاکہ قبر امیرِ مہمان کا سلام پہنچاویں۔

حضرت نور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے

تذویک دعا مانگنا بدعت ہے

دعا مانگنے کے عقیدہ فراموش نہ کرنا۔ حضرت سید ابوالخیر نے اپنا عقیدہ لکھا ہے
کہ ۱۔ عقیدہ ۵۱۔ دعا مانگنا نزد قبر مبارک بڑے ہی خود بدعت است۔

نبی اکمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے نزدیک اپنے لئے دعا
مانگنا بدعت ہے۔ (فتح المعبود تفسیر مسند امام ابو نعیمہ بغدادی)

در بندی درج اول کے مولوی حبیب اللہ ندوی نے لکھا ہے

عقیدہ ۵۰۔ صحابہ و تابعین کے زمانہ میں بڑے بڑے حادثات آئے تو قرآن مجید
و احادیث پیوستہ نہیں مگر ایک صحابی نے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریفہ کے قریب
جا کر دعا مانگا اور آپ کو واسطہ بنایا۔ (ردان لکھنؤ نہر کراچی ص ۱۱۸)

لے فقہوں نے وہی صاحب اپنے کچھ علم اور ایک کتاب معتبرہ کا مشافہہ کر لیتے تو ہمیں بھی صحابہ کرام

لہری صاحب نے مزید کچھ فضائل کرتے پڑے اگر ابوالہریرہ اور سلمان کو اپنے
قوس کے کی نزد دعا سے مشابہت مانا جائے۔ لکھتے ہیں کہ قرآن پر جا کر ان قبر سے کچھ مانگا تو
کھلا شریک ہے لیکن قرآن پر جا کر بڑا راستہ اللہ سے مانگنے کی فضیلت و ضرورت بھی
قرآن و سنت سے ہمیں چھپی جاتی۔ (ردان توبہ پیر کراچی ص ۱۱۸)

فما رخصتہ کرام۔ ۱۔ ابوبکر کی اس کو کتاب بیانی اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والسلام سے دشمنی کی تردید و غیور کی ہی مولوی ذکر بہا ن پوری کی تحریر سے ہی
پیش کی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

خطبہ بیضاپیہ میں سے خطبہ عباسی سے حضرت امام مالک سے روایت کیا گیا کہ
و عاصی وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیرو کر دیں یا قبول کی طرف و ترمذی
امام مالک علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منہ نہ کرنا بلکہ
سب کو آپ کی طرف سے روٹھ جائے اور حضرت آدم علیہ السلام کا بھی وسیلہ ہیں
حضرت کی طرف منہ نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفا مست چاہو اللہ جل شانہ
ان کی شفا مست قبول کرے۔ (عقائد اربعانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں)

اس بحث کو کافی طرح سے اعلیٰ اور علی نے مستزاد سے نقل کیا ہے مگر
کا رنگا رنگا شافعیہ جرات ہے۔ (شرح صواب)

علاء مرقطانی فی شامیہ علیہ الرحمۃ نے صواب میں لکھا ہے کہ کاشانی کو چاہیے
بہت کثرت سے دعا مانگیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ بنیں اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے شفا مست چاہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس الہی
ہی ہے کہ جب ان کے قلوب سے شفا مست چاہی جائے تو قلوب نکلتے ہیں و قبول فرمائیں۔

(فضائل مع ص ۱۱۸)

اور یسین کے عقیدہ پر ایمان رکھنے والے ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے ہر آقا اور مہمان کو دعا
کے ثابت چھوٹی چھوٹی دعا مانگنے کی ہر مذہب کا یہ سچا عہدہ فضائل مع کتاب کا ملاحظہ کر کے دیکھ سکتے ہیں

حضرت علیؓ کو ہم اللہ سے مشغول ہے کہ جب مغیرہؓ اس صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت سے ناراض ہوئے تو ایک دن حاضر ہوئے اور کہا میں پہنچ کر گھر گئے اور عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے میرا رشاد فرمایا وہ ہم سے نہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرت سے آپ کو متباعد نہ تھا اور آپ نے اس کو سزا فرمایا تھا۔ انہوں کو ہم نے معذرت کیا۔ اسی
پیر میں جو آپ پر اللہ جل شانہ نے لائے ان کی روایت میں قرآن پاک پر وارد ہے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَأَطِيعُوا أَرْوَاقَهُمْ وَأَطِيعُوا
أَرْوَاقَهُمْ وَأَطِيعُوا أَرْوَاقَهُمْ
وَأَطِيعُوا أَرْوَاقَهُمْ

اگر یہ دیکھ جائیں کہ آپ نے اپنے نفس پر
ظلم کیا تھا۔ آپ کے پاس آگئے اور کہا
اللہ جل شانہ سے معافی مانگ لیتے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی معافی مانگ لیتے

ما جئکم فاعرفوا حقنا فی شأنکم فہم یقولون کہ ہمارا
دعائے کیا ہے کہ آپ نے ہم پر ظلم کیا ہے اور آپ
میں آپ کے پاس نفس حضرت کا غالب بن کر حاضر ہوئے۔ اس پر قرآن مجید سے آواز آئی کہ
یٰ اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَاطِيعُوا اَرْوَاقَهُمْ

وایسے کے نبوی دگر سپاہی پوری ہی عذر سمجھ رہی تھی کہ آپ دعا الوفا
کے حوالے سے سرکار امیر المؤمنین علیؓ کو دینا چاہتے تھے کہ اس سے تامل فرمائی اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ وہ تم سے کہہ دے۔ میں نے کہا کہ یہ دعا کا بیان
انہی میں سے ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ

حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ اس کے زمانے میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں قتل ہوا
ایک شخص مغیرہؓ اس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ
کی اہمیت بڑھ کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہائے ملک دیکھئے۔ انہوں نے جواب میں حضور

سے تعزیر مانگ۔ خدایا ان کو بھیج دے روایت موجود ہے (فقیر محمد رضا را اللہ تعالیٰ رحمہ فرما)

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ ارشاد فرمایا کہ عمرؓ رضی اللہ عنہ سے میرا سلام کہہ
دو اور یہ کہہ دو کہ ہمارے نبی۔ اور یہ بھی کہہ دینا کہ عَزَّوَجَلَّ الْكَافِرِينَ دُبرِ شیعہ
اور ہوشیاری کو مضبوط رکھو۔ وہ شخص حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور یہاں پہنچا یا حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ تم کو دوسرے لگے اور عرض کیا یا اللہ میں اپنی خدمت
کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا۔ (ادعاہ الوفا) (فضل اللہ رحمہ اللہ)

یہی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روزنامہ اطہر پر یہاں یہاں علیہم السلام
بھی حاضر رہتے تھے جیسا کہ جلیل المرتبت محدثین نے نقل فرمایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے

اِنَّ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
فَوَقَفْتُ فَوَضَعْتُ يَدِي فِيهِ وَخُشَعْتُ
طَنَنْتُ اَنْفِي اَتَقَبُّهُ اَصْلًا
فَسَلَّمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمْتُ لَدَى الْمَصْرُوفِ

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام میں کیا۔ پیر چلے گئے۔

(ارشاد مرام مقام ص ۱۰۰)

حضرت علامہ رضی اللہ عنہ نے علیؓ رضی اللہ عنہ سے حدیث سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ رضی
اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق روایت نقل فرمائی ہے کہ

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلَدِ بْنِ عَبْدِ الْكَافِرِ
قَدْ رَمَى سَهْمًا فِي قَبْرِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَقَالَ
اَسْلَامُ عَلَیْکَ يَا رَسُولَ اللہِ
اَسْلَامُ عَلَیْکَ

یا رسول اللہ۔ اسلام علیہ السلام۔ یا رسول اللہ۔ اسلام علیہ السلام۔

تائیں جسے کام آمدن و جلال و اسماست سے غلبہ میں آئیں ہے کہ وہ اپنے غلبہ کے
 دلی میں سلطان کریمین و سلطان آل لارین احمد صاحب علیہ السلام و انشا اللہ بکر
 علیہ السلام و انشا اللہ و انشا اللہ علیہ السلام و انشا اللہ علیہ السلام و انشا اللہ علیہ السلام
 اور قرآن پاک جو کہ تمام آسمانی کتابوں کی سردار ہے اس کی کتب ترقی و منزلت ہے
 خداوند کریم ایسے عقائد باطلہ و نظریات فاسدہ سے ہمیشہ ہمیشہ بچائے۔ آمین
 اعلیٰ حضرت عظیم الشان مولانا شاہ احمد رضا علیہ الرحمۃ فرمایا
 ہے۔

ذکر و کے فاضل کاٹے نقص کا جو یاں رہے
 مگر کے مردک کہ در انست رسول اللہ کی

وہ اپنے دیوبندیہ کے مدرس رشیدیہ احمد گنگوہی کا بھی وہاں کے بارے میں ارشاد
 فرماتے ہیں کہ قرین اور ان پڑھن و تشیع کرتے ہیں۔ جس کے انداز کا منہ قہ
 سے پھر جاتا ہے بلکہ یہ فرمایا کہ جس کا پاس دیکھ لے بغیر مقلدین چونکہ آئندہ دینی کو بُرا
 کہتے ہیں۔ اسی لیے ان کے بھی غمناک و محزون ہو کر رہا ہے۔

ذکر و الرشید علیہ السلام و انشا اللہ علیہ السلام و انشا اللہ علیہ السلام

اب الہدایہ کا نام آؤا و کے والدہ ماجدہ علیہ الرحمۃ کے وہاں کے متعلق نظریات اور
 خیالات ملاحظہ فرمائیے یہ سب واقعات وہاں کے مدرس الہدایہ کا نام آؤا و نے
 اپنی کتاب آزاد کی کتاب میں تحریر کیے ہیں۔

کفر پر دُشوق

دیوبندی اور غیر مقلد وہاں کے بزرگ مولوی الہدایہ کا نام آؤا و اپنے
 والدہ ماجدہ علیہ الرحمۃ کے عقیدہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"ہاں تک مجھے خیال ہے۔ وہ وہاں کے کفر پر دُشوق کے
 ساتھ یقین رکھتے تھے۔ انہوں نے بار بار مٹے دیکر وہاں
 یا وہاں کے ساتھ جناح جہان نہیں۔" (آؤا و کی کتاب میں)

وہاں کے کفر پر دُشوق و نصاریٰ سے بھی اشد ہے

مولوی الہدایہ کا نام آؤا و کے مقام پر ملاحظہ فرمائیے:

"جب ہم فوراً اور بڑے سوتے کو والد مرحوم سے وعظ اور
 کفر کی باتوں کو بھی خوب سمجھنے گئے۔ ہمیشہ وہاں کے عقائد
 کا رد کرتا تھا۔ کوئی بات کہی جاتے وہ فوراً یاد آجاتے تھے
 گزشتہ یوں ہوتا تھا کہ وہاں کی یوں کہتے ہیں۔ پھر ان کا رد کیا
 جاتا تھا۔ وہ ایسے الفاظ پر مشتمل ہوتا تھا جس کے صاف معنی
 ان پر تھیں اور ان کی سمجھ کے تھے۔ ہم نے سیکڑوں قریب
 والد مرحوم سے سنا کہ ان وہاں کے کفر پر دُشوق و نصاریٰ
 کے کفر سے بھی اشد ہے۔ یہ وہ نصاریٰ بھی اپنے پیشواؤں
 کے منکر نہیں ہیں۔ یہ نصیحت تو خود اپنے پیغمبر کے منکر ہیں۔"

د آوازوں کی گمانی ۳۵۵

علامہ قطب الدین دہلوی متقاہر حق کے صنف ان غیر متقلد واپسوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ

”جو کوئی ان چار مذہبوں کے حق نہ مانے یا ان کی پیروی کو بدعت کہے وہ خود گمراہی اور دوسروں کا گمراہ کرنے والا اور ایسوں کے گمراہ کیا ہوتوں کو اور خود ہمک گئے سید سے راہ سے“ ایک مذہب کا اختیار کرنا تعین کر کے واجب ہے اور انقطاع کرنا یعنی کوئی عمل ایک مذہب کے موافق اور کوئی دوسرے کے موافق اپنے نفس کے خواہش کے مطابق کرنا اور اس مخطوط کو حضرت کمالی گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا ہے اور ایسے لوگ ضالین اور ضلیمین میں پیشک داخل ہیں۔ اگر کافر ہو کر یہ تعجب نہیں۔

مکاشفہ توفیق رحمتی ۹۵-۹۶

مکاشفہ توفیق رحمتی حضرت علامہ حافظ محمد زبیر صاحب دہلوی علیہ الرحمۃ کا کتبہ شرح ذکر بیابان قرأت ہے میں کہ

”فرقہ گمراہ و پانچہ مصلحتی کان من انکافرن اندر علم خدا ازل شوق و بدعت پر ادا نہ بر قول و فعل شان الہی ایمان رکھنے و کجا پسند الہی اسلام میں گمراہی و بدعت نہ پاک شان و درمیاں خدا ز دشمنان محمد مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم دارا عدل سے خطا سے اور دشمنان الہی بیت و اولاد الہی و اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیع مسلمانان سنت و جماعت را بر کفر و بدعت نہ بخت خود و

مکاشفہ توفیق رحمتی سے ایک سو سولہ سال پہلے ۱۲۹۰ھ میں طبع ۱۲۷۱ھ میں لکھنؤ میں چھپا ہے۔

محبت محمد مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم و حب آل و اصحاب اولاد امجاد و اہل بیت اطہار و اتباع احیاء و اخبار و اخلاہ ابرار الہیوم یوم القرار برقرار و بدعت پر اسطے رساند حسن مذاکرہ نصیب فرماید انکھضت احفظنا من الکفر و الکفر و الشک و النفاق و جمیع اهل الکفر و الشک و النفاق

مکاشفہ توفیق رحمتی

علامہ عبدالرحمن عابدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بیعت الابرار فی السلطان الغبار میں لکھا ہے کہ

یعنی وہاں ان متکبرانہ کلمات اولیائے مہکبہ و قریب لایذنیان کو رسوا و از رو اعتقاد غاصد خویش پر خلاف عقائد حسب مورد ایک ورثانہ فرستہ مرد و مولانا سید ولد علی صاحب مذاق علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے۔

و دشمن مصطفیٰ ہیں و حب الہی و بدعت سے کب ایسی بے ادبی نہ آچھ تعجب نہیں ہیں یہ رافضی خارجی کے ہیں یہ چچا چرگتی ہے انہیں چہرہ حیدر حق سے غالی ہے سب کلام ان کا

علامہ عبدالرحمن عابدی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف آیت سے ۹۸ سال قبل مسلمانوں میں طبع نظر کی کہ یہ میں شائع ہوئی ہے۔ بعد ازیں ترکی والوں نے اس کو شائع کیا ہے۔

انجمنیت سے مشبک کرتا ہے: (تشریفاتی علاج) مطبوعہ امرتسر

وہابیت کا علاج

مذکورہ وہابیوں ابوالکلام آزاد نے اپنے والد ماجد کے نزدیک وہابیت کا جو علاج متنازعہ بھی لکھا ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہیں کہ

”وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ وہابیوں کا علاج فقہیں مطہرہ نہیں۔ تم لوگ بھگت کرنے لگتے تھے۔ ان کا علاج جو ہے۔ یہ کہتے ہوئے کہ بھگت حرمت مانتے موجود نہ ہو سکیں وہ اپنے جوئے کی طرف دانتہ اس طرح لے جاتے تھے گویا تار کر ایک سلیمہ چہلو کہ علاج استعمال میں لائے کہ لے لے بالکل تیار ہیں۔ انہوں نے یہ سلیمہ بارہ استعمال بھی کیا تھا۔ ایک شہزی بھی کبھی بھی شوق میں آکر پڑھتے تھے جو بڑی فصیح و فہیم تھی ایک شعر اس کا جو جواب

یہ یاد ہے۔

وہابی ہے چاہا جھوٹے ہیں یارو

تو تار تڑ جرتاں تم ان کو مارو

تو تار تڑ کے لفظ پر بہت زور دیتے تھے۔ گویا اس شعر میں جو عمل کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کی ساری سپرٹ اس لفظ میں مضمر ہے۔“

آزاد کی کہانی ص ۳۰۳

ابوالکلام آزاد کا وہابیوں کے متعلق تجزیہ !

ابوالکلام آزاد رقمطراز ہیں کہ

”مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بچپن میں میرا حتمی یہ تھا کہ وہابی کوئی خاص طرح کی بڑی سکروہ اور قابلِ نفرت مخلوق ہے میں اپنے ذہن میں اس کا تصور رول کرتا تھا کہ ایک قبیح صورتِ انسانی جس کا آدھا چہرہ کالا ہے۔ اور پیشانی پر بہت بڑا کشا ہے۔ یہ اس لیے کہ حافظ صاحب کی کتابانی سننے تھے کہ وہ ان کے کفر اور بغضِ رسول کی وجہ سے وہابیوں کا آدھا چہرہ کالا ہو جاتا ہے۔ اور ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ گولی کو دھوکہ دینے کے لیے پیشانی پر ایک بہت بڑا کشا باندھتے ہیں۔ ہمارے دیوان خانے میں اس بارے میں خاص مصطلحات اور اسرار تھے۔ دنیا کی ہر کوفہ اور شہیت چیز اس لقب ”وہابی“ سے بیکاری جاتی تھی۔ حافظ جی کہتے تھے۔ شب کو اس قدر وہابی تھے کہ نیند نہ آتی۔ یعنی مجھے بہت تھے۔ دیوان خانے میں کتابوں کے صندوق پر پڑے تھے۔ ان کے نیچے وہابی چلے جاتے تھے۔ اور مینے میں سوراخ کر دیتے تھے۔ یعنی جو ہے۔ چنانچہ بڑی جدوجہد کے ساتھ وہابیوں کو کپڑا اٹھانا اور ہم لوگ یوں حساب کرتے تھے۔ آج وہ وہابی مارے گئے۔ ایک بہت بڑا وہابی بھاگ گیا۔

ایک بڑا ہی بد صورت آدمی تھا۔ ایک آنکھ سے کان اور دوسری

میں بھی جالا چہرے پر شایہ فایج لگا تھا۔ ایک طرف سے لب بھی پیڑھے تھے رنگ بالکل سیاہ۔ رستے میں ہم بھی میں حافظ صاحب کے ساتھ کھڑے سڑک پر جاتے۔ تو ہمیں غریب کی طرف اشارہ کر کے وہ کہتے تھے کہ وہ وہابی کھڑا ہے۔ مجھ پر اس کی خفا کا صدمہ کا دھمکی بڑا ہی وحشت انگیز اثر پڑا۔ مجھے یاد ہے کہ سترہ مہینے نیند میں ایسے خوفناک

وہابی کو دیکھا اور ڈر کے مارے روئے لگا؟

آزاد کی کہانی (۲۵۱۰۲۵۹)

مینازہ پر اجتماع

محدث الدینیہ ابو نظام آزاد اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ ورجہ العالیہ سے ملے اس کے جنازہ پر اجتماع اور اس کا چھپ چھپا ہوا منظر بیان کرتے ہیں کہ

نکلتے ہیں شاید ہی انشا میں کسی واقع پر ہر امر جنہاں کے جنازہ پر ہوا۔ چند گھنٹوں کے اندر ہی نہ صرف شہر کچھ اطراف تک خبر پہنچ چکی تھی۔ چنانچہ جنازہ آنے کے ساتھ ہی تمام مکین اور ان کے بستہ ہو گئے گاؤں کی نقل و حرکت رک گئی اور حالت یہ ہو گئی کہ جنازہ گھنٹوں تک صرف لوگوں کے ہاتھوں پر ہی جاتا رہا۔ کمالہ سے پرہیز کرنے کی نوبت ہی نہ آئی۔ لوگوں کی کثرت کا یہ حال تھا کہ راست کے بارے بچتے بچتے پانچ مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ ایک مرتبہ جامع مسجد میں اور بارہ مرتبہ قبرستان کے میدان

محدث احمد کسٹن صاحب علیہ السلام حضرت علامہ ابو الفضل محمد رضا صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ بانی جامعہ رضویہ لاق پر شریف کے انتقال کی اطلاع سے غور میں اسی قسم کا تھا۔ ان کا جنازہ بالکل نامعلوم ایجن اور بگڑے ہوئے دیکھا۔ معلوم ہوا تھا کہ کسی عاشق مولیٰ کریم و خداداد ہمارا ہے۔ اظہارِ ہوا اور جفاکات کا نڈول خود لوگوں نے اپنے آنکھوں سے دیکھا۔ جمہور شیعہ ائمہ و شہداء کی ہر قسم کی کشتی رسولی سے اس سے ہاتھ نہیں ملایا۔ خواہ کئی اشراف و اشرار کوئی اور جو آگست ۱۸۵۹ء میں لکھنؤ میں ہوئے تھے۔ افسوس کہ ان کے

میں کچھ جھل جھلک کے لیے ہم ہزاروں سننے آ کر آ گئے۔ بالآخر بڑی سخت کوشش سے مزید التوا کر دیا۔ اور وہیں کیے گئے

آزاد کی کہانی (۱۵۸۱۱۵۵)

ناظرین کے کام آگے خان رسول مقبول علیہ السلام کے کفر پر ثبوت رکھنے اور شہر سے ان کا رد کرنے والے اور قطع تعلیق کرنے والے عاشق صادق کے انتقال کا منظر جو کہ ممدوح ابو البیہ آزاد کا انشا ہی بیان کر رہا ہے۔ آپ نے پڑھا ہے۔ ہم اہلسنت و جماعت حضرات کو بھی انہیں سے نفی ظہر پر عطا چاہیے۔ اگر یہ طریقہ درست نہ ہو تو ابو نظام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ کو ایسی سعادت کبھی نصیب نہ ہوتی۔ یہ سعادت نصیب ہو یا نہیں دلیل ہے کہ بزرگواروں اور گستاخان رسول کے ساتھ ایسا سلوک کرنا بالکل درست ہے۔ خداوند کریم بجاہ النبی اکرم العظمیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و المستطاب قدر رکھے۔ اور حق بات سمجھنے کی طرف توجہ دے۔ آمین ثم آمین

کتابت الشیخ الاسلام ابن حجر کے علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے۔ جس نے خلافت وارشاد علیہ السلام وعلوم وعلوم سے مبتلا و شریف مناسک کا ثبوت ہے۔ نہایت ہی عمدہ کتاب ہے۔ اور اس کے عربی و اردو کتب خانے کی قیمت ۱۰ روپے

القول البلیغ عربی تصنیف ہے۔ جو حد سے نایاب ہے۔ اور اس کے شائع کی ہے۔

مولوی وحید الزمان حیدر آبادی قیام گاہ قادیان تصنیف ہے۔ یہاں اس نے اہل تصوف کی ہر قسم کی عقائد اور اس کے کتب خانے کی قیمت ۱۰ روپے ہے۔

علامہ حاجی ابوالکلام محمد صاحب المدنی قادری مدظلہ العالی کی تصانیف

آفتاب وار محمدیہ ۱۳۵۸ روپے	ایہدیت خوش فہم ۵۵۰ روپے	ایہدیت جہانگیر ۵۵۰ روپے
کیا ہوں شریف ۵۵۰ روپے	ہاتھ پاؤں چھنے کا ثبوت ۲۸ روپے	وہابی مذہب ۲۵۷ روپے
دہلیت کا پوسٹل نم ۵۲۱ روپے	ختم غوثیہ کا جواز ۲۱ روپے	مدلل تقریریں ۵۵ روپے
عزت اور شرف کیون ۱۴ روپے	الوہایت ۵۵ روپے	بہارِ فاضل ۱۵ روپے
شفا راز اور الہیت اطہار کے تعلقات اور رشتہ داریاں ۲۱ روپے		
فقروہ الہیت ۱۴ روپے	عقائد وہابیت ۱۴ روپے	وہابی توحید ۱۴ روپے
خاندین پاکستان ۲۱ روپے	دہلیت و مرزائیت ۲۱ روپے	مرزا قادیانی کی حقیقت ۲۱ روپے
قادری کتب خانہ سے تحصیل بازار سیالکوٹ ۲۱ روپے		